www.KitaboSunnat.com

تاریخِ ادبِ عربی

مؤلفہ

شیخ احمد الاسکندری

و

شیخ مصطفی عنانی بک

مترجمہ

پروفیسر عبد القیوم ایم اے

اور

مولوی محمد بشیر صدیقی مولوی فاضل

پنجاب ایڈوائزری بورڈ فار بکس۔ محکمۂ تعلیم۔ لاہور

بار اول ۱۹۵۶ء تعداد ۱۰۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

باراول ۱۹۵۷ء

تعداد ایک ہزار

مطبع

اُردو پریس ۸۸ میکلوڈ روڈ لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
تاریخ، ادب، لغت	۱	نسبِ قریش	۱۳
کسی قوم کا ادب لغت	۲	زبانِ عربی کے مختلف دور	۱۴
تاریخ ادب اللغۃ	۳	عصر اول (جاہلیت)	۱۵
تاریخ ادب اللغۃ کے فوائد	۴	عربوں کے مختلف لہجے	۲۱
عربی زبان	۷	**کلامِ عرب**	۲۶
عربی قوم	۸		
اہلِ عرب کے طبقات	۸	زمانۂ جاہلیت میں اغراض لغت	۳۸
شجرۂ عرب مستعربہ	۱۱	زمانہ جاہلیت میں معانی لغت	۳۸
شجرۂ عرب بائدہ و عاربہ	۱۲	زمانہ جاہلیت میں عبارتِ لغت	۳۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
کلامِ عرب کی تقسیم	۴۲	فراست	۸۱
		قیافہ	۸۲
نثر: محادثہ، خطابۃ، کتابۃ	۴۲	کہانت و عرافہ	۸۳
نثر جاہلی کی خصوصیات	۴۳	زجر	۸۴
محادثہ یا لغت تخاطب	۴۷	نظم: شعر اور شعراء	۸۵
خطابت	۴۸	شعر کا درجہ	۸۸
خطب و وصایا کے نمونے	۵۸	اولیتِ شعر	۸۹
قُس بن ساعدہ ایادی	۶۴	شعرا کی ابتداء	۹۱
اکثم بن صیفی	۶۸	قصیدہ کی ابتداء	۹۴
کتابت	۷۱	کثرتِ اشعار	۹۴
عرب کے علوم و فنون	۷۶	اشعر کے اغراض و فنون	۹۶
علم النجوم	۷۷	نسیب	۹۷
طب	۷۸	فخر، مدح، مرثیہ	۱۰۰
انساب	۷۹	ہجاء	۱۰۱
اخبار و تاریخ و قصص	۷۹	اعتذار، وصف	۱۰۲
وصفِ ارض	۸۰	حکمت و مثل	۱۰۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
۲۔شعر کے معانی وخیالات	۱۰۶	۳۔زُہیر بن ابی سُلمیٰ	۱۵۱
		۴۔عنترہ عبسی	۱۶۱
۳۔الفاظ واسالیبِ شعر	۱۰۸	۵۔عمرو بن کلثوم	۱۶۸
۴۔شعر کے اوزان وقوافی	۱۰۹	۶۔طرفہ بن العبد	۱۷۳
شعر جاہلی کے نمونے: حماسہ	۱۱۰	۷۔اعشیٰ قیس	۱۸۰
مدح	۱۱۲	۸۔حارث بن حِلّزہ	۱۸۸
مرثیہ	۱۱۵	۹۔لَبید بن ربیعہ	۱۹۳
ہجاء	۱۱۶	۱۰۔اُمیّہ بن ابی الصلت	۲۰۲
اعتذار	۱۱۸	شعر کی روایت اور راویانِ شعر	۲۰۷
وصف	۱۲۰	عصرِ ثانی	
شعراء: شاعر کی شہرت کا باعث	۱۲۷	صدرِ اسلام اور بنی اُمیّہ کا عہد	
قبائل میں شاعر کا مرتبہ	۱۲۸	لغت وادبیات	۲۱۰
نظمِ اشعار کا طریقہ	۱۲۸	لغت میں اسلام کا اثر	۲۱۲
شعراء کے طبقات	۱۳۰	قرآن کریم اور لغت میں اس کی تاثیر	۲۲۰
۱۔امرؤالقیس	۱۳۱	جمع قرآن اور اس کی کتابت	۲۲۹
۲۔نابغہ ذُبیانی	۱۴۳	حدیثِ نبوی	۲۳۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
نثر: گفتگو اور تحریر و تقریر کی زبان		خطوط و امثال اور حکیمانہ اقوال کے نمونے	۳۰۰
بول چال کی زبان	۲۳۵		
اس عہد میں خطابت	۲۳۹	انشا پردازان: عبدالحمید بن یحییٰ	۳۰۷
خطبات و نصائح کے نمونے	۲۴۶	زمانہ جاہلیت اور ابتدائے اسلام کی نثر کا موازنہ	۳۱۵
خطیب حضرات	۲۵۱		
۱۔حضرت ابوبکر صدیقؓ	۲۵۲	تدوین و تصنیف	۳۱۷
یوم ثقیفہ کا خطبہ	۲۵۵	علم و نحو کی تدوین	۳۱۸
۲۔حضرت عمر بن الخطابؓ	۲۵۶	تدوین حدیث	۳۱۸
۳۔حضرت عثمان بن عفانؓ	۲۶۰	تدوین طب و کیمیا	۳۲۰
۴۔حضرت علی بن ابی طالبؓ	۲۶۳	تدوین تاریخ	۳۲۰
۵۔سحبان وائل	۲۶۶	عربی تراجم اور موسیقی کی تدوین	۳۲۱
۶۔زیاد ابن ابیہ	۲۶۹		
۷۔حجاج بن یوسف	۲۷۸	شعر و شاعری: شعر میں قرآن کا اثر	۳۲۳
کتابت: کتابت خطی۔	۲۸۸	شعر و سیاست	۳۲۵
کتابت انشائیہ: رسائل و کھاتے	۲۹۲	شعراء اور شراب و عصبیت	۳۲۷
کتابت انشائیہ کی امتیازی خصوصیات	۲۹۵	مقاصد و فنون	۳۲۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ
معانی وخیالات	۳۳۰
الفاظ وطرز بیان، اوزان وقوافی	۳۳۱
اشعار کے نمونے: حماسہ	۳۳۲
مدح	۳۳۴
مرثیہ	۳۳۶
ہجوگوئی	۳۳۸
عذر	۳۴۰
منظر کشی	۳۴۳
حکیمانہ اقوال وضرب الامثال	۳۴۶
معاشرہ اور سیاست	۳۴۸
شعراء	۳۵۱
شاعری ذریعہ روزگار	۳۵۲
۱-کعب بن زہیر	۳۵۵
۲-عمرو بن معدیکرب	۳۶۱
۳-الخنساء	۳۶۸
۴-حسان بن ثابت	۳۷۴

عنوان	صفحہ
۵-حُطَیئہ	۳۸۱
۶-نابغہ الجعدی	۳۸۸
۷-عمر بن ابی ربیعہ	۳۹۷
۸-اَخطل	۴۰۳
۹-فرزدق	۴۱۴
۱۰-جریر	۴۲۵
۱۱-الکُمیت	۴۳۵
شعر کی روایت اس کے راوی	۴۴۶
تیسرا دور: دولت عباسیہ	
لغت وآداب پر عباسی تہذیب کا اثر	۴۴۹
اغراض لغت	۴۵۲
افکار وخیالات	۴۵۵
الفاظ واَسالیب	۴۵۶
اس دور میں عربی نثر کی حالت	

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
عام بول چال کی زبان	۴۵۹	الخطباء: داؤد بن علی	۴۶۹
خطابت	۴۶۲	شَبیب بن شیبہ	۴۷۲
خطبات کے چند نمونے	۴۶۳		

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الوسيط

في

الأدب العربي وتاريخه

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

اَدَب عَرَبی کی تاریخ سے متعلق عَرَبی زبان میں کئی محققانہ کتابیں لکھی گئی ہیں، اور موجودہ زمانے کے اُدَبا نے اس موضوع کی طرف خاص توجّہ کی ہے۔ لیکن اُردو زبان میں اس موضوع پر کوئی ایسی جامع کتاب نظر سے نہیں گزری جس میں اس مَبحث کے ہر پہلو کو پیشِ نظر رکھا گیا ہو، تاکہ عَرَبی زبان کے طَلَبہ اور اردو دان اصحاب دونوں یکساں طور پر اس سے مستفید ہو سکیں۔ اَلْوَسِیْط کا پیشِ نظر ترجمہ اسی ضرورت کے ماتحت کیا گیا ہے۔

عَرَبی زبان میں تاریخ ادب پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں، ان میں اَلْوَسِیْط ایک ممتاز درجہ رکھتی ہے۔ اس کے مصنّفوں نے نہ تو زیادہ تفصیل سے کام لیا ہے اور نہ زیادہ اختصار سے، بلکہ موضوع کے ہر مبحث اور تذکرے کو جامعیت کے ساتھ جچے تُلے الفاظ میں ادا کر دیا ہے اس میں زمانۂ جاہلیّت سے لے کر عہدِ حاضر تک اَدَب عربی کی عہد بعہد ترقیوں سے محققانہ بحث کی ہے، اور اسلامی تہذیب و ثقافت اور علوم و فنون کا صحیح جائزہ لیا ہے، اور زبان کے ہر دَور کی خصُوصیات کو خاص طور پر نمایاں کر کے موضوع کے کسی گوشے کو نظر انداز نہیں ہونے دیا۔ مختلف علوم و فنون کی کیفیّتِ تدوین اور اُن کے مشاہیر کے حالات نہایت خوبی سے درج ہیں اور اس ضمن میں مختلف ازمنہ کے مشہور شُعَراء، اُدَبا، خُطَبا، مترَسّلین و مورخین، اور فقہاء و محدّثین کا تذکرہ آ گیا ہے۔ الغرض مَبحث کے ہر پہلو کو اجاگر کر دیا گیا ہے۔
امید ہے کہ یہ ترجمہ اَدَب اُردو میں ایک گراں قدر اضافہ ہوگا اور ان اصحاب کے لیے بے حد مفید ثابت ہوگا، جو عَرَبی زبان کی تعلیم و تعلّم میں مشغول ہیں۔

ہم ادارۃ المعارف اور مصنّفین اَلْوَسِیْط کے خاص طور پر ممنون ہیں کہ انہوں نے بہ کمال فراخدلی اپنی اس گراں قدر کتاب کا ترجمہ شائع کرنے کی اجازت دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

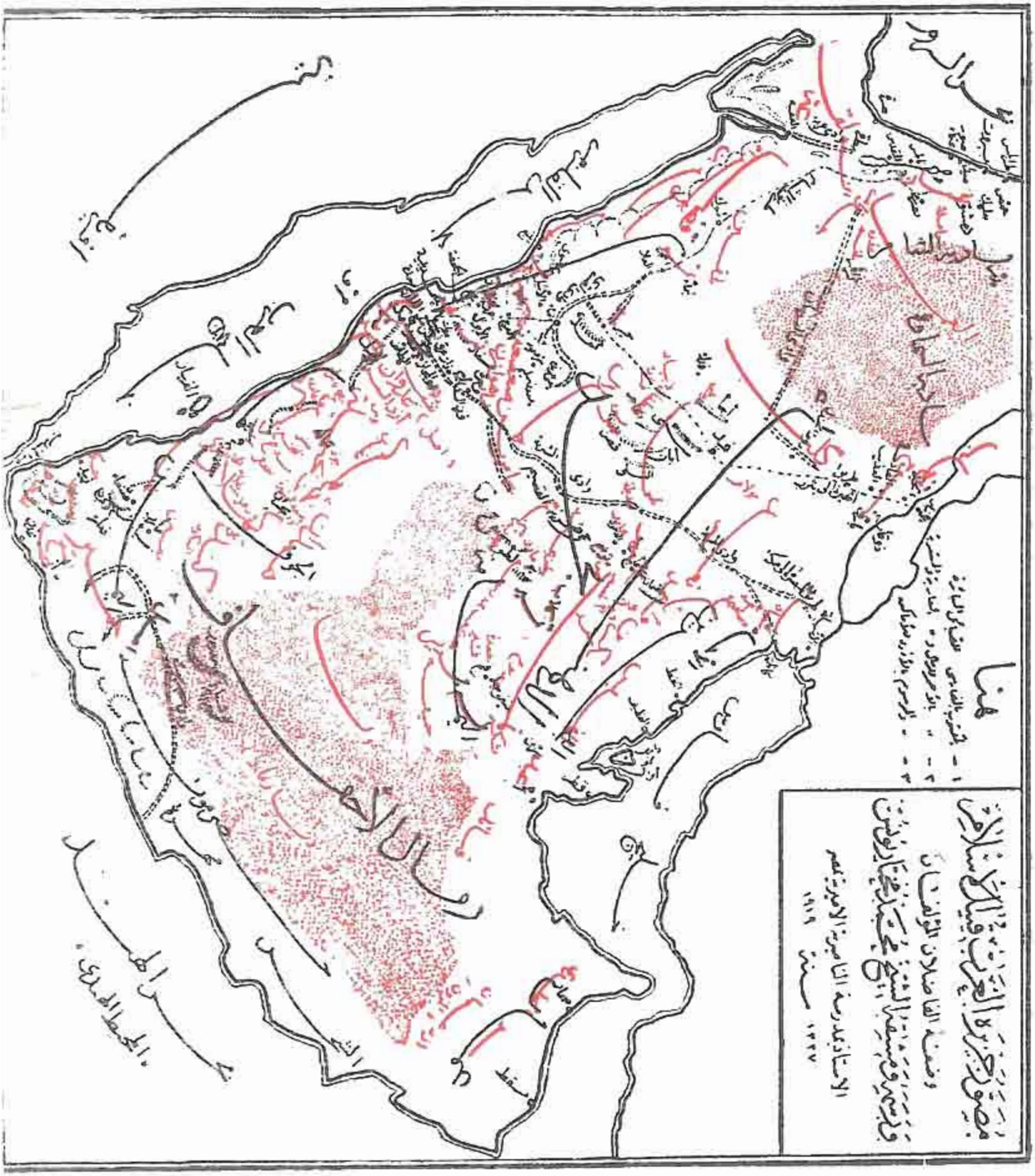

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تاریخِ اَدَب لُغَت

تاریخ :-

تاریخ پہلے لوگوں کے اُن حالات و اخبار کو بیان کرنا جو ان کی طرزِ زندگی، سیاسی نظام اعتقادات، اور اَدَب و لُغت سے تعلق رکھتے ہوں "تاریخ" کہلاتا ہے۔

اَدَب :-

ادب ہر قابلِ ستائش مشق[1] و مزاولت کو جس سے انسان کسی فضیلت میں پختہ کار ہو جائے "ادب" کہتے ہیں۔

اس مشق کا تعلق جس طرح افعال، غور و تدبّر اور نقل و محاکات سے ہوتا ہے۔ اسی طرح اُن اقوال کی مزاولت سے بھی ہوتا ہے۔ جن پر کسی قوم کی زبان مشتمل ہوتی ہے۔

لُغَت[2] :-

لغت وہ الفاظ و کلمات جن سے ہر قوم اپنے اغراض و مقاصد کو تعبیر

---

[1] ادب کی یہ تعریف "المِصباحُ المُنِیرُ" کے مصنّف نے ابو زید سے نقل کی ہے ۱۲۰۰

[2] وحشی اور متمدّن قوموں کی زبانوں، بچوں کی باتوں، اور عقل و استقرا کی شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ دنیا کی تمام زبانیں اپنی غیر تنہاہی کثرت کے باوجود چند ایسے اصول کی طرف رجوع کرتی ہیں۔ جن میں سے ہر ایک اپنی فروع کے لیے مبدأ اوّل کا

باقی برصفحہ ۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتی ہے "لغت" کہلاتے ہیں۔

کسی قوم کا اَدبِ لُغت۔

ادبِ لُغت سے مراد وہ ذہنی اور عقلی کارنامے ہیں جو کسی زبان کے بولنے والوں کی نظم و نثر میں درج ہوتے ہیں۔ یعنی اُن کی عقلوں کے نتیجے، طبعزاد مثالیں، تخیلات کی صورتیں، اور اُن کے بیان کے مدارج جو نفس کی تہذیب، عقل کی درستی، اور زبان کی اصلاح کے کام آتے ہیں۔

بقیہ صلہ ۲۔ حکم رکھتا ہے۔ اور ان سب اصول کا ایک غیر معروف منبع بھی ہے۔ جسے "انسانِ اوّل" کی زبان کہنا چاہیے۔

یہ زبان غالباً اُن قلیل الفاظ کا مجموعہ تھی۔ جن کے ذریعہ انسان اپنی چند خواہشات اور گرد و پیش کی چیزوں کو تعبیر کرتا تھا۔ اور اس کے بعض الفاظ اُن آوازوں کی نقل و محاکات سے ماخوذ تھے جو خود انسان، یا دوسرے حیوانات اور ہوا سے صادر ہوتیں۔ جس طرح طوطا جو بلحاظِ ادراک انسان سے بہت گھٹیا ہے آوازوں کی نقل کر لیتا ہے مگر بعض کلمات ایسے بھی تھے جو بغیر کسی کی نقل و محاکات کے انسان کی قوّتِ ناطقہ نے خود وضع کر لئے اور یہ خدا کی عطا کردہ وہی قوّت ہے جو انسان کو دوسرے حیوانات سے ممتاز کرتی ہے۔ قوّت ناطقہ ایک طبعی اور فطری الہام ہے جو اس فطری الہام سے بہت بلند ہے۔ جو حیوانات غیر ناطق میں موجود ہے۔ مثلاً ہم دیکھتے ہیں کہ بلّی مختلف آوازوں سے بولتی اور میاؤں میاؤں کرتی ہے۔ جن سے اُس کے احساسات اور مطالب ظاہر ہوتے ہیں۔ مثلاً اُس کے کسی چیز کو طلب کرنے یا

باقی بر صفحہ ۳۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخِ اَدَب اللُغة

ادب اللغۃ کی تاریخ سے مراد وہ علم ہے جو اس امر سے بحث کرتا ہے کہ مختلف زمانوں میں ترقی و تنزل کے لحاظ سے زبان کی نثر و نظم کو کیا کیا حالات پیش آئے اور اُس زبان کے ماہرین اور صاحبانِ کمال نے کیا کیا کارہائے نمایاں کیے اور کیا اثرات اپنے پیچھے چھوڑے۔ یہ علم اس نظام میں جس کا آئندہ مذکور ہوگا۔ مصر میں نو زائیدہ ہے۔

بقیہ صلا۔ درخواستِ رحم کی آواز، زجر و غضب کی آواز سے یقیناً مختلف ہوتی ہے۔ اسی طرح انسان کے سینے میں بھی جب کسی امر کی رغبت یا خوف و ہراس جوش زن ہوتا ہے تو وہ بھی اپنے طبعی الہام سے اُسے مختلف آوازوں کے ذریعے ظاہر کرتا ہے اور جب دوسرا اُسے سُنتا ہے تو قرینۂ حال یا اشارے سے اس کا مطلب سمجھ لیتا ہے۔ (یہ بات ہم ان بچوں میں مشاہدہ کرتے ہیں جو باتیں کرنا سیکھتے ہیں) اور جب وہ شخص دیکھتا ہے کہ اس آواز نے اس کی غرض و غایت کو پورا کر دیا تو وہ اپنے رفقا کو سمجھانے کے لیے اسے بار بار بولتا ہے۔ اور اس طرح اس کا استعمال شائع ہو جاتا ہے اور اس کے سمجھنے میں کسی قرینے کی ضرورت نہیں رہتی۔ پھر دوسرا شخص اس معاملہ میں پہلے کے قدم بقدم چلتا ہے اور پھر تیسرا اور چوتھا ان کی تقلید کرتا ہے۔ اور اس طرح ان کی اس حالت و مقام کے مطابق جس میں وہ زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایک زبان معرضِ وجود میں آ جاتی ہے اور پھر بلا قصد اس پر اتفاق ہو جاتا ہے۔ بعد ازاں اُن طریقوں سے جن سے کوئی زبان نشوونما پاتی ہے

باقی بر صفحہ ۴۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخ اَدَب اللُّغہ کے فوائد حسبِ ذیل ھیں۔

فوائد تاریخ ادب اللغۃ

ا۔ ادب اللغۃ کی ترقی و تنزل کے اسباب کو معلوم کرنا خواہ وہ دین سے تعلق رکھتے ہوں یا اجتماعی ہوں اور یا سیاسی تاکہ اسباب ترقی کو اختیار کرکے اسبابِ تنزل سے اجتناب کیا جائے۔

بقیہ صفحہ ۳۔ اس میں وسعت پیدا ہو جاتی ہے۔ یعنی بذریعہ اشتقاق نئے الفاظ بن جاتے ہیں۔ بعض میں کمی بیشی ہو جاتی ہے اور بعض میں تحریف ہو کر اور ہی شکل پیدا ہو جاتی ہے اور بعض کو حقیقت سے مجاز کی طرف پھیر دیا جاتا ہے۔

یہ بات بھی ظاہر ہے کہ انسان نے اپنے نطق اور گویائی کی ابتدا محسوسات کے ناموں سے کی ہوگی اور اس کے بعد بعض معقولات کے نام اور کچھ مصادر و افعال، اسماءِ اشارہ، ضمائر اور موصولات وضع کیے ہوں گے۔ اور پھر حروف و مشتقات کو استعمال کیا ہوگا۔

اب باقی رہ گئیں وہ زبانیں جو اصلی زبان کی فروع کہلاتی ہیں تو ان کی پیدائش اس طرح ہوتی ہے کہ جب اصلی زبان بولنے والوں میں سے بعض گروہ اپنے وطن کو خیرباد کہہ کر دُور دراز مقامات میں جا بستے ہیں تو وطن اصلی سے بُعد اور قطع تعلق کے باعث کچھ عرصے کے بعد وہ لوگ بعض اصلی کلمات بھول جاتے ہیں کیوں کہ ان کے وطن جدید میں استعمال نہیں ہوتے یا مرُورِ زمانہ سے ان کلمات میں تحریف ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں وہ اس نئے وطن میں بعض ایسی چیزیں بھی

باقی بر صفحہ ۵:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ اسالیب لغت اور اس کے فنون سے واقفیت پیدا کرکے اہل زبان کے افکار و اصطلاحات کو جاننا اور نثر و نظم میں ان کے اختلافِ ذوق کو پہچاننا تاکہ اُس علم کے مُبتصر اور ماہر کے لیے یہ امر آسان ہو جائے۔

بقیہ صفحہ۴:۔دیکھتے ہیں جو پہلے نہ دیکھی تھیں۔ مثلاً طرح طرح کے حیوان، نئی نئی قسم کے پودے اور جمادات نظر سے گزرتے ہیں تو مجبوراً اُن کے لیے نئے الفاظ وضع کرنے پڑتے ہیں اور یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہتا ہے۔ اور زمان و مکان کے بُعد سے اصلی اور فرعی زبان میں بُعد پیدا ہوتا چلا جاتا ہے۔ پھر اگر وہ لوگ ایسی قوموں میں جا بسیں جن کی زبان اُن کی زبان سے مختلف ہو۔ تو اس بُعدِ لِسانی میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔ کیوں کہ بتقاضائے ضرورت وہ اس زبان کے بعض الفاظ کو اپنی زبان میں داخل کر لیتے ہیں۔ جو کچھ عرصے کے بعد ان کی زبان کی بنیاد ہی میں داخل ہو جاتے ہیں۔ پھر جب عرصۂ دراز گزر کر اُن لوگوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے اور اُن کی صفات انسانی یعنی اخلاق و عادات اور تہذیب و تمدّن میں ترقی ہو جاتی ہے تو معانی کو تعبیر کرنے کے مختلف طریقے پیدا ہو کر زبان اتنی وسیع ہو جاتی ہے، کہ اس زبان کے عالموں اور واقفوں میں سے فرد واحد اس کا احاطہ نہیں کر سکتا۔

ہمارے اس بیان سے ظاہر ہے کہ بغیر کس سابقہ اصطلاح یا اتفاق کے مختلف زبانوں کو وضع کرنے والا خود انسان ہے۔ اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ زبانیں توقیفی ہیں ان کا مطلب بھی یہی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے الہام پر موقوف ہیں جس نے انسان کو نطق و گویائی کی نعمت عطا کی۔ مگر جو لوگ توقیفی کا یہ مطلب

باقی برصفحہ ۶:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ ایک دَور کے کلام کو دوسرے دَور سے تمیز کر سکے۔ بلکہ اُسے ایسا ملکہ حاصل ہو جائے کہ کسی قول کو اُس کے صحیح اور معیّن قائل کی طرف منسوب کر سکے۔

بقیہ ؎۔ سمجھتے ہیں کہ خدا نے زبانیں بواسطۂ انبیا علیہم السّلام لوگوں کو سکھائی ہیں تو معلوم نہیں وہ اُن زبانوں کے متعلق کیا کہیں گے جو انبیا کے بعد پیدا ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ مثلاً عربیٔ عامی اور یورپ کی نو زائیدہ زبانوں کی کیا توجیہ پیش کریں گے۔ یا مثلاً اُس عام زبان یعنی اسپرنٹو کی نسبت ان کا کیا خیال ہوگا۔ جسے علماءِ یورپ میں سے ایک شخص نے بدیں غرض ایجاد کیا ہے کہ وہ دنیا کی عام زبان قرار پائے اور جنسی تعصب کو رفع کر دے۔ اور اب بہت سے لوگ اُسے اپنی اغراض خاصہ میں استعمال کرتے ہیں۔ آیت "وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا" کو بطور حجت پیش کرنا ان لوگوں کے لیے مفید نہیں۔ کیوں کہ یہ اُن کے مقصود پر قطعی طور پر دلالت نہیں کرتی۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ عَلَّمَ کے معنے اَلْهَمَهٗ اور اَقْدَرَهٗ کے بھی لیے جا سکتے ہیں اور اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ خدا تعالےٰ نے حضرت آدمؑ کو ان اَسْما کے وضع کرنے کی قدرت عطا کی تھی اور یہ بات ان کے دل میں ڈال دی تھی۔ علاوہ ازیں بعض علماء نے اَسْما کی تفسیر اسماء ملائکہ سے بھی کی ہے۔ کیوں کہ عَرَضَهُمْ ضمیرِ عقلا (یعنی هُمْ) کو ان کی طرف پھیرا گیا ہے۔ نیز یہ بھی جائز ہے کہ یہ حضرت آدمؑ کی خصوصیت ہو۔ یعنی جس طرح خدا نے انھیں ابتداء میں پیدا کیا۔ اسی طرح انھیں ابتداء میں اسماء اشیاء بھی سکھا دیے۔ لیکن اگر اسماء سے

باقی بر صفحہ ۷ :-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ ہر دَور اور زمانے کے اُدَبا کے حالات سے واقفیت حاصل کرکے یہ معلوم کرنا کہ اُن کی نظم و نثر اور تالیفات کا اچھا یا بُرا کیا اثر ہوا تاکہ اس شخص کی پیروی کی جائے جس کے کلام نے اچھا اثر پیدا کیا۔ اور جس کے کلام اور تالیفات نے کوئی اچھا اثر پیدا نہ کیا ہو۔ اس کے اتباع سے اجتناب کیا جائے۔

عَرَبی زبان :۔

عربی زبان ان ساؔمی[1] زبانوں میں سے ایک ہے جو نہایت قدیم زمانے کی مشہور عَرَبی قوموں کی زبانیں تھیں۔ اور اس جزیرے میں بودوباش رکھتی تھیں۔ جو ایشیا کے مغربی جانب واقع ہے۔

عربی کی

ظنِ غالب یہی ہے کہ عربی تمام سامی زبانوں کی ماں سے قریب تر ہے۔ کیوں کہ نہ تو اہلِ عرب کا دوسری اقوام سے زیادہ میل ملاپ رہا

بقیہ صلا۔ مراد جمیع موجودات کے اَسْما ہوں تو پھر قابلِ غور امر یہ ہے کہ کیا حضرت آدمؑ نے اپنی اولاد کی تمام زبانوں میں وہ نام سیکھ لیے تھے۔ جن کی تعداد اب ہزاروں سے بھی متجاوز ہے۔ اور کئی ایسی مخترعات بھی ہیں۔ جن کے نام اب وضع ہوئے۔ هٰذَا مَا ظَهَرَ لَنَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ۔۱۲

[1] سامی زبانوں سے مراد وہ زبانیں ہیں۔ جنھیں سام بن نوح کی اولاد کے مختلف قبائل بولا کرتے تھے۔ ان زبانوں کی اصل اور ماں کے اصول جو سام کی زبان تھی۔ معلوم نہیں ہو سکے۔ ۱۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور نہ وہ عرصۂ دراز تک کسی غیر عربی قوم کے زیرِ اثر رہے ہیں

عَرَبی قوم :-

عَرَبی اقوام میں سے بعض کو قُدَمَاء کہتے ہیں۔ اور اُن سے مراد وہ لوگ ہیں جو جزیرہ عرب میں سکونت رکھتے اور محض اپنی طبیعت اور سلیقہ سے عربی زبان بولا کرتے تھے۔

یہ لوگ پھر ذیل کے تین طبقوں میں منقسم ہیں۔

۱۔ اوّل عَرَبِ بَائِدہ - ان کے متعلق اُس حال کے سوا جو خدا نے قرآن میں بیان کر دیا۔ یا حدیث نبوی میں آ گیا اور کوئی صحیح خبر ہم تک نہیں پہنچی۔ ان کے مشہور قبیلے طَسْم[1]، جدِیس، عَاد[2]، ثمود[3]، عِمْلِیق[4]، اور عَبدِ ضَخم[5]، تھے۔

۲۔ دوم۔ عَرَبِ عَارِبہ۔ ان سے مراد بنو قحطان ہیں جو پہلے دریائے فرات سے سیراب ہونے والی سرزمین میں بستے تھے اور پھر اس وطن

---

[1] طسم اور جدیس کے دونوں قبیلے یمامہ میں بستے تھے ۱۲۔ [3] یہ قبیلہ حِجر میں (جسے اب مدائن صالح کہتے ہیں) اور وادیٔ قریٰ میں جو حجاز اور شام کے درمیان ہے رہتا تھا۔ ۱۲ [2] یہ قبیلہ احقاف میں سکونت پذیر تھا۔ ۱۲ [5] یہ طائف میں رہتے تھے۔ کہتے ہیں کہ عربی خط سب سے پہلے انہوں نے لکھا ——— ۱۲

[4] قوم عمالقہ کے اوائل پہلے یمن میں رہتے تھے پھر وہ مکہ، یثرب اور سرزمین شام کی طرف چلے آئے۔ مصر کے فراعنۃ المرعاۃ انہیں میں سے تھے۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ہجرت کرکے یمن میں آ بسے اور اُن کی زبان وہاں کے باشندوں سے مِل جُل گئی۔ بعد ازاں یہ لوگ مختلف اطراف میں پھیل گئے۔ان کے اصولی قبائل کَہْلَانْ[1] اور حِمْیَرْ[2] تھے۔

۳۔ سوم "عَرَبِ مُسْتَعْرِبَہْ"۔ ان سے مراد بنو اسمٰعیلؑ یعنی حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کی اولاد ہیں جو قحطانیوں کے پاس آ بسے تھے۔ اور بہ لحاظ لغت و نسب اُن سے مِل جُل گئے تھے اور بعد ازاں عدنانیوں[3] کے لقب سے مشہور ہوئے۔ ان کے بڑے بڑے قبیلے رَبِیْعَہْ[4]، مُضَر، اِیَاد، اور اَنْمَار تھے۔

باقی مشہور قبائل اور طبقاتِ ثلاثہ کے بطون آئندہ شجرہ میں بیان

---

[1] کھلان بن سبا کا اصلی مسکن یمن تھا۔ اس کے بعد یہ لوگ صحراء عرب میں پھیل گئے۔ ۱۲

[2] قبیلۂ حِمیر حِمیر بن سبا کی طرف منسوب ہے۔ یہ لوگ ابتدائے حال میں صنعاء کے مغرب میں رہتے تھے۔ یمن کے اکثر قبائل حمیر اور کھلان ہی کی شاخیں ہیں۔ ۱۲

[3] عدنانیوں کی نشو و نما حجاز میں ہوئی اور پھر عرب کے وسطی اور شمالی صحراؤں میں پھیل کر قحطانیوں کے ساتھ مل جل گئے تھے۔ ۱۲

[4] یہ وہ چار بڑے بڑے قبیلے ہیں۔ جن سے باقی عدنانی قبائل متفرع ہوئے۔ ان میں سب سے زیادہ تعداد مضر کی ہے اور پھر ربیعہ کی اور یہ دونوں نزار رضی اللہ عنہ بن عدنان کی اولاد ہیں۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کئے گئے ہیں۔ مگر اس شجرہ میں انساب قبائل کی ترتیب شہرت کے لحاظ سے ہے۔ حقیقی نسب کے لحاظ سے نہیں۔

دوسرے حصے یا دور کو "مُختَلَاتُون" کہتے ہیں۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو دوسرے لوگوں کی نسل سے مخلوط ہو گئے۔ اور بعد از اسلام دنیا کے مختلف حصوں میں پھیل گئے تھے۔ یعنی بحر اخضر (بحر اطلانتک) سے لے کر ماوراءِ بحر فارس و دجلہ تک۔ اور دجلہ و فرات کے بالائی حصوں سے جاوا اور سماٹرا کے پرے تک پھیلے ہوئے تھے۔ اور مختلف عامی لہجوں میں گفتگو کرتے تھے۔ جن کا مرجع اور اصل فصیح عربی زبان تھی۔ جسے وہ بذریعۂ تعلیم حاصل کرتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شجرۂ عرب مستعربہ

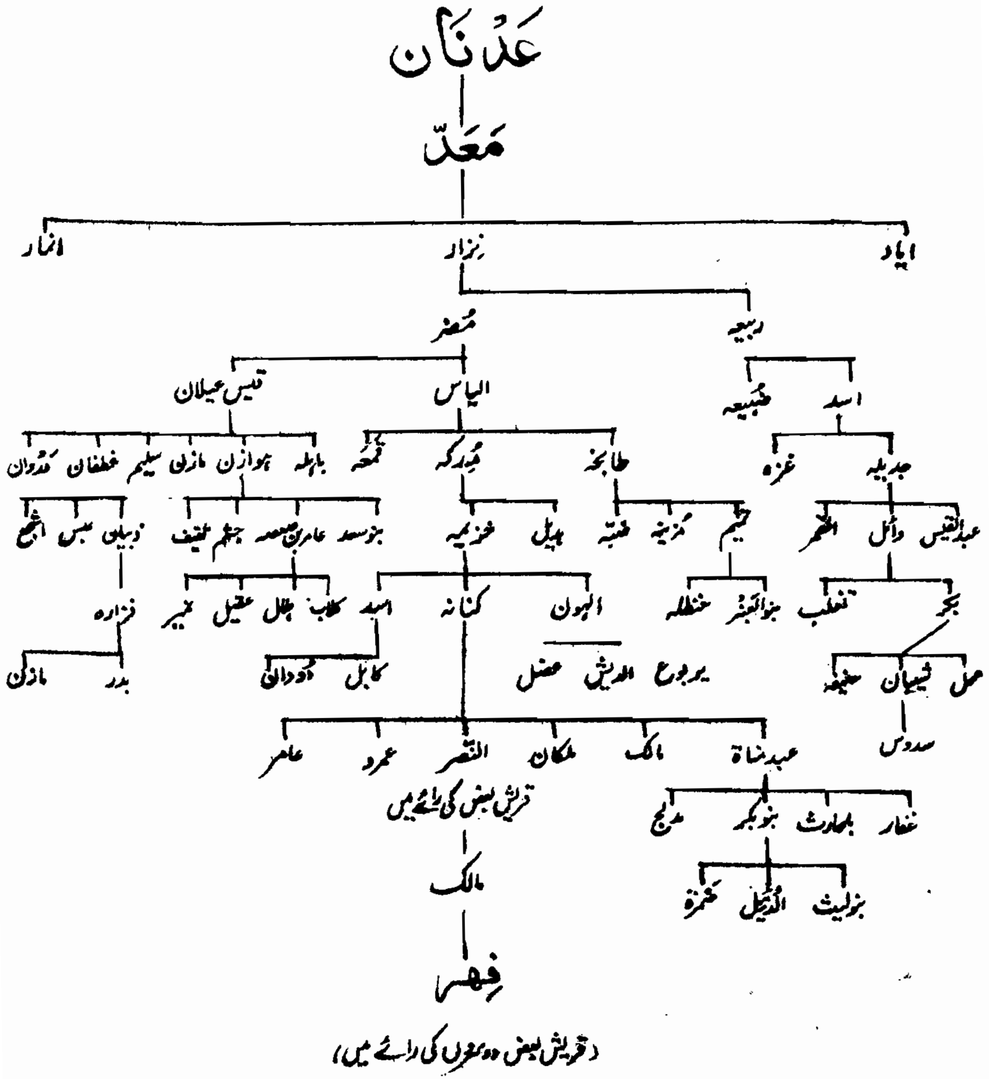

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شجرۂ عرب بائدہ و عاربہ

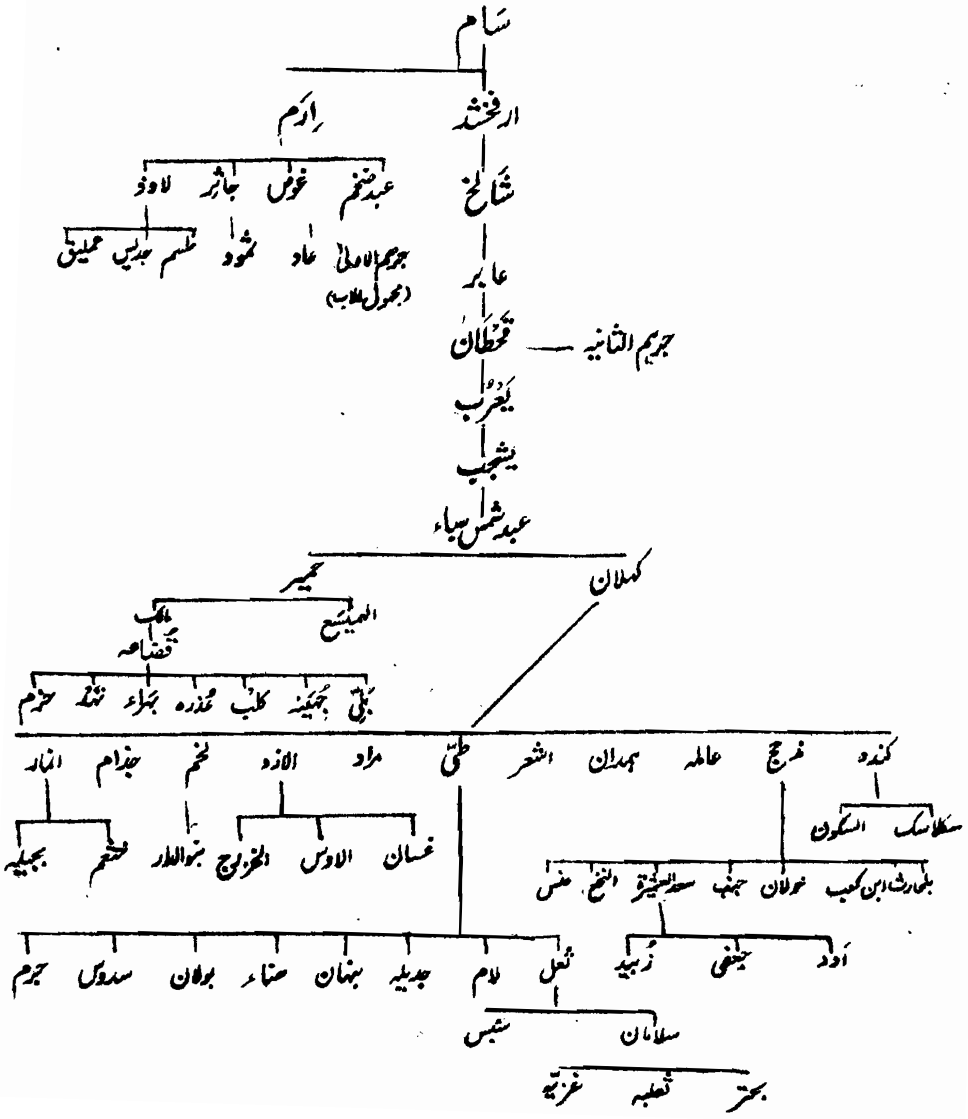

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نسب قریش

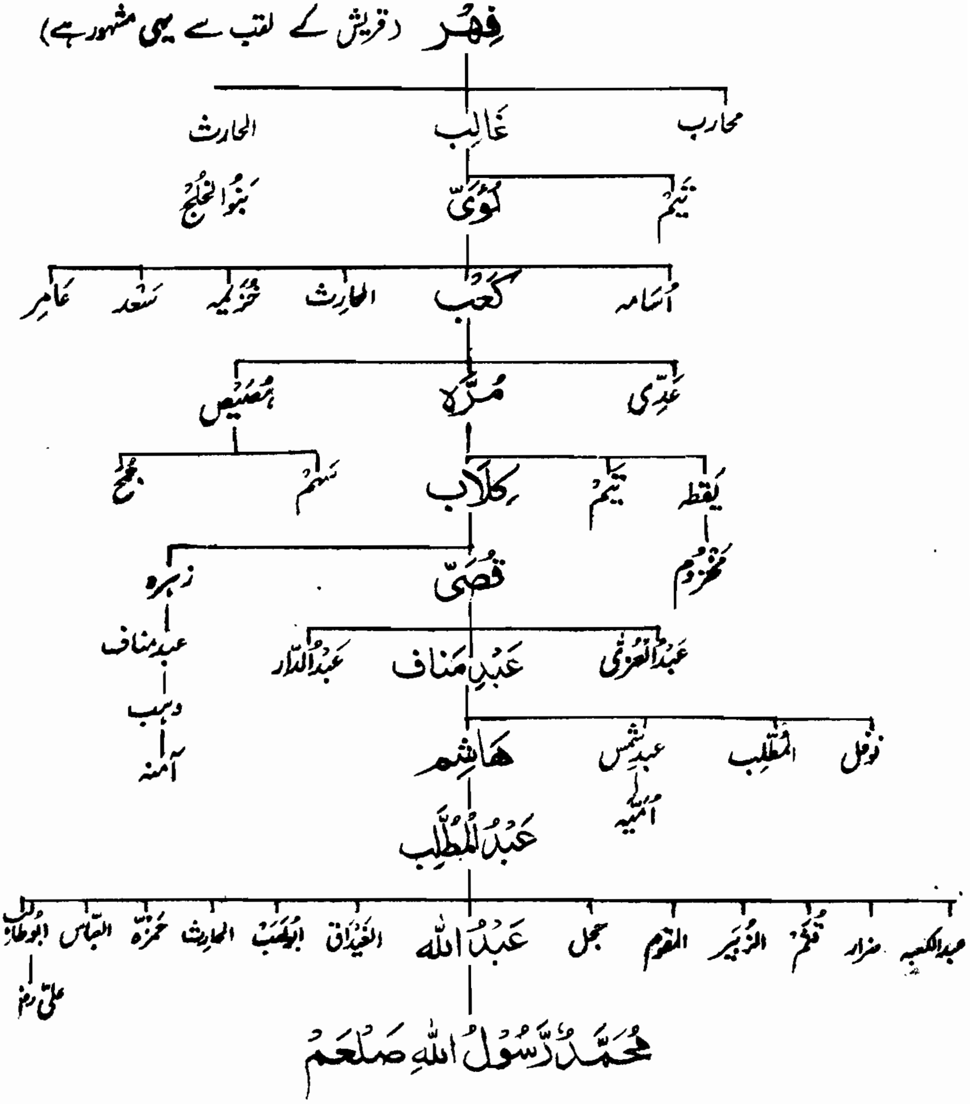

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زبانِ عربی کے مختلف دَور یا زمانے اور اُس کے اَدبیات

ہر قوم کی زبان اور اُس کے اَدب کو اُن سیاسی، دینی اور اجتماعی حوادث سے پورا پورا ربط و تعلق ہوتا ہے جو اس قوم میں وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ اس لیے ان امور اور نیز درس و ضبط کی سہولت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اَدبِ عربی کی تاریخ کو ہم ذیل کے پانچ زمانوں یا دَوروں میں تقسیم کرتے ہیں:۔

اوّل عصرِ جاہلیت: اس کی مدت تقریباً ۱۵۰ برس ہے۔ اور ظہورِ اسلام تک ختم ہو جاتا ہے۔[ادبی نقطۂ نگاہ سے یہ دَور بہت اہم ہے مترجم]

دوم عصرِ صدرِ اسلام، (بنی امیہ کا زمانہ بھی اس میں شامل ہے) یہ دَور ظہورِ اسلام سے شروع ہو کر دولتِ بنی عباس کے قیام یعنی ۱۳۲ھ تک ختم ہو جاتا ہے۔

سوم عصرِ بنی العباس: اس کی وسعت سلطنت عباسیہ کے قیام سے تاتاریوں[1] کے ہاتھوں بغداد کی تباہی یعنی ۶۵۶ھ تک ہے۔

چہارم: دُوَلِ[2] ترکیہ کا زمانہ: یہ دَور سقوطِ بغداد سے شروع ہو کر

---

[1] تاتاری اُن تورانی قوموں میں سے ایک ہیں جو پہلے چین کے شمال میں سکونت پذیر تھیں اور بعد ازاں مغربی ایشیا اور مشرقی یورپ میں پھیل گئیں ۱۲

[2] دول ترکیہ میں مصر و شام کی سلطنت ممالیک، اور ایشیا میں تاتاریوں کی بنا کردہ حکومتیں، اور تین قدیم بر اعظموں میں دولت عثمانیہ کے ممالک شامل ہیں۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موجودہ نہضتِ جدیدہ کے آغاز یعنی ۱۲۲۰ھ تک ختم ہوتا ہے۔

پنجم۔ نہضتِ جدیدہ: اس کی ابتدا مصر میں خاندانِ محمد علی کی حکومت سے ہوتی ہے اور ہمارے موجودہ وقت تک آتا ہے۔

عصرِ اوّل یعنی دَورِ جاہلیّت

(اُس زمانہ میں لُغت اور اَدب لغت کی حالت)

عربی زبان اپنے الفاظ و کلمات کے لحاظ سے سب زبانوں سے عربی
زیادہ سرمایہ دار ہے۔ اور اپنی قدامت میں سب سے بڑھی ہوئی، اور
بلحاظ آثار سب سے پائدار اور بڑی وسیع الصدر ہے۔ حوادث و تغیرات زمانہ کے مقابل سب سے زیادہ برقرار رہنے والی ہے۔ اور گویائی کے لحاظ سے سب سے شیریں، بلحاظ اسلوب سب سے سلیس، تاثیر میں سب سے عجیب، باعتبار مواد سب سے زیادہ، محسوسات اور دلی جذبات و تاثرات پر محیط ہونے میں سب سے وسیع ہے۔ خواہ وہ تحقیق علوم سے تعلق رکھتے ہوں یا وضع قوانین سے، یا کسی خیال کی تصویر سے، یا کارآمد اور مفید اشیا کی تعیین سے۔ اور وہ اپنے اوضاع کی خوش اندامی اور اپنے اجزا کی باہمی مناسبت کے باوجود ایک امّی قوم کی زبان ہے۔ جس میں نہ تو یونان جیسی حکمت تھی اور نہ چین جیسی صنعت و حرفت۔ وہ لوگ خود تو دنیا سے ناپید ہو گئے۔ مگر ان کی زبان ہر گروہ کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زبان کی
کے اسباب

ساتھ چلی، اور ہر زمانے اور مکان کے مناسب رہی۔ اگر اس کے اندر کوئی روحِ عظیم جلوہ گر نہ ہوتی تو ایسا ہرگز نہ ہوتا کہ وہ تو زندہ اور قائم رہے اور اس کی ہمسر زبانیں مٹ جائیں۔ اور اس کی آن بان اسی طرح رہے۔ گو اس کے بولنے والوں کی شان گھٹ جائے۔

اگر عربی زبان نے بُعدِ غایت اور وسعتِ ثروت میں یہ مرتبہ حاصل کر لیا ہے تو کچھ تعجب نہیں۔ کیوں کہ اس کی نشو و نما کے لیے ایسے ذرائع اور ترقی و بقا کے ایسے اسباب موجود تھے جو دوسری زبانوں کو بہت کم میسّر آ سکتے ہیں۔ مثلاً اس میں وضع الفاظ اور دلالت علی المعانی کے مختلف طریقے رائج ہیں۔ کلمات میں تصریف و اشتقاق کی باقاعدگی، مجاز و کنایہ کی گوناگونی اور مترادفات کی بہتات ہے۔ علاوہ ازیں قلب[1]، ابدال[2] اور نحت[3] و تعریب[4] کے قواعد جاری ہیں۔ اور سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ قرآن کریم اسی زبان میں نازل ہوا

---

[1] ایک حرف کو دوسرے حرف سے مقدم و موخر کرنا۔ جیسے یَئِسَ سے اَیِسَ۔ ۱۲ مترجم

[2] ایک حرف کو دوسرے حرف سے یا ایک حرکت کو دوسری حرکت سے بدلنا۔ جیسے قَوَلَ سے قَالَ اور تَلَقُّوٌ سے تَلَقِّیٌ۔ ۱۲ مترجم

[3] بعض حروف کم کر کے دو کلموں سے ایک کلمہ بنا لینا۔ جیسے بِسْمِ اللہ سے بَسْمَلَۃٌ، اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سے حَمْدَلَۃ وغیرہ۔ ۱۲ مترجم

[4] کسی غیر عربی لفظ کو عربی الفاظ کی شکل میں منتقل کر لینا۔ جیسے کپود سے کَافُور اور کرن پھل سے قَرَنْفُلْ۔ وغیرہ۔ ۱۲ مترجم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سنّت نبویہ کے خزانے بھی اسی میں موجود ہیں۔

موجودہ عربی وجود میں

ائمہ لغت کی روایت سے جو عربی زبان ہم تک پہنچی ہے اور قرآن حکیم اور احادیث نبوی نے جو زبان پیش کی ہے۔ وہ اُن قبائل کی زبانوں کی باہمی آمیزش کا نتیجہ ہے جو جزیرۂ عرب میں سکونت رکھتی تھیں۔ لیکن صحیح طور پر اس وقت کی تعیین نہیں ہو سکتی۔ جس میں عربی زبان نے اپنی موجودہ شکل اختیار کی اور نہ یقینی اور قطعی طور پر ان اسباب و ذرائع کا علم ہو سکتا ہے جو لغات قبائل کی باہمی آمیزش کا باعث ہوئے۔

آثار حجریہ اور بعض روایات سے زیادہ جو کچھ معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ جزیرۂ عرب کی شمالی اور جنوبی زبانیں موجودہ عربی زبان سے بہت مختلف تھیں اور اب ناپید ہو گئی ہیں۔ البتہ عربی زبان کے بعض آخری لہجوں اور اُن کے وجوہ اعراب و اشتقاق اور ترادُفِ الفاظ میں کبھی کبھی ان کے بعض کلمات کی ایک جھلک سی نظر آ جاتی ہے۔

ہمارے نزدیک اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ ان مختلف لغات کی باہمی آمیزش کے اسباب حسب ذیل تھے۔

تہذیب لغ کے مراتہ

۱۔ قحطانیوں کا ہجرت کرکے جزیرۂ عرب میں جا بسنا اور یمن میں عرب بائدہ سے اُن کا اختلاط اور پھر سیلِ عرم[۱] کی وجہ سے اُن کے

---

[۱] عرم جمع ہے عَرِمَۃ کی اور عَرِمَۃ اس بند کو کہتے ہیں جو کسی ندی کا

باقی بر صفحہ ۱۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملک کا ویران ہونا اور اپنی جانوں پر خود ظلم کرنے سے ان کا عرب کے اطراف و جوانب میں متفرق اور پراگندہ ہو جانا۔

۲۔ حضرت اسمٰعیلؑ کا جزیرہ عرب میں سکونت پذیر ہونا اور پھر ان کا اور اُن کی اولاد کا قحطانیوں کے ساتھ رشتے ناطے جوڑ کر بود و باش تجارت اور باہمی آویزشوں میں اُن کا ساتھ دینا۔

اس باہمی آمیزش اور اختلاط کے مشہور مواقع ارکان حج ادا کرنے کے مقام تھے۔ خصوصاً بیت اللہ (جو قریش[۱] کے با امن شہر مکہ میں واقع ہے) اور وہ بازار (یعنی میلے) جنھیں اہلِ عرب مختلف اطراف میں قائم کیا کرتے تھے۔ ان میں سے عُکاظ[۲]، مجنّہ[۳]، اور ذوالمجاز[۴] کے بازار خاص طور پر مشہور تھے۔

بقیہ صفحہ ۱۷:- پانی روکنے کے لیے بناتے ہیں۔ سیلِ عرم کا حادثہ یمن میں قوم سبا کو پیش آیا تھا۔ ان لوگوں نے پہاڑی اور برساتی نالوں کے پانی کو روکنے کے لیے بند مارب بنا رکھا تھا۔ اس کے پانی سے کھیت اور باغات سیراب ہوتے تھے اور میلوں تک کا علاقہ سرسبز و شاداب تھا۔ مگر ان کی ناشکری کے باعث ایک بڑے سیلاب نے اس بند کو مسمار کر کے تمام علاقہ برباد کر دیا۔ اس حادثہ اور باہمی لڑائیوں اور فتنوں کی وجہ سے قبائل سبا جزیرۂ عرب میں تتر بتر ہو گئے اور ان کی یہ پراگندگی اور تفرّق آج تک ضرب المثل ہے۔ کہا کرتے ہیں۔ تَفَرَّقُوْا اَیْدِیْ سَبَا (یعنی وہ لوگ قبیلہ سبا کی طرح پراگندہ ہو گئے)۔ ۱۲ [۱] قریش آنحضرت صلعم کے قبیلے کا نام ہے۔ جو کنانہ مضر کا ایک بطن ہے۔ ۱۲ [۲] طائف کے قریب ایک مقام ہے۔ ۱۲ [۳] مکّہ کے قریب ایک جگہ ہے۔ ۱۲ [۴] عرفات سے تقریباً ایک فرسنگ (یعنی تین میل) کے فاصلے پر کوہ کبکب کی جانب واقع ہے۔ کبکب عرفات میں ایک پہاڑ ہے جو امام کے وقوف کے وقت اُس کے پس پشت ہوتا ہے۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان بازاروں میں سب سے مشہور بازار عُکَاظ تھا۔ جو ماہ ذیقعدہ کی پہلی تاریخ سے شروع ہو کر ۲۰ تاریخ تک قائم رہتا تھا۔ یہ بازار عام الفیل سے ۱۵ سال بعد تک بھی اپنی اصلی حالت پر قائم رہا۔ اور اس کے بعد اگرچہ ۱۲۹ھ تک جاری رہا۔ مگر اس کی پہلی شان قائم نہ رہی تھی۔ [تاریخ الادب عربی میں لکھا ہے کہ ۱۲۹ھ میں خارجیوں نے اس بازار کو لوٹ لیا تھا۔ ۱۲ مترجم]

سوق

اس بازار میں اکثر اشرافِ عرب بغرضِ تجارت شرکت کرتے تھے، اور اسی جگہ اُن کے قیدیوں کے فدیے ادا ہوتے تھے۔ لڑائی جھگڑوں کے فیصلے بھی یہیں کرتے۔ اور شعر و خطابت کے ذریعے حسب و نسب اور کرم و فصاحت میں باہمی مقابلہ و محاکمہ کے لیے بھی یہیں اجتماع ہوتا، شجاعت کے کارنامے اور حسن و جمال کی ستائشیں بھی اسی مقام پر بیان کرتے تھے۔ حتیٰ کہ مصائب[1] و شدائد کی بڑائی اور شدت کا مقابلہ بھی

---

[1] اپنی مصائب کی شدت اور سختی بیان کرکے دوسرے کی شدتِ مصائب سے مقابلہ کرنا مُعَاظَمہ کہلاتا ہے۔ حضرت معاویہؓ کی والدہ ہند بنت عتبہ کا باپ، چچا شیبہ، اور بھائی ولید جب جنگ اُحد میں مارے گئے تو اس نے اپنی اس مصیبت کا مقابلہ خنساء بنت عمرو بن الشرید سلمی کی مصیبت کے ساتھ کیا۔ جس کا باپ اور دونوں بھائی صخر و معاویہ مارے گئے تھے۔ چنانچہ سوق عکاظ میں اپنا اونٹ خنسا کے اونٹ کے قریب کیا۔ اور پھر دونوں نے نظم میں اپنی اپنی شدت کو بیان کیا۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اسی بازار میں ہوتا تھا۔ (یعنی اس امر کا فیصلہ کہ شدّتِ مصیبت میں کون بڑھا ہوا ہے) شعرا کا مشہور مُنصِف نابغۂ ذُبیانی تھا اور سب سے بڑا خطیب قُسّ بن سَاعِدۃ الاَیَادی۔ اکثر شاعر مرد ہوں یا عورتیں یہاں آتے رہتے تھے۔ اور کئی شعرا[1] نے اپنے اشعار میں اس بازار کا ذکر کیا ہے۔

ان بازاروں اور مواقع حج میں قبائل کے اجتماع سے قریش نے اپنی زبان کی تہذیب و ترقی کا بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ کیوں کہ وہ قبائل کی زبانوں کے اُن الفاظ و محاورات کو اختیار کر لیا کرتے تھے۔ جو فصیح تر اور زبان پر ہلکے اور کانوں کو بھلے معلوم ہوتے تھے۔ اُن کے اس انتخاب سے ان کے لہجے میں لطافت، اسلوب بیان میں جودت اور زبان میں اتنی وسعت پیدا ہو گئی تھی کہ کلام اللہ جو خیر الکلام ہے انھیں کی زبان میں نازل ہوا۔ قریش کو چونکہ فصاحت میں ایک ممتاز درجہ حاصل تھا اور عرب میں ان کی ریاست بھی مسلّم

---

[1] حضرت حسان کہتے ہیں ؎ سَاَنْشُرُ اِنْ بَقِیْتُ لَهُمْ كَلَامًا ۔ یُنَشَّرُ فِي الْمَجَامِعِ مِنْ عُكَاظِ (اگر میں زندہ رہا تو ان کے لیے ایسا کلام پھیلا دوں گا، جو بازار عکاظ کے مجمعوں میں پڑھا جائے گا) اور طریف بن تمیم کہتا ہے ؎ اَوَ كُلَّمَا وَرَدَتْ عُكَاظَ قَبِيْلَةٌ ۔ بَعَثُوْا اِلَيَّ عَرِيْفَهُمْ يَتَوَسَّمُ (کیا جب کبھی کوئی قبیلہ بازار عکاظ میں وارد ہوتا ہے تو وہ اپنے نقیب کو میرے پاس اس لیے بھیج دیتے ہیں۔ کہ بفراست معلوم کرے کہ میں کون ہوں۔) ۱۲

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھی۔ اس لیے دیگر قبائل کے شعراء اور خطیب اُن کے استعمال اور زبان کی تقلید کرتے تھے۔تاکہ اُن کے مقالات اور قصائد تمام عرب میں پھیل کر شہرتِ عامہ حاصل کریں۔

ان دونوں ہجرتوں کے باعث جن کا پہلے تذکرہ ہوا اور نیز بعض دوسرے اسباب کی وجہ سے زبانوں کے باہمی اختلاط و آمیزش سے جو ایک فصیح زبان پیدا ہو گئی تھی۔ اسے تکوین و تہذیب لُغت کا دَور کہتے ہیں۔

عربوں کے مختلف لہجے[1]

ہم پہلے بیان کر آئے ہیں کہ اُمتِ عربیہ در اصل دو بڑے ...... قبیلوں یعنی قحطانیوں (یا یمنیوں) اور عدنانیوں (یا نزاریوں) سے مرکّب ہوئی تھی اور ان دونوں سے مختلف چھوٹے چھوٹے قبائل اور گروہ بنے۔ ان قبائل کے لب و لہجے اصول میں تو متحد تھے مگر فروعات میں اختلاف تھا۔ آخرکار حمیری زبان ان پر غالب آ گئی۔ اور پھر اس میں عدنانی زبان کے الفاظ و اسالیب داخل ہو گئے۔ جو

---

[1] قبیلے کے لہجہ سے مراد اس کی مخصوص زبان ہے۔جس میں ترقیق و تفخیم، تتمیم و ترخیم، ہمز و تلیین، سرعت و بطوء، وصل و قطع، امالہ و عدم امالہ، کو اور دیگر ایسے امور کو جنھیں آواز کے اتار چڑھاو سے تعلق ہے۔ ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختلافِ جہات کے لحاظ سے قلت و کثرت میں مختلف تھے۔ یہ زبان ظہور اسلام تک باقی رہی اور اس کے بعد مٹ گئی۔ مگر اس کے بعض الفاظ جو عدنانی کے ساتھ مل گئے تھے۔ باقی رہ گئے۔

لہجوں کے اختلاف کے اسباب

عدنانی زبان بھی جو بعد میں مُضَری زبان کی شکل میں تشکّل ہوئی، ارد گرد کی دوسری زبانوں پر غالب آ گئی تھی۔ بلکہ اس نے حمیری پر بھی اُس کے وطن میں غلبہ حاصل کر لیا تھا۔ لیکن ہمیں یہ نہ بھولنا چاہیے کہ مقام رہائش، بُعدِ وطن، وسائلِ معاش اور مرئی اشیاء کے اختلاف اور وضع[1] و ارتجال کے طریقوں کی گونا گونی نے ہر قبیلے کے کلام میں ایسی خصوصیات باقی رہنے دی تھیں، جن کے مجموعے کو اس قبیلے کا لب و لہجہ یا زبان کہتے ہیں۔

اختلاف کے یہ طریقے قریباً امور ذیل میں منحصر ہیں۔

۱۔ ابدال: یعنی ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل لینا۔ جس طرح بنی مازن میم کو ب سے یا ب کو م سے بدل کر مَا اسْمُكَ کو بَا سْمُكَ اور بَكْرٌ کو مَكْرٌ کہتے ہیں۔

۲۔ وجوہ اعراب میں اختلاف: مثلاً حجازی عرب لَيْسَ کی خبر کو مطلقاً منصوب پڑھتے ہیں۔ لیکن بنی تمیم اس کی خبر کو جب اِلَّا کے بعد

---

[1] وضع کے معنی ہیں ایک لفظ کو کسی معنے کے لیے خاص کر دینا اور ارتجال کے معنے یہ ہیں کہ ایک لفظ کو بغیر کسی مناسبت کے دوسرے معنے میں استعمال کر لیا جائے۔۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئے تو مرفوع پڑھتے ہیں۔ جیسے لَیْسَ الطِّیْبُ اِلَّا الْمِسْکُ۔

۳۔ کلمہ کی بنا یا ساخت میں اختلاف: مثلاً حجازی لفظ عَشَرَۃٌ کو بسکون شین بولتے ہیں اور بنی تمیم بکسر شین کہتے ہیں۔ یا مثلاً بنی مالک جو بنی اسد کی ایک شاخ ہیں اَیُّھَا کی ہ کو جب اس کے بعد اسم اشارہ نہ ہو مبنی علم الضم قرار دے کر یَا اَیُّہُ النَّاسُ کہتے ہیں۔ مگر دوسرے قبائل اُسے مبنی استعمال کرتے ہیں۔

۴۔ کسی کلمے کے معرب و مبنی ہونے میں اختلاف: مثلاً قیس بن ثعلبہ کے نزدیک لَدُنْ معرب ہے۔ مگر دوسرے قبائل اُسے مبنی استعمال کرتے ہیں۔

۵۔ تصحیح و اعلال میں اختلاف: مثلاً قبیلۂ طی باب عَلِمَ سے استعمال ہونے والے افعال ناقص میں تعلیل کرتے ہیں اور رَضِیَ اور بَقِیَ وغیرہ کے کسرۂ عین کلمہ کو فتحہ سے تبدیل کرکے یٰ کو ا سے بدل دیتے ہیں اور رَاضٰی اور بَقٰی بولتے ہیں۔ دوسرے قبائل ایسا نہیں کرتے۔ یا مثلاً بنی تمیم کلمہ کے آخری الف کو ہمزہ سے بدل کر اَلْعُلٰی کو اَلْعُلَاءُ پڑھتے ہیں۔ مگر دوسرے قبائل اس قسم کے الف کو بحالہ رہنے دیتے ہیں۔

۶۔ اتمام و نقص میں اختلاف: (یعنی بعض عرب کسی کلمہ کا ایک حصہ حذف کر دیتے ہیں بعض نہیں کرتے) مثلاً خثعم اور زبید کے قبیلے مِنْ جارہ کے نون کو جب اس کے بعد کوئی ساکن حرف آ جائے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حذف کر دیتے ہیں اور خَرَجْتُ مِنَ الْبَیْتِ کو خَرَجْتُ مِلْبَیْتِ کہتے ہیں۔ دوسرے قبائل ایسا نہیں کرتے۔ البتہ مصر کی لغۃ العامۃ یعنی عامی زبان میں اسی طرح ہوتا ہے۔

۷۔ ادغام اور فکِ ادغام میں اختلاف: مثلاً اہلِ حجاز مضارع مجزوم اور امر میں ادغام نہیں کرتے۔ اور اِنْ یَغْضُضْ طَرْفَہٗ فَاغْضُضْ طَرْفَكَ پڑھتے ہیں۔ مگر بنی تمیم ادغام کر کے اِنْ یَغُضَّ طَرْفَہ فَغُضِّ طَرْفَكَ بولتے ہیں۔

۸۔ ترادُف: یعنی ایک معنے کے لیے مختلف الفاظ کا وجود۔ اور یہ چیز عربی زبان میں کثرت سے ہے۔ کیوں کہ مختلف قبائل کی زبانوں سے مل کر بنی ہے۔ مثلاً یمنی لوگ چھری کو مُدْیَۃٌ کہتے ہیں اور حجازی سِکِّیْن۔

نقص لہجہ قریشیوں کے سوا باقی قبائل کے لہجوں میں کم و بیش کچھ نقائص موجود ہیں۔ مثلاً قبیلۂ قضاعہ میں عَجْعَجَہ[1] اور غَمْغَمَہ[2] موجود ہے۔ اور یمن میں

---

[1] جب یٰ عَ کے بعد واقع ہو تو اُسے ج سے تبدیل کرنا۔ مثلاً الرَّاعِیْ خَرَجَ مَعِیْ کو الرَّاعِج خَرَجَ مَعِجْ کہتے ہیں۔ سیوطی اپنی کتاب اَلْمُزْھَر میں لکھتے ہیں کہ عجعجہ سے یہ مراد ہے کہ یاء مشدد کو جیم سے بدل جائے۔ جیسے فُقَیْمِیٌّ سے فُقَیْمِجٌّ۔ اور مُرِّیٌّ سے مُرِّجٌّ وغیرہ۔ ۱۲ [2] اثناء کلام میں کلمات کے حروف کو واضح طور سے ادا نہ کرنا۔ یعنی گنگنانا۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَنْشَنَه[1] اور وَتْم[2]۔ حمیر میں طُمْطُمَانِیَّة[3]۔ اور قبیلۂ بَہراء میں تِلْتَلَہ[4]۔ ہذیل میں فَحْفَحَہ[5]۔ اور تمیم میں عَنْعَنَہ[6]۔ بنی اسد اور رَبیعہ میں کَشْکَشَہ[7]، بنی کلب میں وَہْم[8]، بنی ربیعہ میں جو قبیلہ بنی کلب کی ایک شاخ ہے وَکْم[9]، شحر و عمان کے علاقوں میں لَخْلَخَانِیَّہ[10]۔ طی میں قُطْعَہ[11]۔ سعد بن بکر، ہذیل، ازد، قیس اور انصار میں اِسْتِنْطَاء[12]۔

۱؎ کاف کو شین سے بدل کر کہنا۔ مثلاً لَبَّیْكَ کو لَبَّیْشَ کہنا۔ یا کَلَّمَنِیْ کو شَلَّمَنِیْ کہنا۔۱۲ ۲؎ شین کو ت سے تبدیل کرنا۔ جیسے النَّاسُ کو النَّاتُ کہنا۔۱۲ ۳؎ الف لام تعریف یعنی اَلْ کو اَمْ کہنا۔ مثلاً طَابَ الْهَوَاءُ کو طَابَ امْهَوَاءُ کہنا۔۱۲
۴؎ حروف مضارعۃ یعنی حروف اتین کو ہر جگہ مکسور کہنا۔ جیسے یَضْرِبُ سے یِضْرِبُ۱۲
۵؎ ح کو عین سے تبدیل کر لینا۔ جیسے اَلْعَسَنُ اَخُو الْعُسَیْنِ۔ یعنی اَلْحَسَنُ اَخُو الْحُسَیْنِ۱۲
۶؎ کلمہ کے شروع میں جو ہمزہ ہو اسے عین سے بدل لینا۔ جیسے اَنْ سے عَنْ اور اَمَان سے عَمَانْ۔۱۲ ۷؎ مؤنث کے کاف خطاب کو ش سے بدلنا۔ مثلاً عَلَیْكِ کو عَلَیْشِ کہنا۔ یا بقول دیگر کاف مکسور کے بعد ش کا اضافہ۔ جیسے عَلَیْكِ سے عَلَیْكِشْ یہ اضافہ عموماً بحالت وقف ہوتا ہے۔۱۲ ۸؎ ضمیر هُمْ کی ہ کو ہر جگہ مکسور پڑھنا۔ خواہ اس کے ماقبل کسرہ اور یَ نہ ہو۔ جیسے مِنْهِمْ، عَنْهِمْ، بَیْنَهِمْ۔ وغیرہ۔۱۲
۹؎ ضمیر خطاب کُمْ کے کاف کو مکسور پڑھنا۔ جب کہ اس کے ماقبل یَ یا کسرہ ہو۔ جیسے عَلَیْكِمْ، بِكِمْ، وغیرہ۔۱۲ ۱۰؎ مَاشَاءَ اللّٰهُ کو مَشَا اللّٰهُ کہنا۔۱۲ ۱۱؎ کلمہ کے آخری حرف کو حذف کر دینا۔ مثلاً یَا اَبَا الْحَكَمِ کو یَا اَبَا الْحَكَا کہنا۔ لغت بنی سولیف اولہ غربیہ و بحیرہ ضلعوں کے شمال میں اب بھی اسی طرح تلفظ کہتے ہیں۔۱۲ ۱۲؎ عین ساکن جب ط سے متصل ہو تو اُسے ن سے بدلنا۔ جیسے اَعْطٰی کو اَنْطٰی کہنا۔۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلامِ عَرب

دوسری زبانوں کی طرح کلام عرب سے بھی یہی غرض ہوتی ہے کہ اس کے ذریعے اپنے دلی خیالات و افکار کا اظہار کیا جائے۔ تاکہ اُسے ایک دوسرے کی مدد کا سبب اور اعمال حیات کی تسہیل کا ذریعہ بنایا جائے۔ مگر چونکہ خیالات و افکار غیر متناہی ہیں اور اُن میں ہمیشہ تجدید ہوتی رہتی ہے۔ اس لیے جس کلام سے انھیں ادا کیا جاتا ہے، اس کی صورتیں بھی نئی نئی طرزیں اختیار کر لیتی ہیں اور مقام و حالت کے مطابق معانی میں جو تصرف قوّتِ ایجاد و اختراع کرتی ہے اُسے قبول کرتی ہیں۔ پھر کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کلام کی صورت ایجازِ لفظ، صحتِ معنے، حُسنِ بیان، لطافتِ اشارہ، صدقِ تجربہ اور صحیح طور پر غرض کو ادا کرنے کے باعث بلاغت کی انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ تو اس سے سننے والوں کے دلوں میں مسرّت کی لہر دوڑ جاتی ہے اور خوشی خوشی اسے حفظ کر لیتے ہیں۔ کیوں کہ اس میں کچھ زیادہ مشقت نہیں ہوتی۔ اس کی تاثیر نہایت اعلےٰ ہوتی ہے اور آسانی سے بطور ثبوت و حجّت پیش کی جا سکتی ہے اور جس کلام میں آ جائے اُسے حُسنِ قبول اور رواج حاصل ہوتا ہے۔ ایسے کلام کو مَثَل یا حِکمت کہتے ہیں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عبارت کی صورت اظہار مطلب کے لحاظ سے نہایت نچلے طبقے تک جا پہنچتی ہے۔ یعنی ایسے گھٹیا درجے تک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اگر اور ایک درجہ اس سے کم ہو جائے تو اُدبا کے نزدیک وہ وحشی جانوروں کی آوازوں سے مشابہت پیدا کر لے۔ کلام کی ان دونوں حالتوں کے درمیان اور کئی اعلیٰ و ادنےٰ مراتب ہیں۔ جن میں عقول انسانی ایک دوسری سے بڑھتی ہیں اور علمائے فحول ایک دوسرے سے سبقت لے جاتے ہیں۔

علم ادب اور اُس کی تاریخ کے تمام مباحث انہی مراتب کی تفصیل اور اُن کے قائلین کا تفاوت بیان کرنے میں صرف ہوتے ہیں۔ ہم آگے چل کر اس موضوع پر گفتگو کریں گے۔ یہاں اتنا بتا دینا چاہتے ہیں کہ مَثَل سے مراد ایسا مقولہ ہوتا ہے جو زبان زد اور مشہور ہو اور اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جس شخص کے لیے اُسے استعمال کیا گیا ہے، اُسے اُس شخص کے حال سے تشبیہہ دی جائے۔ جس کی وجہ سے وہ مثل وجود میں آئی۔ اور حِکمَت اس پسندیدہ قول کو کہتے ہیں جو کسی صحیح اور مسلّم حکم پر مشتمل ہو اور یہ دونوں قسمیں جس طرح نثر میں پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح نظم میں بھی موجود ہیں۔ چنانچہ زمانۂ جاہلیت کی امثال نثریہ میں سے چند حسب ذیل ہیں:۔

چندامثال نثریہ

۱۔ اِنَّ الْبُغَاثَ بِاَرْضِنَا یَسْتَنْسِرُ (ہماری سرزمین میں کمزور پرندے

لہ بُغَاث ایک خاکستری رنگ کا مردار خوار پرندہ ہے جو اڑنے میں سست ہوتا ہے بعض کہتے ہیں کہ بُغَاث ہر اُس پرندے کو کہتے ہیں جو شکار نہیں کرتا۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی گِد یعنی قوی بن جاتے ہیں) یہ ضرب المثل ایسے شخص کے لیے بیان کرتے ہیں جو ضعیف تھا اور پھر قوی ہو گیا یا ذلیل تھا اور پھر با عزت بن گیا۔

۲۔ إِذَا عَزَّ أَخُوكَ فَهُنْ (جب تمہارا بھائی سختی اور درشتی سے پیش آئے تو تم نرمی اور مدارات برتو) قرابت داروں اور دوستوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ سب سے پہلے اسے هُذَیل بن هُبَیْرہ تَغْلبی نے استعمال کیا ہے۔ [بعض علما کہتے ہیں کہ اس مثل میں هُنْ بضم ہا نہیں بلکہ بکسر ہا یعنی هِنْ ہے۔ جو هَانَ، یَهِینُ سے صیغۂ امر ہے۔ یعنی نرمی کرو] مترجم

۳۔ رُبَّ رَمْیَةٍ مِنْ غَیْرِ رَامٍ (بعض دفعہ نشانے پر لگنے والا تیر ایسا شخص پھینکتا ہے جو غلط انداز ہوتا ہے (یا بالقصد نشانے پر تیر نہیں پھینک رہا ہوتا) مطلب یہ ہے کہ کبھی اناڑی کا تیر بھی ٹھیک نشانے پر بیٹھ جاتا ہے۔ [شیخ سعدی نے اسی کا ترجمہ کیا ہے ؎

گاہے باشد کہ کودک ناداں ۔ بغلط بر ہدف زند تیرے ۔مترجم]

۴۔ أَنْتَ تَئِقٌ، وَأَنَا مَئِقٌ، فَمَتَى نَتَّفِقُ (تم برائی کی طرف جلدی کرنے والے ہو اور میں جلدی رونے والا۔ تو ہمارا اتفاق کیسے ہوگا۔) ایسے دو شخصوں کے لیے استعمال کرتے ہیں جن کے اخلاق مختلف ہوں۔

۵۔ جَوِّعْ كَلْبَكَ يَتْبَعْكَ (اپنے کُتّے کو بھوکا رکھو وہ تمہارے پیچھے چلے گا)۔ کمینوں کے ساتھ سلوک کے بارے میں استعمال کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاہانِ حمیر میں سے کسی نے یہ مثل کہی تھی۔

۶۔ قَدِ اسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ (اونٹ ناقہ بن گیا) اس کا قائل طرفہ بن العبد ہے اِسے ایسے شخص کے لیے استعمال کرتے ہیں جو ضعیف الرائے اور کلام میں گڈ مڈ کرتا ہو۔

۷۔ اَلْحَدِیْثُ ذُوْ شُجُوْنٍ (بات شاخ در شاخ ہوا کرتی ہے)۔ یعنی بات سے بات پیدا ہو جایا کرتی ہے) یہ مثل اس وقت بولتے ہیں جب ایک بات سے دوسری بات یاد آ جائے۔ سب سے پہلے ضبّہ بن اُدّ بن طابخہ نے اسے استعمال کیا تھا۔ (فارسی میں کہتے ہیں، سخن از سخن مے خیزد)

۸۔ اِنَّ الْعَوَانَ لَا تُعَلَّمُ الْخِمْرَۃَ (ادھیڑ یا شوہر دیدہ عورت کو دوپٹہ اوڑھنا نہیں سکھایا جاتا) یعنی تجربہ کار کو کون سکھائے۔

۹۔ سَبَقَ السَّیْفُ الْعَذَلَ (تلوار ملامت سے سبقت لے گئی) یعنی کار از دست رفتہ کا تدارک محال ہے۔

۱۰۔ مَا یَوْمُ حَلِیْمَۃَ بِسِرٍّ (جنگ حلیمہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں) یہ عرب کا ایک مشہور معرکہ ہے۔ جس میں مُنذر بن ماء السّماء مقتول ہوا تھا۔ حلیمہ حارث بن ابو شمر کی لڑکی تھی۔ اُس نے اپنے باپ کے بھیجے ہوئے سپاہیوں کو عِطر لگایا تھا۔ اس مثل سے کسی واقعہ کی شہرت کا اظہار کیا جاتا ہے۔

۱۱۔ مَوَاعِیْدُ عُرْقُوْبٍ (عرقوب نامی شخص کے وعدے) عُرقوب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمالقہ میں سے ایک نہایت وعدہ خلاف شخص تھا۔

۱۲۔ مُکْرَہٌ اَخُوْكَ لَا بَطَلٌ (تیرا بھائی مجبور ہے بہادر نہیں) اُس شخص کے لیے استعمال کرتے ہیں، جسے کسی ناپسندیدہ امر پر اکسایا جائے اسے پہلے ابو حَنَش نے استعمال کیا تھا۔

۱۳۔ ثُكْلٌ اَرْأَمَهَا وَلَدًا (اولاد کے صدمۂ موت نے اُسے لڑکے پر مہربان بنا دیا ہے) اس مثل کا قائل بَیْهَس ہے۔ جسے لوگ اس کے حمق کے باعث نَعَامَہ کہتے تھے۔ اس کی ماں اسے چاہتی نہ تھی۔ مگر اس کے بھائیوں کے مارے جانے پر اُس سے پیار کرنے لگی، تو اُس نے یہ مثل کہی۔

۱۴۔ اَتْبِعِ الْفَرَسَ لِجَامَهَا (لگام کو بھی گھوڑی کا تابع بنا دو) یعنی گھوڑی جاتی رہی ہے تو لگام کو بھی جانے دو۔ مطلب یہ ہے کہ زیادہ حصہ کسی چیز کا جاتا رہا ہے تو باقی ماندہ تھوڑے سے حصّے کو بھی جانے دو۔ اس مثل کا قائل عَمرو بن ثَعْلَبہ کَلْبی ہے۔ ضرار بن عمر ضبی نے اس کا سارا مال لے لیا۔ تو اس نے باقی ماندہ بھی اس کے حوالے کر دیا۔

امثالِ نظمیہ — امثالِ نظمیہ میں سے بعض حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ تَمَتَّعْ مِنْ شَمِيمِ عَرَارِ نَجْدٍ ۔ فَمَا بَعْدَ الْعَشِيَّةِ مِنْ عَرَارٍ (نجد کی جنگلی نرگس کی خوشبو سے فائدہ اٹھا لو۔ کیوں کہ اس شام کے بعد پھر یہ جنگلی نرگس نہ ہو گی) اس کا قائل صِمّہ بن عبداللہ قشیری ہے۔ ایک زائل ہو جانے والی چیز سے فائدہ اُٹھانے کے لیے استعمال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔

۲۔ لَا تَقْطَعَنْ ذَنَبَ الْاَفْعٰی وَتُرْسِلَهَا ـ اِنْ كُنْتَ شَهْمًا فَاَتْبِعْ رَأْسَهَا الذَّنَبَا

(ایسا نہ کرو کہ سانپ کی دُم کاٹ کر اسے چھوڑ دو۔ اگر تم دلیر اور باہمت ہو تو اس کے سر کو بھی دُم کا تابع بناؤ۔ یعنی سر بھی کاٹ دو)
اس کا قائل ابو اُذینہ لخمی ہے۔ اسود بن مُنذر کو اُن قیدیوں کے قتل پر ابھارتا ہے۔ جنھیں وہ شاہانِ غسّان سے قید کر کے لایا تھا۔ اس مثل کو استیصالِ شر پر اکسانے کے لیے بولتے ہیں۔

۳۔ اِنِّیْ وَقَتْلِیْ سُلَیْكًا ثُمَّ اَعْقِلَهٗ ـ كَالثَّوْرِ یُضْرَبُ لَمَّا عَافَتِ الْبَقَرُ

(بلا شبہ میرا سُلَیک نامی شخص کو قتل کرنا اور پھر اس کی دیت ادا کرنا ایسا ہی ہے، جیسے گائیں پانی نہ پئیں تو بیل کو مارا جاتا ہے)۔
اس کا قائل انس بن مُدرکہ ہے۔ چھوٹے کو ڈرانے کے لیے، بڑے شخص کو سزا دینے کے موقع پر استعمال کرتے ہیں۔

۴۔ اَنْ تَرِدَ الْمَاءَ بِمَاءٍ اَوْفَقُ ـ لَا ذَنْبَ لِیْ قَدْ قُلْتُ لِلْقَوْمِ اسْتَقُوْا

(زیادہ مناسب یہ ہے کہ پانی کے چشمے پر پانی ہمراہ لیے ہوئے پہنچو۔ میرا کوئی قصور نہیں، میں نے تو لوگوں سے کہہ دیا تھا، کہ پانی لے لو۔) ایسے شخص کے حق میں استعمال کرتے ہیں جو نصیحت قبول نہ کرے۔

اگر ضرب المثل کسی مشہور واقعہ سے نقل کی جائے۔ یعنی اس کی اصل تعمیم امثا موجود ہو تو ایسی مثلیں حقیقی کہلاتی ہیں۔ جیسے وہ امثال جو اوپر بیان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئیں اور اگر انھیں کسی حیوان، نبات، یا جماد کی زبان سے بیان کیا جائے تو انھیں فرضی مثلیں کہتے ہیں۔ جیسے۔ فِي بَيْتِهٖ يُؤْتَى الْحَكَمُ[1] (منصف کے پاس اس کے مکان میں ہی آیا کرتے ہیں۔ كَيْفَ أُعَاوِدُكَ[2]

---

[1] یہ مثل عربوں نے چوپایوں کی زبان سے گھڑی ہے۔ کہتے ہیں کہ خرگوش کو کہیں سے ایک کھجور مل گئی تو لومڑی اُسے چھین کر کھا گئی۔ دونوں اپنا فیصلہ گوہ کے پاس لے گئے۔ بل پر پہنچ کر خرگوش نے پکارا۔ اے ابوالحسل (گوہ کی کنیت)! کہنے لگی، تو نے سننے والے کو پکارا ہے۔ خرگوش نے کہا ہم آپ کے پاس ایک فیصلہ لے کر آئے ہیں۔ کہنے لگی۔ تم نے ایک عادل سے فیصلہ چاہا ہے۔ خرگوش کہنے لگا۔ بل سے نکل کر ہمارے پاس تو آؤ۔ کہنے لگی۔ منصف کے پاس اس کے گھر میں ہی آیا کرتے ہیں۔ خرگوش نے کہا۔ مجھے ایک کھجور ملی تھی۔ کہنے لگی میٹھی چیز ہے۔ کھا لو۔ کہنے لگا۔ وہ لومڑی نے چھین کر کھا لی ہے۔ کہنے لگی اس نے اپنے لیے بھلائی چاہی ہے۔ خرگوش نے کہا اس پر میں نے اُسے تھپڑ مارا۔ گوہ نے کہا تو نے اپنا حق لیا۔ خرگوش کہنے لگا اس نے بھی مجھے تھپڑ رسید کیا۔ کہنے لگی ایک شریف نے اپنا بدلہ لیا۔ خرگوش نے کہا اب ہمارا فیصلہ کر دو کہنے لگی۔ میں نے تو فیصلہ کر دیا ہے (گوہ کے یہ سب اقوال بطور امثال استعمال ہوتے ہیں)!

[2] اس مثل کا قصہ عرب یوں بیان کرتے ہیں کہ دو بھائی ایک جگہ مل کر رہا کرتے تھے۔ اتفاقاً ان کے وطن میں خشک سالی نمودار ہوئی۔ پاس ہی ایک وادی تھی۔ جس کا محافظ ایک سانپ تھا۔ ایک بھائی اپنے مویشی اُس وادی میں لے گیا۔ دوسرے بھائی نے ہر چند منع کیا۔ مگر اس نے نہ مانا۔ کچھ مدت تک وہ اپنے مویشی وہاں

باقی بر صفحہ ۳۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَھٰذَا اَثَرُ فَاْسِكَ (میں تمھارے ساتھ پہلے کی طرح دوبارہ کیسے پیش آ سکتا ہوں جب کہ تمھاری کلہاڑی کا یہ نشان موجود ہے) پہلی مثل گوہ کی زبان سے بیان ہوئی ہے اور دوسری سانپ کی زبان سے۔

فرضی امثال کا وجود اُس زمانہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ جس میں ظلم وستم اور شخصی حکومت کا دَور دَورہ ہو اور رہنماؤں، اور ہادیانِ طریق پر سختی کی جائے۔ اس وقت وہ لوگ اپنے مقاصد تک پہنچنے کے لیے فرضی امثال استعمال کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ کیوں کہ اس طرح ان کی زندگی بھی محفوظ رہتی ہے اور راحتِ قلبی کا سامان

بقیہ صفحہ ۴۲: چراتا رہا۔ اس کے بعد ایک دن سانپ نے اُسے ڈس لیا۔ جس سے وہ مر گیا۔ دوسرا بھائی بدلہ لینے کے لیے وادی میں پہنچا۔ سانپ نے کہا کیا تم مجھ سے صلح کرنا چاہتے ہو؛ اگر تم ایسا کر لو تو میں تمھیں اس وادی میں رہنے دوں گا۔ اور جب تک تم زندہ ہو۔ ایک دینار ہر روز دیتا رہوں گا۔ اس پر اس شخص نے قسم کھا لی کہ جب تک تم اپنے اقرار پر قائم رہوگے۔ میں تمھیں تکلیف نہ دوں گا۔ جب وہ خوش حال ہو گیا تو ایک دن اُسے اپنا بھائی یاد آ گیا۔ فوراً کلہاڑی لے کر سانپ کے پیچھے بھاگا۔ لیکن وار خالی گیا اور کلہاڑی سانپ کے بل پر جا لگی۔ اس پر سانپ نے دینار دینا بند کر دیا۔ اس شخص نے سانپ سے کہا۔ آؤ ہم پہلی طرح صلح و صفائی سے رہنے سہنے لگیں۔ سانپ نے کہا، اب یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ حالاں کہ تمھاری کلہاڑی کا یہ نشان موجود ہے۔ یہ مثل اس شخص کے حق میں بولتے ہیں۔ جو اپنے عہد کو پورا نہیں کرتا۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی مہیا ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اِن امثال میں طریق کار کی لطافت اور خوش طبعی کا جمال بھی موجود ہوتا ہے۔ جس میں نصیحت ملفوف ہوتی ہے۔ اور یہ طریق کار نفس انسانی میں زیادہ مؤثر ہوتا ہے اور قبولِ نصیحت کی طرف زیادہ راغب کرتا ہے۔

امثال کا اثر

کہاوتیں اور امثال ایک طرح کا آئینہ ہوتی ہیں جو گزشتہ اقوام کی تصاویر پیش نظر لے آتی ہیں اور ان کے اخلاق و عادات گزشتہ کا صحیح نقشہ پیش کر دیتی ہیں۔ انھیں کے ذریعہ قوموں کی ترقی و تنزل کا وزن کیا جاتا ہے اور ان کی خوش بختی اور بدبختی اور آداب و لغت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اہلِ عرب نے کہاوتوں اور امثال کو کثرت کے ساتھ استعمال کیا ہے اور ایسا کوئی دروازہ نہیں چھوڑا۔ جس میں داخل نہیں ہوئے، اور کوئی راستہ نہیں چھوڑا، جس پر نہیں چلے۔ علماء نے اس بارے میں مستقل تصانیف کی ہیں۔ ہمارے علم کے مطابق سب سے قدیم امثال لقمان[1] حکیم کی امثال ہیں۔

نثر میں چند حکمیہ باتیں حسب ذیل ہیں:-

---

[1] لُقمان بن عاد حکمائے عرب میں سے تھے۔ منجملہ اُن کی امثال کے چند یہ ہیں (۱) تمھارے بہت سے بھائی ایسے ہیں جنھیں تمھاری ماں نے نہیں جنا (۲) خاموشی حکمت ہے۔ مگر اس پر کاربند رہنے والے تھوڑے ہیں (۳) اپنے گھر میں ہر شخص امیر اور حاکم ہوتا ہے (۴) ہر شخص اپنے حال کو خوب جانتا ہے (۵) آخری علاج داغ دینا ہے۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ مَصَارِعُ الرِّجَالِ تَحْتَ بُرُوْقِ الطَّمَعِ (لوگ طمع کی بجلیوں کے نیچے پچھڑتے ہیں) یعنی طمع میں انسان کی موت ہوتی ہے۔

۲۔ مَنْ سَلَكَ الْجَدَدَ اَمِنَ الْعِثَارَ (جو سخت اور ہموار زمین پر چلتا ہے۔ وہ لغزش سے محفوظ رہتا ہے)

۳۔ خَيْرُ الْمَوْتِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ (تلواروں کے سایہ میں مرنا بہترین موت ہے)

۴۔ كَلْمُ اللِّسَانِ اَنْكٰى مِنْ كَلْمِ السِّنَانِ (زبان کا زخم نیزے کے زخم سے زیادہ اَلَم رساں ہوتا ہے)

۵۔ اَلْعِتَابُ قَبْلَ الْعِقَابِ (عتاب اور فہمائش سزا سے پہلے ہوتی ہے)

۶۔ خَيْرُ الْغِنٰى اَلْقَنَاعَةُ (قناعت بہترین دولت مندی ہے)

۷۔ قَطِيْعَةُ الرَّحِمِ تُوْرِثُ الْهَمَّ (قطع رحمی رنج و اندوہ پیدا کرتی ہے)

۸۔ رِضَى النَّاسِ غَايَةٌ لَا تُدْرَكُ (لوگوں کی رضامندی ایک ایسی حد ہے، جہاں تک پہنچا نہیں جا سکتا)

۹۔ اَوَّلُ الْحَزْمِ الْمَشُوْرَةُ (ہوشیاری اور دانائی کا آغاز مشورہ سے ہے)

۱۰۔ رُبَّ عَجَلَةٍ تَهَبُ رَيْثًا (بہت سی جلد بازیاں (کام میں) دیر اور دقعہ پیدا کر دیتی ہیں)

۱۱۔ اَنْجَزَ حُرٌّ مَا وَعَدَ (شریف جو وعدہ کرتا ہے اُسے پورا کرتا ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ اُتْرُكِ الشَّرَّ يَتْرُكْكَ (تم برائی کو چھوڑ دو وہ تمھیں چھوڑ دے گی)

۱۳۔ مَنْ عَزَّ بَزَّ (جو غالب اور طاقتور ہوتا ہے وہ چھین لیتا ہے) یعنی جس کی لاٹھی اُس کی بھینس۔

۱۴۔ بَعْضُ الشَّرِّ اَهْوَنُ مِنْ بَعْضٍ (بعض برائیاں بعض سے آسان تر ہوتی ہیں)

۱۵۔ اِنَّ اَخَاكَ مَنْ وَاسَاكَ (تمھارا بھائی وہ ہے جو تمھاری مدد کرے)

۱۶۔ يَكْفِيكَ مِنْ شَرٍّ سَمَاعُهُ (برائی کا سننا ہی تیرے لیے کفایت کرتا ہے)

حِکَمِ نظمیہ میں سے چند حسب ذیل ہیں۔

۱۔ قَدْ قِيلَ مَا قِيلَ اِنْ صِدْقًا وَاِنْ كَذِبًا ۔ فَمَا اعْتِذَارُكَ مِنْ قَوْلٍ اِذَا قِيلَا۔

(جو کچھ کہا گیا وہ تو کہا گیا خواہ سچ تھا یا جھوٹ ۔ لیکن جب کوئی بات کہہ دوگے تو کہنے کا عذر کیا پیش کروگے)

۲۔ وَاكْذِبِ النَّفْسَ اِذَا حَدَّثْتَهَا ۔ اِنَّ صِدْقَ النَّفْسِ يُزْرِي بِالْاَمَلْ

(جب تو اپنے نفس سے کوئی بات کہے تو اُس سے جھوٹ بول۔ کیوں کہ اپنے نفس سے سچّی بات کہنا امید کو عیب لگاتا ہے) مطلب یہ ہے کہ اپنے نفس سے یہ نہ کہو کہ تم کامیاب نہیں ہوگے۔ ورنہ تمھیں لے بیٹھے گا۔

۳۔ اِذَا الْمَرْءُ لَمْ يَدْنَسْ مِنَ اللُّؤْمِ عِرْضُهُ ۔ فَكُلُّ رِدَاءٍ يَرْتَدِيهِ جَمِيلُ

(جب انسان کی آبرو بخل سے میلی نہ ہو۔ تو وہ جونسا کپڑا پہن لے گا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوب صورت معلوم ہوگا)

۴۔ إِذَا الْمَرْءُ لَمْ يَخْزُنْ عَلَيْهِ لِسَانَهُ۔ فَلَيْسَ عَلَى شَيْءٍ سِوَاهُ بِخَزَّانِ

(جب انسان اپنی زبان کو قابو میں نہیں رکھ سکتا۔ تو وہ اُس کے سوا دوسری چیزوں پر کیسے قابو پا سکتا ہے)

۵۔ وَلَسْتَ بِمُسْتَبْقٍ أَخًا لَا تَلُمُّهُ۔ عَلَى شَعَثٍ أَيُّ الرِّجَالِ الْمُهَذَّبُ

(جب تم اپنے بھائی کی لغزشوں کی اصلاح نہ کروگے تو اپنے کسی دوست کو بھی باقی نہیں رہنے دوگے۔ عیوب سے خالی کون شخص ہے)

۶۔ وَمَنْ لَمْ يَذُدْ عَنْ حَوْضِهِ بِسِلَاحِهِ۔ يُهَدَّمْ وَمَنْ لَا يَظْلِمِ النَّاسَ يُظْلَمِ

(جو شخص اسلحہ کے ذریعے اونٹوں کو اپنے حوض سے نہیں ہٹاتا یعنی اپنے حوض کی حفاظت نہیں کرتا تو وہ حوض مسمار کر دیا جاتا ہے۔ اور جو شخص لوگوں پر ظلم نہیں کرتا تو لوگ اس پر ظلم کرتے ہیں)۔

دوسری زبانوں کی طرح عربی زبان بولنے والوں کی عقلی، معاشی، دینی، اور سیاسی زندگی کی تبدیلی سے عربی زبان کے ہر مرتبے کے حالات بھی (خواہ وہ اعلیٰ تھا یا ادنیٰ یا متوسّط) تبدیل ہوتے رہے ہیں، اور یہ حالات اغراض لغت، اس کے معانی، اور عبارات میں واضح طور پر دکھائی دیتے ہیں۔ قدیم تمدّن جاہلیت کے کمزور ہو جانے کے بعد جاہلیت کے آخری زمانے سے عربوں کی جو زبان روایۃً ہم تک پہنچی ہے۔ اُس میں ان حالات کی طرف بہ طریق ذیل اشارہ ممکن ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمانۂ جاہلیّت میں اغراضِ لُغت

۱۔ اس وقت زبان بدوی زندگی کے اغراض و مقاصد بیان کرنے میں برتی جاتی اور اس میں فطری زندگی میں کام آنے والی اور مفید اشیاءٔ کا ذکر ہوتا تھا۔ مثلاً کسی جگہ فروکش ہونے اور پھر وہاں سے کوچ کرنے کا ذکر کرتے۔ کبھی حیوانات سے بچہ کشی کا تذکرہ ہوتا اور بعض دفعہ گھاس پھوس کے اُگنے اور بارشوں کے برسنے کا ذکر آ جاتا۔

۲۔ وہ زبان باہمی لڑائی جھگڑوں اور بغض و عداوت پر ابھارنے میں کام آتی۔ انتقام اور بدلہ لینے کے لئے اکسانے یا اپنی فتح وظفر پر اترانے اور اصل و نسب کی بزرگی پر فخر کرنے میں برتی جاتی۔

۳۔ اس میں جاہلی اپنے گرد و پیش کے مشاہدات کی تشریح و تفصیل بیان کرتے۔ جنگی معرکوں اور قصص و حکایات کا تذکرہ ہوتا۔ اسی طرح دوسرے امور کا بھی ذکر کرتے تھے جو اُن کی بود و باش سے تعلق رکھتے اور ان کی طبیعتوں کے مناسب ہوتے۔

زمانۂ جاہلیّت میں معانیٔ لُغت

معانیٔ لُغت کے حالات اجمالی طور پر امور ذیل میں منحصر تھے:۔

۱۔ مفرد الفاظ کے معانی صرف اُن امور میں محدود تھے، جن کا تقاضا اُن کی صحرائی زندگی اور سادہ فطرت کرتی جو اہلِ حضر کے تکلفات اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دل فریبیوں سے خالی تھی۔

۲۔ ان کا تعقّل جو عموماً حس اور مشاہدہ سے حاصل ہوتا۔ یا طبیعت، تجربہ، اور اندرونی احساس سے اخذ کیا جاتا مبالغہ اور اغراق[1] سے بالکل خالی ہوتا تھا۔

۳۔ اُن کا تخیّل جو محسوسات کی صورتوں سے ماخوذ ہوتا امکان عقلی و عادی کے دائرے سے شاذ و نادر ہی باہر نکلتا تھا۔

زمانۂ جاہلیّت میں عبارت لُغت

زمانۂ جاہلیّت میں حالاتِ عبارت کا خلاصہ امور ذیل میں ہو سکتا ہے:۔

۱۔ الفاظ کو عموماً ان کے وضعی معنوں میں استعمال کرتے تھے اور یا ایسے معنوں میں جو کثرتِ استعمال اور مالوف ہونے کے باعث حقیقتِ جدیدہ بن گئے تھے۔یہی وجہ ہے کہ عربی کے اشعار قدیم پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ موجودہ زمانے کے مقابل اُس وقت مجاز کا استعمال بہت کم تھا۔ اور اگر استعمال ہوتا بھی تو اصلی معنے کے ساتھ ربط و تعلق کی شدّت کے باعث حقیقت کے زیادہ قریب ہوتا۔ بلکہ بعض مجاز تو درجۂ حقیقت تک پہنچے ہوئے تھے۔

---

[1] جو مبالغہ عقل کے اعتبار سے تو ممکن ہو اور عادت کے اعتبار سے محال اُسے اِغْرَاق کہتے ہیں۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مترادف ۲۔ اس عہد میں مترادفات کی کثرت تھی۔ یعنی ایک معنی کو ادا کرنے کے لیے کئی کئی الفاظ موضوع تھے۔ لیکن حق بات یہ ہے کہ مترادفات میں اکثر الفاظ ایسے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کے مخصوص معنی ہیں، جنھیں دوسرا لفظ بمشکل ادا کر سکتا ہے۔ اگرچہ موجودہ وقت میں ان میں سے بعض خصائص کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ [مثلاً حَثّ اور "حَضّ" دونوں کو مترادف خیال کیا جاتا ہے۔ مگر حَثّ چلنے اور ہانکنے سے متعلق ہے۔ اور "حَضّ" چلنے اور ہانکنے سے تعلق نہیں رکھتا (بلکہ عام ہے)۔ یا مثلاً جُلوس اور قُعود کو مترادف سمجھتے ہیں۔ مگر جلوس کے معنے ہیں، لیٹے ہوئے کا اُٹھ کر بیٹھ جانا اور قُعُود کے معنے ہیں کھڑا ہونے والے کا بیٹھ جانا] علاوہ ازیں یہ بھی پیش نظر رکھنا چاہیے کہ بعض مترادفات ان قبائل کی فصیح عَرَبی زبان کے اختلاف سے پیدا ہو گئے ہیں۔ جن کی زبان کو جمع کرکے وہ عربی زبان بنی ہے جو روایۃً ہم تک پہنچی اور کتب لُغت میں محفوظ ہے۔

۳۔ اس وقت عجمی (غیر عَرَبی) یعنی معرّب الفاظ کا وجود نہایت قلیل تھا۔ علاوہ ازیں یہ بھی ملحوظ رکھنا چاہیے کہ اس وقت تک یہ امر قطعی دلیل سے ثابت نہیں ہو سکا کہ تمام وہ الفاظ جو لغت عرب و عجم میں مشترک ہیں۔ انھیں عربوں نے دوسروں سے لیا ہے۔ یا دوسروں نے عربوں سے نقل کیا ہے۔ تاکہ یہ فیصلہ کیا جا سکے کہ وہ عجمی ہیں یا عَرَبی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ وہ لوگ اسالیب کو بلا تکلف اقتضائے بلاغت کے مطابق استعمال کرتے تھے۔ علم[1] بدایع کی صناعات کا استلزام نہ تھا۔ اور جناس[2]، طباق[3]، اور توریہ[4] کا بہ تکلف استعمال نہ ہوتا تھا۔ ان کے کلام میں قلیل طور پر جو بعض محسنات استعمال ہوئے ہیں۔ وہ بلا قصد اور بلا تکلف آ گئے ہیں۔ البتہ کاہنوں کا مسجّع کلام اس سے مستثنیٰ ہے۔ کیوں کہ اس میں آورد کو دخل ہوتا تھا۔

۵۔ اس زمانے کا کلام لحن یعنی اعرابی غلطی سے بالکل مبرا ہوتا تھا۔ کیوں کہ ایک خالص عربی نژاد اپنی زبان میں لحن کو کبھی بھی داخل نہیں ہونے دیتا تھا (فطری ملکہ انھیں اس عیب سے محفوظ رکھتا)

۶۔ اُن کے کلام میں ایجاز و اختصار بھی شائع تھا۔ چنانچہ یہ امر اُن کی نظم و نثر میں واضح طور پر نظر آتا ہے۔

---

[1] علم بدیع علوم بلاغت میں سے ایک علم ہے۔ جس سے کلام کی ظاہری آرائش و زیبائش کے طریقے معلوم ہوتے ہیں۔۱۲ مترجم [2] دو لفظوں کا حروف اور حرکات و سکنات میں یکساں اور معنی میں مختلف ہونا۔۱۲ مترجم [3] کلام میں دو ایسے لفظ جمع کرنا۔ جن کے معانی باہم مخالف ہوں۔۔ ۱۲ مترجم [4] (توریہ کو ایہام بھی کہتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ کلام میں ایسا لفظ استعمال کریں۔ جس کے دو معنی ہوں ایک قریب یعنی مشہور اور کثیر الاستعمال اور دوسرے بعید یعنی غیر مشہور اور قلیل الاستعمال اور کسی قرینے کے پیش نظر معنیٔ بعید مراد ہوں۔ ۔ (مترجم) عمرو بن کلثوم کے معلقہ کا ایک شعر ہے (مُشَعْشَعَةً كَأَنَّ الْحُصَّ فِيهَا۔ إِذَا مَا الْمَاءُ خَالَطَهَا سَخِينَا)۔ (یعنی ہیں ایسی شراب پلاؤ کہ جب اس میں گرم پانی کی

باقی بر صفحہ ۴۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلامِ عرب کی تقسیم

عَرَبی زبان دو حصّوں میں منقسم ہے۔ ایک حصّے کو نَثر کہتے ہیں، اور دوسرے کو نَظم۔

نَظم نام ہے اُس کلام کا جو موزوں و مقفّےٰ ہو اور نَثر وہ کلام ہے جو وَزن اور قافیہ کی قید سے آزاد ہو۔

نَثر

مُحادَثہ، خِطابَہ، کِتابَہ

م نثر کلام کو در اصل نثر ہی ہونا چاہیے۔کیوں کہ یہ دلی مقاصد کو بہت واضح طریق اور کم از کم کلفت سے ظاہر کر سکتی ہے۔پھر نثر یا تو ایسی بات چیت ہے جو معاشی امور کی اصلاح اور مختلف اقسام کی مصلحتوں اور منفعتوں کو حاصل کرنے کے لیے لوگوں میں ہوا کرتی

بقیہ۴۲ آمیزش ہو تو یوں نظر آئے کہ اس میں زعفران ملا دیا گیا ہے) بعض کا خیال ہے کہ لفظ سَخِیْنًا میں توریہ موجود ہے۔کیوں کہ یا توریہ سُخُونَة سے صیغۂ صفت ہے۔ جس کے معنی ہیں گرم اور لفظ مَاء سے حال واقع ہوا ہے اور یا سَخَاوَة سے ماضی کا صیغۂ جمع متکلم ہے۔کیوں کہ یہ مصدر بطور رَضِیَ یَرْضٰی بھی استعمال ہوتا ہے۔اس صورت میں اس کے معنے ہیں ہم سخاوت کرتے ہیں۔مگر توریہ کے متعلق ان کا یہ دعویٰ محض قول تخمینی اور ظن بلا دلیل ہے ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اسے مُحَادَثَہ یا لُغَتِ تخاطُب کہتے ہیں اور یا وہ کسی مشہور فصیح و بلیغ کا خطاب یعنی لکچر ہوتی ہے۔ جس سے وہ ایک جماعت کو کسی مہتم بالشان امر کے متعلق خطاب کرتا ہے۔ اسے خِطَابَہ کہتے ہیں اور یا وہ ایسا کلام نفسی ہوتی ہے جو حروف و نقوش کے ذریعہ سے ادا کیا جاتا ہے یا تو عدم تلفظ کے ارادے سے اور یا اس خیال سے کہ بعد میں آنے والوں کے لیے محفوظ رہے اور یا اس لیے کہ مخاطبین میں بُعد مسافت موجود ہے۔ اسے کِتَابَہ (تحریر) کہتے ہیں۔ پس نثر کی تین قسمیں ہیں: مُحَادثَہ، خِطَابَۃ، اور کِتَابَۃ۔

پھر یہ تینوں اگر ایسا کلام ہیں۔ جس کی عبارات کے آخر میں قافیہ کا التزام نہیں تو یہ نثر مُرسَل ہے اور اگر وہ ایسے قطعات ہیں کہ اُن کے دو یا زیادہ فقروں میں ایک ہی قافیہ کو لازم کر لیا گیا ہے۔ تو اُسے سَجع کہتے ہیں جو در اصل ایک لفظی آرائش و زیبائش ہے بشرطیکہ بلا قصد آ جائے اور بہ تکلف اس کا التزام نہ کیا جائے۔

سجع چونکہ کانوں کو بھلا معلوم ہوتا اور طبائع میں خاص اثر کرتا ہے۔ اس لیے اس کا استعمال عموماً یا تو خطابت اور امثال و حکم میں ہوتا ہے اور یا مفاخرت و منافرت کے وقت، اور یا کاہنوں کی دروغ آمیز باتوں اور اس قسم کی دوسری تحریروں میں۔

نثرِ جاہلی کی خصوصیات

زمانۂ جاہلیت کی نثر کی خصوصیات حسب ذیل ہیں:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ وہ لوگ الفاظ کے انتخاب میں اس امر کا اہتمام کم کرتے کہ وہ وزن ، نغمے اور آواز میں بھی ہم آہنگ اور متناسب ہوں۔ بلکہ ادائے معنے میں ایسے الفاظ لانے کا قصد کرتے جو معنی کے ساتھ ایسی مطابقت و موافقت رکھتے جیسی ہونی چاہیے۔

۲۔ وہ ہم معنے جملوں اور عبارات کو استعمال کرنے کے عادی نہیں جس طرح جاحظ اور دیگر مولدین کا شیوہ ہے۔

۳۔ وہ اس امر کے شیفتہ و گرویدہ نہیں کہ بہ تکلف عبارت آرائی کریں اور خاص اسلوب بیان اور سجع گوئی اختیار کریں۔ البتہ کسی کاہن یا قیافہ شناس کے کلام میں ایسا ہوا کرتا تھا۔

۴۔ اس زمانے میں جملے عموماً چھوٹے چھوٹے یا متوسط درجے کے ہوتے اور امثال و حکم اور وصایا میں اس امر کا عموماً التزام کرتے۔

۵۔ انہیں معنے میں خلل ڈالے بغیر کلام میں ایجاز و اختصار استعمال کرنے کی رغبت تھی۔

۶۔ وہ سہل الحصول اور قریب الماخذ کنائے استعمال کرتے تاکہ مکروہ و ناپسندیدہ امر کی تصریح سے بچ جائیں۔ یا یہ غرض ہوتی کہ جس سے متعلق کنایہ استعمال کر رہے ہیں۔ اس کی خاص صفات کا ذکر کرکے نفس کو اس کی صورت کے استحضار کے لیے حرکت میں لائیں۔

۷۔ معانیٔ بعیدہ کو اخذ کرنے کے لیے زیادہ تگ و دو نہ کیا کرتے اور مشکل افکار کی تلاش میں جن کی تحصیل میں کدو کاوش یا درس علم کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضرورت ہوتی بہت گھرے نہ جاتے۔

نثرِ مُرسَل کی امثلہ میں سے ذیل کی گفتگو بھی ہے جو ابو جُبَیل قَیس بن خُفا بُرجمی نے حاتم سے ان دیتوں کے متعلق کی جن کا ادا کرنا اُس نے اپنے ذمّے لیا تھا۔

إِنِّيْ حَمَلْتُ دِمَاءً عَوَّلْتُ فِيْهَا عَلٰى مَالِيْ وَآمَالِيْ، فَأَمَّا مَالِيْ فَقَدَّمْتُهُ وَكُنْتَ أَكْبَرَ آمَالِيْ، فَإِنْ تَحَمَّلْتَهَا فَكَمْ مِنْ حَقٍّ قَضَيْتَ، وَهَمٍّ كَفَيْتَ، وَإِنْ حَالَ دُوْنَ ذٰلِكَ حَائِلٌ، لَمْ أَذْمُمْ يَوْمَكَ، وَلَمْ أَيْئَسْ مِنْ غَدِكَ	میں نے جو ان خونبہاؤں کو ادا کرنے کا ذمّہ لیا ہے۔ تو اس معاملے میں اپنے مال اور امیدوں پر بھروسہ کیا ہے۔ اپنا مال تو اُسی وقت پیش کر دیا ہے اور میری سب سے بڑی امید تم ہو۔ اگر تم نے ان دیتوں کو اُٹھا لیا تو اس سے پہلے بھی تم نے کئی

حقوق پورے کیے ہیں۔ اور کئی تفکّرات سے نجات دلائی ہے اور اگر اس امید کے پورا ہونے میں کوئی امر حائل ہو گیا تو میں تمہارے آج کے دن کی مذمت نہیں کرتا اور نہ تمہارے کل سے نا امید ہوں (مطلب یہ ہے کہ اگر تم اس وقت ان دیتوں کو ادا نہیں کر سکتے تو کچھ عرصے کے بعد ادا کر دو گے)

نثرِ مسجع کی مثالیں

کاہنوں کی مسجّع عبارتوں میں سے سطیح بن[1] مازن کا مندرجہ ذیل قول بھی ہے۔ جو اُس نے شاہانِ یمن میں سے ایک بادشاہ ربیعہ بن نصر لخمی کے خواب کی تعبیر میں کہا تھا۔

---

[1] اس کا نام ربیعہ ہے۔ نوشیرواں کے عہد میں آنحضرت صلعم کی ولادت کے بعد فوت ہوا۔۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَحْلِفُ بِمَا بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ مِنْ حَنَش، لَيَهْبِطَنَّ أَرْضَكُمُ الْحَبَشُ، وَلَيَمْلِكُنَّ مَا بَيْنَ أَبْيَنَ[1] إِلَى جُرَشٍ[2]۔

میں ان تمام سانپوں کی قسم کھاتا ہوں، جو حرّتین کے درمیان رہتے ہیں کہ حبشی تمھاری اس سرزمین پر ضرور نازل ہوں گے اور وہ اَبْیَن سے جُرَش تک کے علاقے پر ضرور قابض ہو جائیں گے۔

اسی خواب کی تعبیر میں شِق[3] انمار نامی کاہن نے یوں سجع آرائی کی تھی۔

أَحْلِفُ بِمَا بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ مِنْ إِنْسَانٍ، لَيَنْزِلَنَّ أَرْضَكُمُ السُّودَانُ، وَلَيَغْلِبُنَّ عَلَى كُلِّ طَفْلَةِ الْبَنَانِ، وَلَيَمْلِكُنَّ إِلَى مَا بَيْنَ أَبْيَنَ وَنَجْرَانَ،

میں اُن انسانوں کی قسم کھا کر کہتا ہوں، جو حرّتین کے درمیان آباد ہیں کہ تمھاری سرزمین میں حبشی ضرور اُتریں گے اور ہر نرم پورے والی پر ضرور غالب آجائیں گے (یعنی عورتوں کو گرفتار کر لیں گے)، اور وہ اَبْیَن اور نَجْران[4] کے درمیانی علاقے پر ضرور قابض ہو جائیں گے۔

کہانت کے علاوہ دوسری مسجع عبارت کی مثال لَبِید کا قول ذیل ہے جو اس نے تَرِبَہ نامی پودے سے متعلق کہا ہے۔

هٰذِهِ التَّرِبَةُ الَّتِي لَا تُذْكِي نَارًا، وَلَا تُؤْهِلُ دَارًا، وَلَا تَسُرُّ جَارًا، عُودُهَا ضَئِيلٌ، وَفَرْعُهَا كَلِيلٌ،

یہ تَرِبہ وہ پودا ہے جو نہ تو آگ جلانے کے کام آتا ہے اور نہ کسی گھر کی نان خورش بنتا ہے۔ اور نہ پڑوسی کو خوش کرتا ہے۔ اس کی

---

[1] ایک ضلع جس کا مشہور شہر عدن ہے۔ ۱۲ [2] ملک یمن میں مکہ کی جانب ایک ضلع ہے۔ ۱۲ [3] ایک کاہن کا نام جو کسریٰ نوشیروان کے زمانے میں تھا۔ ۱۲ [4] یمن کی شمالی جانب ایک ضلع ہے۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَ خَيْرُهَا قَلِيْلٌ، بَلَدُهَا شَاسِعٌ، وَنَبْتُهَا خَاشِعٌ، وَآكِلُهَا جَائِعٌ، وَالْمُقِيْمُ عَلَيْهَا ضَائِعٌ، أَقْصَرُ الْبُقُوْلِ فَرْعًا، وَأَخْبَثُهَا مَرْعًى، وَ أَشَدُّهَا قَلْعًا، فَتَعْسًا لَهَا وَ جَدْعًا۔

لکڑی کمزور ہوتی ہے اور اس کی شاخیں نرم ہیں۔ اس کا فائدہ کم ہے۔ اس کا وطن یعنی اُگنے کی جگہ دور ہے اور اس کا پودا زمین سے اونچا نہیں ہوتا۔ اس کو کھانے والا بھوکا رہتا ہے اور اس پر مداومت کرنے والا ضائع ہو جاتا ہے۔ اس کی شاخیں تمام سبزیوں سے چھوٹی ہوتی ہیں۔ چرنے کے لحاظ سے بہت بُرا ہے اور اکھاڑنے کے لحاظ سے بہت سخت ہے۔ خدا کرے اس کا ستیا ناس ہو جائے اور اس سے خیرو برکت جاتی رہے۔

مُحادثہ یا لغتِ تخاطُب

زمانۂ جاہلیت میں جب کہ مختلف قبائل کی زبانیں مل کر ایک زبان[۱] بن گئی تھیں تو تخاطب اور بات چیت میں وہی با اعراب عربی زبان استعمال ہوتی تھی جو اشعار و خطب اور کتابت میں مستعمل تھی اور ان میں بلاغت کے لحاظ سے صرف اتنا ہی فرق ہوتا تھا۔ جتنے فرق کا تقاضا خطابۃ، شعر، اور کتابۃ کے موضوع کی خوبی اور عبارت کی عمدگی کیا کرتی تھی۔

اُن کا جو کلام ہم تک پہنچا ہے۔ اس کا اکثر و بیشتر حصّہ نہایت شریف معانی اور فصیح الفاظ پر مشتمل ہے۔ موجودہ زمانے کے بعض

---

[۱] ایک زبان بن جانے سے مراد عرب بائدہ، قحطانیہ اور عدنانیہ کی زبانوں کا باہم مل کر ایک ہو جانا ہے۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باحثین کا جو یہ خیال ہے کہ اس وقت یہ زبان مطلقاً با اعراب نہ تھی۔ یا خواص تو با اعراب زبان استعمال کرتے تھے۔ مگر عوام میں با اعراب مستعمل نہ تھی۔ یا یہ دعویٰ کہ محادثہ و تخاطب کی زبان با اعراب نہ تھی، البتہ اشعار، خطابۃ اور کتابت میں با اعراب زبان استعمال ہوتی تھی، یا یہ کہنا کہ اطراف و اکنافِ جزیرہ کی زبان با اعراب نہ تھی۔ کیوں کہ ان لوگوں کا ربط و تعلق عجمیوں کے ساتھ تھا۔ مگر عرب کے وسطی علاقے کی زبان با اعراب تھی۔ تو اس قسم کے تمام دعاوی محض ظن و گمان ہیں۔ جن پر کوئی دلیل قائم نہیں ہو سکی۔ اور اس قسم کے خیالات پیدا ہونے کی وجہ یہ ہے کہ راویان لغت اور علماء کے کلام میں غور و تدبر نہیں کیا گیا۔

خطابت

خطابت بھی ایک قسم کا تکلم ہے اور جب اس کے اسباب پیدا ہو جائیں اور آلات موجود ہوں اور کتابت کام نہ دے سکے یا اس کے استعمال میں دشواری اور دِقّت پیش آئے تو اس صورت میں خطابت لوگوں کو قائل کرنے کا ایک ذریعہ اور اثر پیدا کرنے کا طریقہ ہے۔

کیوں کہ اس میں متکلّم بذاتہ حاضر ہو کر اپنی رائے سے مدافعت کرتا ہے، اور وہ تمام باتیں کہہ ڈالتا ہے جو اس کی رائے کی تائید کرتی ہیں۔

بادیہ نشین قبائل جو عموماً اُمّی ہوتے ہیں اور کسی قاعدے اور قانون کے پابند نہیں ہوتے اور نہ کسی منظّم حکومت کا اُن پر ضبط ہوتا ہے، اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ وہ ایک بادشاہ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوتے ہیں۔ جس طرح زمانۂ جاہلیت میں عرب کی حالت تھی تو ایسی قوموں کے لیے خطابت ضروری ہوا کرتی ہے اور اس کا ملکہ ان میں فطری ہوتا ہے۔

زمانۂ جاہلیت میں خطابت کے طبعی اسباب حسب ذیل تھے :۔

۱۔ اہلِ عرب چونکہ عموماً ناخواندہ تھے۔ اس لیے مجبور تھے کہ آلۂ کتابت یعنی قلم کے عوض زبان سے کام لیں جو آلۂ گفتار ہے۔

۲۔ وہ لوگ چونکہ زمامِ فصاحت کے مالک تھے اور سلطانِ بلاغت کے مطیع اس لیے خاص و عام کی یہ عادت تھی کہ جب کوئی اہم معاملہ آگساتا یا کوئی حادثہ پیش آ جاتا تو اپنے امراء اور سرکردہ لوگوں اور بہادروں کی دعوت پر لبیک کہتے تھے۔ کیوں کہ داعی اور مدعو کے درمیان نسلی اور لسانی وحدت کا رشتہ قائم تھا اور باہمی افہام و تفہیم اور تقریر و بیان کے اسباب و ذرائع عام تھے۔

۳۔ چونکہ وہ لوگ مستقل قبیلوں، چھوٹے چھوٹے خاندانوں اور جنگجو گروہوں میں بٹے ہوئے تھے۔ اس لیے ان کی ہر جماعت اور گروہ کے لیے یہ بالکل آسان تھا کہ ایک مقام پر جمع ہو کر اپنے خطیب کے کلام کو سن لیں۔

۴۔ ان لوگوں میں میل ملاپ کے منظم ذرائع موجود نہ تھے۔ مثلاً ڈاک کا انتظام نہ تھا جو لاتعداد مکاتیب و رسائل اور خطوط طویل الذیل کو اٹھا لاتی ہے۔ تار کا وجود بھی نہ تھا جو ضروری اخبار کو لحظہ بلحظہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہنچاتی ہے۔ اخبار بھی نہ تھے جو حوادثِ عامہ کو نشر کرتے رہتے ہیں۔ اس لیے انھیں ایسے پیغام رساں کی اشد ضرورت تھی جو ممتاز اور نامور ہو، فصیح اللسان ہو اور قوی دلائل پیش کر سکتا ہو۔

۵۔ نہایت ہی معمولی اسباب کے باعث لوٹ مار مچاتے جس سے اپنے نفس، آبرو اور مال و متاع کی مدافعت و حفاظت کا جذبہ پیدا ہوتا بلکہ اکثر انتقام تک نوبت پہنچتی۔ کیوں کہ ان میں سے اکثر صناعت زراعت اور تجارت وغیرہ اشغال کے بکھیڑوں سے پاک تھے اور اپنے اعضا و جوارح اور دل کو ایسی باتوں میں مصروف نہ رکھتے تھے اور ایسے معاملات میں خطابت کو پورا پورا دخل ہے اور اعلےٰ درجے کا اثر ہے۔

اغراضِ خطابت اور وہ مقامات جن میں خطبہ دیا جاتا۔ حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ کبھی خطبہ میں لڑائی پر ابھارتے اور بدلہ لینے پر اُکساتے۔ یا دشمن کی حالت کی کمزوری کا اظہار کرتے یا اس کی غفلت سے آگاہ کرتے۔ یا دشمن سے مڈ بھیڑ کے لیے تیار کرتے۔

۲۔ لڑائی چھڑ جانے کے وقت طرفین میں سے ہر ایک قبائل کے باہمی تعلقات کی اصلاح پر خطبہ دینا اور فریقین کے سردار مصائبِ جنگ کی ہولناکیوں کا ذکر کرتے اس کی تکالیف کو گنتے اور اس سے نفرت دلاتے اور اس بات کا تذکرہ کرتے کہ جنگ میں کبھی خونبہا برداشت کرنا ہے اور کبھی قیدیوں کا فدیہ ادا کرنا ہوتا ہے۔ اور اسی قسم کے اور امور بھی بیان کرتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔کبھی خطبہ میں باہمی فخر و مباہات اور نسبی برتری کا اظہار کرتے یا اپنی پارٹی کی قوت اور خاندانی وجاہت کا ذکر ہوتا ۔ اپنی خصال و عادات کے شرف اور اپنے کارناموں کی عظمت کو بیان کرتے ۔ تاکہ ان کی شکست کا طمع رکھنے والوں کو ڈرایا اور دشمنوں کو مرعوب کیا جائے ۔

۴۔بعض دفعہ خطبہ کو اپنے اغراض و مقاصد کی توضیح میں استعمال کرتے اور کبھی یہ غرض ہوتی کہ بذریعہ سفارت امراء و قبائل کے مابین اتحاد اور میل ملاپ میں ترقی ہو یا اپنے اور شاہانِ قرب و جوار کے درمیان سفارت قائم کرنے سے راستوں میں امن قائم ہو یا سرحدی درّہ کی حفاظت ہو ، یا ان سے تجارت کی اجازت اور دشمنوں کے بر خلاف مدد طلب کی جائے یا تہنیت و تعزیت کی رسم ادا کرنے کا کام لیا جائے ۔

۵۔ معاملہ نکاح کرنے کے لیے بھی خطبہ کی ضرورت ہوتی تھی ۔جس میں لڑکے کی خاندانی شرافت اور فضائل کا ذکر کرکے لڑکی والوں کو نکاح کی ترغیب دلائی جاتی اور مہر کی مقدار اور ضروری امور کا بیان ہوتا ۔

۶۔ بعض خطبوں میں مرغوب و پسندیدہ کاموں کو عمل میں لانے اور قابل ستائش امور کو فراہم کرنے اور کاموں کے انجام کو سوچنے اور حوادث میں غور و فکر کرنے کی دعوت دیا کرتے تھے ۔ اس قسم کے خطبے یا تو حکماء اور کاہن عوام کو دیا کرتے یا والدین اپنے بیٹوں کو بالخصوص قرب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موت کے وقت۔

بوں کی روایت
بلم ہونے کا باعث

شعرائے متقدمین کے حالات اور ان کے کچھ نہ کچھ اشعار تو ہم تک پہنچے ہیں۔ مگر اُس وقت کے خطیبوں اور ان کے خطبوں کے متعلق کچھ پتہ نہیں ملتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قدیم الایام سے خطابت کی نسبت شعر گوئی کی طرف عربوں کی توجّہ بہت رہی ہے۔ اس کے علاوہ یہ وجہ بھی ہے کہ نثر مشکل سے حفظ ہوتی ہے۔

راویانِ کلام نے خطیبوں اور اُن کے خطبوں کے متعلق اخبار نقل کرنے میں اس وقت توجہ کی جب کہ خطابت نے شعر گوئی سے اعلےٰ رتبہ حاصل کر لیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ہر کہ و مہ نے شعر کہنا شروع کر دیا تھا اور شاعری ایک مُبتَذَل پیشہ بن گئی تھی۔ علاوہ ازیں شعر گوئی کو جلبِ زر کا ذریعہ بنا لیا گیا تھا۔ اور بعض شاعر لوگوں کے حرموں سے تعرض کرنے لگے تھے۔ اس وجہ سے شانِ خطابت بہت بلند ہو گئی۔ اور اشراف نے اسے اختیار کر لیا۔ اور جس طرح ہر قبیلے کا ایک شاعر ہوتا تھا۔ اسی طرح ایک خطیب بھی ہوتا تھا۔

طبوں کے دلائل
ور مسجع عبارتیں

چونکہ خطابت سے تمام تر یہی مقصد ہوتا تھا کہ سامعین کے شعور کو ابھارا جائے اور ان کے وجدان کو بیدار کیا جائے جیسا کہ شعر میں ہوا کرتا ہے۔ اس لیے خطابت کا دار و مدار سرتا سر ایسے دلائل پر ہوتا جو نفوس میں خاص اثر پیدا کر کے احساسات کو برانگیختہ کر دیں اور پھر انھیں نہایت خوش آیند عبارتوں میں پیش کیا جاتا۔ خطبوں میں فواصل و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسجاع کے کثرت استعمال کی وجہ بھی یہی ہے کہ طبائع پر اُن کا خاص اثر ہوتا ہے۔ نیز خطیب کو اس سے راحت ملتی ہے اور معانی کا تدارک سہولت سے ہوتا ہے۔

خطبوں
چھوٹا ہ

عربوں کے خطبے بعض لمبے ہوتے تھے اور بعض چھوٹے اور ان میں سے ہر خطبہ کے لیے مناسب مقام ہوتا۔ لیکن وہ لوگ چھوٹے خطبوں کی طرف زیادہ مائل تھے۔ کیوں کہ ایک تو ان کی طبائع ایجاز پسند تھیں۔ اور دوسرے وہ جلدی سے یاد ہو کر اطراف و جوانب میں پھیل جاتے تھے۔

وہ لوگ اپنے خطبوں میں بالخصوص اُن میں جو چھوٹے ہوتے، امثال و حکم اور نصائح کو استعمال کرنے کا خاص اہتمام کرتے تھے۔ مگر یہ یاد رہنا چاہیے کہ زمانہ جاہلیت کا شاذ و نادر ہی کوئی خطبہ ایسا ہوگا جو معیّن اور مفصّل طور سے ہم تک پہنچا ہو۔ کیوں کہ اس زمانے میں ناخواندگی عام تھی اور راویانِ کلام کے لیے یہ دشوار تھا، کہ کسی خطبے کی تمام عبارت کو مِن وعَن یاد رکھ سکیں۔ انھیں صرف وہ فقرے یاد رہ جاتے تھے جو دل پر خاص اثر کرتے اور کانوں کو بھلے معلوم ہوتے۔ لیکن وہ بھی ایسی عبارت میں جو اصل معنے کو ادا کرتی۔ اگرچہ اس کے بعض الفاظ اصل سے مختلف ہوتے۔

خطبے میں
قیام خطیب

نکاح کے سوا باقی خطبوں میں خطیب یا تو معمولی جگہ پر اور یا کسی اونچے مقام پر کھڑا ہو کر اور یا اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ دیتا تھا تاکہ آواز دُور تک پہنچے اور ساتھ ہی اس کی شخصیت کا اثر ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اس کے چہرے کے خط و خال نظر آ جائیں اور اُس کے اَعضاء کی حرکات لوگوں کو دکھائی دیں۔

صفاتِ خطیب

خطیب کے لیے یہ بھی ضروری ہوتا کہ عمّامہ باندھے ہوئے ہو اور اُس کے ہاتھ میں چابک، چھڑی، لاٹھی، نیزہ یا کمان میں سے کوئی چیز ہو اور بعض اوقات وہ اثنائے کلام ان میں سے کسی ایک سے یا اپنے ہاتھ سے اشارہ بھی کرتا۔ یہ بھی مستحسن خیال کیا جاتا تھا، کہ خطیب دل کا مضبُوط ہو اور اثنائے خطبہ میں اِدھر اُدھر نہ دیکھے۔ بلند آواز ہو۔ نپے تُلے الفاظ استعمال کرے اور قوی دلائل پیش کرنے والا، خُوش لباس، شریف الاصل اور ناصح با عمل ہو۔

خطبائے متقدمین

خطبائے عرب کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ مگر متقدمین میں سے دو شخص بہت مشہور ہیں۔ ایک کعب بن لُوئیّ [جو آنحضرت صلعم کے جدِ سابع ہیں] یہ تمام عرب کے خطیب تھے اور بنی کنانہ کو خاص طور پر نیکی کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ جب فوت ہوئے تو عرب نے ان کی موت کو ایک بہت بڑا حادثہ سمجھا اور وہیں سے تاریخ شمار کرنے لگے۔ یہاں تک کہ عام الفیل کا حادثہ واقع ہوا۔ دوسرا مشہور خطیب ذوالاصبع تھا اس کا نام در اصل حرثان بن مُحرّث ہے۔ اس کے پاؤں کے انگوٹھے کو سانپ نے ڈس لیا تھا، جس کی وجہ سے اُسے کاٹنا پڑا۔ اس لیے ذُوالِاُصبُع کے لقب سے مشہور ہوا۔

مشہور ترین خطیب

ان کے علاوہ ذیل کے خطیب بھی بہت مشہور تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیس[1] بن خارجہ بن سنان خطیب جنگ داحس و غبراء۔ خویلد بن عمرو غطفانی خطیب جنگِ[2] فجار۔ قس[3] بن ساعدہ ایادی خطیب عکاظ۔ اکثم بن صیفی جو بقولِ بعض اُن خطبا کا سردار تھا جو نعمان نے کسریٰ کے پاس بھیجے تھے اور وہ حسب ذیل ہیں:۔

(اکثم بن صیفی اور حاجب[4] بن زرارہ بنی تمیم سے۔

---

[1] قیس بن زہیر بنی عبس کا سردار تھا۔ داحس اور غبرا اس کے دو گھوڑے تھے۔ حذیفہ بن بدر فزاری نے اس سے اپنے دو گھوڑوں خطار اور حنفاء سے دوڑنے پر شرط لگائی۔ بنی فزارہ نے گھڑ دوڑ کے راستے میں ایک شخص کو گھات میں بٹھا دیا۔ اس نے غبرا کو جو سب سے آگے دوڑتی آ رہی تھی۔ ایک طمانچہ رسید کر دیا۔ بس اسی وجہ سے بنی عبس اور بنی فزارہ میں جنگ شروع ہو گئی اور پھر عبس اور ذبیان کے درمیان بھی۔ کیوں کہ ذبیان بھی فزارہ کے طرف دار تھے۔ اس قصہ کے متعلق اور بھی کئی روایات ہیں۔۱۲ [2] جنگ فجار قریش اور ہوازن کے درمیان ہوئی تھی اور اس میں نبی کریم صلعم بھی شریک ہوئے تھے۔ اس وقت آپ کی عمر ۱۴ سال کی تھی۔ اسے فجار کہنے کی وجہ یہ ہے کہ حرمت والے مہینوں میں ہوئی ـــــ جن میں جنگ منع ہے۔۱۲ [3] قس بن ساعدہ اور اکثم بن صیفی کا حال عنقریب متن کتاب میں آئے گا۔۱۲ [4] حاجب تمیم کے سرداروں میں سے ایک سردار تھا۔ اور جب کسریٰ نے بنی تمیم کو عراق کی کھیتی باڑی کی زمینوں اور سبزہ زاروں سے روک دیا۔ جس سے وہ قحط میں مبتلا ہو گئے تو کسریٰ کے پاس بھیجا گیا تھا۔ کسریٰ اس کی باتوں سے بہت محظوظ ہوا اور اس کی درخواست کو منظور کر لیا

باقی بر صفحہ ۵۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حارث[1] بن عباد اور قیس[2] بن مسعود بنی بکر سے۔ خالد[3] بن جعفر اور

بقیہ صفحہ ۵۵۔ حاجب نے وعدہ کیا کہ اب وہ اچھے ہمسایوں کی طرح زندگی بسر کریں گے۔ پھر اپنی کمان بطور ضمانت کسریٰ کے پاس رکھ دی۔ کسریٰ نے اسے قبول کر لیا۔ اور وہ اُس کے پاس رہی۔ حتیٰ کہ حاجب کے بیٹے نے اُسے واپس لے لیا۔ بعد ازاں وہ چار ہزار درہم میں فروخت ہوئی۔ ۱۲ [1] حارث بن عباد ایک مؤثر خطیب اور بلیغ شاعر تھا۔ کلیب کے قتل ہونے سے بکر و تغلب میں جو جنگ ہوئی۔ اس سے علٰحدگی اختیار کرنے کے بعد اس نے اس میں ایک نمایاں کام سرانجام دیا۔ اس جنگ کے متعلق اس نے ایک مشہور قصیدہ بھی کہا ہے۔ جس کا ایک شعر یہ ہے ؎ قَرِّبَا مَرْبِطَ النَّعَامَةِ مِنِّیْ ۔ لَقِحَتْ حَرْبُ وَائِلٍ عَنْ حِیَالٍ (میری گھوڑی نعامہ کے باندھنے کی جگہ مجھ سے قریب کر دو (یعنی اسے میرے قریب ہی باندھو) کیوں کہ جنگِ وائل حاملہ نہ ہونے کے بعد اب پھر حاملہ ہو گئی۔ (یعنی پھر شروع ہو گئی ہے) ۔۱۲
[2] قیس بن مسعود بن خالد بن ذوالجدین ایک کریم اور عالی ہمت شخص تھا۔ اور بلحاظ حسب و نسب عربوں میں سب سے افضل سمجھا جاتا تھا اور سب قبائل بلکہ خود کسریٰ بھی اس کے حسبی و نسبی فضائل کو مانتا تھا۔ اس کا ایک احاطہ تھا، جس میں مہمانوں کے لیے ہر وقت سو اونٹ موجود رہتے تھے۔ جب ایک ذبح ہو جاتا تو اُس کی جگہ دوسرا باندھ دیا جاتا۔ ۱۲ [3] خالد بن جعفر قبیلۂ بنی عامر کے سرداروں میں سے تھا اور اس نے زہیر بن جذیمہ کو قتل کر کے اپنی قوم کو غطفان کی عبودیت سے رہائی دلائی تھی۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علقمہ[۱] بن عُلاثہ اور عامر[۲] بن طفیل بنی عامر سے ۔ عمرو[۳] بن شرید سُلمی ۔ عمرو[۴] بن معدیکرب زُبیدی ۔ حارث[۵] بن ظالم مُرّی)

---

[۱] علقمہ بن عُلاثہ ایک نہایت فصیح و بلیغ خطیب تھا اور اپنی قوم میں عفت، حقوق ہمسائگی کی حفاظت، رجحان عقل، اور اپنی حسبی برتری کے لحاظ سے مشہور تھا ۔ ۱۲

[۲] عامر بن طفیل لبید صحابی کا چچیرا بھائی ایک متین شاعر اور عرب کے شاہسواروں میں دلیری اور بہادری کے لحاظ سے مشہور ترین شخص تھا اور اس کی ناموری کا شہرہ یہاں تک پہنچ گیا تھا کہ عرب میں سے کوئی شخص قیصر روم کے پاس جاتا تو وہ دریافت کیا کرتا کہ عامر کے ساتھ تمھارا کیا رشتہ اور تعلق ہے ۔ اگر کوئی نسبی تعلق اور رشتہ ثابت ہوتا تو اس کی عزت کرتا ۔ ۱۲ [۳] عمرو بن شرید سُلمیٰ خنسا کا باپ تھا ۔ جسے فخر کرنے اور صراحۃً بات کہنے میں خاص رغبت تھی ۔ اور اس بارہ میں اسے اس درجہ غلو تھا کہ اپنے بیٹے معاویہ اور صخر کو عام میلوں میں لے جاتا اور کہتا کہ میں خاندان مضر کے دو بہترین شخصوں کا باپ ہوں ۔ جو اس بات کو تسلیم نہیں کرتا وہ اس کی تردید کرے لیکن کسی کو اس کی تردید کی جرأت نہ ہوتی ۔ ۱۲ [۴] عمرو بن معدیکرب ایک بہت بڑے خطیب، شاعر، نامی گرامی شاہسوار اور جلیل القدر صحابی تھے ۔ جنگ یرموک اور قادسیہ میں شریک ہوئے اور باوجود بڑھاپے اور جسم کی کمزوری کے اپنی بہادری کے خوب جوہر دکھائے ۔ شعرائے مخضرمین میں ان کا حال آئے گا ۔ ۱۲ [۵] حارث بن ظالم مُرّی ایک جاں باز بہادر اور خطیب و شاعر تھا ۔ مگر شراب نوشی کا عادی ۔ خالد بن جعفر کو اسی نے دھوکے سے قتل کیا تھا ۔ کیوں کہ اُس نے اس کے باپ اور قوم کے بہت سے لوگوں کو قتل کیا تھا ۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خُطب و وصایا کے نمونے

ہانی بن قبیصہ شیبانی ذی قار کی لڑائی میں اپنی قوم کو جوش دلاتے اور ابھارتے ہوئے کہتا ہے:-

يَا مَعْشَرَ بَكْرٍ، هَالِكٌ مَعْذُورٌ خَيْرٌ مِنْ نَاجٍ فَرُورٍ- إِنَّ الْحَذَرَ لَا يُنْجِي مِنَ الْقَدَرِ، وَإِنَّ الصَّبْرَ مِنْ أَسْبَابِ الظَّفَرِ، الْمَنِيَّةَ وَلَا الدَّنِيَّةَ، إِسْتِقْبَالُ الْمَوْتِ خَيْرٌ مِنِ اسْتِدْبَارِهِ، اَلطَّعْنُ فِي ثُغَرِ النُّحُورِ، أَكْرَمُ مِنْهُ فِي الْأَعْجَازِ وَالظُّهُورِ، يَا آلَ بَكْرٍ قَاتِلُوا فَمَا لِلْمَنَايَا مِنْ بُدٍّ-

اے گروہِ بنی بکر! ایک ہلاک ہونے والا معذور شخص بھاگ کر نجات پانے والے سے بہتر ہے۔ احتیاط اور چوکنا رہنا تقدیر سے نہیں بچا سکتا۔ اور بلاشبہ صبر کرنا فتح یابی کے اسباب میں سے ہے۔ موت کو قبول کر لو، مگر پست ہمتی کو قبول نہ کرو۔ موت کا استقبال اس سے بہتر ہے کہ اُسے پیٹھ دکھائی جائے۔ پشت اور سرین میں نیزہ کھانے کی نسبت سینے میں نیزہ کھانے میں زیادہ شرف ہے۔ اے آلِ بکر جنگ کرو۔ کیوں کہ موت سے چارہ نہیں۔

مرثد الخیر نے جو حمیر کے سرداروں میں سے تھا۔ ذُوجَدَان کے بھائی سُبَیْع بن الحارث اور میثم بن متوب بن ذُوَرُ عَیْن کے درمیان صلح کراتے وقت ذیل کا خطبہ دیا تھا۔ کیوں کہ ان دونوں شخصوں میں باہمی شرف کے متعلق تنازع ہو گیا تھا۔ جس سے وہ ایک دوسرے کی دشمنی اور بُغض پر اُتر آتے تھے اور خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ دونوں کے قبیلے آپس میں جنگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و جدال سے مٹ جائیں گے۔

إِنَّ التَّخَبُّطَ وَامْتِطَاءَ الْهَجَاجِ
وَاسْتِحْقَابَ اللَّجَاجِ، سَيَقِفُكُمَا عَلَى
شَفَا هُوَّةٍ فِي تَرَدُّدِهَا بَوَارُ الْأَصِيلَةِ
وَانْقِطَاعُ الْوَسِيلَةِ، فَتَلَافَيَا أَمْرَكُمَا
قَبْلَ انْتِكَاثِ الْعَهْدِ، وَانْحِلَالِ الْعَقْدِ،
وَتَشَتُّتِ الْأُلْفَةِ، وَتَبَايُنِ السُّهْمَةِ، وَ
أَنْتُمَا فِي فُسْحَةٍ رَافِهَةٍ، وَقَدَمٍ وَاطِدَةٍ،
وَالْمَوَدَّةُ مُثْرِيَةٌ، وَالْبُقْيَا مُعْرِضَةٌ،
فَقَدْ عَرَفْتُمْ أَنْبَاءَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ
مِنَ الْعَرَبِ مِمَّنْ عَصَى النَّصِيحَ، وَخَالَفَ
الرَّشِيدَ، وَأَصْغَى إِلَى الشَّاطِحِ، وَ
رَأَيْتُمْ مَا آلَتْ إِلَيْهِ عَوَاقِبُ سُوْءِ بَغْيِهِمْ
وَكَيْفَ كَانَ حَيْثُورُ أُمُورِهِمْ، فَتَلَافَوُا
الْقُرْحَةَ قَبْلَ تَفَاقُمِ الشَّأْيِ وَاسْتِفْحَالِ
الدَّاءِ، وَأَعْوَازِ الدَّوَاءِ، فَإِنَّهُ إِذَا سُفِكَتْ
الدِّمَاءُ اسْتَحْكَمَتِ الشَّحْنَاءُ ــ وَ إِذَا
اسْتَحْكَمَتِ الشَّحْنَاءُ تَقَبَّضَتْ عُرَى
الْإِبْقَاءِ وَشَمِلَ الْبَلَاءُ ــ

بلا شبہ بے راہ روی اختیار کرنا اور عدم
تدبّر کو سواری بنا لینا (یعنی غور و تدبر نہ کرنا) اور
لڑائی جھگڑے سے تمسک کرنا۔ تم دونوں
کو عنقریب ہی ایسے گڑھے پر کھڑا کر دے
گا۔ جس میں داخل ہونے سے تمہاری
جڑھ برباد ہو جائے گی اور ذریعہ تقرب کٹ جائے گا۔
اس لیے تمھیں اپنے معاملے کا تدارک کرنا
چاہیئے۔ پیشتر اس کے عہد و پیمان ٹوٹ جائے
اور ربط و تعلق کی گرہ کھل جائے۔
باہمی اُلفت و محبت پراگندہ ہو جائے
اور قرابت میں جدائی واقع ہو۔ اس وقت
تم دونوں ایک آرام دہ فراخی میں ہو۔ مضبوط
اور استوار قدم رکھتے ہو۔ باہمی محبّت بڑھ
رہی ہے اور (ایک دوسرے پر) رحم کرنا ممکن
ہے۔ تم عرب کے پہلے لوگوں کی خبریں معلوم
کر چکے ہو۔ جنھوں نے ناصح کا کہنا نہ مانا اور
صحیح راستے پر چلنے والے کی مخالفت کی اور
قطع تعلق کی طرف کان لگا دینے اور تم نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہ جان ہی لیا ہے کہ ان کی اس بُری کوشش کا کیا انجام ہُوا۔ اور ان کے کاموں کا کیسا نتیجہ نکلا۔ پس تمھیں چاہیئے کہ زخم کی اصلاح کر لو۔ پیشتر اس کے کہ اس کا فساد بھیانک شکل اختیار کر لے اور بیماری شدت کو پہنچ جائے اور دوا مشکل ہو جائے۔ کیوں کہ جب خون ریزی ہوتی ہے تو دشمنی مستحکم ہو جاتی ہے۔ اور جب دشمنی مستحکم ہو جائے تو پھر باہمی شفقت کی دست آویز ٹوٹ جاتی ہے۔ اور مصیبت سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔

عامر بن طفیل اور علقمہ بن علاثہ کے مابین حسبی و نسبی شرافت کا مقابلہ بایں الفاظ ہُوا۔

قَالَ عَلْقَمَۃُ : اَلرِّيَاسَةُ لِجَدِّي الأَحْوَصِ ، وَ إِنَّمَا صَارَتْ إِلَى عَمِّكَ أَبِيْ بَرَاءٍ مِنْ أَجْلِهِ ۔ وَ قَدِ اسْتَنَّ عَمُّكَ وَ قَعَدَ عَنْهَا فَأَنَا أَوْلَى بِهَا مِنْكَ ، وَ إِنْ شِئْتَ نَافَرْتُكَ ۔

علقمہ نے کہا: رئیس در اصل میرا دادا احوص تھا اور تیرے چچا ابوبراء کو اسی کی وجہ سے ریاست ملی ہے۔ اب تیرا چچا بوڑھا ہو گیا ہے اور اُسے چھوڑ بیٹھا ہے اس لیے مَیں ریاست کا تجھ سے زیادہ حق دار ہوں اور اگر تم چاہو تو مَیں حسبی و نسبی شرافت میں تم سے مقابلہ کروں۔

وَ قَالَ عَامِرٌ : قَدْ شِئْتُ ! وَ اللّٰهِ لَأَنَا أَشْرَفُ مِنْكَ حَسَبًا ، وَ أَثْبَتُ مِنْكَ نَسَبًا ، وَ أَطْوَلُ قَصَبًا ۔

عامر نے کہا: میں یہ مقابلہ چاہتا ہوں بخدا مَیں حسب میں تجھ سے اشرف ہوں اور نسب میں تجھ سے زیادہ پائدار اور قد میں زیادہ لمبا ہوں۔

قَالَ عَلْقَمَۃُ : أَنَا نَافَرْتُكَ : وَ إِنِّيْ

علقمہ نے کہا: میں بھی تجھ سے مقابلہ کرتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَبَرٌّ وَ اِنَّكَ لَفَاجِرٌ، وَاِنِّیْ لَوَلُوْدٌ وَ اِنَّكَ لَعَاقِرٌ، وَاِنِّیْ لَوَافٍ وَ اِنَّكَ لَغَادِرٌ

کرتا ہوں: بلا شبہ میں نیکو کار ہوں۔ اور تو بدکار، اور میں بہت بچوں والا ہوں اور تو بے اولاد۔ اور میں با وفا ہوں اور تو بے وفا۔

قَالَ عَامِرٌ:۔ اُنَا فِرُكَ: وَاِنِّیْ اَنْشَرُ مِنْكَ اُمَّـةً، وَ اَطْوَلُ قِمَّةً، وَاَحْسَنُ لِمَّـةً، وَ اَجْعَدُ جُمَّةً، وَ اَبْعَدُ هِمَّـةً

عامر نے کہا: میں بھی تجھ سے مقابلہ کرتا ہوں: میں تجھ سے زیادہ قوم رکھتا ہوں۔ قد میں زیادہ لمبا ہوں، میرے بالوں کی لٹ زیادہ خوب صورت ہے۔ بال زیادہ گھنگرالے ہیں اور تجھ سے زیادہ بلند ہمّت ہوں۔

قَالَ عَلْقَمَةُ: اَنَا جَمِيْلٌ وَ اَنْتَ قَبِيْحٌ، وَلٰكِنْ اُنَا فِرُكَ، اَنَا اَوْلٰى بِالْخَيْرَاتِ مِنْكَ۔

علقمہ نے کہا: میں خوب صورت ہوں اور تو بد صورت، تاہم میں تجھ سے مقابلہ کرتا ہوں۔ میں نیک اعمال میں تجھ سے بہتر ہوں۔

اس پر عامر کی ماں باہر نکل کر کہنے لگی۔ ہاں اس سے مقابلہ کرو دیکھوں تم میں کون نیک اعمال میں بڑھا ہوا ہے۔ اس پر دونوں نے سو اونٹ کی شرط لگا دی اور ہرم فزاری کو منصف مقرر کیا۔ مگر اُس نے دونوں میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہ دی۔ تاکہ دونوں قبیلوں میں فتنہ و فساد کی آگ نہ بھڑک اُٹھے۔

حضرت خدیجہؓ سے آنحضرت صلعم کے عقد پر ابو طالب نے ذیل کا خطبہ دیا:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنْ	ہر طرح کی تعریف اس خدا کو زیبا ہے
ذُرِّیَّۃِ اِبْرَاھِیْمَ وَ زَرْعِ اِسْمَاعِیْلَ	جس نے ہمیں حضرت ابراہیم کی نسل اور
وَ جَعَلَ لَنَا بَلَدًا حَرَامًا وَ بَیْتًا	حضرت اسماعیل کی اولاد بنایا اور پھر
مَحْجُوْجًا، وَجَعَلَنَا الْحُکَّامَ عَلَی النَّاسِ	ہمیں ایک حرمت و عزت والا شہر عطا
ثُمَّ اِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنَ اَخِیْ	کیا اور ایسا مکان جس کا حج کیا جاتا ہے
مَنْ لَا یُوَازَنُ بِہٖ فَتًی مِنْ قُرَیْشٍ	اور ہمیں لوگوں کا حاکم بنایا۔ بعد ازیں یہ
اِلَّا رَجَحَ عَلَیْہِ بِرًّا وَ فَضْلًا	بات ہے کہ میرے بھتیجے محمد بن عبداللہ کو
وَ کَرَمًا وَ عَقْلًا، وَ مَجْدًا وَّ	جو ایسے ہیں کہ اگر نیکی اور فضیلت اور
نُبْلًا، وَاِنْ کَانَ فِی الْمَالِ	کرم و عقل اور بزرگی و شرافت میں قریش
قُلٌّ۔ فَاِنَّمَا الْمَالُ ظِلٌّ زَائِلٌ	کے کسی نوجوان سے ان کا مقابلہ کیا
وَ عَارِیَۃٌ مُسْتَرْجَعَۃٌ۔ وَلَہٗ فِیْ	جائے تو وہ فائق ہی رہیں گے۔ اگرچہ
خَدِیْجَۃَ بِنْتِ خُوَیْلِدٍ رَغْبَۃٌ	اُن کے پاس مال و دولت کی قلت ہے
وَ لَھَا فِیْہِ مِثْلُ ذٰلِکَ وَ مَا	لیکن مال ایک زائل ہونے والا سایہ ہے
اَحْبَبْتُمْ مِنَ الصَّدَاقِ فَعَلَیَّ۔	اور ایسی مستعار چیز ہے، جو واپس لی

جائے گی —— خدیجہ بنتِ خویلد سے نکاح کی خواہش ہے اور وہ بھی اس بات کو چاہتی ہیں اور تم لوگ جتنا مہر پسند کروگے۔ اس کا ادا کرنا میرے ذمّے ہوگا۔

جب ذُوالاِصبع عدوانی مرنے لگا تو اس نے اپنے بیٹے اُسَید کو بلا کر حسب ذیل وصیت کی۔

یَا بُنَیَّ اِنَّ اَبَاکَ قَدْ فَنِیَ وَ	بیٹا! تمھارا باپ اگرچہ زندہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هُوَ حَيٌّ ، وَعَاشَ حَتّٰى سَئِمَ الْعَيْشَ ، وَ اِنِّيْ مُوْصِيْكَ بِمَا اِنْ حَفِظْتَهٗ بَلَغْتَ فِيْ قَوْمِكَ مَا بَلَغْتُهٗ ، فَاحْفَظْ عَنِّيْ ، اَلِنْ جَانِبَكَ لِقَوْمِكَ يُحِبُّوْكَ ، وَتَوَاضَعْ لَهُمْ يَرْفَعُوْكَ ، وَابْسُطْ لَهُمْ وَجْهَكَ يُطِيْعُوْكَ ، وَلَا تَسْتَاْثِرْ عَلَيْهِمْ بِشَيْءٍ يُسَوِّدُوْكَ ، وَ اَكْرِمْ صِغَارَهُمْ كَمَا تُكْرِمُ كِبَارَهُمْ يُكْرِمُكَ كِبَارُهُمْ ، وَيَكْبُرْ عَلٰى مَوَدَّتِكَ صِغَارُهُمْ ، وَ اسْمَحْ بِمَالِكَ ، وَاحْمِ حَرِيْمَكَ ، وَاَعْزِزْ جَارَكَ ، وَاَعِنْ مَنِ اسْتَعَانَ بِكَ ، وَاَكْرِمْ ضَيْفَكَ ، وَ اَسْرِعِ النَّهْضَةَ فِي الصَّرِيْخِ ، فَاِنَّ لَكَ اَجَلًا لَا يَعْدُوْكَ ، وَصُنْ وَجْهَكَ عَنْ مَسْاَلَةِ اَحَدٍ شَيْئًا فَبِذٰلِكَ يُتِمُّ سُؤْدَدُكَ ۔

لیکن ختم ہو چکا ہے ۔ وہ زندہ رہا حتّٰی کہ زندگی سے اُکتا گیا ۔ میں تمھیں ایسی باتوں کی وصیّت کرنے والا ہوں کہ اگر تم نے انھیں یاد رکھا تو اپنی قوم میں اُسی رتبے کو پہنچ جاؤ گے ۔ جس پر میں پہنچا ۔ پس یہ باتیں مجھ سے یاد رکھ لو ۔ اپنی قوم سے لطف و مدارات اور نرمی برتو وہ تم سے محبّت کریں گے ۔ اُن سے بتواضع پیش آؤ وہ تمھیں بلند کریں گے ۔ اُن سے خندہ پیشانی سے ملو ۔ وہ تمھاری اطاعت کریں گے ۔ اپنے آپ کو کسی اچھی چیز کے ساتھ مخصوص نہ کر لو وہ تمھیں سردار بنا لیں گے اور چھوٹوں کی اس طرح عزّت کرو ۔ جس طرح بڑوں کی عزّت کرتے ہو ۔ بڑے تمھاری عزّت کریں گے ۔ اور چھوٹے تمھاری محبّت پر بڑے ہوں گے ۔ (یعنی بچپن ہی سے تمھاری محبّت ان کے دل میں پیدا ہو جائے گی اور بڑی عمر میں قائم رہے گی) اپنے مال کی سخاوت کرو اور اپنے حرم کی حمایت اور حفاظت کرو) پڑوسی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عزت کرو اور جو تجھ سے مدد مانگے اس کی مدد کرو۔ اپنے مہمان کی عزت کرو دست گیری اور فریاد رسی کی پکار سنو تو فوراً اٹھو۔ کیوں کہ موت کا وقت مقررہ تم سے تجاوز نہیں کرے گا۔ اپنے چہرے کو اس سے بچاؤ کہ کسی سے کچھ مانگنے لگو۔ اسی سے تمہاری سرداری مکمل ہوگی۔

مردان بن زِنباع عَبسی (اپنی قوم کو مخاطب کرتے ہوئے) کہتا ہے۔

یا بَنِیْ عَبْسٍ ! اِحْفَظُوْا عَنِّیْ ثَلَاثًا: اِعْلَمُوْا اَنَّهٗ لَمْ یَنْقُلْ اَحَدٌ اِلَیْکُمْ حَدِیْثًا اِلَّا نَقَلَ عَنْکُمْ مِثْلَهٗ، وَاِیَّاکُمْ وَالتَّزْوِیْجَ فِیْ بُیُوْتَاتِ السُّوْءِ، فَاِنَّ لَهٗ یَوْمًا نَاجِمًا، وَاسْتَکْثِرُوْا مِنَ الصَّدِیْقِ مَا قَدَرْتُمْ، وَاسْتَقِلُّوْا مِنَ الْعَدُوِّ فَاِنَّ اسْتِکْثَارَهٗ مُمْکِنٌ۔

اے بنی عبس! تین باتیں مجھ سے یاد رکھ لو (اوّل) یہ بات بخوبی جان لو کہ جو شخص کسی کی کوئی بات تم سے بیان کرے گا۔ وہ اس جیسی تمہاری بات دوسرے سے کہے گا[ل] (دوم) بُرے گھرانوں میں شادی کرنے سے بچو۔ کیوں کہ اس کی بُرائی ایک دن ظاہر ہو کر رہتی ہے۔ (سوم) جہاں تک ہو سکے دوستوں میں اضافہ کرو اور دشمنوں کو کم کرو کیوں کہ دشمنوں میں اضافہ ممکن ہے۔ (یعنی کچھ مشکل نہیں)

قُسّ بن سَاعِدَہ اِیَادِی

قُس کو تمام عرب کا خطیب تسلیم کیا جاتا ہے اور بلاغت، حکمت اور موعظۂ حسنہ میں ضرب المثل ہے۔ یہ توحید کا قائل تھا اور حشر و نشر

[ل] شیخ سعدیؒ نے اسی کا ترجمہ کیا ہے ؎
ہر کہ عیب دگراں پیش تو آورد و شمرد ـ بے گماں عیب تو پیشِ دگراں خواہد بُرد۔ ۱۲ مترجم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر ایمان رکھتا تھا۔ عربوں کو بُت پرستی کے ترک کرنے کی دعوت دیتا، خدائے واحد کی عبادت کی طرف رہنمائی کرتا اور عام مجلسوں اور میلوں میں اس مضمون پر خطبے دیا کرتا تھا۔

کہتے ہیں کہ یہ پہلا شخص ہے۔ جس نے اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا اور سب سے پہلے خطبہ میں اَمَّا بَعْدُ کا استعمال کیا، اور یہی پہلا شخص ہے، جس نے خطبہ کے وقت تلوار یا لاٹھی پر ٹیک لگائی۔ لوگ اس کے پاس اپنے مقدمے لاتے تو یہ اپنی درست رائے اور حکمِ صائب سے صحیح فیصلہ کر دیتا تھا۔ یہ مقولہ اُسی کی طرف منسوب ہے۔ (اَلْبَیِّنَۃُ عَلٰی مَنِ ادَّعٰی وَالْیَمِیْنُ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ) مدعی پر گواہ پیش کرنے لازم ہیں اور منکر پر قسم۔

یہ قیصر روم کی ملاقات کے لیے بھی جایا کرتا تھا۔ ایک دن قیصر نے پوچھا کہ افضل ترین عقل کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: "انسان کا اپنے آپ کو پہچاننا" اس نے پھر پوچھا کہ افضل علم کیا ہے؟ اس نے کہا: انسان کا اپنے علم کی حد پر ٹھہر جانا۔ پھر اس نے پوچھا: بہترین مروت (مردانگی) کیا ہے؟ کہنے لگا، انسان کا اپنی آبرو کو باقی رکھنا۔ پھر اس نے دریافت کیا کہ افضل مال کیا ہے۔ کہنے لگا۔ جس سے حقوق پورے کیے جائیں۔

آنحضرت صلعم نے بعثت سے پہلے اسے ایک خاکستری رنگ کے اونٹ پر سوار ہوئے بازارِ عکاظ میں خطبہ دیتے سُنا تو اس کے حُسنِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلام سے تعجب کیا اور اس کی درست رائے کو بہت پسند فرمایا۔ اور اس کی تعریف کی۔ قُس نے بہت لمبی عمر پائی اور بعثت سے تھوڑی مُدّت پہلے فوت ہوا۔

اس کے الفاظ نہایت نپے تلے اور مہذب اور کلام پُر تاثیر اور حشو و زوائد سے مبّرا ہوتا ہے اور جیسا کہ ابھی نظر آ جائے گا۔ اس کے سجع میں چھوٹے چھوٹے فواصل ہوتے ہیں اور وہ (سجع) اس کے کلام مرسل پر غالب ہوتا ہے۔

صبح الاعشیٰ میں اس کا خطبۂ ذیل مذکور ہے جو اس نے بازار عُکاظ میں دیا تھا:۔

اَیُّهَا النَّاسُ اِسْمَعُوْا وَعُوْا ، مَنْ عَاشَ مَاتَ ، وَمَنْ مَاتَ فَاتَ ، وَ کُلُّ مَا هُوَ آتٍ آتٍ ، لَیْلٌ دَاجٍ ، وَ نَهَارٌ سَاجٍ وَ سَمَاءٌ ذَاتُ اَبْرَاجٍ ، وَ نُجُوْمٌ تَزْهَرُ ، وَبِحَارٌ تَزْخَرُ ، وَجِبَالٌ مُرْسَاةٌ ، وَ اَرْضٌ مُدْحَاةٌ ، وَ اَنْهَارٌ مُجْرَاةٌ ، اِنَّ فِی السَّمَاءِ لَخَبَرًا ، وَاِنَّ فِی الْاَرْضِ لَعِبَرًا ، مَا بَالُ النَّاسِ یَذْهَبُوْنَ وَلَا یَرْجِعُوْنَ ،	اے لوگو! سنو اور یاد رکھو، جو جیا وہ مرا ، اور جو مر گیا وہ گزر گیا (یعنی جا چکا) اور ہر وہ بات جو آنے والی ہے وہ ضرور آئے گی۔ رات تاریک ہے ، اور دن ساکن۔ آسمانوں میں برج موجود ہیں اور ستارے جگمگا رہے ہیں ، اور سمندر جوش زن ہیں اور پہاڑ اپنی جگہ پر گڑے ہوئے ہیں اور زمین بچھی ہوئی ہے۔ دریا بہ رہے ہیں۔ بلاشبہ آسمان (کی پیدائش) میں ایک عظیم الشان خبر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَرَضُوا فَأَقَامُوا ؟ أَمْ تُرِكُوا فَنَامُوا ؟ يُقْسِمُ قُسٌّ بِاللّٰهِ قَسَمًا لَا إِثْمَ فِيهِ - إِنَّ لِلّٰهِ دِيْنًا هُوَ أَرْضٰى لَكُمْ وَ أَفْضَلُ مِنْ دِيْنِكُمُ الَّذِي أَنْتُمْ عَلَيْهِ ، إِنَّكُمْ لَتَأْتُوْنَ مِنَ الْأَمْرِ مُنْكَرًا -

(یعنی صانع عالم کے وجود کی دلیل) اور زمین میں بڑی عبرتیں ہیں۔ لوگوں کا کیا حال ہے کہ جو جاتے ہیں وہ واپس نہیں آتے۔ کیا انھیں وہ جگہ پسند آ گئی، اس لیے وہیں ٹھہر گئے، یا انہیں چھوڑ دیا گیا اور وہیں سو گئے۔ قُسّ خدائے برتر کی ایسی قسم کھاتا ہے۔ جس میں کوئی گناہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کا ایک ایسا دین بھی ہے جو تمھارے اس دین سے جس پر تم قائم ہو تمھارے لیے زیادہ پسندیدہ اور افضل ہے۔ بلاشبہ تم لوگ ایک بہت بڑے امر کے مرتکب ہو رہے ہو۔

یہ بھی روایت ہے کہ قُسّ نے اس خطبے کے بعد ذیل کے اشعار بھی پڑھے تھے:-

فِي الذَّاهِبِيْنَ الْأَوَّلِيْـ.....ـنَ مِنَ الْقُرُوْنِ لَنَا بَصَائِرُ

(بلاشبہ ہم سے پہلے جانے والے گروہوں میں ہمارے لیے بڑی بصیرتیں اور عبرتیں ہیں)

لَمَّا رَأَيْتُ مَوَارِدًا + لِلْمَوْتِ لَيْسَ لَهَا مَصَادِرُ

(جب میں نے دیکھا کہ موت میں داخل ہونے کی جگہیں تو ہیں مگر اُن سے نکلنے کے راستے نہیں)

وَرَأَيْتُ قَوْمِيْ نَحْوَهَا + تَمْضِيْ : الْأَكَابِرُ وَالْأَصَاغِرُ

(اور میں نے دیکھا کہ میری قوم کے چھوٹے بڑے موت کی طرف جا رہے ہیں)

لَا يَرْجِعُ الْمَاضِيْ إِلَيَّ وَلَا مِنَ الْبَاقِيْنَ غَابِرُ

(اور نہ تو جانے والوں میں سے کوئی میری طرف واپس آتا ہے اور نہ باقی رہنے والوں میں سے کوئی ٹھہرا رہتا ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَيْقَنْتُ أَنِّيْ لَا مَحَالَة حَيْثُ صَادَ الْقَوْمُ صَائِرُ

(تو میں نے یقین کر لیا کہ میں بھی ضرور وہاں پہنچنے والا ہوں، جہاں وہ لوگ پہنچے)

اَکْثَم بن صَیفی

یہ عرب کے حکما میں سے ایک بلیغ ترین شخص تھا۔ اور ان کی نسبوں سے خوب واقف اور وضع امثال، درستی رائے، اور قوت استدلال میں سب پر فائق تھا۔ علاوہ ازیں وہ ایک فصیح اور ماہر مقرر، اور توفیق یافتہ حَکَم (فیصلہ کرنے والا منصف) اور اپنی قوم میں بلند مرتبہ رکھتا تھا اور اُن کے شرفا میں سے شمار ہوتا اور بڑے بڑے صحیح فیصلہ کرنے والوں میں سے سمجھا جاتا تھا۔ اس کے ہم عصر خطیبوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جو معرفتِ انساب، وضعِ امثال اور حل مشکلات کی طرف راہ یاب ہونے اور رائے کی درستی میں اس کا مقابلہ کر سکے۔ نعمان نے کسریٰ کے پاس جو خطیب بھیجے تھے۔ اگرچہ وہ سب کے سب نہایت فصیح و بلیغ، بڑے زبان آور و لسّان تھے، مگر اکثم بن صیفی کو ان کا سردار (لیڈر) مقرر کیا تھا اور کسریٰ اس سے یہاں تک خوش ہوا کہ کہنے لگا کہ اگر اہلِ عرب میں صرف تم ہی ہوتے تو اُن کے شرف کے لیے کافی تھا۔

اکثم نے بڑی لمبی عمر پائی ہے۔ حتیٰ کہ آنحضرت صلعم کی بعثت کے وقت بھی زندہ تھا اور اپنی قوم کو جمع کر کے آپ پر ایمان لانے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رغبت دلائی تھی۔ مگر خود اس کے اسلام کے متعلق مختلف روایات ہیں
یہ اپنے خطبوں میں مجاز کم استعمال کرتا ہے، مگر ایجاز کا دلدادہ
ہے۔ اس کے الفاظ شیریں ہوتے ہیں اور معانی دقیق۔ امثال استعمال
کرنے کا حریص ہے، مگر سجع کا التزام نہیں کرتا۔ برہان و دلیل سے
قائل کرنے کی طرف مائل ہے اور خطابت میں قوتِ تاثیر، خوش بیانی
اور زبان آوری پر اعتماد کرتا ہے۔ مبالغہ اور ڈرانے دھمکانے کا حریص
نہیں۔ اس کے بہترین خطبوں میں سے وہ خطبہ ہے جو اس نے کسریٰ
کے سامنے دیا اور وہ حسب ذیل ہے:-

اِنَّ اَفْضَلَ الْاَشْیَاءِ اَعَالِیْهَا، وَ اَعْلَی الرِّجَالِ مُلُوْکُهُمْ، وَاَفْضَلَ الْمُلُوْكِ اَعَمُّهَا نَفْعًا، وَخَيْرَ الْاَزْمِنَةِ اَخْصَبُهَا، وَاَفْضَلَ الْخُطَبَاءِ اَصْدَقُهَا، اَلصِّدْقُ مَنْجَاةٌ، وَالْكَذِبُ مَهْوَاةٌ، وَ الشَّرُّ لَجَاجَةٌ، وَالْحَزْمُ مَرْكَبٌ صَعْبٌ، وَالْعَجْزُ مَرْكَبٌ وَطِیْءٌ، آفَةُ الرَّاْيِ الْهَوٰی، وَالْعَجْزُ مِفْتَاحُ الْفَقْرِ، وَخَیْرُ الْاُمُوْرِ الصَّبْرُ، وَحُسْنُ الظَّنِّ وَرْطَةٌ، وَسُوْءُ	سب سے افضل اشیاء وہ ہیں جو بلند ترین ہوں اور لوگوں میں سے بلند ترین بادشاہ ہیں اور سب بادشاہوں سے افضل وہ ہے۔ جس کا فیض سب سے زیادہ اور عام ہو۔ اور زمانوں سے بہتر وہ ہے جو سرسبز و شاداب ہو اور بہترین خطیب وہ ہے جو سب سے سچا ہو۔ سچائی باعثِ نجات ہے اور جھوٹ باعث سقوط۔ ہٹ لڑائی جھگڑے کی بنیاد ہے۔ ارادے کی پختگی ایک دشوار اور سخت سواری ہے اور عاجزی ایک مسکین اور پامال مرکب ہے۔ دل کی خواہش

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الظَّنِّ عِصْمَةٌ، اِصْلَاحُ فَسَادِ الرَّعِيَّةِ خَيْرٌ مِنْ اِصْلَاحِ فَسَادِ الرَّاعِيْ مَنْ فَسَدَتْ بِطَانَتُهُ كَانَ كَالْغَاصِّ بِالْمَاءِ، شَرُّ الْبِلَادِ بِلَادٌ لَا اَمِيْرَ بِهَا، شَرُّ الْمُلُوْكِ مَنْ خَافَهُ الْبَرِيْءُ، اَلْمَرْءُ يَعْجِزُ لَا الْمَحَالَةُ، اَفْضَلُ الْاَوْلَادِ اَلْبَرَرَةُ، خَيْرُ الْاَعْوَانِ مَنْ لَمْ يُرَاءِ بِالنَّصِيْحَةِ، اَحَقُّ الْجُنُوْدِ بِالنَّصْرِ مَنْ حَسُنَتْ سَرِيْرَتُهُ، يَكْفِيْكَ مِنَ الزَّادِ مَا يُبَلِّغُكَ الْمَحَلَّ، حَسْبُكَ مِنْ شَرٍّ سَمَاعُهُ، اَلصَّمْتُ حُكْمٌ وَقَلِيْلٌ فَاعِلُهُ، اَلْبَلَاغَةُ الْاِيْجَازُ، مَنْ شَدَّدَ نَفَّرَ وَمَنْ تَرَاخٰى تَاَلَّفَ۔

رائے کے لیے آفت ہے۔ اور عاجزی مناجی کی چابی ہے۔ صبر کرنا سب سے بہتر بات ہے۔ حسنِ ظن ایک بھنور اور ہلاکت ہے۔ اور بدگمانی بچاؤ ہے۔ رعایا کے فساد کی اصلاح کرنا راعی یعنی امیر اور حاکم کے فساد کی اصلاح سے بہتر ہے۔ جس کے دوست اور ساتھی بگڑ جائیں، اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جسے پانی سے اچھو لگ جائے۔ بدترین ملک وہ ہے، جس میں کوئی امیر نہ ہو۔ اور بدترین بادشاہ وہ ہے۔ جس سے بے گناہ خوف کھائیں۔ انسان عاجز ہو جاتا ہے۔ مگر حیلے عاجز نہیں آتے۔ فرماں بردار اولاد بہترین اولاد ہے اور بہترین مددگار وہ ہیں جو خیرخواہی اور نصیحت میں ریا نہ برتیں۔ فتح پانے کا زیادہ حق دار وہ لشکر ہے جس کی نیّت اچھی ہو۔ تیرے لیے اتنا زادِ راہ ہی کافی ہے، جو تجھے منزلِ مقصود تک پہنچا دے۔ بُرائی کا سننا ہی تیرے لیے کافی ہے۔ خاموشی ایک حکمت ہے، مگر اس کو اختیار کرنے والے بہت تھوڑے ہیں۔ بلاغت ایجاز کا نام ہے۔ جو شخص سختی اور تشدّد کرتا ہے۔ وہ لوگوں کو بھگا دیتا ہے اور جو نرمی برتتا ہے۔ وہ اپنی طرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مائل کر لیتا ہے۔

کِتابَۃ

اُدَبا کتَابۃ سے مراد صِناعتِ مراسلہ نگاری لیا کرتے ہیں۔ لیکن چوں کہ اس معنی میں کتابت بذریعہ نقوش ادا کی جاتی ہے۔ جنھیں خط کہتے ہیں۔ اس لیے مناسب ہے کہ ہم یہاں خط عَرَبی کی نشأۃ (پیدائش) کا تھوڑا سا حال بیان کر دیں۔

خطِ عَرَبی کی ایجاد

خطِّ عَرَبی کے سِلسلے کا پہلا حلقہ قدیم خطِّ مصری ہے۔ خطِ فینیقی[۱] اسی سے مشتق ہوا۔ اور پھر فینیقی سے خطِّ آرامی[۲] اور خطِ مُسنَد اور اس کی مختلف قسمیں، مثلاً خطِّ صفوی، ثمودی، لحیانی پیدا ہوئے جو عَرَب کی شمالی جانب رائج تھے اور اسی سے خطِّ حمیری نکلا جو جنوبی اطراف میں استعمال ہوتا تھا۔

اہلِ فرنگ کی رائے

یہاں سے راویانِ عَرب اور باحثین فرنگ کی رائیں مختلف ہو گئی ہیں۔ باحثین فرنگ کہتے ہیں کہ خطِّ آرامی سے جو خط پیدا ہوئے اُن میں سے خطِّ نبطی[۳] اور سُریانی بھی ہیں اور خطِّ نبطی کے حروف میں

---

[۱] فینیقی لوگ سرزمین کنعان میں بستے تھے جو بحر ابیض کے کنارے پر کوہ لبنان کے بالمقابل تھی۔ ۱۲ [۲] آرام سے مراد وہ قدیم سامی قومیں ہیں جو ملک عرب کے شمال میں فلسطین شام اور عراق میں سکونت پذیر تھیں۔ ۱۲ [۳] مملکت اَنباط پہلی صدی قبل مسیح میں شمالی حجاز سے نواح دمشق تک پھیلی ہوئی تھی۔ یعنی وہ لوگ مدین، خلیج عقبہ، حجر، فلسطین اور حوران پر قابض تھے۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتّصال ظاہر ہوتا ہے اور اسی سے اہلِ حیرہ و انبار نے اپنے خطِّ نسخی کو لیا ہے جو ان کی طرف منسوب ہے اور پھر ان دونوں سے اہلِ حجاز تک پہنچا اور دوسرے خط یعنی سُریانی کی ایک قسم سَطرنجیلی سے عَربوں نے اپنا خطِ کوفی اخذ کیا۔

راویانِ عَرب جو قبل از اسلام گزرے یا بعد از اسلام پیدا ہوئے، سب یہی کہتے ہیں کہ عربوں نے اپنا خطِّ حجازی اہلِ حیرہ و انبار سے لیا ہے اور انھوں نے کِندہ[1] اور نَبطؔ[2] سے اخذ کیا ہے اور انھوں نے اسے خطِّ مُسند سے نقل کیا اور ہماری رائے بھی یہی ہے اور اس کے کئی اسباب ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ اب جدید انکشافات سے نبط کی سرزمینوں اور اُن کی شمالی اطراف میں خط مُسند کی فروع کا پتہ مل گیا ہے۔ ان میں سے ایک یعنی خط صفوی کو اپنی اصل فینیقی سے انتہا درجے کی مشابہت ہے۔ علاوہ ازیں یہ وجہ بھی ہے کہ خطِّ مُسنَد میں حروف رِدف یعنی

---

[1] اس کی تائید حضرتِ ابن عبّاس کے اس قول سے ہوتی ہے جو انھوں نے خطِّ عربی کی اصلیّت کے متعلق بیان کیا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قریش نے خط حرب بن امیّہ سے سیکھا اور اُس نے عبداللہ بن جدعان یا بشر بن عبدالملک سے جو حاکم دومۃ الجندل اکیدر کا بھائی تھا اور ان دونوں نے اہل حیرہ اور انبار سے اور انھوں نے ایک ایسے شخص سے سیکھا تھا جو ان کے پاس یمن سے آیا تھا اور کندہ میں سے تھا۔ ۱۲

[2] اس کا پتہ مسعودی اور ابن الکلبی کی روایت سے ملتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ بنی محصن بن جندل بن یعصب بن مدین ہی وہ لوگ ہیں۔ جنھوں نے کتابت کو رواج دیا ہے۔ اس سے (ان کی مراد نبط ہیں)۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وهاك جدولاً يبين لك نشأة هذه الخطوط المختلفة على رأى العرب :

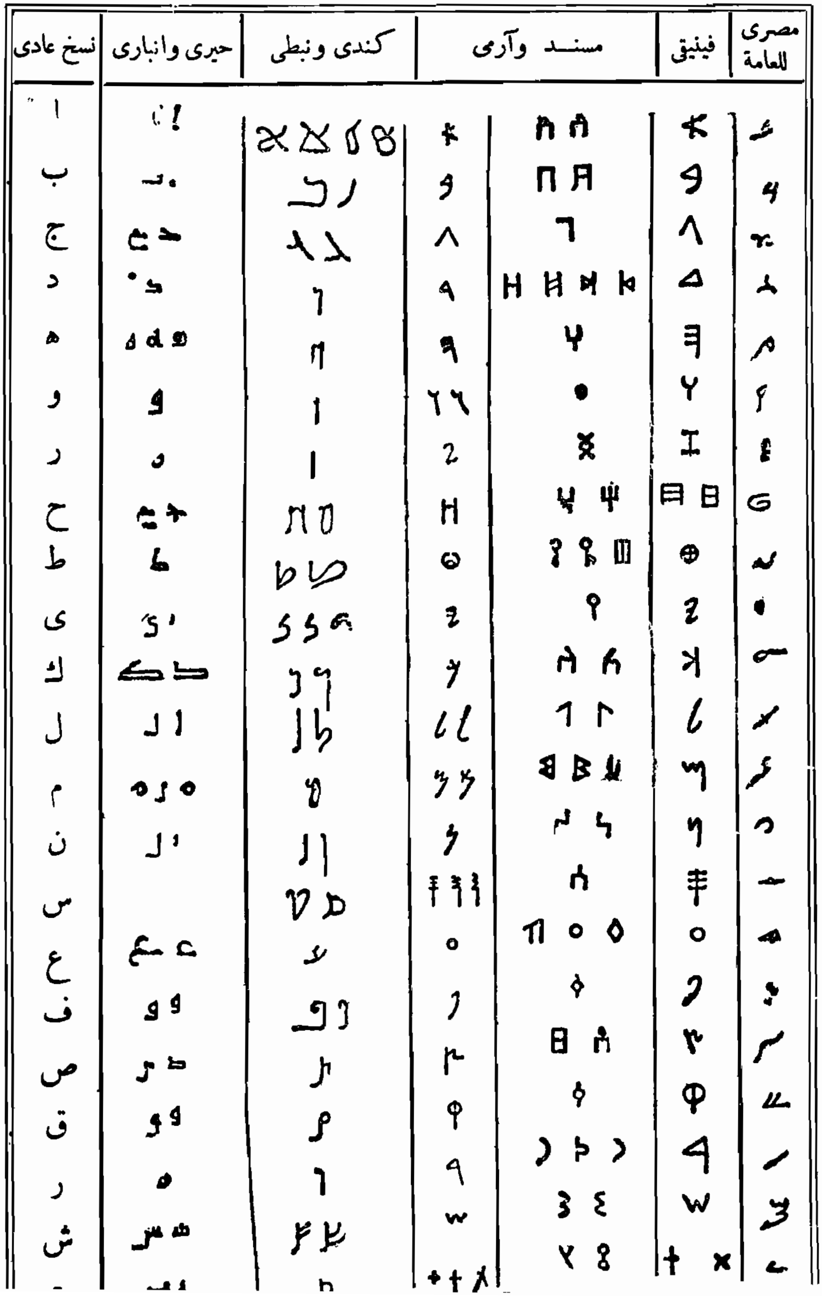

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثخذ ضظغ کا وجود ہے، مگر خط آرامی میں یہ حروف نہیں ملتے۔ نیز یہ وجہ بھی ہے کہ راویانِ عرب کا اس بات پر اجتماع و اتفاق ہے کہ خطِ عربی حیری اور انباری سے ماخوذ ہے اور وہ بوساطت کندہ و نبط خطِ مُسند سے ماخوذ ہے۔

خطِ کوفی جو کوفہ کو بسانے کے بعد مشہور ہوا تو یہ دراصل خطِ حجازی میں ہندسی اشکال اور ترتیب داخل کرنے سے پیدا ہوا ہے۔ اہلِ فرنگ کو جو شبہ پیدا ہوا اس کی بنیاد غالباً اس امر پر ہے کہ خطِ کوفی اور سطرنجیلی معابد، مساجد اور قصور وغیرہ کے کتبوں میں بہ کتابت جلی عام طور پر استعمال ہوتے رہے ہیں اور بہ لحاظ زینت و خوب صورتی دونوں میں کمال مشابہت ہے۔

اہلِ فرنگ کی رائے کے مطابق خطِ عربی کا سلسلہ

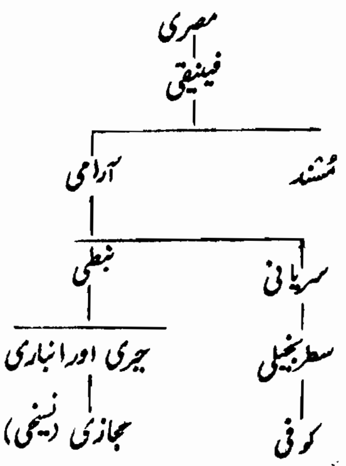

راویانِ عرب کی رائے کے مطابق خطِ عربی کا سلسلہ

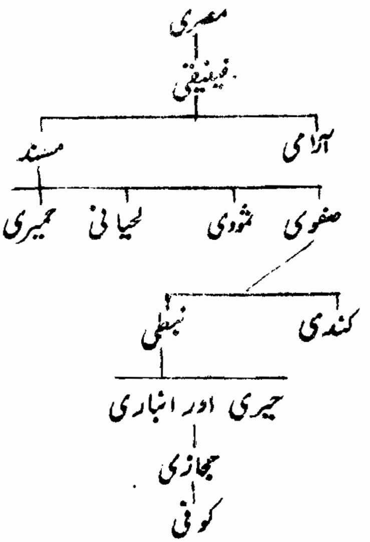

جدول جس سے عرب کی رائے کے مطابق مختلف خطوط کی نشأۃ کا پتہ ملتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ائل وفنون کی کتابتہ

اب رہ گئی کتابت بمعنیٔ مُکاتبہ و مراسلہ نگاری تو یہ ہر متمدّن و مہذّب قوم کے لیے ضروری اور لازم ہوتی ہے جو ایک منظّم حکومت رکھتی ہو اور اس میں متعدّد محکمے اور صیغے قائم ہوں اور انواع و اقسام کی صناعات جاری ہوں۔ تجارت ہر طرف پھیلی ہوئی ہو، زراعت ترقی پر ہو اور طرح طرح کے علوم و فنون کا رواج ہو۔ ان میں سے بعض امور جنوبی جانب تَبَابِعہ یعنی شاہان یمن کی حکومت میں کافی و وافی طور پر موجود تھے اور شمالی جانب مناذرہ اور غسانیوں کی حکومتوں میں بھی ان امور کا وجود منقول ہوتا چلا آیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شاہانِ تبع کے زیر اثر ممالک میں قدیم الایّام سے خطِ مُسند حمیری رائج تھا اور شاہانِ مناذرہ و غساسنہ کے ممالک میں خطِ اَنباری حیری کا رواج تھا۔ مگر حقیقت میں ہم تک صرف وہ چند معلومات ہی پہنچے ہیں جو ان قوموں کے آثارِ عتیقہ یعنی کھنڈرات، پانی کے بندوں، بعض مدفون پتھروں اور قبروں کے کتبوں سے حاصل ہوئے۔ نہ اُن کے رسائل ہم کو ملے اور نہ ان کے علوم و فنون اور دین کی کتابیں ہم تک پہنچیں۔ اس لیے کہ ان لوگوں کا زمانہ بہت قدیم ہے اور تا حال اس کے آثار قدیمہ کے متعلق بحث و تفتیش پایہ تکمیل کو نہیں پہنچی۔ ممکن کہ آئندہ زمانے میں اُن کے حالات پر روشنی پڑ سکے۔

جاہلیت کے مراسلہ نگار

تاریخ بھی ہمیں کسی مراسلہ نگار کا حال نہیں بتلاتی۔ صرف اتنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پتہ ملتا ہے کہ لقیط بن یعمر ایادی ، اور عدی بن زید عبادی[۱] اور اس کا بیٹا کسریٰ کے مترجم اور مراسلہ نگار تھے ۔

بدوی کتابت ناواقفہ

اب باقی رہ گئے جزیرہ عرب کے وسطی علاقے کے باشندے جو تمام بادیہ نشین تھے اور اُن میں تمام مُضَری اور کچھ قحطانی قبائل تھے ، تو وہ سب اُمّی تھے ، اور یہ مسلّم ہے کہ انھوں نے زمانۂ جاہلیت کے آخری حصّے میں خط سیکھنے کے بعد ہی کتابت انشائیہ سے واقفیت پیدا کی ہے اور اس بارے میں اُن سے صرف اسی قدر منقول ہے کہ وہ لوگ اپنے خطوط و مکاتیب کے شروع میں بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ (اے اللہ تیرے نام نامی سے شروع کرتا ہوں) اور مِنْ فُلَانٍ اِلٰی فُلَانٍ (فلاں شخص سے فلاں شخص کی طرف لکھا جاتا ہے) اور اَمَّا بَعْدُ (اس کے بعد واضح ہو) لکھا کرتے تھے ۔ اور سلطنت بمعنیٰ مذکور اُن میں شیوعِ اسلام کے بعد ہی قائم ہوئی اور اسلام ہی کی بدولت اُن میں خط اور کتابت کی اشاعت ہوئی ۔

کتابۃ و تصنیف

چوں کہ ہر قوم کے علوم خصوصاً علوم لسانی ۔ ادیبوں کے افکار اور شعرا کے خیالات کی تکوین میں اثرِ عظیم پیدا کرتے ہیں اور زبان کی درستی اور مواد لغت کے اضافے میں ان کی خاص تاثیر ہوتی ہے ،

---

[۱] عبادی منسوب ہے عِبَاد (بر وزن کتاب) کی طرف اور وہ مختلف عرب قبائل کے لوگ تھے ۔ جنھوں نے عیسائیت کو قبول کر لیا تھا اور سب حیرہ میں بستے تھے ۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ان علوم کی کتابت و تحریر ایک مستقل قسم ہے، جسے کتابۃ تدوین کہتے ہیں۔ اس لیے مناسب ہے کہ اُن علوم کے موضوعات سے روشناس کیا جائے اور تاریخ الادب میں ان علوم کی نشأۃ کا ایک خلاصہ سا درج کر دیا جائے۔

عَرب کے عُلوم و فنُون

یہ مُسلّم ہے کہ مختلف علوم اور صناعات قوموں کی حضارت اور تمدّن کو لازم ہوا کرتے ہیں اور ان علوم و فنون کو تمدّن کے ساتھ پوری پوری مناسبت ہوتی ہے۔ عرب میں بھی ایسی قومیں گزری ہیں، جو صاحب تمدّن و حضارت تھیں اور ان کی عظیم سلطنتیں، تاریخ کی قدامت اور آثار باقیہ اس امر کی شہادت دیتے ہیں۔ ان میں سے شاہانِ تُبّع یمن میں حکمران تھے۔ اور خاندانِ منذر و غسّان کے بادشاہ شمال میں حکومت کرتے تھے۔ اس سے گمان ہوتا ہے کہ عَرب کی جنوبی اور شمالی اطراف میں زمینوں کو سیراب اور شہروں کو آباد کرنے کے متعلق انجینئرنگ کا فن اور حساب، طبّ، بیطاری، اور زراعت وغیرہ جیسے ضروری علوم و فنون یقیناً رائج اور کتابوں میں مدوّن ہوں گے۔ اگرچہ زمانہ نے ہمارے لیے ان میں کوئی چیز بھی محفوظ نہیں رکھی۔

بادیہ نشین عَرب اگرچہ اُمی تھے اور حضارت و تمدّن کو پسند نہ کرنے اور اہلِ صناعات کو گھٹیا سمجھتے تھے۔ لیکن انھیں بھی ایسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تجربوں کے بغیر کوئی چارہ کار نہ تھا جو لق و دق بیابانوں اور راستوں کا نشان نہ رکھنے والے صحراؤں اور ریگستانوں میں ان کے مفید مطلب امور کی طرف راہ نمائی کریں، تاکہ انھیں ایسے امور کا علم ہو جائے جن سے ان کی اور اُن کے مویشیوں کی صحت برقرار رہ سکے اور ان کی پوشیدہ باتوں پر اطلاع ہو سکے اور ان کے فخریہ کارنامے مدوّن ہو جائیں۔ نیز انھیں یہ علم ہو جائے کہ بارش کب ہوتی ہے اور اپنوں اور غیروں میں تمیز کیسے ہو سکتی ہے۔ ان امور کے پیشِ نظر ان لوگوں میں ستارہ شناسی، ضروری طب، انساب و اخبار، وصف ارض، فِراست، عیافہ، قیافہ، کہانت، عرافہ، زجر اور قرضِ شعر کے علوم عام طور پر رائج تھے۔

علم النجوم

عِلْمُ النُّجوم:- (یعنی علم ستارہ شناسی) اس سے مراد ستاروں کے حالات کا جاننا ہے۔ مثلاً اُن کے طلوع و غروب، رنگ اور چھتّر، ان کے مقامات اور قرانات (یعنی ایک برج میں جمع ہونا) ان کی انفرادی اور اجتماعی صورتیں، اور وہ باتیں جو امور مذکورہ سے ربط اور تعلق رکھتی ہیں۔ جیسے گرمی اور سردی، بارشیں اور آندھیاں، موسم کا اعتدال اور نتارج حیوانات اور دیگر امور جن کی انھیں حاجت ہوتی اور ضرورت مجبور کرتی اور وہ لوگ اس علم میں باقی تمام علوم کی نسبت زیادہ ماہر تھے اور خواص سے پہلے ان کے عوام ان امور سے آگاہ

---

[1] اصمعی کہتا ہے کہ ایک بدّو اپنے خیمے میں بیٹھا تھا اور اس کی لڑکی باہر کھڑی تھی

باقی بر صفحہ ۷۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتے تھے۔ کیوں کہ برّی اور بحری سفروں میں وہ ان سے مدد لیتے اور راہ یاب ہوتے تھے اور خوش حالی و قحط سالی کے زمانے معلوم کرتے تھے۔ یہ علم کچھ تو انھوں نے اپنے ذاتی تجربے سے حاصل کیا تھا اور کچھ کلدانیوں سے سیکھا۔ کیوں کہ اُن لوگوں سے ان کا ملاپ تھا اور دونوں زبانوں میں بعض ستاروں اور برجوں کے نام بھی مشترک تھے۔ اس علم میں بَنو حارثہ بن کلب اور بنو مُرّہ بن ہمام شیبانی بہت مشہور تھے۔

طب و بیطرہ **طِبّ انسانی اور طب حیوانی** (یعنی بَیطاری) عرب کے اکثر لوگوں نے اس علم کی طرف بھی خاص توجہ کی تھی اور کچھ اپنی عقل خدا داد و مہارت اور ذاتی تجربوں سے اور کچھ دوسری قوموں سے سیکھا، اور اس کی دلیل یہ ہے کہ عَربی زبان میں کثرت سے امراض اور ادویہ کے نام موجود ہیں۔ علاوہ ازیں ظاہری و باطنی اَعضاء، ان کے مختلف اوصاف، اور ان کے دقیق اجزاء کا کثرت سے ذکر ہے۔ اُن کا علاج عموماً جڑی بوٹیوں سے ہوتا تھا اور کبھی جھاڑ پھونک اور

بقیہ صفحہ:۔ کہ اتنے میں بادل کی گرج سنائی دی۔ کہنے لگا بیٹی! کیا چیز نظر آتی ہے۔ کہنے لگی سیاہ رنگ کی گھٹا ہے اور درمیان سے سفید ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سفید پہلوؤں والی گدھی ہے۔ اتنے میں پھر گرج سنائی دی۔ کہنے لگا بیٹی! اب بادل کی کیا حالت ہے۔ کہنے لگی۔ لگا تار گرج رہا ہے۔ تمام اطراف سے نیچے جھکا ہوا ہے۔ بجلی پے درپے چمک رہی ہے۔ کہنے لگا ذرا کدال لاؤ۔ میں خیمے کے گرد نالی بنا لوں۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعویذ گنڈوں سے اور کبھی سینگیاں اور پچھنے لگا کر اور کبھی داغ دینے سے کام لیا کرتے تھے اور اس کے متعلق ان کی مثل آخِرُ الدَّوَاءِ الْکَیُّ (آخری علاج داغ دینا ہے) مشہور چلی آتی ہے۔ اس فن میں حارث بن کَلَدہ ثقفی اور ابن حذیم تیمی مشہور تھے۔

انساب **اَنْسَاب** : علم انساب سے قبائل کے باہمی تعلق اور قرابت کا حال معلوم ہوتا ہے اور اسی کے ذریعے فروع کو اصول کے ساتھ ملحق کر سکتے ہیں۔ اس علم کی ضرورت اس لیے پیش آئی تھی کہ ان لوگوں میں لڑائیاں کثرت سے ہوتی تھیں، اور باہمی قرابت کے باعث ہی وہ ایک دوسرے کی مدد کیا کرتے تھے۔ نیز یہ وجہ بھی تھی کہ ان کے قبائل جو مختلف جگہوں میں بستے تھے وہ کسی غیر شخص کے غلبہ کو اپنے اوپر پسند نہ کرتے تھے۔ علاوہ ازیں یہ سبب بھی تھا کہ وہ اپنے اسلاف کے کارناموں پر فخر کرنے کے دل دادہ تھے۔ اسی لیے اپنی نسبوں کو محفوظ رکھتے، اپنے بیٹوں کو سکھاتے اور ان کی حفاظت میں اپنی انتہائی کوشش صرف کر دیتے تھے دُغفَل بن حَنظلہ شیبانی، زید بن کَیّس نمری، اور ابن لسان الحُمّرہ اس فن میں خاص شہرت رکھتے تھے۔

اخبار و تا **اَخْبار و تَارِیخ اور قِصَص** :۔ یعنی گزشتہ لوگوں کے حالات معلوم کرنا۔ عرب کے لوگ اس باب میں صرف اپنے اسلاف اور آس پاس کے ان لوگوں کے حالات کو جانتے تھے جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نقل ہوتے چلے آتے تھے۔ علاوہ ازیں اپنی مشہور لڑائیوں کے حالات سے بھی واقفیت رکھتے تھے۔ مگر جس طرح اُمم قدیمہ کی اخبار کا حال ہے۔ اسی طرح ان کی خبریں بھی بعض صحیح ہوتیں، اور بعض خرافات۔ اُن میں سے اکثر خبریں جنھیں ہم کم نہیں کہہ سکتے۔ اُن کے اشعار، نثر اور امثال کے ذریعے ہم تک پہنچی ہیں، جیسے قصہ اصحاب فیل، جنگِ داحس و غبراء، حربِ بسوس[۱]، یومِ ذی قار[۲]، اور حربِ فجار۔

وصفِ ارض

وصفِ ارض: اس علم سے مراد یہ ہے کہ زمین کے ہر قطعے اور اُس کے قرب و جوار کے حالات سے واقفیت بہم پہنچائی جائے،

---

[۱] حربِ بسوس بکر و تغلب کے درمیان چالیس برس تک ہوتی رہی۔ اس کا سبب یہ تھا کہ قبیلۂ جرم کا ایک شخص جساس بن مُرّہ بکری کی خالہ بسوس تمیمیہ کے پاس بطور مہمان اُترا۔ اُس کی ایک اونٹنی بھی تھی جو تغلب کے سردار کلیب کے اونٹوں کے ساتھ چرنے لگی۔ کلیب بڑا قوی اور مغرور شخص تھا۔ اپنی چراگاہ میں دوسروں کے جانور چرنے نہ دیتا تھا۔ جب اس نے جرمی کی اونٹنی کو اپنے اونٹوں میں دیکھا تو اس کے تھنوں پر تیر مارا۔ وہ اونٹنی چیختی ہوئی اپنے مالک کے مکان کی طرف بھاگی۔ اونٹنی کے مالک نے اپنے میزبان سے شکایت کی۔ اس پر بسوس وَاذُلّاہ کہہ کر چلائی۔ جساس نے اپنی خالہ کی بے عزتی کو گوارا نہ کیا۔ اور موقعہ پا کر کلیب کو قتل کر ڈالا۔ اس پر دونوں قبیلوں میں جنگ شروع ہو گئی۔ ۱۲

[۲] ذی قار کوفے کے قریب ایک مقام ہے۔ یہاں بنی شیبان اور عجل ایرانیوں پر ایک جنگ میں غالب آئے اور یہ پہلی جنگ ہے۔ جس میں عربوں نے عجمیوں سے انتقام لیا۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور معلوم کیا جائے کہ اُس تک کیسے رسائی ہو سکتی ہے۔جس شخص نے اشعارِ عرب کے غزلیہ حِصّے پڑھے ہیں اور منازلِ محبوبہ کے کھنڈروں اور بقایا نشانات اور صیف و شتا اور موسم بہار کی منزلوں کے متعلق اُن کے اوصاف پر اطلاع پائی ہے اور اس امر میں غور کیا ہے کہ وہ لوگ ایک معمولی اور حقیر سے قطعۂ زمین کی حدود کو کس وقتِ نظر سے بیان کرتے ہیں کہ کسی عظیم مملکت کی حدود بھی اس احتیاط سے بیان نہیں کی جاتیں۔ تو اُسے معلوم ہو جائے گا کہ انھیں اپنی سرزمین کے حالات جاننے میں کیسی اعلیٰ مہارت تھی۔جس سے اُن کے ملک کے مختلف حصّوں کا جغرافیہ اور وہاں کے طبعی حالات معلوم کرنے میں فائدۂ تامہ حاصل ہوا۔

فراسة **فِراسَت**: فراست کا یہ مطلب ہے کہ انسان کی ہیئت، شکل و صورت، رنگ ڈھنگ، اور اقوال سے اس کے اخلاق و عادات اور فضائل و رذائل پر استدلال کیا جائے۔اس فن میں عرب کے بے شمار شخص کمال رکھتے تھے اور اس بارے میں اُن سے کئی نادر[1] باتیں منقول ہیں۔

---

[1] ان نوادر میں سے ایک یہ بھی ہے کہ نزار کے بیٹے (مُضَر، ربیعہ، ایاد، انمار) افعی جرہمی کے پاس اس خیال سے گئے کہ وہ اُن کے باپ کی میراث کے متعلق فیصلہ کر دے۔ راستے میں مضر نے ایک چری ہوئی گھاس دیکھی تو کہنے لگا اس گھاس کو چرنے والا اونٹ کانا ہے۔ ربیعہ نے کہا وہ ایک پہلو پر جُھک کر چلتا ہے۔ ایاد کہنے لگا وہ

باقی برصفحہ ۸۲۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیافہ **قِیَافَۃ**: قیافہ بھی فراست کی ایک قسم ہے۔جس میں قوتِ خیال، حافظہ اور تیزی ذہن کو خاص دخل ہوتا ہے اور اس سے مراد یہ ہوتی ہے، کہ قدموں کے نشان سے چلنے والے کا کھوج نکال لیا جائے یا کسی کی شکل و صورت اور اعضاء کی بناوٹ سے اس کی نسب کا حال معلوم کر لیں کہ کس قبیلے سے تعلق رکھتا ہے۔بعض اوقات عرب پہلی قسم کے قیافہ کو عِیَافَہ کے نام سے موسوم کیا کرتے ہیں۔اس فن میں اہل عرب کو ایسا

بقیہ صفحہ۱: دُم کٹا ہے۔انمار نے کہا وہ بدک کر بھاگا ہوا ہے۔تھوڑی دیر کے بعد انھیں ایک شخص ملا جو اپنا اونٹ تلاش کر رہا تھا۔انھوں نے اونٹ کے وہ تمام اوصاف جو اپنی فراست سے معلوم کیے تھے، اس شخص سے بیان کر دیے۔وہ ان سے اونٹ کا مطالبہ کرنے لگا۔اور افعی کے پاس پہنچ کر یہ معاملہ پیش کر دیا۔افعی نے کہا، جس اونٹ کو تم نے دیکھا نہ تھا اس کے اوصاف کیسے بیان کر دیے۔مضر نے کہا میں نے دیکھا تھا کہ وہ ایک طرف کی گھاس چرتا ہے اور دوسری طرف کو چھوڑتا جا رہا ہے۔جس سے میں نے معلوم کیا کہ وہ کانا ہے۔ربیعہ نے کہا اس کے پاؤں کا نشان صحیح تھا اور دوسرے کا ناقص۔اس سے معلوم کیا کہ وہ ایک پہلو پر جھک کر چلتا ہے۔ایاد کہنے لگا۔میں نے دیکھا تھا کہ اس کی مینگنیاں اکٹھی ہو کر پڑی ہیں۔اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ وہ دم کٹا ہے۔انمار نے کہا میں نے دیکھا تھا کہ وہ ایک جگہ گھنی گھاس کو چرتا ہے تو اُسے چھوڑ کر دوسری جگہ چلا جاتا ہے۔اس سے معلوم کیا، کہ وہ بدک کر بھاگا ہوا ہے۔یہ سُن کر جرہمی نے اونٹ والے سے کہا۔انھوں نے تیرا اونٹ نہیں دیکھا۔کہیں اور جا کر تلاش کرو۔پھر اُن سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ جب تمھاری فراست اس حد تک پہنچی ہوئی ہے تو اس فیصلے میں میری کیا ضرورت ہے۔۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کمال تھا کہ اُن کی بعض باتیں منجلۂ محالات معلوم ہوتی ہیں۔ مثلاً وہ لوگ اس فن کی بدولت مرد اور عورت، بُڈھے اور جوان، بینا، و نابینا، احمق اور دانا میں تمیز کر لیا کرتے تھے اور چند اشخاص کو دیکھ کر بیٹے کو باپ سے، بھائی کو بھائی سے، اور ایک رشتہ دار کو دوسرے رشتہ دار سے لاحق کرکے اجنبی کو معلوم کر لیتے۔ زمانۂ جاہلیت میں علم قیافہ کے جاننے میں بنو مُدلج[1] اور بنو لہب[2] خاص طور پر مشہور تھے اور صحرا نشین عربوں میں اب تک یہ علم باقی ہے

کہانت و عرافہ

کِہانۃ وعِرافۃ: ان دونوں سے مراد گمان سے غائب پر حکم کرنا ہے مگر کبھی ان میں یہ فرق بھی کیا جاتا ہے کہ آئندہ امور کو جاننا کہانت ہے اور گزشتہ امور کو بیان کر دینا عَرافۃ۔ اس بارے میں وہ لوگ گزشتہ امور سے آنے والے حوادث پر استدلال کیا کرتے تھے، اس وجہ سے کہ ان کے نزدیک دونوں میں کوئی خفی سی مشابہت، یا کوئی بعید مناسبت، یا کوئی دقیق سا ربط و تعلق موجود ہوتا۔ بہر حال ان کے جاننے والے کو کثرتِ تجربہ، تیزیٔ ذہن اور صحیح فراست کی ضرورت ہوتی ہے۔

کاہنوں کے متعلق عرب بڑے لمبے چوڑے اعتقاد رکھتے تھے۔ کیوں کہ ان کا خیال تھا کہ یہ لوگ غیب کی باتیں جانتے ہیں۔ چنانچہ اپنے کاموں میں اُن سے مشورہ لیا کرتے، لڑائی جھگڑے میں ان سے فیصلہ طلب کرتے۔ خوابوں کی تعبیریں دریافت کرتے اور امراض کا علاج

---

[1] کنانہ کا ایک قبیلہ ہے۔ ۱۲ [2] قبیلہ ازد کی ایک شاخ۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی کراتے تھے۔ اُس وقت کے کاہن مردوں میں سے شِق انمار اور سَطیح ذئبی بہت مشہور تھے، اور کاہن عورتوں میں سے طریفة الخیر[1]، اور سلمٰی[2] ہمدانیہ کا شُہرہ تھا۔ عرّافوں میں سے عرافِ نجد یعنی اَبلق اسدی اور عرّاف یمامہ یعنی رباح بن عجلہ خاص شہرت کے مالک تھے۔

زجر زَجْر :- جانوروں کی آوازوں، اور ان کی حرکات اور دیگر حالات سے قوّت خیالیہ اور اس کی توسیع سے آئندہ حوادث پر استدلال کرنے کو زجر کہتے ہیں۔ اس وقت بنو لہب، ابوذؤیب ہُذلی اور مُرّۃ الاسدی اس فن میں بہت مشہور تھے۔

عربوں میں بعض ایسے لوگ بھی تھے جو زجر اور کہانت جیسی باتوں میں اعتقاد نہ رکھتے تھے۔ مُرقّش شاعر اور لَبید بن ربیعہ اسی قسم کے لوگ تھے۔ چنانچہ لبید اس کے متعلق کہتا ہے:-

لَعَمْرُكَ مَا تَدْرِي الطَّوَارِقُ بِالْحَصٰى

وَلَا زَاجِرَاتُ الطَّيْرِ مَا اللّٰهُ صَانِعُ

(اے مخاطب تیری زندگی کی قسم ہے کہ نہ تو کنکر اور سنگریزوں سے فال لینے والی عورتیں جانتی ہیں اور نہ پرندوں کو اُڑا کر فال لینے والیں کہ خدا کیا کرنے والا ہے)

---

[1] عمرو بن عامر مزیقیاء کی بیوی جو شاہان یمن میں سے تھا۔ ۱۲

[2] قبیلۂ ہمدان کے سردار کی بیٹی۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نَظم

شِعر اور شُعَراء

شِعر

عرب۔ نزدیک

کلام کی دوسری قسم نَظم ہے اور عروضی اس کی یوں تعریف کیا کرتے ہیں کہ نَظم وہ کلام ہے، جسے قصدًا اور ارادۃً موزون اور مقفّٰی بنایا جائے اور اُن کے نزدیک نَظم اور شِعر دونوں ہم معنی لفظ ہیں۔ لیکن ادبائے محققین کے نزدیک شعر وہ فصیح اور موزون و مقفّٰی کلام ہے جو عموماً[1] کسی عجیب و غریب خیال کی صورت آرائی کرے۔ اور چوں کہ عام طور پر تخیل ہی شعر کا مادہ ہوتا ہے۔ اس لیے بعض اہلِ عَرب نے مجازی[2] طور پر ہر اس کلام پر بھی شعر کا

---

[1] کبھی اشعار میں ایسے حقائق کو بھی بیان کیا جاتا ہے۔ جن میں تخیل کو دخل نہیں ہوتا۔ جیسے پند و نصائح اور امثال کے اشعار میں ہوا کرتا ہے۔ ۱۲

[2] حضرت حسان کے لڑکے کو بھڑ نے کاٹ کھایا۔ آپ نے اس جانور کی شکل و شباہت دریافت کی، تو بچہ کہنے لگا کَاَنَّہٗ مُلْتَفٌّ فِیْ بُرْدَیْ حِبَرَۃٍ (وہ گویا دو مخطط چادروں میں لپٹا ہوا تھا) حضرت حسان کہنے لگے شِعْرٌ وَ رَبِّ الْکَعْبَۃِ (رب کعبہ کی قسم یہ شعر ہے) یہی وجہ ہے کہ ہمارے علماء ادب نے ایسی نثر مسجّع کو جس میں خیال بندی پائی جائے شعرِ منثور کہا ہے۔

باقی برصفحہ ۸۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اطلاق کیا ہے جو کسی خیالِ بدیع پر مشتمل ہو۔ خواہ اس میں وزن اور قافیہ موجود نہ ہو اور یہ معنی موجودہ اور متقدین اہلِ یورپ کی رائے کے موافق ہیں اور اہلِ منطق کی بھی یہی رائے ہے۔ کیوں کہ فن منطق کو یونانیوں سے لیا گیا ہے (جو یورپ کا ایک حصّہ ہے)

چوں کہ شعر ایک خاص نظام کے موافق وزن اور قافیہ کی **صورت** میں عجیب اور خوش آئند تخیلات کا پیکر لیے ہوئے نمودار ہوتا ہے، اس لیے نفس انسانی میں اس کی تاثیر اس طرح ہوتی ہے کہ اس کے وجدان و شعور کو بسط و قبض اور ترغیب و ترہیب کے لحاظ سے اُبھارتا اور اشتعالک دلاتا ہے۔ ایسا نہیں ہوتا کہ وہ فکرِ انسانی کو کسی دلیل و حجّت یا برہان عقلی سے قائل کر دے۔ یہی وجہ ہے کہ میلانات کو اُبھارنے اور احوال کی تصویر بنانے میں اس کا اثر نہایت اچھّا ہوتا

بقیہ صفحہ ۸۵: جیسے مقامات ہمدانی، حریری، رسائل قاضی فاضل، اور نسیم الصبا وغیرہ کتب میں ہے۔ کفارِ عرب میں سے بعض معاندین نے جو قرآن کو شعر اور نبی کریم صلعم کو شاعر کہا ہے تو محض عناد یا حیرت و دہشت کے باعث کہا ہے۔ کیوں کہ جس طرح وہ لوگ قرآن کو شعر کہتے تھے۔ اسی طرح اُسے سحر و کہانت اور پہلے لوگوں کے قصے کہانیوں سے بھی تعبیر کرتے تھے۔ ۱۲ منہ یہیں سے اس شبہ کی وجہ ظاہر ہو جاتی ہے جو ہمارے اُن ادبائے عصر کو پیش آیا۔ جنھوں نے ادبیات یورپ کا مطالعہ کیا ہے۔ یعنی انھوں نے شعر حقیقی کے متعلق اہل عرب کے مذہب کو اہل یورپ کے مذہب کے ساتھ خلط ملط کر دیا ہے۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ مگر حقائق نظریہ میں اس کی تاثیر نہیں ہوتی اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ نفس انسانی خوب صورت محسوس اشیاء کی صورتوں اور ان واضح تصوّرات سے جو محسوسات سے منتزع ہوں۔ بہت محظوظ ہوتا ہے۔ کیوں کہ محسوسات یا اُن کے تصوّرات میں اُسے کوئی مشقت نہیں ہوتی اور نہ اس امر سے اُسے کد و کاوش کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور جب اس کے ساتھ وزن و قافیہ کا نغمہ مل جائے جسے سُر کی یکسانی اور راگ کی تاثیر سے انتہائی مشابہت ہے اور بے سمجھ آدمیوں کو بھی وجد اور طرب میں لے آتا ہے تو پھر اس کی تاثیر کا کیا ٹھکانا۔

عرب کے طور پر شا کی و

عرب فطرتی طور پر شاعر واقع ہوئے ہیں۔ کیوں کہ ان کی بدویانہ زندگی اور بود و باش کی حالت تربیت خیال سے پوری مناسبت رکھتی ہے۔ بدوی چوں کہ آزاد منش اور ذاتی معاملات میں خود مختار ہوتا ہے اور کسی ذِلّت آمیز غلبے، نظری قوانین، یا حاکم جابر کے سامنے جھکتا نہیں، اس کے احکام پر وجدان کا غلبہ ہوتا ہے اور بطریق شعور ہی اس تک پہنچتا ہے۔ وہ پاک و صاف مٹی کی سر زمین میں بستا ہے۔ ایک ایسے قطعہ زمین پر جو سپاٹ ہے۔ جس کے اطراف و جوانب مجلّی ہیں۔ جہاں جنگلی جانوروں اور پرندوں کی کثرت ہے، اور ایسی فضا میں رہتا ہے۔ جس کی ہوا صحت بخش ہے۔ ایسے آسمان کے نیچے جس پر غبار اور گرد کا نام نہیں۔ اس کے ستارے چمک رہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں سورج کامل آب و تاب سے روشن ہوتا ہے اور چاند پوری ضیا باری کرتا ہے۔ یہ تمام امور اس کے سامنے مناظرِ ہستی کو عیاں اور عالمِ موجودات کو واضح کر دیتے ہیں اور اس کے تخیل کو ایسا مواد مل جاتا ہے۔ جس کا پانی کبھی کم نہیں ہوتا اور اس کا سرچشمہ کبھی نہیں سوکھتا اور وہ اِن امور کے ذریعہ ہر وادی میں پہنچتا ہے۔ اور ہر مراد تک اس کی رسائی ہوتی ہے اور یہ امور اس کی نعت اور فصاحت زبان کے لیے سب سے قوی مُعاوِن اور سب سے بڑے مددگار بنتے ہیں۔

شعر کا مرتبہ وجود میں

انسان اس بات کو طبعی طور پر معلوم کر سکتا ہے کہ شعر کا وجود نثر سے متاخّر ہے۔ کیوں کہ ہر مقیّد کا درجہ مطلق کے بعد ہوتا ہے۔ اور اگر نثرِ مرسل اور شعر میں کوئی واسطہ ہو سکتا ہے تو وہ سجع ہے کیوں کہ اس کے فقرے ایک دوسرے کے برابر لائے جاتے ہیں، اور قافیہ کا التزام بھی ہوتا ہے اور اُسے گا کر پڑھنے کی رغبت بھی ہوتی ہے، جیسا کہ چھوٹے بچوّں میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے۔ اس سے یہ خیال ہوتا ہے کہ ابتداء میں کسی ایسے شخص سے جو سجع کو گا کر پڑھتا ہوگا۔ کسی آسان سے وزن میں (جسے رجز بیان کیا جاتا ہے) دو ہلکے سے وزن کے ہموزن سجع بن گئے ہوں گے۔ اُسے یہ پسند آئے تو ان کے ساتھ کچھ اور فقرے ملا کر شعر کا ایک قطعہ مکمّل ہو گیا ہوگا۔ جسے ہر سُننے والے نے پسند کیا اور اس میں اس کی نقل کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور انھیں گا کر پڑھنے لگے۔ اس طرح مقطّعات[1] اور چھوٹے چھوٹے ارجوزے[2] وجود میں آئے، جن کے ذریعہ وہ اپنے اونٹوں کو چلاتے اور اپنے مکارم کو شمار کرتے تھے۔ پھر جب ان میں ملکہ شعر گوئی راسخ ہو گیا اور اس کے اغراض و مقاصد وسیع ہو گئے تو مختلف قسم کے اوزان پیدا ہوئے اور قافیوں میں طول دیا جانے لگا اور قصائد کہنے لگے۔

اولیت شعر — چوں کہ عرب کے متقدمین اہلِ حضر کا زمانہ بہت ہی قدیم ہے، اور بادیہ نشینوں میں اُمّیّت غالب تھی۔ اس لیے دوسری قوموں کی طرح اہلِ عرب میں بھی ابتداءِ شعر کا زمانہ معلوم نہیں ہو سکا اور نہ یہ پتہ چل سکا کہ پہلے شعر کس نے کہا۔ بلکہ ان ازمنۂ گزشتہ اور اعصارِ بعیدہ میں جو کچھ کہا گیا۔ اس میں سے کچھ بھی ہم تک نہیں پہنچا۔ البتہ ہجرت سے پہلے دوسری صدی کے نصفِ ثانی میں جو کچھ کہا گیا، اس میں سے قدرِ قلیل معلوم ہو سکا ہے۔ جسے راویانِ لغت نے بیشتر اس کے کہ وہ بھی پہلے کلام کی طرح ضائع ہو جائے مدوّن کر کے

---

[1] مقطعہ یا قطعہ ان اشعار کو کہتے ہیں جو قصیدے سے کم ہوں اور قول راجح کے مطابق قصیدہ وہ ہے۔ جس میں کم از کم سات شعر ہوں۔ زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ ۱۲ [2] ارجوزہ اس نظم کو کہتے ہیں جو بحرِ رجز میں لکھی جائے۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محفوظ کر لیا۔ لیکن وہ اشعار جو حضرت آدم[1]، ابلیس[2]، ملائکہ[3]، جنوں[4]، اور عرب بائدہ[5] کی طرف منسوب ہیں تو وہ سب جعلی ہیں اور خرافات سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے اور بعض غفلت شعار راویوں کی روایت

---

[1] مثلاً وہ قطعہ جس کی ابتداء اس شعر سے ہوتی ہے: تَغَیَّرَتِ الْبِلَادُ وَمَنْ عَلَیْهَا۔ فَوَجْهُ الْاَرْضِ مُغْبَرٌّ قَبِیْحٌ (تمام مُلک اور اس میں بسنے والے متغیر ہو گئے۔ اور سطح زمین غبار آلود اور قبیح دکھائی دیتی ہے۔ ۱۲

[2] ابلیس کی طرف جو قطعہ منسوب ہے اس کا ابتدائی شعر یہ ہے ؎ تَنَحَّ عَنِ الْبِلَادِ وَسَاكِنِیْهَا۔ فَفِی الْفِرْدَوْسِ ضَاقَ بِكَ الْفَسِیْحُ (اس مُلک اور اس کے رہنے والوں سے یکسو ہو جا۔ کیوں کہ جنت میں تیری لیے وسیع اور کشادہ جگہ بھی تنگ ہو گئی)۔ ۱۲

[3] فرشتوں کی زبان سے شعر ذیل نقل کیا جاتا ہے ؎ لِدُوْا لِلْمَوْتِ وَابْنُوْا لِلْخَرَابِ۔ فَكُلُّكُمْ یَصِیْرُ اِلَى الذَّهَابِ (موت کے لیے جنو اور ویران ہونے کے لیے تعمیر کرو۔ کیوں کہ تم سے ہر ایک یہاں سے چلا جائے گا۔ ۱۲

[4] جنوں کی طرف یہ شعر منسوب ہے ؎ اَلْخَیْرُ اَبْقٰی وَاِنْ طَالَ الزَّمَانُ بِهٖ ۔ وَالشَّرُّ اَخْبَثُ مَا اَوْعَیْتَ مِنْ زَادِ (بھلائی کو سب سے زیادہ بقا حاصل ہے خواہ اس پر عرصہ دراز گزر جائے۔ اور برائی سب سے بُرا اور ناپاک توشہ ہے جو تم نے جمع کیا۔ ۱۲

[5] مرثد بن سعد کہتا ہے۔ جس کے متعلق ان کا خیال ہے کہ حضرت ہود علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھا ؎ عَصَتْ عَادٌ رَسُوْلَهُمْ فَاَمْسَوْا ۔ عِطَاشًا مَا تَبُلُّهُمُ السَّمَاءُ (قوم عاد نے اپنے رسول کی نافرمانی کی، تو وہ پیاسے ہو گئے۔ آسمان انھیں سیراب نہیں کرتا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں پوشیدگی سے داخل کر دیے گئے ہیں۔ کیوں کہ ان کی بناوٹ ناقص ہے۔ الفاظ رکیک ہیں اور معنی بھی کچھ اچھے نہیں اور جس زبان میں یہ شعر منظوم ہیں، وہ اس وقت کی رائج مضری زبان سے مشابہت نہیں رکھتی۔ غالباً راویانِ کلام نے یہ دیکھ کر کہ لوگوں میں نامعلوم شئے کو جاننے کی بڑی خواہش ہوتی ہے اور عجیب و غریب امور سے شغف رکھتے ہیں اور خیال پیمائی کرنا چاہتے ہیں، یہ جعلی اشعار گھڑ لیے ہوں گے۔

دوسری صدی ما قبل از ہجرت کے وسطی عہد سے جن اشعار کی صحیح روایت صحیح طور پر ہم تک پہنچی ہے۔ اُن کے مطولات میں سے قدیم ترین اشعار مہلہل بن ربیعہ تک پہنچتے ہیں اور مقطعات میں سے قدیم ترین اشعار ایسے اشخاص تک پہنچتے ہیں جو شائد مہلہل سے زیادہ عرصہ پہلے نہیں گزرے۔ جیسے عَنْبَر بن عَمْرو بن تَمِیْم، اور دُوَید بن زَید بن نَہْد اور اَعْصُر بن سَعْد بن قَیس عَیْلَان اور زُہَیر بن جَنَاب الکَلْبِی اور اَفْوَہ اَوْدِی اور اَبُو دُوَاد اِیَادِی۔

کہتے ہیں کہ اوائل عرب اپنی حاجت اور ضرورت کے مطابق صرف چند اشعار ہی کہا کرتے تھے۔ مہلہل بن ربیعہ تغلبی پہلا شخص ہے، جس نے قصائد نظم کیے اور اپنے بھائی کُلَیب کے قتل ہونے کے بارے میں جنگی واقعات کا ذکر کیا اور یہ پہلا شخص ہے، جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ۳۰ اشعار کا ایک قصیدہ مروی ہے۔ اس کے بعد پھر دوسرے شعراء مثلاً امرئ القیس، علقمہ اور عبید نے اس کی پیروی کی اور شعر کو اس کی موجودہ صورت میں ہمارے سامنے پیش کیا اور یہ بات معقول اور قابل تسلیم ہے کہ شعر کی موجودہ صورت یعنی اس کے اوزان کی گونا گونی، قوافی کا طول، تعددِ اغراض، اختلافِ اسالیب لطافتِ استعارہ، تشبیہات کی پسندیدگی، اور کنایات کی دقت محض مہلہل، امرئ القیس، اور طرفہ وغیرہم کی کوششوں سے ناگہانی طور پر حاصل نہیں ہوئی بلکہ ضروری ہے کہ ان سے پہلے بھی کئی ایسے شاعر گزرے ہوں۔ جنھوں نے شعر کو سجع سے رجز کی طرف اور مقطعات سے قصائد کی طرف منتقل کیا ہو اور پہلے شعر کو صرف ایک ہی غرض کے لیے کہا ہو مگر بعد ازاں مختلف اغراض میں استعمال کرنے لگے ہوں اور مہلہل سے پہلے کئی سو سال میں کانٹ چھانٹ کرکے اس کی اصلاح کی ہو۔ اور اُسے پُر تاثیر اور پختہ اور خوب بنا دیا ہو۔ امرئ القیس کا شعر ذیل اس کی شہادت دیتا ہے:۔

عُوجَا عَلَى الطَّلَلِ المُحِيلِ لَأَنَّنَا
نَبْكِي الدِّيَارَ كَمَا بَكَى ابْنُ خِذَامِ

(اے میرے دونوں دوستو ان تبدیل شدہ کھنڈروں پر دکے پاس) ٹھہرو، ممکن ہے کہ ہم دیار محبوب پر اس طرح روئیں۔ جس طرح ابنِ خذام رویا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنترہ کہتا ہے :-

هَلْ غَادَرَ الشُّعَرَاءُ مِنْ مُتَرَدَّمِ
أَمْ هَلْ عَرَفْتَ الدَّارَ بَعْدَ تَوَهُّمِ

(کیا پہلے شعرا نے کوئی قابلِ اصلاح جگہ چھوڑی ہے جس کی اصلاح کی جائے) بلکہ تو نے بڑی سوچ بچار کے بعد محبوب کے گھر کو پہچانا ہے (کیونکہ اس کے نشانات مٹ گئے ہیں)

زہیر[1] کہتا ہے :-

مَا أَرَانَا نَقُولُ إِلَّا مُعَارًا
أَوْ مُعَادًا مِنْ لَفْظِنَا مَكْرُورًا

(میں تو یہی خیال کرتا ہوں کہ ہم وہی اقوال کہتے ہیں جو دوسروں سے عاریت لیے ہیں۔ یا اپنے ہی الفاظ کو بار بار دہرائے جاتے ہیں)

پہلے شاعر نے ابنِ حذام کی طرف اشارہ کیا ہے، جو قبیلہ طی کا ایک شخص تھا اور اس سے پہلے دیارِ محبوبہ پر نوحہ کر چکا تھا۔ مگر ائمہ ادب نے اس کا کوئی شعر روایت نہیں کیا اور نہ اس شعر کے سوا کہیں اس کا تذکرہ سنا ہے۔ دوسرا شاعر یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس نے (شعر) اس وقت کہا۔ جب لوگ اس سے فارغ ہو چکے اور دوسروں کے لیے انھوں نے کچھ نہ چھوڑا، اور جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے، یہ

---

[1] العقد الفرید میں یہ قول کعب بن زہیر کی طرف منسوب کیا ہے ۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شخص امرئ القیس کا ہم عصر تھا۔ زہیر نے یہ کہا ہے کہ شعراء کے اکثر اقوال دوسروں سے مستعار ہیں۔

اشعار مرویہ کی کثرت — باوجودیکہ اُن جاہلی اشعار کا زمانہ جو روایتہً ہم تک پہنچے ہیں ۱۵۰ سال سے زائد نہیں اور مغازی اور فتوحات اسلامیہ میں بہت سے حفّاظِ اشعار مر چکے تھے۔ مگر پھر بھی آئمہ ادب نے کثیر التعداد شعراء کے کلام کو جمع کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ بیان کیا جاتا ہے کہ بعض حفاظ[۵۱] کو ہزار ہا قصائد و اراجیز یاد تھے، اور جہاں تک ہمیں علم ہے دنیا کی کسی قوم سے یہ امر مروی نہیں۔

عربوں میں کثرت شعرگوئی کا سبب — اہلِ عرب شعر گوئی میں دوسری قوموں پر محض اس لیے فوقیت لے گئے کہ وہ اُمّی لوگ تھے اور اپنی حکمت (آمیز باتوں) کو مدّون کرنے اور اپنے کارناموں کو ہمیشہ تک قائم رکھنے کے لیے انھوں نے پوست آہو پر لکھنے یا پتھّروں پر کھودنے کی طرف (کبھی) رجوع نہیں کیا اور اس بات نے ان میں کلام کو پسندیدہ اور عمدہ بنانے خوبی حفظ، اور روایت کلام کی مشقت برداشت کرنے کے اوصاف پیدا کر دیے تھے اور ان امور کے صورت پذیر ہونے کے لیے شعر سے زیادہ ممتاز کوئی چیز نہیں۔ اس لیے اُن لوگوں نے بقول جُمَحی (شعر کو اپنے علم کا دفتر اور اپنی دانائی کی انتہا اور غایت قرار

---

۵۱ جیسے حمّاد، اصمعی، خلف، ابوعمرو الشیبانی، اور ابوبکر خوارزمی وغیرہم۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دے رکھا تھا۔ اُسی سے اخذ کیا کرتے اور (بوقت ضرورت اُسی کی طرف رجوع کرتے تھے) اور اُسے وقعت و اعتبار کی غایت اور نگہداشت کی چوٹی پر نازل کیا تھا اور ایک شعر ہی قبیلے کو بلند مرتبے پر پہنچا دیتا اور دُوسرا اُسے پست کر دیتا تھا۔

لہ منجملہ اُن کے وہ قصہ ہے جو اعشیٰ شاعر کو آلِ محلق سے پیش آیا۔ جس کا ذکر ہم آگے چل کر کریں گے۔ اور اسی قسم کا وہ معاملہ ہے جو حضرت حسّان کو بنی عبدالمدان سے پیش آیا۔ جس کا قصہ یوں ہے کہ انھوں اپنے اس قول سے ان کی ہجو کی تھی ؎

لَا بَأسَ بِالْقَوْمِ مِنْ طُوْلٍ وَّمِنْ غِلَظٍ ۔ جِسْمُ الْبِغَالِ وَاَحْلَامُ الْعَصَافِيْرِ

(ان لوگوں کے لمبا اور موٹا ہونے میں تو کوئی ہرج نہیں۔ مگر ان کے جسم تو خچروں کے ہیں اور عقلیں چڑیوں کی) اس پر ان لوگوں نے کہا اے ابوالولید (حضرت حسان کی کنیت) بخدا تم نے ہمیں ایسا کر دیا ہے کہ اپنے جسموں (یعنی قد و قامت) کا ذکر کرتے ہوئے شرم محسوس کرتے ہیں۔ حالانکہ پہلے ان پر فخر کیا کرتے تھے۔ کہنے لگے جس بات کو میں نے بگاڑا ہے، ابھی اس کی اصلاح کیے دیتا ہوں۔ چنانچہ پھر یہ شعر کہے ؎ وَقَدْ كُنَّا نَقُوْلُ اِذَا رَأَيْنَا۔ لِذِيْ جِسْمٍ يُعَدُّ وَذِيْ بَيَانٍ ۔ كَاَنَّكَ اَيُّهَا الْمُعْطٰى لِسَانًا۔ وَجِسْمًا مِنْ بَنِيْ عَبْدِالْمَدَانِ (بلا شبہ ہماری یہ حالت تھی کہ جب کسی قابل ذکر جسیم اور فصیح البیان شخص کو دیکھتے تو کہا کرتے تھے کہ اے وہ شخص جسے زبان بھی عطا ہوئی ہے اور جسم بھی تم تو گویا بنی عبدالمدان سے ہو)۔

اسی قسم کا معاملہ حُطیئہ کو بنی انف الناقہ سے پیش آیا تھا۔ زمانہ جاہلیت میں ان لوگوں کو اس نام سے عیب لگایا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ حُطیئہ نے ان کے متعلق یہ شعر کہا ؎

وَقَوْمٌ هُمُ الْاَنْفُ وَالْاَذْنَابُ غَيْرُهُمْ ۔ وَمَنْ يُّسَوِّيْ بِاَنْفِ النَّاقَةِ الذَّنَبَا

(اس قوم کے لوگ ناک ہیں اور دوسرے لوگ دُم ہیں۔ اور ایسا شخص کون ہے جو ناقہ کی ناک

باقی بر صفحہ ۹۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(جو کچھ بیان ہوا) یہ ان امور کا مجمل سا بیان تھا جو شعر کی حقیقت اور جاہلیت میں اس کی نشو و نما سے تعلق رکھتے ہیں۔لیکن جو باتیں اس کے مواد اور جوہر سے تعلق رکھتی ہیں تو ان کا مرجع امور ذیل کی طرف ہے۔

اوّل شعر کے اغراض و فنون۔ دوم اس کے معانی اور خیالات۔ سوم اس کے الفاظ اور اسالیب۔چہارم اُس کے اوزان و قوافی۔

۱۔شعر کے اغراض و فنون

اہلِ عرب نے اُن تمام امور میں سے جو اُن کی حالت اور مقام کے مناسب اور اُن کی نشو و نما سے متعلق تھے۔ ہر اُس چیز کو شعر کا

بقیہ صفحہ۹۵: کو اس کی دُم کے برابر قرار دے گا)۔اس کے بعد یہ نام اُن کے لیے باعثِ شرف اور فخر بن گیا۔

جریر کو بنی نُمیر کے ساتھ بھی اسی قسم کا معاملہ پیش آیا تھا جو بنی قیس میں سے اشراف اور سرکردہ لوگ تھے اور یہ اس طرح ہوا کہ اُس نے ان کی ہجو میں یہ شعر کہا ؂ فَغُضَّ الطَّرْفَ اِنَّکَ مِن نُمَیْرٍ۔فَلَا کَعْبًا بَلَغْتَ وَلَا کِلَابًا (تم بنی نُمیر سے ہو تو اپنی نگاہ شرم و حیا سے نیچی کر لو۔کیوں کہ (شرف ہیں)) نہ تو تم کعب کو پہنچ سکے ہو اور نہ کلاب کو) اس کے بعد ہر نُمیری نے شرم کے مارے اپنا سر جھکا لیا اور اپنی نسب کو عامری بتلایا۔ حالانکہ اس سے پہلے جب ان میں سے کسی شخص سے پوچھا جاتا کہ تم کس خاندان سے ہو تو وہ اپنی آواز کو لمبا اور الفاظ کو پُر کر کے کہا کرتا تھا۔میں بنی نُمیر سے ہوں۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لباس پہنا دیا ہے۔ جس کا ادراک ان کے حواس نے کیا۔ یا اس کا خیال ان کے دل میں آیا۔ مگر یہ مقام چوں کہ اغراض و فنون شعر کی تعداد کثیر کے بیان کا متحمل نہیں۔ اس لیے یہاں اُن میں سے مشہور ترین کے ذکر پر اکتفا ہوگا اور وہ حسب ذیل ہیں:۔

نَسِیب:۔ جسے تشبیب بھی کہتے ہیں جاہلیت میں اس کا طریق یہ تھا کہ عورتوں اور اُن کے محاسن[۱] کا ذکر کیا کرتے اور ان کے احوال کی شرح کرتے۔ مثلاً اُن کے سفر اور اقامت[۲] کا تذکرہ ہوتا اور ان

---

[۱] نابغہ کہتا ہے: بَیْضَاءُ کَالشَّمْسِ وَافَتْ یَوْمَ اَسْعَدِھَا۔ لَمْ تُوْذِ اَھْلاً وَّ لَمْ تَفْحَشْ عَلٰی جَارٍ + وَالطِّیْبُ یَزْدَادُ طِیْبًا اَنْ یَکُوْنَ بِھَا۔ فِیْ جِیْدِ وَاضِحَۃِ الْخَدَّیْنِ مِعْطَارٍ (وہ محبوبہ سورج کی طرح سفید رنگ کی ہے۔ جب کہ وہ اپنی منازلِ سعد میں ہوتا ہے اور اس نے نہ تو اپنے گھروالوں میں سے کسی کو تکلیف دی ہے اور نہ پڑوسی سے بدکلامی کی ہے اور خوشبو کی خوشبو میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔ جب کہ وہ گورے گالوں والی عطر میں بسی ہوئی محبوبہ کی گردن میں ہو۔ ۱۲

[۲] زُہیر کہتا ہے۔ تَبَصَّرْ خَلِیْلِیْ ھَلْ تَرٰی مِنْ ظَعَائِنٍ۔ تَحَمَّلْنَ بِالْعَلْیَاءِ مِنْ فَوْقِ جُرْثُمٍ + عَلَوْنَ بِاَنْمَاطٍ عِتَاقٍ وَّکِلَّۃٍ۔ وِرَادٍ حَوَاشِیْھَا مُشَاکِھَۃِ الدَّمِ (میرے دوست! ذرا غور سے دیکھو کیا تمھیں ایسی ہودہ نشین عورتیں نظر آتی ہیں جو چشمۂ جُرثُم کی اوپر کی بلند زمین میں سفر کر رہی ہیں۔ انھوں نے ہودوں پر صوف کے عمدہ پردے آویزاں کر رکھے ہیں۔ اور (ان پر) ایسے باریک پردے بھی (ڈال رکھے) ہیں۔ جن کے کنارے خون کی طرح سُرخ ہیں۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے دیار اور منازل کے کھنڈرات کا حال بیان کرتے جو اُن کے کوچ کر جانے کے[1] بعد باقی رہ جاتے۔ ان کی طرف اپنے شوق اور محبّت کا اظہار کرتے جو کبھی تو اونٹوں کے بلبلانے، کبوتروں[2] اور فاختاؤں کے گانے، بجلیوں کے چمکنے، آگ کی روشنی اور باد نسیم کے چلنے کی وجہ سے تازہ ہوتا اور کبھی ان چشموں اور منازل کے ذکر سے جن پر وہ اُتریں[3] اور اُن باغوں کی یاد سے جن میں فروکش[4] ہوئیں اور کبھی اُن

---

[1] عنترہ کہتا ہے: حُیِّیْتَ مِنْ طَلَلٍ تَقَادَمَ عَهْدُهُ - اَقْوٰى وَاَقْفَرَ بَعْدَ اُمِّ الْهَیْثَمِ (پرانے کھنڈر خدا کرے تو دیر تک قائم رہے، جس پر ایک زمانہ گزر گیا ہے اور ام ھیثم کے جانے کے بعد ویران اور سونا پڑا ہے) اور زُہیر کہتا ہے: وَقَفْتُ بِھَا مِنْ بَعْدِ عِشْرِیْنَ حِجَّةً - فَلَاْیًا عَرَفْتُ الدَّارَ بَعْدَ تَوَهُّمِ + اَثَافِیَّ سُفْعًا فِیْ مُعَرَّسِ مِرْجَلٍ - وَنُؤْیًا کَجِذْمِ الْحَوْضِ لَمْ یَتَثَلَّمِ (بیس برس کے بعد میں نے اس اُجڑے گھر میں توقف کیا اور بڑی مشکل سے دیر تک سوچنے کے بعد اُسے پہچانا + میں نے ان سیاہ پتھروں کو پہچانا جو ہانڈی پکانے کی جگہ میں پڑے ہوئے تھے اور اس نالی کو بھی پہچانا جو خیمے کے ارد گرد کھودی گئی تھی اور اصلی حوض کی طرح تھی اور منہدم نہ ہوئی تھی - ۱۲ [2] نابغہ کہتا ہے: اِذَا تَغَنَّى الْحَمَامُ الْوُرْقُ هَیَّجَنِیْ - وَاِنْ تَغَرَّبْتِ عَنَّا اُمَّ عَمَّارٍ - (اے ام عمار اگرچہ تونے ہم سے دوری اختیار کر لی ہے۔ مگر جب خاکستری رنگ کی کبوتریاں گاتی ہیں تو وہ میرے شوق کو برانگیختہ کر دیتی ہیں - ۱۲

[3] زُہیر کہتا ہے: بَکَرْنَ بُکُوْرًا وَاسْتَحَرْنَ بِسُحْرَةٍ - فَهُنَّ وَوَادِی الرَّسِّ کَالْیَدِ لِلْفَمِ + فَلَمَّا وَرَدْنَ الْمَاءَ زُرْقًا جِمَامُهٗ - وَضَعْنَ عِصِیَّ الْحَاضِرِ الْمُتَخَیِّمِ (وہ عورتیں صبح سویرے اٹھیں اور جھٹ پٹے میں چل دیں اور اُن کا وادی رس میں پہنچنا ایسا تھا۔ جیسے ہاتھ مُنہ تک (بلا تکلف پہنچتا ہے) پس جب وہ ایسے پانی (کے چشمے) پر پہنچیں جو اپنی صفائی اور گہرائی کے باعث نیلگوں نظر آتا تھا تو وہیں ڈیرہ لگا کر مقیم ہو گئیں - ۱۲ [4] وصف کے نمونے ملاحظہ ہوں - ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھولوں کی توصیف ہے۔ جو ان منازل میں ہوتے۔ جیسے گل شبو (لیونڈر)[1] گاؤ چشمہ،[2] بابونۂ دشتی اور جنگلی نرگس وغیرہ۔

وہ لوگ نسیب میں عورتوں کے ذکر سے تجاوز نہ کیا کرتے تھے، اور اُن کے نزدیک اغراض شعر میں نسیب کو درجۂ اوّل حاصل تھا۔ یہاں تک کہ اگر اس کے ساتھ کوئی اور غرض منضم ہوتی تو نسیب ہی کو مقدم کیا جاتا۔ اور اسی سے قصیدے کا آغاز ہوتا۔ کیوں کہ اس میں نفس کو بہلانے اور دل کی خوشی اور راحت کا سامان ہوتا ہے۔ اور اس لیے بھی کہ اس کا تنہا باعث ہی محبّت ہے اور وہ ایسا راز ہے جو ہر اجتماعِ انسانی میں موجود ہے۔ اور اہلِ بدو جذبۂ محبّت میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں۔ کیوں کہ فارغ البال ہوتے ہیں اور صیف و ربیع کی منازل میں اُن کے مختلف قبائل آپس میں ملتے ہیں اور پھر جب ایک دوسرے سے علیحدہ ہوتے ہیں تو ہر محب اپنے محبوب کو اور ہر عاشق اپنے معشوق کو یاد کرتا ہے اور پھر جب کبھی انھیں دیارِ محبوب میں سے گزرنے کا اتفاق ہوتا ہے تو احباب کے نشانات اور ان کی منازل کے کھنڈرات ان کی یاد تازہ کرکے ان کے درد و غم میں ایک ہیجان پیدا کر دیتے ہیں۔

---

[1] ایک جنگلی پودا ہے۔ جس کے پھول نہایت خوشبودار ہوتے ہیں۔۱۲ [2] ایک خوشبودار پودا ہے۔ جس کے پھول زرد رنگ اور گل بابونہ سے بڑے ہوتے ہیں۔۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فخر وحماسہ **فخر**: یہ ہے کہ انسان اپنی اور اپنی قوم کی خصائل و عادات کی مدح و ستائش کرے اور ان کے جنگی کارناموں، مکارم اخلاق، طبعی شرافت اور کثرتِ قبائل کی باتیں سنائے اور ان کے حسب و نسب کی بلندی اور شجاعت کی شہرت کا تذکرہ کرے۔

مدح **مَدح**: سے یہ مراد ہے کہ کسی صاحب شان شخص کی ان ان اخلاق نفیسہ کے باعث صفت و ثنا کی جائے جو مستحسن خیال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً اس کی برتریٔ عقل، عدل، عفت اور شجاعت کا ذکر کرکے یہ بیان کیا جائے کہ اس کی ذات اور قوم میں یہ اوصاف قدیم سے ہیں۔ اُس کے جسمانی محاسن کو شمار کیا جائے۔ یعنی اس کی خوب صورتی اور جمال اور ڈیل ڈول کی کلانی کا بیان ہو۔ مدح اُس وقت شائع اور عام ہوئی جب کہ شعر مبتذل ہو گیا اور شعراء نے اسے ایک پیشہ بنا لیا۔ اوائل مدّاحین میں سے زُہَیر، نابغہ اور اعشیٰ تھے۔

مرثیہ **رِثاء**: یہ ہے کہ مرنے والے کے مَناقِب بیان کیے جائیں۔ اور اس کی موت پر اپنی دردمندی اور رنج و غم کا اظہار ہو اور اُسے ایک صدمۂ عظیم ظاہر کیا جائے اور جیسا کہ ابن رشیق[1] نے اپنی کتاب العمدہ میں لکھا ہے۔" زمانہ جاہلیت کی عادتوں میں سے ایک یہ بھی

---

[1] وہ الحسن بن رشیق القیروانی ہے۔ افریقہ کے ادباء میں سے تھا۔ ۴۶۳ھ میں وفات پائی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھی کہ وہ لوگ مرثیہ میں بطور ضرب المثل شاہانِ عظام کی موت، بے شمار ممالک کی تباہی اور صاحب قوّت قوموں کی بربادی کو بیان کرتے اور پہاڑی بکروں کی ہلاکت کا بھی ذکر کرتے جو پہاڑوں کی چوٹیوں میں پناہ گزین ہوتے ہیں اور اُن شیروں کی ہلاکت کا بھی جو اپنے بنوں میں چھپے ہوتے ہیں۔ اسی طرح گورخروں کی موت کا بھی جو بیابانوں میں آزاد پھرتے ہیں اور گِدوں، عقابوں، اور سانپوں کی مثال بھی بیان کرتے جو اپنی شجاعت اور طول عمر میں مشہور ہیں۔

ہِجاء یہ ہے کہ کسی شخص اور اُس کے قبیلے کے عیوب و نقائص کو ظاہر کرکے اچھے افعال اور خوبیوں کی اُس سے نفی کر دی جائے۔ اہلِ عَرب ابتداء حال میں ہجو کہنے میں فحش گوئی نہ کیا کرتے تھے۔ بلکہ طعن و تشنیع سے کام لیتے اور جس کی ہجو کرتے، اُس کی حقیقت حال کو مشکوک[1] ظاہر کرنے پر اکتفا کرتے۔ لیکن پھر پیشہ ور شعرا نے اس میں کچھ کچھ فحش گوئی شروع کر دی اور پھر دوسرے بے وقوف شعرا نے اس معاملہ میں ان کی نقل کی۔

---

[1] جیسے زہیر کا یہ قول: وَمَا اَدْرِیْ وَسَوْفَ اِخَالُ اَدْرِیْ۔ أَقَوْمٌ آلُ حِصْنٍ اَمْ نِسَاءٌ (میں نہیں جانتا کہ آل حِصن مرد ہیں یا عورتیں اور مجھے خیال ہے کہ عنقریب اس امر کو جان لوں گا (یعنی عنقریب اس معاملہ کے متعلق بحث و تفتیش کروں گا، تاکہ حقیقت امر واضح ہو جائے۔ بطور استہزاء کے کہہ رہا ہے) — ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اِعتِذار: کا مطلب یہ ہے کہ شاعر اپنے آپ سے کسی تہمت کو دور کرے اور اس سے اپنی براءت پر نرمی سے حجت پیش کر دے اور جس سے معذرت کرتا ہے اس کے دل کو اپنی طرف مائل کرے۔ اور اپنے لیے رحم اور مہربانی کی درخواست کرے۔ زمانۂ جاہلیت میں نابغہ ذبیانی اس گھڑ دوڑ کے گھوڑوں کا شہسوار ہے۔

وَصْف سے یہ مراد ہے کہ کسی چیز کی حالت و ہیئت کو اس طرح بیان کیا جائے، جس طرح وہ فی الواقع ہے۔ تاکہ ذہن سامع میں اُسے اس طریق سے حاضر کر دیا جائے کہ گویا وہ اُسے دیکھتا یا محسوس کر رہا ہے۔ وصف کا اصل الاصول یہی ہے اور اکثر قدمائے عرب اسی روش پر چلتے رہے ہیں۔ مگر کبھی اس میں مبالغہ بھی کیا جاتا ہے۔ تاکہ موصوف کو ہولناک ظاہر کیا جائے یا اس کی خوب صورتی یا بدصورتی کا اظہار یا اس قسم کی کوئی اور غرض ملحوظ ہو۔ پھر بعض وصف تو مقبول ہوتے ہیں اور بعض غیر مقبول۔ مگر ہم ان اقسام اوصاف کو جو عربوں میں رائج تھے حصر نہیں کر سکتے۔ کیوں کہ ان لوگوں نے ہر اس چیز کی صفت بیان کی ہے، جسے انھوں نے دیکھا یا اس سے سابقہ پڑا یا اس کی آمیزش ان کے نفوس سے ہوئی۔

چنانچہ حیوانات سے اونٹ[1] کی تعریف کی ہے اور اس بارے میں

---

[1] عنترہ کہتا ہے: هَلْ تُبْلِغَنِّيْ دَارَهَا شَدَنِيَّةٌ ـ لُعِنَتْ بِمَحْرُوْمِ الشَّرَابِ مُصَرَّمِ + خَطَّارَةٌ غِبَّ السُّرَىٰ زَيَّافَةٌ ـ تَطِسُ الْإِكَامَ بِوَخْدِ خُفٍّ مِيْثَمِ (کیا کوئی شدنی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایسے گونا گوں اسلوب اختیار کیے ہیں کہ دنیا کی قوم اپنی کسی نفیس چیز کی توصیف میں ان سے پیش دستی نہیں لے جا سکتی۔ اسی طرح گھوڑوں[1] کے مختلف اوصاف ان کی ڈیل ڈول اور رفتار کے مختلف حالات کو بیان کیا ہے۔ اس معاملہ میں امرؤالقیس اور ابوداؤد ایادی بہت مشہور ہیں۔

علاوہ ازیں درندوں، جنگلی اور وحشی[2] جانوروں، شکاری

بقیہ صفحہ ۱۰۲: اونٹنی مجھے میری محبوبہ (عَبْلہ) کے مکان تک پہنچا دے گی۔ جس کے لیے یہ بد دعا کی گئی ہو کہ اس کے پستان شیر سے محروم اور منقطع رہیں (یعنی کبھی گابھن نہ ہو) اور وہ اونٹنی شب روی کے بعد بھی نشاط سے اپنی دُم کو اِدھر اُدھر مارے اور بہت مٹک کر چلے اور بڑے بڑے ڈگوں سے ٹیلوں اور پشتوں کو توڑتی پھوڑتی جائے۔ ۱۲ [1] وصف کے نمونے ملاحظہ ہوں ۱۲

[2] امراء القیس کہتا ہے: فَعَنَّ[1] لَنَا سِرْبٌ كَاَنَّ نِعَاجَهٗ ۔ عَذَارٰی دُوَارٍ فِیْ مُلَاءٍ مُّذَیَّلِ + فَاَدْبَرْنَ[2] كَالْجِزْعِ الْمُفَصَّلِ بَیْنَهٗ ۔ بِجِیْدٍ مُعَمٍّ فِی الْعَشِیْرَةِ مُخْوَلِ + فَاَلْحَقَنَا[3] بِالْهَادِیَاتِ وَدُوْنَهٗ ۔ جَوَاحِرُهَا فِیْ صَرَّةٍ لَّمْ تَزَیَّلِ + (۱)۔ پس گاوانِ وحشی کا ایسا گلہ ہمارے سامنے آیا۔ جس کی گائیں ایسی تھیں کہ گویا وہ بُت دُوار کی کنواری لڑکیاں ہیں، جو دراز دامن چادروں میں لپٹی ہوئی (اس کے گرد گھوم رہی ہیں)۔ (۲) ۔۔ وہ (ہمیں دیکھ کر) پیچھے کو مڑ گئیں اور اُن سلیمانی مہروں کے مشابہ تھیں۔ جنہیں دوسرے رنگ کے مہروں کے ذریعے ایک دوسرے سے جدا کیا گیا ہو، اور ایسے لڑکے کی گردن میں پڑا ہو۔ جس کے ماموں اور چچے شریف اور اچھے ہوں (یعنی نجیب الطرفین ہو) (۳)۔ پس اس گھوڑے نے (اپنی برق رفتاری سے) ہمیں اگلی گایوں سے جا ملایا۔ اور ان سے پیچھے چلنے والی گائیں اُس کے قریب ایسی جماعت میں تھیں جو متفرق نہ ہوئی تھی (یعنی گھوڑا اتنا تیز رفتار تھا کہ گلے کے پچھلے حصے کو اس کے پاس سے گزرنے کی خبر تک نہ ہوئی)۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور چہچہانے[1] والے پرندوں، کیڑے مکوڑوں، اور زہریلے[2] جانوروں کی بھی صفت کی ہے اور نباتات کی مختلف اقسام، ان کے رنگ اور دھبّے آسمان کے نجوم و کواکب، بادل اور ان کی بجلیاں، نچھتر اور ان کی بارشیں[3]، زمین کے میدان اور پہاڑ[4]، ربیع و صیف کی منزلیں، بالخصوص دیارِ محبوب اور ان کے کھنڈرات اور بچے کھچے نشانات اور انھیں آندھیوں اور بارشوں کے مٹانے کا ذکر کیا ہے اور کبھی انھیں تحریر کتاب سے تشبیہ دی ہے اور کبھی راہبوں کے صحیفوں سے اور کبھی ہاتھ پر گودنے

---

[1] امراء القیس کہتا ہے: كَاَنَّ مَكَاكِيَّ الْجِوَاءِ غُدَيَّةً ـ صُبِحْنَ سُلَافًا مِنْ رَحِيْقٍ مُفَلْفَلٍ ـ (فراوانیٔ بارش کے باعث جانوروں کی یہ کیفیت تھی کہ) گویا وادیٔ جِوَاء کے مُکَّاء نامی پرندوں کو ایسی پُرانی اور صاف شراب پلا دی گئی تھی۔ جس میں کالی مرچ کی آمیزش تھی (پرندوں کے نشاط کو سکر سے اور تیزی زبان سے چہچہانے کو مفلفل شراب پینے سے تشبیہ دیتا ہے) ۱۲

[2] ایک جاہل شاعر سانپ کی تعریف میں کہتا ہے، وَيُدِيْرُ عَيْنًا لِلْوِقَاعِ كَاَنَّهَا ـ سَمْرَاءُ طَاحَتْ مِنْ نَفِيْضِ بَرِيْرِ + وَكَاَنَّ شِدْقَيْهِ اِذَا اسْتَعْرَضْتَهُ ـ شِدْقَا عَجُوْزٍ مَضْمَضَتْ لِطُهُوْرِ (۱۔ جب وہ سانپ اپنی آنکھ کو حملہ کرنے کے لیے پھراتا ہے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ آنکھ بھورے رنگ کا پیلو کا پھل ہے۔ جو پیلو کے پھلوں میں سے گر پڑا ہو۔ ۲۔ اور گویا اس کی دونوں باچھیں جب تو اُسے سامنے دیکھنا چاہے، ایک بوڑھی عورت کی باچھیں ہیں۔ جو منہ صاف کرنے کے لیے کلّی کرے۔ ۱۲

[3] وصف کے نمونے ملاحظہ ہوں۔ ۱۲

[4] امراء القیس کہتا ہے كَاَنَّ ثَبِيْرًا فِيْ عَرَانِيْنِ وَبْلِهٖ ـ كَبِيْرُ اُنَاسٍ فِيْ بِجَادٍ مُزَمَّلٖ ـ (گویا کوہِ ثبیر اس بادل کی ابتدائی بارش میں (ایسا دکھائی دیتا تھا) گویا گاؤں کا چودھری ہے۔ جو دھاری دار کمبل میں لپٹا بیٹھا ہے۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے نشانات سے، اور کبھی پُرانے، بوسیدہ اور پیوند لگے ہوئے کپڑوں سے اور اسی طرح اور اشیاءؑ کا بھی ذکر ہے۔ اس کے سوا انھوں نے انسان کے جمال اور اس کے اخلاق اور طبیعت کی بھی توصیف کی ہے نیز سفر و اقامت میں اس کے حالات اور قتال اور جنگ میں اس کے افعال اور مختلف اسلحہ سے اس کی مدافعت کا تذکرہ بھی کیا ہے۔ الغرض

ؔ طرفہ کہتا ہے۔ لِخَوْلَةَ اَطْلَالٌ بِبُرْقَةِ ثَهْمَدِ ۔ تَلُوحُ كَبَاقِي الْوَشْمِ فِي ظَاهِرِ الْيَدِ (میری محبوبہ خولہ کے پُرانے کھنڈر موضع ثہمد کی پتھریلی زمین میں ایسے نظر آتے ہیں۔ جیسے گودنے کے رہے سہے نشان ہاتھ کی بیرونی جانب دکھائی دیتے ہیں)۔ اور حاتم کہتا ہے اَتَعْرِفُ اَطْلَالًا وَنُؤْيًا مُهَدَّمًا ۔ كَخَطِّكَ فِي رَقٍّ كِتَابًا مُنَمْنَمًا (کیا تم کھنڈرات اور خیمے کی بیرونی نالی کو پہچانتے ہو جو مسمار ہو کر اس طرح نظر آ رہی ہے۔ جیسے تم نے جھلی یا کاغذ پر ایسی تحریر لکھ دی ہو۔ جس کی سطریں قریب قریب اور گنجان ہوں)۔ اور عبید کہتا ہے، مِثْلَ سَحْقِ الْبُرْدِ عَفَّىٰ بَعْدَكَ الْقَطْرُ مَغْنَاهُ وَتَاوِيبُ الشَّمَالِ۔ (تیرے جانے کے بعد اس کی منزل کو بارش اور شمالی ہوا نے جو یہاں پہنچی۔ اس طرح مٹا دیا ہے، جیسے یمنی چادر پُرانی اور بوسیدہ ہو جاتی ہے) اور امرؤالقیس کہتا ہے۔ قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرَىٰ حَبِيبٍ وَعِرْفَانٍ ۔ وَرَسْمٍ عَفَتْ آيَاتُهُ مُنْذُ اَزْمَانٍ + اَتَتْ حِجَجٌ بَعْدِي عَلَيْهَا فَاَصْبَحَتْ ۔ كَخَطِّ زَبُورٍ فِي مَصَاحِفِ رُهْبَانٍ (میرے دونوں دوستو! ذرا ٹھہر جاؤ کہ ہم اپنے محبوب اور اس کی شناسائی اور نشان منزل کو یاد کرکے روئیں۔ جس کی علامات مدتوں سے مٹ چکی ہیں (۲) میرے جانے کے بعد ان آثار پہ کئی سال گزر گئے ہیں۔ اس لیے اب وہ اس طرح ہو گئے، جیسے اس کتاب کی تحریر جو راہبوں کے صحیفوں میں ہو۔ ۱۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فنِ وصف اہلِ عرب کے نزدیک فنونِ شعر میں سے ایک وسیع الذیل فن ہے۔

حکمت و مثل **حکمت و مثل**: ان کی تعریف پہلے گزر چکی ہے۔ اہلِ عرب کی اکثر امثال و حکم مختصر اور کسی نہ کسی مقبول اور پسندیدہ حکم یا صحیح تجربے پر مشتمل ہوتی ہیں، جنھیں ان کی طبائع کھلواتی ہیں اور ان میں نہ تو فلاسفۂ مولّدین کا سا تکلّف ہوتا ہے اور نہ اتنی کثرت استعمال کہ شعر خیال و اوصاف کے باب ہی سے خارج ہو جائے۔ جس پر اس کی بنیاد ہوتی ہے۔ بلکہ انھیں کلام میں اس طرح لایا جاتا ہے، جیسے کھانے میں نمک۔ استعمال امثال میں زہیر اور نابغہ سب سے بڑھے ہوئے ہیں۔

۲۔ شعر کے معانی اور خیالات

شعر کہنے سے شاعر کا مقصد اُن معانی اور خیالات کا اظہار ہوتا ہے، جو اغراضِ سابقہ یا اُن جیسی کسی اور غرض سے متعلق اس کے دل میں گزرتے ہیں۔ پھر ان معانی میں سے بعض ایسے ہیں جو تمام انسانوں میں فطری طور پر پائے جاتے اور ان کے نفوس میں پیوست ہوتے ہیں، اور دیہاتی، شہری، عربی، عجمی سب یکساں طور پر ان میں شریک ہیں۔ جیسے سچی خبریں، دیکھی بھالی اشیاء کے اوصاف، اور اپنے جذبات و تاثرات کی ایسی شرح و تفصیل جو بلا مبالغہ اور غلو دل میں آتی ہے۔ اور بعض معانی غریب اور نادر ہوتے ہیں۔ جن کو خیال عجیب و غریب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرئی اشیاء، منظّم اشکال، اور مرتّب ھئیات سے اختراع کرتا ہے۔
(اصطلاح میں) انھیں کو معنیٔ مخترع کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ چیز
فطرت سلیمہ میں زیادہ نشوو نما پاتی اور متمدّن قوموں کی زیادہ
مطیع و منقاد ہوتی ہے اور شعراء اسے خوبی اور کثرت سے استعمال
کرنے کے باعث ہی ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں۔ جب ہم
شعرِ جاہلی کو اس معیار پر قیاس کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ اس کے
معانی اور خیالات امور ذیل میں ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

۱۔ معانی کا وضوح و ظہور اور حقیقت و واقع سے ان کی مطابقت۔

۲۔ مبالغہ کا کم استعمال، اور اس میں اس حد تک غلو نہ کرنا جس
سے وہ حدودِ عقل اور مالوفات طبعی سے خارج ہو جائے۔

۳۔ ایسے معانی کا قلیل طور پر استعمال جن کی غرض و غایت عجیب
اور ماخذ دقیق ہو اور انھیں کسی عجیب خیال، نادر تشبیہ، خوب صورت
استعارے، دقیق کنائے، اور حسنِ تعلیل وغیرہ امور کی صورت میں ظاہر
کیا جائے۔ جن کی طرف فکر انسانی بڑی کدو کاوش سے راہ یاب ہو
سکتا ہو۔

۴۔ معانی و افکار کو ایسے نظام پر مرتب کرنے کی کم کوشش
کرتے جس کا طبیعت یا عقل تقاضا کرتی۔ بلکہ اس طرح کہہ دیتے۔ جس
طرح ان کے نفوس خیال کرتے اور ان کی بدیہہ گوئی اور بلا تفکّر کہنے
کا تقاضا ہوتا۔ اسی لیے وہ ایک معنی کو دوسرے معنے میں داخل کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتے اور بغیر کسی مناسبت اور لطافت پیدا کرنے کے ایک غرض سے دوسری کی طرف چلے جاتے۔ اُن میں سے بعض ایسے بھی تھے جو انتقال ذہن کے لیے کلمۂ دَعْ هٰذا (اسے چھوڑو) اور عَدِّ عَنْ ذَا (اِس سے تجاوز کر جاؤ) کو بطور تمہید استعمال کرتے تھے۔

۳۔ الفاظ و اَسالیبِ شعر

عَرب چونکہ بادیہ نشین لوگ تھے اور محض اپنے طبعی سلیقہ سے شعر کہتے تھے بغیر اس بات کے کہ بطور ایک صناعت اس کی مشق کریں یا بطور ایک علم اسے سیکھیں اس لیے اُن کے اشعار میں یہ امر غالب ہے کہ جو کہنا ہو وضاحت و صراحت سے کہتے ہیں۔ گول مول اور ہیر پھیر کی بات کم کرتے اور تکلّف سے دور رہتے ہیں۔ اور صحیح طور پر نظم کرکے معنے کا پورا حق ادا کر دیتے ہیں۔ ان باتوں کے ساتھ امورِ ذیل کا بھی اضافہ کر لیجئے۔

۱۔ اپنی زبان کا مکمل علم رکھنے اور الفاظ کے وجوہ دلالت سے واقف ہونے کے باعث مختلف الفاظ کو اُن کے معانیٔ موضوعہ میں نہایت عمدگی اور سلیقہ سے استعمال کرتے۔

۲۔ فصیح الفاظ کے استعمال کا غلبہ تھا۔

۳۔ غریب الفاظ کے استعمال کا رواج تھا۔ جو بعد میں آنے والے لوگوں کے ہاں متروک ہو گئے یا تو ان کے مدلول و معانی کی قلتِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استعمال کے باعث اور یا اس لیے کہ اُن کے ہم معنے سہل الفاظ پر اقتصار کر لیا گیا۔

۴۔ الفاظِ مجاز کا استعمال اعتدال کے ساتھ ہوتا۔

۵۔ عجمی الفاظ کے استعمال سے نفرت تھی۔ البتہ بہ طریق ظرافت و خوش طبعی نادر طور پر ایسا ہوا ہے۔ جیسا کہ اعشیٰ[1] کے اشعار میں ہے۔

۶۔ علمِ بدیع کے مُحسِنات مثلاً جناس، مقابلہ اور مُطابقہ وغیرہ کا استعمال عمداً اور قصداً نہ ہوتا تھا۔

۷۔ اسلوبِ بیان کی متانت سے معنیٔ مطلوب کو نفسِ سامع تک ایسے احسن طریق سے پہنچاتے جو اس تک پہنچنے کے لیے زیادہ قریب اور عجیب ہوتا۔ جیسے تجاہل عارفانہ، اور دیارِ محبوب یا اس کی منازل کے کھنڈرات کو مُخاطب کرنے سے ہوتا ہے۔

۸۔ اگر مقام و حالت کا تقاضا اطناب نہ ہوتا تو ایجاز کلام کو ترجیح دیتے۔

۴۔ شعر کے اوزان و قوافی

حق بات یہ ہے کہ اہلِ عرب نے اوزانِ اشعار کو قوانینِ صناعیہ کے سیکھنے اور اصولِ موضوعہ کے جاننے سے حاصل نہیں کیا بلکہ اشعار کا پڑھنا، ان کا گانا اور حدا خوانی کا طریق جس طرح انھیں آمادہ کر دیتا

---

[1] اعشیٰ کا حال ملاحظہ ہو۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُس کے مطابق طبعی طور پر وہ انہیں نظم کر لیا کرتے تھے اور اس فطرت نے ان کی ایسے اوزان کی طرف رہنمائی کی، جنہیں خلیل[1] نے پندرہ اوزان کی طرف راجع کیا اور ان کا نام بحور رکھا اور اخفش[2] نے ان پر ایک بحر کا اضافہ کیا۔ ان میں سے بعض اوزان ایسے بھی ہیں کہ اُن پر کثرت سے شعر کہے گئے ہیں اور بعض ایسے نہیں بعض ایسے شاعر بھی تھے کہ وہ اکثر ایک بحر پر اشعار نظم کیا کرتے تھے۔ اشعار عرب خواہ رجز ہوں یا قصائد ان کی بنیاد ایک ہی قافیہ پر ہوتی ہے۔ خواہ کلام کتنا ہی طویل ہو۔

اغراض مندرجہ میں شعر جاہلی کے نمونے

حماسہ (شجاعت اور دلیری)

مُرقش اکبر (یعنی عمرو بن سعد) کہتا ہے:۔

[1] إِنْ تُبْتَدَرْ غَايَةٌ يَوْمًا لِمَكْرُمَةٍ — تَلْقَ السَّوَابِقَ مِنَّا وَالْمُصَلِّينَا

[2] وَلَيْسَ يَهْلِكُ مِنَّا سَيِّدٌ أَبَدًا — إِلَّا افْتَلَيْنَا غُلَامًا سَيِّدًا فِينَا

[3] إِنَّا لَنُرْخِصُ يَوْمَ الرَّوْعِ أَنْفُسَنَا — وَلَوْ نُسَامُ بِهَا فِي الْأَمْنِ أُغْلِينَا

[4] شُعْثٌ مَقَادِمُنَا نُهْبَى مَرَاجِلُنَا — نَأْسُوا بِأَمْوَالِنَا آثَارَ أَيْدِينَا

[5] إِنِّي لَمِنْ مَعْشَرٍ أَفْنَى أَوَائِلَهُمْ — قِيلُ الْكُمَاةِ أَلَا أَيْنَ الْمُحَامُونَا

---

[1] یعنی خلیل بن احمد فراہیدی نحوی، لغوی، مُوجد علم عروض۔ اس کا حال عنقریب آئے گا۔ ۱۲

[2] یعنی سعید بن مسعدہ نحوی جو سیبویہ کا شاگرد تھا۔ اور سیبویہ خلیل کا۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَوْ كَانَ فِي الْأَلْفِ مِنَّا وَاحِدٌ فَدَعَوْا — مَنْ فَارِسٌ ؟ خَالَهُمْ إِيَّاهُ يَعْنُونَا
إِذَا الْكُمَاةُ تَنَحَّوْا أَنْ يُصِيبَهُمُ — حَدُّ الظُّبَاةِ وَصَلْنَاهَا بِأَيْدِينَا
وَلَا تَرَاهُمْ وَإِنْ جَلَّتْ مُصِيبَتُهُمْ — مَعَ الْبُكَاةِ عَلَى مَنْ مَاتَ يَبْكُونَا
وَنَرْكَبُ الْكُرْهَ أَحْيَانًا فَيُفْرِجُهُ — عَنَّا الْحِفَاظُ وَأَسْيَافٌ تُوَاتِينَا

ترجمہ :-

(۱) اگر کسی دن جود و خیر حاصل کرنے کے لیے کسی غایت کی طرف سبقت کی جائے تو تم پہلے اور دوسرے منبر پر پہنچنے والے ہمیں سے پاؤ گے ــــ (۲) اور ہم میں سے کبھی جب کوئی سردار مرتا ہے تو ہم اپنے کسی دودھ پیتے بچّے کا دودھ چھڑا کر اپنا سردار بنا لیتے ہیں۔ (مطلب یہ ہے کہ ہمارے دودھ پیتے بچّے بھی شانِ سیادت رکھتے ہیں) ــــ (۳) ہم لوگ جنگ کے دن اپنی جانوں کو سستا کر دیتے ہیں (یعنی اپنی جانوں کی پرواہ نہیں کرتے) لیکن اگر بحالتِ امن ان کی خریداری طلب کی جائے تو وہ گراں قیمت ہوتی ہیں ــــ (۴) ہماری پیشانیوں کے بال پراگندہ اور بکھرے ہوتے ہیں اور ہماری ہانڈیاں غنیمت کا مال ہوتی ہیں۔ (اپنی شجاعت اور سخاوت کا ذکر کر رہا ہے) اور ہم اپنے ہاتھوں سے لگائے ہوئے زخموں اور قتل و خون ریزی کا علاج مال و دولت سے کرتے ہیں۔ (یعنی ہم سے کوئی قصاص نہیں لے سکتا۔ بلکہ ہم دیت اور خون بہا ادا کرتے ہیں) ــــ (۵)۔ میں ان لوگوں میں [illegible] کے آباؤ اجداد کو زرہ پوش بہادروں کے اس قول نے ہلاک کر دیا کہ اپنی حسب و نسب اور شرافت کے حامی کہاں ہیں۔ آئیں) ــــ (۶) اگر ہزار لشکر میں ہم میں سے ایک شخص ہو اور وہ لوگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پکار کر کہیں کہ کامل سوار کون ہے تو وہ یہی خیال کرے گا کہ یہ لوگ مجھے ہی مراد لے رہے ہیں ـــ (۷) جب بہادر لوگ میدان جنگ یا لڑائی سے اس ڈر کے مارے کنارہ کشی کر لیں کہ انھیں تلواروں کی دھاریں آ لگیں گی تو ہم تلواروں کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ لیتے ہیں ـــ (۸) اور اے مخاطب باوجود شدّت مصیبت کے تم انھیں کبھی نہیں دیکھو گے کہ رونے والوں کے ساتھ وہ بھی اپنے مُردوں پہ رو رہے ہوں ـــ (۹) اور کئی دفعہ ہم جنگ اختیار کرتے ہیں تو حسب و نسب کی حفاظت اور وہ تلواریں جو ہم سے موافقت رکھتی ہیں۔ (یعنی اچٹتی اور ٹوٹتی نہیں) اس لڑائی کو ہم سے دور کر دیتی ہیں۔

مدائح

زُہیر بن ابی سُلمیٰ کہتا ہے :-

وَ فِيهِمْ مَقَامَاتٌ حِسَانٌ وُجُوهُهُمْ ... وَ اَنْدِيَةٌ يَنْتَابُهَا الْقَوْلُ وَالْفِعْلُ

وَاِنْ جِئْتَهُمْ اَلْفَيْتَ حَوْلَ بُيُوتِهِمْ ... مَجَالِسَ قَدْ يُشْفَى بِاَحْلَامِهَا الْجَهْلُ

عَلٰى مُكْثِرِيهِمْ رِزْقُ مَنْ يَعْتَرِيهِمْ ... وَعِنْدَ الْمُقِلِّيْنَ السَّمَاحَةُ وَالْبَذْلُ

سَعٰى بَعْدَهُمْ قَوْمٌ لِكَيْ يُدْرِكُوهُمْ ... فَلَمْ يَفْعَلُوْا وَلَمْ يُلِيْمُوْا وَلَمْ يَأْلُوْا

فَمَا كَانَ مِنْ خَيْرٍ اَتَوْهُ فَاِنَّمَا ... تَوَارَثَهُ آبَاءُ آبَائِهِمْ قَبْلُ

وَهَلْ يُنْبِتُ الْخَطِّيَّ اِلَّا وَشِيْجُهُ ... وَتُغْرَسُ اِلَّا فِيْ مَنَابِتِهَا النَّخْلُ

ترجمہ

(۱) ان میں بہت سی ایسی مجالس ہیں جن میں خوش رو لوگ بیٹھا کرتے ہیں اور بہت سی محفلیں ہیں۔ جن میں قول اور فعل نوبت بنوبت آتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یعنی مقدمات فیصل ہوتے ہیں اور محتاجوں کو دیتے لیتے رہتے ہیں) یا اچھی باتیں کہی جاتی ہیں اور ان پر عمل بھی ہوتا ہے ـــــ (۲) اگر تم ان لوگوں کے پاس آؤ تو ان کے مکانوں کے ارد گرد ایسی مجالس یعنی ایسے لوگوں کو پاؤ گے۔ جن کی عقلوں سے جہالت کو شفا ہوتی ہے۔ (یعنی جاہل ان کے پاس بیٹھ کر عقل مند بن جاتے ہیں ـــ (۳) ان کے تونگروں کے ذمے ان کے پاس آنے والے سائلوں کی روزی ہوتی ہے۔ اور اُن کے بے بضاعت لوگ بھی فیاضی اور فراخ دستی رکھتے ہیں (یعنی ان کے دولت مند تو سائلوں کو فارغ البال کر دیتے ہیں اور غُربا لوگ بھی بہ قدر وسعت دینے سے گریز نہیں کرتے) ۱۲ (۴) ان کے بعد یا اُن کے درمیان کئی لوگوں نے یہ کوشش کی۔ کہ مجد و شرف میں اُن سے جا ملیں۔ یعنی اُن کا سا مرتبہ حاصل کر لیں۔ لیکن وہ ایسا نہ کر سکے۔ مگر وہ لوگ اس وجہ سے قابل ملامت نہیں (کیونکہ ان کے مرتبے تک پہنچنا آسان نہ تھا) اور انھوں نے وہاں تک پہنچنے میں اپنی طرف سے کوتاہی نہیں کی ـــ (۵) اور اُن سے جو نیکی اور بھلائی ہوئی وہ کچھ نئی نہیں۔ بلکہ وہ ایسا کام ہے کہ ان کے باپ دادا ایک دوسرے سے اُسے وراثت میں لیتے آئے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ان کی مجد و شرف قدیمی ہے۔ (۶) اور (یہ قاعدہ ہے) کہ خطی نیزے کو بانس کا پودا ہی اُگاتا ہے۔ اور کھجور کے درخت کو وہاں ہی لگایا جاتا ہے۔ جہاں اس کے اُگنے کی جگہ ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ شرفا لوگ شرفا سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔

اُمیّہ بن ابی الصّلت کہتا ہے:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱ أَأَذْكُرُ حَاجَتِي أَمْ قَدْ كَفَانِي ... حَيَاؤُكَ إِنَّ شِيمَتَكَ الْحَيَاءُ

۲ وَعِلْمُكَ بِالْحُقُوقِ وَأَنْتَ فَرْعٌ ... لَكَ الْحَسَبُ الْمُهَذَّبُ وَالسَّنَاءُ

۳ خَلِيلٌ لَا يُغَيِّرُهُ صَبَاحٌ ... عَنِ الْخُلُقِ الْجَمِيلِ وَلَا مَسَاءُ

۴ وَأَرْضُكَ كُلُّ مَكْرُمَةٍ بَنَتْهَا ... بَنُو تَيْمٍ وَأَنْتَ لَهَا سَمَاءُ

۵ إِذَا أَثْنَى عَلَيْكَ الْمَرْءُ يَوْمًا ... كَفَاهُ مِنْ تَعَرُّضِهِ الثَّنَاءُ

۶ تُبَارِي الرِّيحَ مَكْرُمَةً وَمَجْدًا ... إِذَا مَا الْكَلْبُ أَجْحَرَهُ الشِّتَاءُ

ترجمہ

(۱) (اپنے ممدوح کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ) کیا بس تجھ سے اپنی حاجت کا ذکر کروں۔ یا تیری شرم و حیا نے مجھے اس کے ذکر سے بے پرواہ کر دیا اور بلا شبہ حیا تیری خصلت اور عادت ہے ـــــ (۲) اور یا تیری حقوق شناسی نے مجھے اظہارِ حاجت سے بے پرواہ کر دیا اور تو ایک بُلند مرتبہ شخص ہے۔ اور تجھے ایک عمدہ حسب اور رفعتِ مرتبہ حاصل ہے ـــــ (۳) تو ایک ایسا دوست ہے۔ جسے نہ تو صبح اچھے خلق سے متغیّر کرتی ہے اور نہ شام۔ یعنی زمانہ کی تبدیلی سے تیرے اچھے خلق تبدیل نہیں ہوتے۔ صبح و شام سے ضیافت اور لوٹ مار کی طرف اشارہ کیا ہے ـــــ (۴) اور تیری زمین پر وہ بزرگی ہے۔ جس کی بنیاد بنوتیم نے رکھی اور اس بزرگی کے لیے تو آسمان ہے۔ (یعنی تو اس مجد و شرف کو زندہ کرتا ہے۔ جس طرح آسمان کی بارش سے زمین زندہ ہوتی ہے ـــــ (۵) اور جب کوئی شخص کسی دن تیری تعریف کرے تو وہ تعریف اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیرے پاس آنے سے بے پرواہ کرتی ہے۔ یعنی اس کی تعریف سُن کر ہی تو اُسے انعام دیتا ہے ــــ (۶) تو کرم و شرف میں ہوا کا مقابلہ کرتا ہے۔ جب کہ شدّتِ سرما (جو قحط کا زمانہ ہوتا ہے) کُتّے کو اس کے ڈربے میں داخل کر دے۔

مَرثیہ

لبید بن ربیعہ اپنے بھائی اَربَد کے مرثیہ میں کہتا ہے:۔

بَلِينَا وَ مَا تَبْلَى النُّجُومُ الطَّوَالِعُ ۔۔۔ وَ تَبْقَى الدِّيَارُ بَعْدَنَا وَالْمَصَانِعُ
وَقَدْ كُنْتُ فِي اَكْنَافِ جَارٍ مَضِنَّةٍ ۔۔۔ فَفَارَقَنِي جَارٌ بِاَرْبَدَ نَافِعُ
فَلَا جَزِعٌ اِنْ فَرَّقَ الدَّهْرُ بَيْنَنَا ۔۔۔ فَكُلُّ امْرِئٍ يَوْمًا بِهِ الدَّهْرُ فَاجِعُ
وَمَا النَّاسُ اِلَّا كَالدِّيَارِ وَاَهْلُهَا ۔۔۔ بِهَا يَوْمَ حَلُّوهَا وَغَدْوًا بَلَاقِعُ
وَمَا الْمَرْءُ اِلَّا كَالشِّهَابِ وَضَوْئِهٖ ۔۔۔ يَحُورُ رَمَادًا بَعْدَ اِذْ هُوَ سَاطِعُ
وَمَا الْمَالُ وَالْاَهْلُوْنَ اِلَّا وَدَائِعُ ۔۔۔ وَلَا بُدَّ يَوْمًا اَنْ تُرَدَّ الْوَدَائِعُ
وَمَا النَّاسُ اِلَّا عَامِلَانِ: فَعَامِلٌ ۔۔۔ يُتَبِّرُ مَا يَبْنِي وَ آخَرُ رَافِعُ
فَمِنْهُمْ سَعِيدٌ آخِذٌ بِنَصِيبِهٖ ۔۔۔ وَمِنْهُمْ شَقِيٌّ بِالْمَعِيشَةِ قَانِعُ

ترجمہ

(۱) ہم تو بوسیدہ اور پُرانے ہو گئے۔ مگر یہ طلوع ہونے والے ستارے پُرانے نہیں ہوئے، اور یہ منزلیں اور عمارتیں ہمارے بعد بھی باقی رہیں گی۔ (۲) اور بلاشبہ میں ایک قابل قدر پڑوسی کی حمایت میں رہتا تھا۔ مگر اَربَد کی ہلاکت سے وہ مفید ہمسایہ مجھ سے جدا ہو گیا۔ (ہمسایہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مراد ابد ہی ہے) ــــ (۳) اگر زمانے نے ہم میں جدائی ڈال دی، تو یہ گھبرانے اور بے صبری کی بات نہیں۔ کیوں کہ ایک دن ہر شخص کی ہلاکت سے زمانہ لوگوں کو دردمند کرے گا۔ (کیوں کہ موت ایک اٹل چیز ہے) ــــ (۴) اور لوگوں کی مثال منزلوں اور مکانوں کی سی ہے کہ اُن میں رہنے والے اُن میں اُسی دن موجود ہوتے ہیں۔ جس روز اُن میں اُتریں، اور دوسرے دن وہ منزلیں چٹیل میدان یعنی ویران ہوتی ہیں۔ (۵) اور انسان کی مثال ٹوٹنے والے ستارے اور اس کی روشنی کی سی ہے۔ جو روشن ہونے کے بعد فوراً راکھ بن جاتا ہے ــــ (۶) مال و دولت اور اہل و عیال خدا کی امانتیں ہیں، اور ضروری ہے کہ یہ امانتیں ایک دن واپس لی جائیں ــــ (۷) لوگوں میں دو طرح کے کام کرنے والے ہیں۔ ایک کام کرنے والا اپنی بنائی ہوئی چیز کو ضائع کر دیتا ہے، اور دوسرا اُسے بلند کرتا ہے ــــ (۸) اُن میں سے بعض تو سعادت مند اور نیک بخت ہیں کہ اپنا حصّہ لے کر رہتے ہیں اور بعض بد بخت ہیں کہ قوتِ لا یموت پر ہی قناعت کیے ہوئے ہیں۔

ھجا :-

یزید بن قُنافہ حاتم کی ہجو میں کہتا ہے :-

لَعَمرِیْ وَمَا عَمرِیْ عَلَیَّ بِھَیِّنٍ ۔۔۔ لَبِئسَ الفَتَی المَدعُوّ بِاللَّیلِ حَاتِمٌ

غَدَاۃَ اَتیٰ کَالثَّورِ اَحرِجَ فَاتَّقیٰ ۔۔۔ بِجَبھَتِہٖ اَقتَالَہٗ وَھُوَ قَائِمٌ

کَاَنَّ بِصَحرَاءِ المُرَیطِ نَعَامَۃً ۔۔۔ تُبَادِرُھَا جُنحَ الظَّلَامِ نَعَائِمٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴
أَعَارَ تُكَ رِجْلَيْهَا وَهَافِي لُبِّهَا وَقَدْ جُرِّدَتْ بِيضُ الْمُتُونِ صَوَارِمُ

ترجمہ

(۱) مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے اور میری زندگی میرے نزدیک کچھ کم قدر نہیں (کہ اس کی جھوٹی قسم کھاؤں) کہ حاتم بہت بُرا جوان ہے۔ جسے رات کے وقت مدد کے لیے پکارا جائے ـــ (۲) وہ بہت بُرا جوان ہے اس صبح کو جب کہ وہ اس جنگلی بیل کی طرح غضبناک ہو کر آیا۔ جسے مقابلہ کے لیے تنگ کیا گیا ہو اور وہ ایک جگہ جم کر کھڑا ہو جائے اور اپنی پیشانی کو اپنے دشمنوں کے لیے ڈھال بنا لے۔ (یہ سب کچھ بطور استہزا کہہ رہا ہے۔ کیوں در حقیقت حاتم بھاگ گیا تھا) ـــ (۳) تو ایسا ڈر کر بھاگا۔ گویا صحرائے مُرَیط میں ایک شُتر مُرغ نے جس سے رات کے وقت دوسرے شُتر مُرغ بڑھنا چاہتے ہوں ـــ (۴) تجھے اپنے پاؤں اور عقل عاریت دے دی، جب کہ چمکتی تلواریں اپنی میانوں سے نکالی گئیں۔

قُرَیط بن اُنَیف جو قبیلۂ بنی العَنبر کے شاعروں میں سے ہے۔ اپنی قوم کی ہجو کرتا اور انھیں لوٹ مار کرنے والوں کو دفع کرنے میں بُزدلی کا الزام دیتا ہے اور اُن سے استہزاء کرتا ہوا کہتا ہے۔

۱
لَوْ كُنْتُ مِنْ مَازِنٍ لَمْ تَسْتَبِحْ إِبِلِي بَنُو اللَّقِيطَةِ مِنْ ذُهْلِ بْنِ شَيْبَانَا

۲
لٰكِنَّ قَوْمِي وَإِنْ كَانُوا ذَوِي عَدَدٍ لَيْسُوا مِنَ الشَّرِّ فِي شَيْءٍ وَإِنْ هَانَا

۳
يَجْزُوْنَ مِنْ ظُلْمِ أَهْلِ الظُّلْمِ مَغْفِرَةً وَمِنْ إِسَاءَةِ أَهْلِ السُّوءِ إِحْسَانَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَأَنَّ رَبَّكَ لَمْ يَخْلُقْ لِخَشْيَتِهِ   سِوَاهُمْ مِنْ جَمِيعِ النَّاسِ إِنْسَانَا
فَلَيْتَ لِي بِهِمْ قَوْمًا إِذَا رَكِبُوا   شَدُّوا الْإِغَارَةَ فُرْسَانًا وَرُكْبَانَا

ترجمہ

(۱) اگر میں قبیلہ بنی مازن سے ہوتا تو بنی لقیط جو قبیلۂ بنی ذُہل بن شیبان سے ہیں، میرے اونٹ اس طرح لوٹ کر نہ لے جاتے (اپنی قوم کو غیرت دلا کر انتقام کے لیے ابھارتا ہے) ـــــ (۲) لیکن میری قوم کے لوگ اگرچہ کثیر التعداد ہیں۔ مگر لڑائی کے ڈھب کے نہیں، اگرچہ وہ لڑائی خفیف اور ہلکی سی کیوں نہ ہو ـــــ (۳) وہ لوگ ظالموں کے ظلم کا بدلہ مغفرت اور درگزر کرنے سے اور بدکاروں کی بُرائی کا بدلہ احسان کرنے سے دیتے ہیں۔ (ان کی بُزدلی بیان کرتا ہے) ـــــ (۴) (اے مخاطب) گویا تیرے پروردگار نے اپنے ڈر کے لیے ان کے سوا کوئی اور آدمی بنایا ہی نہیں۔ (استہزا کے طور پر کہتا ہے کہ شاید خدا سے ڈرنے کے لیے میری قوم ہی پیدا ہوئی ہے) ـــــ (۵) کاش مجھے ان کے عوض ایسی قوم مل جاتی کہ جب وہ گھوڑوں اور اونٹوں پر سوار ہوتے تو لوٹ مار مچانے کے لیے (خوب) حملہ کرتے۔

اعتذار یعنی معذرت :-

اعشیٰ قیس اُوس بن لام کی ہجو سے معذرت کرتا ہوا کہتا ہے :-

وَإِنِّي عَلَى مَا كَانَ مِنِّي لَنَادِمٌ   وَإِنِّي إِلَى أَوْسِ بْنِ لَامٍ لَتَائِبُ
وَإِنِّي إِلَى أَوْسٍ لِيَقْبَلَ عِذْرَتِي   وَيَصْفَحَ عَنِّي "مَا حَيِيتُ" لَرَاغِبُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳ فَهَبْ لِی حَیاتِی فَالحَیَاۃُ لِقَائِمٍ — بِشُکرِكَ فِیھَا، خَیرُ مَا اَنتَ وَاھِبُ

۴ سَاَمحُو بِمَدحٍ فِیكَ اِذ اَنَا صَادِقٌ — کِتَابَ ھِجَاءٍ سَارَ اِذ اَنَا کَاذِبُ

ترجمہ :۔

(۱) میں اس معاملہ پر یقیناً پشیمان ہوں جو مجھ سے ہوا۔ اور اب پشیمان ہو کر اُوس بن لام کی طرف رجوع کرتا ہوں ۔۔۔ (۲) اور بلا شبہ میں اس خیال سے کہ اُوس میرا عُذر قبول کرے اور مجھے معاف کر دے۔ جب تک زندہ ہوں۔ اس کی طرف رغبت کرنے والا ہوں ۔۔۔ (۳) تو مجھے میری زندگی بخش دے۔ کیوں کہ سب سے بہتر چیز جو تو بخشتا ہے اس شخص کی زندگی ہے جو اس میں تیرا شُکر گزار ہو ۔۔۔ (۴) میں عنقریب تیری مدح کرکے جس میں مَیں سچا ہوں ہجو کی اس تحریر کو مٹا دوں گا جو پھیل گئی جس میں جھوٹا تھا۔

نابغۂ ذُبیانی کہتا ہے۔

۱ نُبِّئْتُ اَنَّ اَبَا قَابُوسَ اَوعَدَنِی — وَلَا قَرَارَ عَلٰی زَأرٍ مِنَ الاَسَدِ

۲ مَھلاً فِدَاءٌ لَكَ الاَقوَامُ کُلُّھُمُ — وَمَا اُثَمِّرُ مِن مَالٍ وَمِن وَلَدِ

۳ فَلَا لَعَمرُ الَّذِی طِیفَت بِکَعبَتِهِ — وَمَا ھُرِیقَ عَلَی الاَنصَابِ مِن جَسَدِ

۴ وَالمُؤمِنِ العَائِذَاتِ الطَّیرَ یَمسَحُھَا — رُکبَانُ مَکَّۃَ بَینَ الغَیلِ وَالسَّنَدِ

۵ مَا قُلتُ مِن سَیِّءٍ مِمَّا اُتِیتَ بِهٖ — اِذَن فَلَا رَفَعَت سَوطِی اِلَیَّ یَدِی

۶ اِذَن فَعَاقَبَنِی رَبِّی مُعَاقَبَۃً — قَرَّت بِھَا عَینُ مَن یَاتِیكَ بِالحَسَدِ

ترجمہ :۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) مجھے خبر دی گئی ہے کہ ابو قابوس یعنی نعمان بن منذر نے مجھے دھمکی دی ہے۔ اور شیر کی دہاڑ سن کر کوئی کس طرح برقرار رہ سکتا ہے۔
(۲) ذرا توقف کیجیے سب لوگ آپ پر فدا ہو جائیں اور وہ مال بھی جسے میں جمع کرتا ہوں اور میرے بیٹے بھی —— (۳) اُس خدا کی قسم ہے جس کے کعبہ کا طواف کیا گیا اور اُس خون کی بھی جو بتوں پر بہایا گیا۔
(۴) اور اُس خدا کی قسم ہے جو اُن پناہ لینے والے پرندوں کو امن دیتا ہے۔ جنھیں مکّہ کی طرف جانے والے شتر سوار غیل اور سند کے درختوں میں چھوتے ہیں۔ (یعنی وہ پرندے اتنے نزدیک اُڑتے ہوتے ہیں کہ سوار انھیں ہاتھ سے چھو سکتے ہیں۔ لیکن زمین حرم میں ہونے کی وجہ سے اُنھیں پکڑ نہیں سکتے —— (۵) جو کچھ میں نے کہا، میں نے اس میں کوئی بُری بات نہیں کہی۔ اگر کہی ہو تو خدا کرے میرا ہاتھ چابک اُٹھا کر مجھے نہ دے سکے۔ یعنی لُنجا ہو جائے —— (۶) اور تب مجھے خدا ایسا عذاب دے کہ ان لوگوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں جو آپ کے پاس حاسدانہ باتیں لے کر آتے ہیں۔

وصف :-

امرؤ القیس اپنے گھوڑے کی تعریف میں کہتا ہے :-

۱ وَقَدْ اَغْتَدِیْ وَالطَّیْرُ فِیْ وُکُنَاتِہَا   بِمُنْجَرِدٍ قَیْدِ الْاَوَابِدِ ھَیْکَلِ
۲ مِکَرٍّ مِفَرٍّ مُقْبِلٍ مُدْبِرٍ مَعًا   کَجُلْمُوْدِ صَخْرٍ حَطَّہُ السَّیْلُ مِنْ عَلِ

ترجمہ :-

(۱) میں صبح سویرے اُٹھتا ہوں جب کہ پرندے اپنے گھونسلوں میں (دبکے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں اور ایسے گھوڑے کو ساتھ لے کر نکلتا ہوں، جس کے جسم کے بال کم ہیں اور دراز قد اور جنگلی جانوروں کے لیے بیڑی ہے (یعنی انھیں فوراً پکڑ لیتا ہے ــــ (۲) وہ بہت بھاگتا ہے اور لوٹتا ہے اور ایک ساتھ آگے بڑھتا اور پیچھے ہٹتا ہے اور ایسا تیز آتا ہے۔ جیسے کوئی بھاری پتھر سیلاب کے صدمے سے اوپر سے نیچے آ لے۔

عَبید بن ابرص بادل کی تعریف میں کہتا ہے :-

۱ فَسَقَى الرَّبَابَ مُجَلْجِلُ الْـ ... ـأَكْنَافِ لَمَّاعٌ بُرُوقُهُ

۲ جَوْنٌ تُكَفْكِفُهُ الصَّبَا   وَهْنًا وَتَمْرِيْهِ خَرِيْقُهُ

۳ مَرْىَ الْحَسِيْفِ عِشَارَهُ   حَتّٰى إِذَا دَرَّتْ عُرُوْقُهُ

۴ وَدَنَا يُضِيْءُ رَبَابُهُ   غَابًا يُضَرِّمُهُ حَرِيْقُهُ

۵ حَتّٰى إِذَا مَا ذَرْعُهُ   بِالْمَاءِ ضَاقَ فَمَا يُطِيْقُهُ

۶ هَبَّتْ لَهُ مِنْ خَلْفِهِ   رِيْحٌ شَآمِيَةٌ تَسُوْقُهُ

حَلَّتْ عَزَالِيَهُ الْجَنُوْ   بُ فَثَجَّ وَاهِيَةٌ خُرُوْقُهُ

ترجمہ

(۱) موضع رباب کو ایسے بادل نے سیراب کر دیا۔ جس کی اطراف میں گرج تھی، اور اُس کی بجلیاں چمک رہی تھیں ــــ (۲) وہ بادل سیاہ رنگ ہے۔ مشرقی ہوا رات کے ابتدائی حصّے میں اُسے اِدھر اُدھر دھکیلتی ہے اور تند و تیز ہوا اُسے اس طرح دوہتی ہے (یعنی اس سے پانی نکالتی ہے) (۳) جس طرح ایک غلام دس مہینے کی گابھن اونٹنیوں کو دوہتا ہے۔ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب اس کی رگوں میں پانی بھر آیا ـــ (۴) اور وہ بادل پیچھے جھک آیا۔ اور اس کے سفید رنگ کے ٹکڑوں نے جنگل کو روشن کر دیا اور اس کے شعلے نے اُسے بھڑکا دیا ـــ (۵) حتیٰ کہ جب وہ بادل اپنے پانی کو روک نہ سکا اور اس بات کی اُسے طاقت نہ رہی ـــ (۶) تو اس کے پیچھے سے یمنی ہوا چلی جو اُسے ہانکے لیے جاتی تھی ـــ (۷) اور جنوبی ہوا نے اس کے مُنہ کھول دیئے تو اُس کے سوراخ آہستہ بہ پڑے۔ ۱۲

طرفہ ایک کشتی کی تعریف میں کہتا ہے۔ جس سے کجاووں کو تشبیہ دی ہے:

كَأَنَّ حُدُوجَ الْمَالِكِيَّةِ غُدْوَةً ... خَلَايَا سَفِينٍ بِالنَّوَاصِفِ مِنْ دَدِ

عَدَوْلِيَّةٌ أَوْمِنْ سَفِينِ ابْنِ يَامِنٍ ... يَجُورُ بِهَا الْمَلَّاحُ طَوْرًا وَيَهْتَدِي

يَشُقُّ حَبَابَ الْمَاءِ حَيْزُومُهَا بِهَا ... كَمَا قَسَمَ التُّرْبَ الْمُفَايِلُ بِالْيَدِ

ترجمہ

(۱) گویا میری محبوبہ کے کجاوے جو بنی مالک سے ہے۔ کوچ کی صبح کو اُن بڑی بڑی کشتیوں سے مشابہ ہیں جو وادیٔ دَد کی منجدھار میں چل رہی ہوں ـــ (۲) وہ کشتیاں قریۂ عدولی کی بنی ہوئی ہیں۔ یا انھیں ابنِ یامن کاریگر نے بنایا ہے جنھیں ملاح کبھی اِدھر اُدھر لے جاتا ہے اور کبھی سیدھا چلاتا ہے ـــ (۳) ان کشتیوں کا سینہ اُن منجدھاروں میں گھرے پانی کو اس طرح پھاڑتا اور چیرتا جاتا ہے۔ جس طرح ڈھیری کاٹ کھیلنے والا اپنے ہاتھ سے مٹی کے ڈھیر کے دو ٹکڑے کر دیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عنترہ جدائی کے کوّے کی تعریف میں کہتا ہے :-

ظَعَنَ الَّذِيْنَ فِرَاقُهُمْ اَتَوَقَّعُ ‏ وَجَرٰى بِبَيْنِهِمُ الْغُرَابُ الْاَبْقَعُ
خَرِقُ الْجَنَاحِ كَاَنَّ لَحْيَيْ رَاْسِهٖ ‏ جَلَمَانِ بِالْاَخْبَارِ هَشٌّ مُوْلَعُ

ترجمہ

(۱) جن لوگوں کے فراق کی توقع تھی وہ تو کوچ کر گئے اور سیاہ و سفید کوّے نے اُن کی جدائی کی خبر دے دی ـــــ (۲) وہ بدنما پروں والا یعنی اُڑنے میں اناڑی ہے۔ اس کی چونچ کی دونوں طرفیں گویا ایک قینچی ہیں جو بُری خبریں پہچانے میں تیز و طرار اور حریص ہیں۔

حسّان سعدی چاند کی تعریف میں کہتا ہے :-

مَهْمَا يَكُنْ رَيْبُ الْمَنُوْنِ فَاِنَّنِيْ ‏ اَرٰى قَمَرَ اللَّيْلِ الْمُعَذَّبَ كَالْفَتٰى
يُهَلُّ صَغِيْرًا ثُمَّ يَعْظُمُ ضَوْءُهٗ ‏ وَصُوْرَتُهٗ حَتّٰى اِذَا مَا هُوَ اسْتَوٰى
تَقَارَبَ يَخْبُوْ ضَوْءُهٗ وَشُعَاعُهٗ ‏ وَيَمْصَحُ حَتّٰى يَسْتَتِرَ فَمَا يُرٰى

ترجمہ

(۱) زمانے کے حوادث کچھ ہی ہوں میں تو رات کے چاند کو بھی ایک انسان کی طرح مبتلائے عذاب دیکھتا ہوں ـــــ (۲) وہ پہلے چھوٹا ظاہر ہوتا ہے۔ پھر اس کی روشنی اور صورت بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جب کامل ہو جاتا ہے ـــــ (۳) تو اُس کی روشنی اور شعاع بجھنے اور مٹنے لگتی ہے۔ حتّٰی کہ چھُپ جاتا ہے اور پھر دکھائی نہیں دیتا۔

عنترہ ایک باغ کی تعریف میں کہتا ہے :-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱ وَلَقَدْ مَرَرْتُ بِدَارِ عَبْلَةَ بَعْدَ مَا ۔۔۔ لَعِبَ الرَّبِيعُ بِرَبْعِهَا الْمُتَوَسَّمِ

۲ جَادَتْ عَلَيْهِ كُلُّ عَيْنٍ ثَرَّةٍ ۔۔۔ فَتَرَكْنَ كُلَّ قَرَارَةٍ كَالدِّرْهَمِ

۳ سَحًّا وَتَسْكَابًا فَكُلَّ عَشِيَّةٍ ۔۔۔ يَجْرِي عَلَيْهَا الْمَاءُ لَمْ يَتَصَرَّمِ

۴ وَخَلَا الذُّبَابُ بِهَا فَلَيْسَ بِبَارِحٍ ۔۔۔ غَرِدًا كَفِعْلِ الشَّارِبِ الْمُتَرَنِّمِ

۵ هَزِجًا يَحُكُّ ذِرَاعَهُ بِذِرَاعِهِ ۔۔۔ قَدْحَ الْمُكِبِّ عَلَى الزِّنَادِ الْأَجْذَمِ

ترجمہ

(۱) میں اپنی محبوبہ عبلہ کے مکان کے پاس سے ایسی حالت میں گزرا کہ ربیع کی بارش نے اس کی سکونت گاہ کو جو غور و تأمل سے معلوم ہو سکتی تھی مٹا دیا تھا۔ (۲) اُس پر پانی سے بھرے ہوئے بادل اتنے برسے کہ انھوں نے ہر چھوٹے گڑھے کو درہم کی طرح چمک دار بنا دیا —— (۳) بھرے بھرے بادل تھوڑے بہت ہمیشہ اُس پر برستے رہے۔ یہاں تک کہ ہر شام کے وقت اس میں پانی چلتا رہا۔ اور کبھی ختم نہ ہوا —— (۴) اور شہد کی مکھی نے اس چراگاہ میں خلوت اختیار کر رکھی ہے۔ وہاں سے جدا نہیں ہوتی اور ایک شرابی گویئے کی طرح گاتی رہتی ہے —— (۵) وہ مکھی برابر گائے جاتی ہے اور اپنا ایک ہاتھ دوسرے سے رگڑتی ہے۔ جیسے کٹی انگلیوں والا چقماق سے آگ نکالنے پر لگاتار جھکا ہوتا ہے (مگر آگ نہیں نکلتی)۔

نیز جنگ کی صفت کو یوں بیان کرتا ہے۔

وَمُدَجَّجٍ كَرِهَ الْكُمَاةُ نِزَالَهُ ۔۔۔ لَا مُمْعِنٍ هَرَبًا وَلَا مُسْتَسْلِمِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جَادَتْ لَهٗ كَفِّيْ بِعَاجِلِ طَعْنَةٍ ۔۔۔ بِمُثَقَّفٍ صَدْقِ الْكُعُوْبِ مُقَوَّمِ
بِرَحِيْبَةِ الْفَرْغَيْنِ يَهْدِيْ جَرْسُهَا ۔۔۔ بِاللَّيْلِ مُعْتَسَّ الذِّئَابِ الضُّرَّمِ
فَشَكَكْتُ بِالرُّمْحِ الْاَصَمِّ ثِيَابَهٗ ۔۔۔ لَيْسَ الْكَرِيْمُ عَلَى الْقَنَا بِمُحَرَّمِ
فَتَرَكْتُهٗ جَزَرَ السِّبَاعِ يَنُشْنَهٗ ۔۔۔ يَقْضِمْنَ حُسْنَ بَنَانِهٖ وَالْمِعْصَمِ

ترجمہ

(۱) اور بہت سے سلاح پوش بہادر کہ مسلّح دلاور لوگ ان کی لڑائی سے گھبراتے تھے۔ اور نہ وہ لڑائی سے بھاگنے والے اور نہ صلح چاہنے والے تھے۔ (۲) کہ میرے ہاتھ سے ایک پھرتی سے لگائی ہوئی ایسے نیزے کی ضرب اس پر احسان کیا کہ وہ پورا سیدھا پوروں کا پکّا اور گٹھیلا تھا ــــ (۳) میرے ہاتھ نے بھالے کے ایسے وار سے اس پر احسان کیا کہ اس کے نفوذ کی دونوں طرفیں چوڑی چکلی تھیں اور اس کے لگنے کی آواز شب گرد بھوکے بھیڑیوں کو رات کے وقت مطعون کی طرف راستہ دکھاتی تھی ــــ (۴) غرض میں نے اس ٹھوس اور سخت نیزے سے اس کے جسم اور کپڑوں کو پرو دیا اور کریم آدمی نیزوں پر حرام نہیں ہوتا۔ (یعنی وہ کسی کی شخصیت کا لحاظ نہیں کرتے) ــــ (۵) پھر میں نے اُسے درندوں کی خوراک بنا چھوڑا اور یہ حالت ہو گئی تھی کہ درندے اسے نوچیں اور اس کی لمبی انگلیوں اور کلائیوں کو چبائیں۔

حِکَم و امثال۔

طَرَفَہ بن عَبْد کہتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُلُّ خَلِيلٍ كُنْتُ خَالَلْتُهُ لَا تَرَكَ اللّٰهُ لَهُ وَاضِحَهُ
كُلُّهُمْ اَرْوَغُ مِنْ ثَعْلَبٍ مَا اَشْبَهَ اللَّيْلَةَ بِالْبَارِحَة

ترجمہ

(۱) ہر وہ دوست جسے میں دوست رکھتا تھا۔ خدا اس کے کسی ہنسنے والے دانت کو نہ رہنے دے ـــــ (۲) وہ سب لومڑی سے بڑھ کر چال باز اور مکار ہیں۔ اور آج کی رات گزشتہ رات سے کس قدر زیادہ مشابہ ہوتی ہے۔ ۱۲

اَفْوَہ اَوْدی کہتا ہے۔

وَالْبَيْتُ لَا يُبْتَنٰى اِلَّا لَهُ عَمَدٌ وَلَا عِمَادَ اِذَا لَمْ تُرْسَ اَوْتَادُ
فَاِنْ تَجَمَّعَ اَوْتَادٌ وَاَعْمِدَةٌ وَسَاكِنٌ بَلَغُوا الْاَمْرَ الَّذِىْ كَادُوا
لَا تَصْلُحُ النَّاسُ فَوْضٰى لَا سَرَاةَ لَهُمْ وَلَا سَرَاةَ اِذَا جُهَّالُهُمْ سَادُوا
تُبْقَى الْاُمُوْرُ بِاَهْلِ الرَّاْىِ مَا صَلَحَتْ فَاِنْ تَوَلَّتْ فَبِالْاَشْرَارِ تَنْقَادُ

ترجمہ

(۱) خیمہ اُسی وقت بنتا ہے۔ جب اس کے لیے کھمبے موجود ہوں اور کھمبے اس وقت تک (قائم) نہیں ہوتے۔ جب تک میخیں نہ گاڑی جائیں ـــــ (۲) اور جب میخیں اور کھمبے دونوں جمع ہوں اور اس میں رہنے والے بھی موجود ہوں، تو وہ اس مقصد تک پہنچ جاتے ہیں۔ جس تک پہنچنے والے تھے۔

(۳) اور جب لوگ باہم برابر ہوں۔ ان کا کوئی سردار نہ ہو تو وہ درست نہیں ہوتے۔ اور جب ان میں سے جاہل سردار بن جائیں تو سمجھ لو ان کا کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سردار نہیں ــــ (۴) جب تک امور درست رہیں۔ وہ اہل الرائے کے سپرد ہوتے ہیں اور اگر صلاحیت سے پھر جائیں تو پھر شریر لوگوں کے مطیع ہوتے ہیں۔

شُعَراء

شاعری کا باب

شعراء جاہلیت کی تعداد اس سے بہت زیادہ ہے کہ ان کا احاطہ کیا جا سکے اور جن کا حال معلوم نہیں، وہ ان کی نسبت بہت زیادہ ہیں۔ جن کے متعلق ہم کچھ جانتے ہیں اور ان میں سے بعض کو جو شہرت حاصل ہے تو اس کا باعث یا تو یہ ہے کہ وہ عمدہ اور اعلیٰ شعر کہتا ہے۔ اور یا یہ کہ اس کے اشعار کی روایت کثرت سے ہوئی، اور یا اس لیے کہ اس کا زمانہ اسلام سے قریب تھا۔ جو زمانۂ روایت ہے۔ یا اُس کے قبیلے نے طرف داری اور حمایت کی، اور یا اس لیے کہ وہ ایک عظیمُ المرتبت شخص تھا۔ یا شعر کے علاوہ کسی اور خوبی میں اس کی شہرت تھی۔ جیسے شجاعت، سخاوت اور وفا وغیرہ۔ یا اس نے اپنے شعر کی وجہ سے کسی بڑے حادثے میں شرکت کی۔ ان امور کے بعد پھر شعر کی قلت و کثرت، اور اُس کے ردی اور اعلیٰ ہونے میں بھی ان کے درجے مختلف ہیں۔ اسی طرح درشت و رقیق، اور غور و فکر سے یا فی البدیہ کہنے میں بھی ان میں اختلاف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاعر کا مرتبہ

اہلِ عرب کے نزدیک شاعروں کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ انھیں کا حکم نافذ ہوتا، اور انھیں کی دلیل و حجت غالب رہتی۔ کیوں کہ وہ قابلِ فخر کارناموں اور اوصاف حمیدہ کے اظہار میں اُن کی زبان تھے اور اُن کے لیے بمنزلۂ اسلحہ تھے کہ اُن کے شرف و مجد کی حفاظت کرتے۔ عزّت و شرف کا مقابلہ انھیں کے ذریعہ ہوتا اور مناقب اور اوصافِ حمیدہ کے مظاہرے میں وہی کام آتے۔ انھیں کسی اور چیز سے اتنی خوشی نہ ہوتی۔ جتنی ایک شاعر کے ظاہر ہونے سے ہوتی۔ ابنِ رشیق العمدۃ میں لکھتے ہیں کہ "جب عرب کے کسی قبیلے میں شاعر کا ظہور ہوتا تو دوسرے قبائل انھیں مبارکباد دینے آتے، کھانے پکائے جاتے اور عورتیں جمع ہوتیں۔ طنبورے اور سارنگیاں بجاتیں۔ جس طرح بیاہ شادی کے موقعوں میں کیا کرتی تھیں۔ مرد اور لڑکے ایک دوسرے کو خوش خبری دیتے۔ کیوں کہ شاعر ان کی عزّت و آبرو کی حمایت کرتا، عار و ننگ کو دُور کرتا، اُن کے مناقب اور اوصاف حمیدہ کو بقائے دوام بخشتا، اُن کے ذکر کو شہرت دیتا۔ یہ ہی رسم تھی کہ مبارکباد یا تو لڑکے کے پیدا ہونے پر دیا کرتے یا شاعر کے ظاہر ہونے پر اور یا گھوڑی کے بچہ جننے پر۔

نظم اشعار کا طریقہ

نظم اشعار کا طریقہ اکثر حالات میں یہ تھا کہ جو کچھ کہنا ہوتا۔ فی البدیہ کہتے۔ جس کے الفاظ بلا تامّل خود بخود چلے آتے اور معانی لگاتار آتے جاتے۔ جیسا کہ حارث بن حلّزہ اور عمرو بن کلثوم کے لیے ایسا ہی واقع ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن جن لوگوں نے شعر کو بطور ایک صناعت اور پیشے کے اختیار کر رکھا تھا۔ جس سے مال و دولت کماتے اور اُسے ایک خوش گوار کسب بنا کر انعامات حاصل کرنے، محفلوں اور میلوں میں پڑھ کر سُناتے، تو یہ لوگ اپنے اشعار کو درست اور شائستہ بنانے اور اُن کی کانٹ چھانٹ اور اصلاح میں خاص توجہ کیا کرتے تھے۔ تاکہ صنعت کے لحاظ سے اُن میں تشابُہ اور احکام میں مساوات پیدا کر دیں اور اُن میں ایسی خوب صورتی اور تزئین و آراستگی پائی جائے اور الفاظ ایسے نپے تُلے ہوں کہ انھیں شعرِ جاہلی کا بہترین نمونہ کہہ سکیں۔ چنانچہ زُہیر کے حَولیات اور نابغہ کے اعتذاریات میں یہ وصف نمایاں نظر آتا ہے۔

عرصۂ دراز تک لوگوں کی یہی حالت رہی کہ وہ صرف اعلیٰ اغراض اور شریف مقاصد ہی میں شعر کہا کرتے تھے۔ کسی بلند مرتبہ شخص کی اس لیے مدح نہ کرتے کہ اس سے انعام حاصل کریں اور کسی شریف کی اس لیے ہجو نہ کرتے کہ اس سے انتقام لیں یا اپنے غیظ و غضب سے شفا حاصل کریں۔ حتّٰی کہ اُن میں ایک گروہ ایسا پیدا ہو گیا۔ جس نے شعر گوئی کو ایک پیشہ بنا لیا اور اس سے مال و دولت حاصل کی، اور امراء و ملوک کی مدح سرائی کرنے لگے۔ چنانچہ نابغہ ذبیانی اور حسّان کا نعمان بن مُنذر اور شاہانِ غسّان کے ساتھ، زُہَیر بن سُلمٰی کا ہَرِم بن سنان کے ساتھ، اُمَیّہ بن ابی الصلت کا عبداللہ بن جدعان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ جو انجیاءِ قریش میں سے تھا، اور اَعشیٰ کا ملوک اور عوام کے ساتھ اسی قسم کا معاملہ تھا۔ پھر جب عجمیوں نے شعر گوئی شروع کی اور شعر کو سامانِ تجارت بنا کر اس کے ذریعے فائدہ اٹھانے لگے، تو شُرفا نے شعر گوئی ترک کر کے خطابۃ اختیار کر لی۔

شُعَرا کے طبقات

زمانے کے لحاظ سے شعرا کے چار طبقے ہیں:۔

۱۔ طبقۂ جاہلیّین۔

۲۔ طبقۂ مُخضَرمین، ان سے مراد وہ شاعر ہیں۔ جنھوں نے جاہلیّت اور اسلام دونوں زمانوں میں شعر کہے۔

۳۔ طبقۂ اسلامیّین۔ یہ وہ شاعر ہیں۔ جنھوں نے اسلام میں نشو و نما پائی اور اُن کا سلیقۂ عربیّت فاسد نہیں ہوا۔ اور وہ شعراء بنی اُمیّہ ہیں۔

۴۔ طبقۂ مُولّدین یا مُحدَثین۔ یہ وہ شاعر ہیں، جن کا ظہور فسادِ عربیّت کے وقت ہوا۔ جب کہ عرب عجمیوں کے ساتھ مِل جُل گئے تھے۔ اگرچہ وہ خود خالص عربی النسل تھے۔ یہ طبقہ عہدِ عباسیہ سے لے کر ہمارے آج کے زمانے تک ہے۔

شعراءِ جاہلیّین اپنی شعر گوئی کی شہرت کے اعتبار سے جو یا تو شعر کی خوبی اور عمدگی کے باعث ہے اور یا کثرتِ شعر گوئی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے کئی طبقوں میں منقسم ہیں۔ ہم اُن میں سے صرف تین[1] طبقوں کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۔ طبقۂ اوّل:۔ اِمرؤُالقیس، زُہَیر، نابغہ۔
۲۔ طبقۂ دوم:۔ اَعشیٰ، لَبِید، طَرَفہ۔
۳۔ طبقۂ سوم:۔ عَنترہ، عُروۃ بن الوَرد، دُرَید بن صمّہ، مُرقش اکبر۔

مگر اکثر فصحا اور اُدبا ان میں سے بعض کو بعض پر ترجیح دیتے اور مقدّم کرتے ہیں، اور اُن میں بعض اور شعراء کا بھی اضافہ کرتے ہیں۔ اس خیال سے کہ اُن کے اشعار اُن کے ذوق کے مناسب اور اُن کی خواہشات کے مطابق ہیں۔

۱۔ اِمرَؤُالقَیس

نام کنیت — اس کا لقب الملکُ الضِّلیل، کنیت ابوالحارث، اور نام حُندُج بن حُجر کِندی ہے۔ یہ یمنیوں کا شاعر، شعراء جاہلیت کا پیشرو، اور ابواب و اقسامِ شعر کی گونا گونی میں اُن کا رہنما تسلیم کیا جاتا ہے۔

اس کے آباؤ اجداد قبیلۂ کِندہ کے اشراف و ملوک میں سے تھے۔ ماں کا نام فاطمہ بنتِ ربیعہ ہے جو کُلَیب و مُہلہِل تغلبی کی ہمشیرہ تھی۔ بنو اسد جو قبیلۂ مضر سے تھے ملوکِ کِندہ کے اطاعت گزار

---

[1] یہ ابو عبیدہ کی رائے ہے۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے اور امرؤالقیس کا باپ حُجر اُن کا آخری بادشاہ تھا۔

نشوونما امرؤالقیس نے سرزمین نجد میں بنو اَسد کے درمیان پرورش پائی جو اُس کے باپ کی رعایا تھے۔ اور وہی رَوش اختیار کی جو عموماً بادشاہوں کی عیش و عشرت پسند اولاد کیا کرتی ہے۔ کھیل کود میں مصروف رہتا۔ ہر وقت شراب نوشی اور حسینوں سے عشق بازی کرتا، اور پھر اسی پر اکتفا نہیں کی، بلکہ اپنا بیشتر وقت عورتوں کی تشبیب میں صرف کر دیا، اور اس معاملہ میں حدِ اعتدال سے تجاوز کرکے صراحۃً فحش گوئی اختیار کر لی۔ اور اُن تمام امور سے بالکل اعراض کر لیا جو اُس جیسے لوگ اپنے لیے پسند کیا کرتے ہیں۔ یعنی سلطنت کی اہلیت پیدا کرنے اور بہادروں کی قیادت اختیار کرنے کو خیرباد کہہ دیا۔ اس سبب سے اس کا باپ ناراض ہو گیا۔ اور اُسے لہو و لعب اور عورتوں کی تشبیب سے روکا۔ مگر جب ان باتوں کا اس پر کوئی اثر نہ ہوا تو اُسے گھر سے باہر نکال کر آنکھوں سے دور کر دیا۔ وہ باہر نکلا تو عرب کے بعض فقرا اور لوٹ کھسوٹ کرنے والے لوگ اُس کے پاس جمع ہو گئے اور اجنبی اور سیرانی لوگوں نے اُسے گھیر لیا جو پانی کے چشموں پر اُترتے۔ خوش حال اور آسودہ رہتے، جانوروں کو ذبح کرتے، شراب نوشیاں ہوتیں، عیش و طرب سے زندگی بسر کرتے، اور گویا لونڈیوں کے گیت سنتے۔ سرزمین دَمُّون[1] کی کسی منزل میں وہ اسی طرح شراب نوشی میں

---

[1] یمن کے صوبہ حضرموت میں ایک قصبہ ہے۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مصروف تھا کہ اچانک یہ اطلاع ملی کہ بنی اُسد نے بغاوت کر کے اُس کے باپ کو قتل کر دیا ہے۔ کیوں کہ وہ حکمرانی میں اُن سے ظالمانہ سلوک کرتا اور جو خراج وہ لوگ اُسے ادا کرتے تھے۔ اُس کی وصولی میں حدِّ اعتدال سے تجاوز کر جاتا تھا۔ امرؤالقیس نے یہ خبر سنی تو اس خیال سے کہ اس کے رفقا کا عیش مکدّر نہ ہو، کسی بے چینی اور اضطراب کا اظہار نہ کیا۔ پھر کہنے لگا۔ لڑکپن میں مجھے ضائع کیا (یعنی میری غور و پرداخت نہ کی) اور بڑا ہوا، تو اپنے خون کا انتقام مجھ پر لاد دیا۔ "آج تو بدمستی سے ہوش نہیں ہوگا۔ اور کل شراب نوشی سے مستی نہ ہوگی۔ آج شراب نوشی ہوگی اور کل حکومت۔" بعد ازاں انتقام لینے کے لیے ساز و سامان جمع کرنا شروع کیا اور مختلف قبائل سے مدد طلب کی۔ بعض نے ساتھ دیا، اور بعض نے معذرت کی، اور آخر بنی اسد پر فوج کشی کر کے اکثر کو قتل کر ڈالا۔ لیکن اس سے اس کی پیاس نہ بجھی۔

حِیرہ کے بادشاہوں میں سے مُنذِر کو امرؤالقیس کے خاندان سے دشمنی تھی۔ کیوں کہ جب مَناذِرہ اور کسریٰ کیقباد میں اختلاف پیدا ہوا تھا، تو امرؤالقیس کے دادے حارث نے کسریٰ کی طرف سے ملکِ حیرہ پر نائب ہونے کے لیے شاہانِ مناذرہ کی مزاحمت کی تھی۔ اس بنا پر مُنذِر نے قبائل عَرب میں سے اِیاد، بَھراء اور تنوخ کو امرؤالقیس کے خلاف جمع کیا۔ اور چوں کہ کسریٰ نوشیرواں بن کیقباد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی آلِ مُنذر سے خُوش تھا۔ اس لیے اُس نے بھی ایرانی سواروں کا ایک لشکر اس کی مدد کے لیے بھیج دیا۔ امرؤالقیس میں اُس کے مقابلے کی طاقت نہ تھی، اس لیے اس کے ہمراہی تتر بتر ہو گئے، اور وہ خود بھی یکے بعد دیگرے مختلف قبائل کی پناہ لیتا رہا۔ اور اس کی وجہ سے مختلف لڑائیاں ہوتی رہیں۔ آخر کار سموءل کے ہاں جا اُترا، اور اپنی بیٹی، زرہیں اور دیگر اُوزار اس کے پاس امانت رکھ کر درخواست کی کہ شام میں حارث بن ابو شمر غسانی کے نام خط تحریر کر دیا جائے کہ وہ اُسے قیصر تک پہنچا دے۔ جب قیصر کے پاس پہنچا تو اپنے دشمنوں کے خلاف مدد کی درخواست کی جو سب کے سب مَنَاذِرہ کے طرف دار اور حمائتی اور ایرانیوں کے زیرِ اثر اور رومیوں کے دشمن تھے۔ اس پر قیصر نے اس کی مدد کے لیے ایک لشکر تیار کر دیا۔ لیکن ابھی امرؤالقیس اُس لشکر کو لے کر مُلکِ روم سے روانہ نہیں ہوا تھا کہ قیصر کے دل میں کوئی خیال آ گیا اور اُس نے لشکر کو واپس بُلا لیا، اور امرؤالقیس تنہا واپس آ گیا۔ راستے میں اس کے جسم پر آبلے نمودار ہوئے اور اس مرض نے شِدّت اختیار کی۔ جس سے وہ جانبر نہ ہو سکا اور انگورہ میں پہنچ کر مر گیا اور وہیں دفن ہوا۔

امرؤالقیس کے اشعار

امرؤالقیس جاہلیّت کے افضل اور زبردست شعرا کا پیش رو شمار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے اور طبقۂ اولیٰ میں سے جن شعراء کے حالات معلوم ہیں ان میں سے مقدم اور افضل تسلیم کیا جاتا ہے۔ اگرچہ ابو دُواد ایادی اور امرؤالقیس کے ماموں مُہَلہِل جیسے شعرا اس سے پہلے بھی گزرے ہیں۔ لیکن ہمارے علم کے مطابق صحیح شعر گوئی اور ابواب شعر کے مختلف طریقوں کے استعمال میں اس سے کوئی سبقت نہیں لے جا سکا۔ یہ پہلا شخص ہے جس نے اپنے ہمراہیوں کو (کھنڈرات پر) ٹھہرانے' دیار محبوب پر رونے، اور عورتوں کو ہرنوں، نیل گایوں اور انڈوں کے ساتھ تشبیہ دینے کے بیان کو نہایت عمدگی سے ادا کیا ہے۔ پہلے اسی نے گھوڑے کے وصف میں قَیْدُ الْاَوَابِد کی صفت کو استعمال کیا اور تشبیب کو رِقّت آمیز بنایا۔ طرق کلام کو ہموار کیا۔ اور عمدہ استعارات اور تشبیہات کو اس خوبی سے برتا کہ ظنِ غالب یہی ہے کہ وہ ان اشیا میں سے اکثر کا موجِد ہے۔

اس کے اشعار میں تشبیب، عہد شباب کی آوارہ مزاجی، جورِ زمانہ کی شکایت، اور بوقتِ مصیبت دوستوں کی بے رُخی کا تذکرہ غالب ہے۔ مگر کبھی عورتوں سے متعلق تشبیہات اور ان کی نسبت بات چیت کرنے میں فحش باتیں بھی کہہ جاتا ہے۔ اس کے اشعار سے ذکاوت و نجابت ٹپکتی ہے اور حکومت و سرداری کے تاثرات بھی نظر آتے ہیں۔ مثلاً کہتا ہے :-

فَظَلَّ الْعَذَارٰی یَرْتَمِیْنَ بِلَحْمِهَا وَشَحْمٍ كَهُدَّابِ الدِّمَقْسِ الْمُفَتَّلِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(پس وہ کنواری لڑکیاں اس اونٹنی کے گوشت اور اس کی چربی کو جو سخت بٹے ہوئے ریشم کے پھندنوں کی طرح تھی۔ دل لگی کے طور پر ایک دوسری پر پھینکنے لگیں)

وَظَلَّ طُهَاةُ اللَّحْمِ مِنْ بَيْنِ مُنْضِجٍ صَفِيفَ شِوَاءٍ اَوْ قَدِيرٍ مُعَجَّلِ

(کثرت گوشت) سے گوشت پکانے والوں کی یہ حالت ہو گئی کہ بعض اُسے انگاروں پر بھوننے لگے اور بعض نے جلدی سے ہنڈیاں چڑھا دیں)

وَلَوْ اَنَّ مَا اَسْعٰى لِاَدْنٰى مَعِيْشَةٍ كَفَانِىْ وَلَمْ اَطْلُبْ قَلِيْلٌ مِنَ الْمَالِ

وَلٰكِنَّمَا اَسْعٰى لِمَجْدٍ مُؤَثَّلٍ وَقَدْ يُدْرِكُ الْمَجْدَ الْمُؤَثَّلَ اَمْثَالِىْ

(۱) اگر میں معمولی گزر اوقات کے لیے کوشش کرتا تو تھوڑا سا مال بھی مجھے کفایت کرتا، اور میں پائدار بزرگی کو طلب نہ کرتا۔ (۲) لیکن میں تو پائدار بزرگی کے لیے کوشش کر رہا ہوں اور میرے جیسے (با ہمّت لوگ) پائدار بزرگی کو حاصل بھی کر لیا کرتے ہیں۔

اس کے اشعار اگرچہ عبادت کی درشتی، الفاظ کی خشونت، اور معانی کی نازیبائی کے لحاظ سے بدویانہ لباس میں ملبوس ہیں۔ مگر بعض دفعہ تمہید کی خوبی، معنے آفرینی، رقّت نسیب، قریب الفہم وصف،

---

[1] ایک نیل گائے کا شکار کر کے اس کا گوشت کھانے کے انتظار میں بیٹھا ہے تو اس شعر میں یہ بیان کرتا ہے کہ جب وہ شکار کو نکلا تو اس کے ساتھ کئی باورچی تھے۔ جو مختلف قسم کا گوشت پکانے لگے۔ بعض کباب تیار کر رہے تھے اور بعض ہنڈیوں میں پکاتے تھے۔ صحرا میں اس قسم کا اہتمام نادر ہی ہوتا ہے۔ اور صرف بادشاہ ہی ایسا کر سکتے ہیں۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سہولتِ ماخذ کے اعتبار سے وہ ایسی پوشاک میں جلوہ گر ہوتے ہیں کہ بعد میں آنے والوں کے لیے اس امر کی بہترین مثال ہیں کہ وہ اپنے اشعار کو رقّت آمیز بنانے اور معانی کی تصویر اُتارنے میں اس کی نقل کریں۔

پہلی قسم سے اس کا یہ قول ہے جو اپنی محبوبہ کے وصف میں کہتا ہے :-

وَاِذْ هِیَ تَمْشِیْ کَمَشْیِ النَّزِیْـ ـفِ یَصْرَعُهُ بِالْکَثِیْبِ الْبُهَـرْ [1]

بَرَهْـرَهَـةٌ رُخْصَـةٌ رُوْدَةٌ کَخُرْعُوْبَةِ الْبَانَةِ الْمُنْفَطِـرْ

(ترجمہ : ۱۔ اور جب وہ محبوبہ ایسے شخص کی طرح چل رہی تھی جو زیادہ خون نکلنے سے کمزور ہو گیا ہو، اور سانس پھولنے کی وجہ سے ریت کے ٹیلے پر گر پڑتا چلے۔ ۲۔ وہ ملائم جسم والی، نوجوان اور نازک اندام ہے، اور درخت بید کی اس ٹہنی کی طرح ہے جو نئی پھوٹی ہو۔)

معلقہ میں اس کے اشعار ذیل بھی اسی قسم کے ہیں :-

وَفَرْعٍ یُغْشِیْ الْمَتْنَ اَسْوَدَ فَاحِمٍ اَثِیْثٍ کَقِنْوِ النَّخْلَةِ الْمُتَعَثْکِلِ [1]

غَدَائِرُهُ مُسْتَشْزَرَاتٌ اِلَی الْعُلَا تَضِلُّ الْمَدَارِیْ فِیْ مُثَنًّی وَمُرْسَلِ [2]

وَکَشْحٍ لَطِیْفٍ کَالْجَدِیْلِ مُخَصَّرٍ وَسَاقٍ کَاُنْبُوْبِ السَّقِیِّ الْمُذَلَّلِ [3]

---

[1] اس شعر میں اپنی محبوبہ کی رفتار کو ایسے شخص کی رفتار سے تشبیہ دی ہے۔ جس کے جسم سے بہت سا خون خارج ہو گیا ہو اور وہ بوجہ ضعف جلدی نہ چل سکے۔ خصوصاً ریت کے ٹیلوں پر جہاں چلنا مشکل ہوتا ہے۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَ نَحطُو بِرَخصٍ غَیرِ شَثنٍ کَاَنَّہٗ — اَسَارِیعُ ظَبیٍ اَومَسَاوِیکُ اِسحِلِ

(ترجمہ: ۱۔ وہ ایسی چوٹی (سر کے بال) دکھاتی ہے جو اس کی کمر کو ڈھانپ رہی ہے۔ نہایت سیاہ اور کھجور کے اس درخت کے خوشے کی طرح جس کے خوشے نکلے ہوں۔ گھنی اور گنجان ہے۔

۲۔ اُس کے گندھے ہوئے بال اوپر کو اُبھرے ہوئے ہیں اور اس کے دوہرے بٹے ہوئے اور لٹکتے بالوں میں کنگھیاں چھپ جاتی ہیں۔

۳۔ اور وہ ایسی لطیف کمر دکھاتی ہے جو اونٹ کے مہار کی طرح باریک ہے۔ اور ایسی پنڈلی ظاہر کرتی ہے جو نرسل کی پوری کی طرح بھری اور سیدھی ہے۔ ۴۔ وہ چیزوں کو ایسی نرم اور نازک انگلیوں سے پکڑتی ہے جو گویا وادیٔ ظبی کے سفید و سرخ کرم ہیں۔ یا درخت اسحل کی مسواکیں ہیں۔

دوسری قسم سے ذیل کے شعر ہیں:-

کَاَنَّ عُیُونَ الوَحشِ حَولَ خِبَائِنَا — وَاَرحُلِنَا الجَزعُ الَّذِی لَم یُثَقَّبِ

(ہمارے خیموں اور پالانوں کے ارد گرد جنگلی جانوروں یا نیل گایوں کی آنکھیں اس طرح دکھائی دے رہی تھیں، گویا وہ یمنی سفید و سیاہ مُہرے ہیں۔ جن میں چھید نہیں کیا گیا۔

کَاَنَّ قُلُوبَ الطَّیرِ رَطباً وَّ یَابِساً — لَدَیٰ وَکرِھَا العُنَّابُ وَالحَشَفُ البَالِیْ

(اُس کے گھونسلے کے پاس پرندوں کے تازہ اور خشک دل اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح نظر آتے ہیں، جیسے عنّاب پڑے ہوں یا ردی قسم کی خشک کھجوریں (پرندوں کے تازہ دلوں کو عناب سے تشبیہ دی ہے اور خشک کو ردی قسم کی پرانی کھجوروں سے)

اَغَرَّكِ مِنِّیْ اَنَّ حُبَّكِ قَاتِلِیْ ۔ وَ اَنَّكَ مَهْمَا تَاْمُرِی الْقَلْبَ یَفْعَلِ

(کیا میرے متعلق تجھے اس بات نے دھوکا دیا کہ تیری محبت مجھے قتل کر دے گی اور تو میرے دل کو جو حکم دے گی وہ مان لے گا۔ یعنی اس بات پہ فریفتہ نہ ہو جا کہ میں تیری ہر بات مان لوں گا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ میں جوڑ توڑ کا آدمی ہوں)

امرئ القیس کے مطوّل قصائد بھی ہیں اور قطعات بھی۔ مطوّلات میں سب سے مشہور اُس کا معلّقہ ہے جو شہرت میں ضرب المثل ہے۔ اس کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے۔

قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرٰی حَبِیْبٍ وَّمَنْزِلِ ۔ بِسِقْطِ اللِّوٰی بَیْنَ الدَّخُوْلِ فَحَوْمَلِ

فَتُوْضِحَ فَالْمِقْرَاةِ لَمْ یَعْفُ رَسْمُهَا ۔ لِمَا نَسَجَتْهَا مِنْ جَنُوْبٍ وَّشَمْاَلِ

(ترجمہ: ۱-۲- اے میرے دونوں دوستو ذرا ٹھہر جاؤ کہ ہم تم مل کر ایک دوست اور اُس کی منزلوں کی یاد سے رو لیں، جو کبھی موضع دخول سے لے کر موضع حومل تک اور موضع توضح اور مقراۃ تک تھیں اور حال یہ ہے کہ جنوبی اور شمالی ہواؤں کے متواتر چلنے پر بھی ان کے نشان باقی ہیں)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعر ذیل بھی اسی معلقہ کے ہیں، جن میں درازیٔ شب کی شکایت کرتا ہے :-

وَلَيْلٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ اَرْخىٰ سُدُوْلَهٗ ۞ عَلَيَّ بِاَنْوَاعِ الْهُمُوْمِ لِيَبْتَلِيْ
فَقُلْتُ لَهٗ لَمَّا تَمَطّٰى بِصُلْبِهٖ ۞ وَاَرْدَفَ اَعْجَازًا وَنَاءَ بِكَلْكَلِ
اَلَا اَيُّهَا اللَّيْلُ الطَّوِيْلُ اَلَا انْجَلِ ۞ بِصُبْحٍ وَمَا الْاِصْبَاحُ مِنْكَ بِاَمْثَلِ
فَيَا لَكَ مِنْ لَيْلٍ كَاَنَّ نُجُوْمَهٗ ۞ بِكُلِّ مُغَارِ الْفَتْلِ شُدَّتْ بِيَذْبُلِ[1]

ترجمہ: ۱- بہت سی ایسی راتوں نے جو موج دریا کی طرح تیرہ و تاریک اور اُمڈی چلی آتی تھیں، طرح طرح کے غموں اور فکروں کے پردے مجھ پر چھوڑ دیے تاکہ مجھے آزمائیں اور جانچیں تولیں۔ ۲- جب اس تاریک رات نے اپنی پشت کو دراز کیا، سرین باہر نکالے، اور سینہ کو اوپر اُٹھایا یعنی انگڑائی لی، تو میں نے اس سے کہا۔ ۳- اے شب دراز اب صبح کے ساتھ روشن ہو جا (مگر کیا حاصل) اور صبح بھی تجھ سے بہتر نہیں (کیوں کہ غم و اندوہ اس میں بھی مندفع نہیں ہوگا)۔ ۴- او لمبی رات تو کتنی دراز ہے۔ گویا اس کے ستارے مضبوط بٹی ہوئی رسیوں کے ذریعہ کوہ یَذْبُل سے باندھ دیے گئے ہیں۔

اشعار ذیل بھی اسی کے ہیں۔ جن میں اپنے دوست عَمْرِو بن قَمِیئہ ضُبَعی شاعر کے ہمراہ قیصرِ روم کی طرف سفر کرنے کا ذکر کیا ہے۔ مگر امرؤالقیس نے اس سفر کے متعلق اُسے دھوکے میں رکھا تھا، اور

---

[1] نجد میں ایک پہاڑ ہے۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنا مقصد بیان نہ کیا تھا۔

سَمَالَكَ شَوْقٌ بَعْدَ مَا كَانَ اَقْصَرَا ۝ وَحَلَّتْ سُلَيْمَىٰ بَطْنَ ظَبْيٍ[1] فَعَرْعَرَا
فَدَعْهَا وَسَلِّ الْهَمَّ عَنْكَ بِجَسْرَةٍ ۝ ذَمُولٍ اِذَا صَامَ النَّهَارُ وَهَجَّرَا
عَلَيْهَا فَتًى لَمْ تَحْمِلِ الْاَرْضُ مِثْلَهٗ ۝ اَبَرَّ لِمِيْثَاقٍ وَ اَوْفٰى وَ اَصْبَرَا
اِذَا قُلْتُ هٰذَا صَاحِبٌ قَدْ رَضِيْتُهٗ ۝ وَ قَرَّتْ بِهِ الْعَيْنَانِ بُدِّلْتُ آخَرَا
كَذٰلِكَ جَدِّيْ مَا اُصَاحِبُ صَاحِبًا ۝ مِنَ النَّاسِ اِلَّا خَانَنِيْ وَ تَغَيَّرَا
تَذَكَّرْتُ اَهْلِي الصَّالِحِيْنَ وَقَدْ اَتَتْ ۝ عَلٰى جَمَلٍ[2] بِنَا الرِّكَابُ وَاَعْفَرَا
وَلَمَّا بَدَتْ حَوْرَانُ[3] وَالْآلُ دُوْنَهَا ۝ نَظَرْتُ فَلَمْ تَنْظُرْ بِعَيْنَيْكَ مَنْظَرَا
تَقَطَّعَ اَسْبَابُ اللُّبَانَاتِ وَالْهَوٰى ۝ عَشِيَّةَ جَاوَزْنَا حَمَاةً[4] وَشَيْزَرَا
بَكٰى صَاحِبِيْ لَمَّا رَاَى الدَّرْبَ دُوْنَهٗ ۝ وَاَيْقَنَ اَنَّا لَاحِقَانِ بِقَيْصَرَا
فَقُلْتُ لَهٗ لَا تَبْكِ عَيْنُكَ اِنَّمَا ۝ نُحَاوِلُ مُلْكًا اَوْ نَمُوْتَ فَنُعْذَرَا

ترجمہ:۔ (۱) شوق جو تجھے چھوڑ چکا تھا۔ اب پھر تیری طرف لوٹ آیا۔ اور محبوبہ سُلیمی مقام ظَبْی و عَرْعَر کی پست زمین میں جا اُتری ــــ (۲) اب اس کا ذکر چھوڑ دو اور اپنے غم کو ایک قد آور تیز رو سانڈنی کے ذریعے دُور کرو۔ جب کہ دن کی حرارت شدّت اختیار کر لے ــــ

---

[1] ظَبْی اور عَرْعَر دونوں مقامات ہیں۔ پہلا بنی کلب کے علاقے میں اور دوسرا نجد میں ۱۲
[2] جَمَل اور اَعْفَرْ ملک شام میں دو موضع ہیں ۔۱۲ [3] دمشق کے متعلقات میں ایک وسیع ضلع ہے۔ ۱۲ [4] حَمَاة شام کا شہر ہے اور شیزر سے ایک دن کی مسافت پر واقع ہے۔ مسلمانوں نے اسے ۱۷ھ میں فتح کیا تھا۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) اس سانڈنی پر ایسا شخص سوار ہے کہ زمین نے اپنے اوپر کسی ایسے شخص کو نہیں اٹھایا جو وعدہ میں اُس سے زیادہ سچا، زیادہ وفادار اور اس سے بڑھ کر صابر ہو — (۴) میں جب کسی کے متعلق یہ کہتا کہ یہ شخص میرا دوست ہے، اور میں اُسے پسند کرتا ہوں، اور میری دونوں آنکھیں اس سے ٹھنڈی ہو جائیں (یعنی اس کے متعلق مطمئن ہو جاتا کہ بہت اچھا دوست ہے) تو مجھے دوسرے شخص سے تبدیل کر لیا جاتا (یعنی مجھے چھوڑ کر دوسرے کو دوست بنا لیتا) (۵) میرا نصیبہ ایسا ہی ہے۔ میں لوگوں میں جس شخص کو اپنا دوست اور ساتھی بناتا ہوں، وہ مجھ سے خیانت کرتا ہے اور بدل جاتا ہے۔ (۶) میں نے اپنے گھرانے کے لوگوں کو جو نیک ہیں، اس وقت یاد کیا جب کہ اونٹ ہمیں موضع جُمل اور اَعفر میں لے آئے — (۷) جب موضع حوران نمودار ہوا، ایسی حالت میں کہ اس کے ورے سراب چھا رہا تھا (یا پہاڑ کی چوٹیاں حائل تھیں) تو تو نے اپنی نگاہ اٹھائی۔ مگر آنکھوں نے کسی منظر کو نہ دیکھا۔ (۸) جس شام کو ہم حماۃ اور شیزر سے تجاوز کر گئے تو حاجات وخواہشات کے تمام اسباب منقطع ہو گئے — (۹) میرے ساتھی نے جب اپنے سامنے سرزمین روم میں داخل ہونے کا پھاٹک دیکھا تو وہ رو پڑا اور اُسے یقین ہو گیا کہ ہم دونوں قیصر کے پاس پہنچنے والے ہیں — (۱۰) میں نے اُس سے کہا تمھیں رونا نہ چاہیے، کیوں کہ ہم تو صرف اس بات کا ارادہ کیے ہوئے ہیں کہ یا تو سلطنت حاصل کریں اور یا مر جائیں، اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیں معذور سمجھ لیا جائے

اس کے مشہور اشعار میں سے ذیل کے شعر بھی ہیں :-

إِذَا الْمَرْءُ لَمْ يَخْزُنْ عَلَيْهِ لِسَانَهُ فَلَيْسَ عَلَىٰ شَيْءٍ سِوَاهُ بِخَزَّانِ

(جب انسان اپنی زبان کو قابو میں نہیں رکھ سکتا، تو اس کے سوا دوسری چیزوں پر کیسے قابو پا سکتا ہے۔

فَإِنَّكَ لَمْ يَفْخَرْ عَلَيْكَ كَفَاخِرٍ ضَعِيفٍ وَّ لَمْ يَغْلِبْكَ مِثْلُ مُغَلَّبِ

(ایک کمزور فخر کرنے والے کی طرح تجھ پر کسی نے فخر نہیں کیا، اور بار بار مغلوب ہونے والے کی طرح تجھ پر کوئی غالب نہیں آیا ___ مطلب یہ ہے کہ ایک کمزور اور حقیر شخص کسی پر فخر کرے، تو بہت کوفت ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ ایک شریف فخر کرے اور اسی طرح ہمیشہ مغلوب ہونے والے کا غالب آ جانا بہت رنج دہ ہوتا ہے)

وَقَدْ طَوَّفْتُ فِي الْآفَاقِ حَتَّىٰ رَضِيتُ مِنَ الْغَنِيمَةِ بِالْإِيَابِ

(میں نے اطرافِ زمین میں بہت چکر لگائے۔ مگر آخر بجائے مال غنیمت حاصل کرنے کے واپسی پر ہی راضی ہو گیا)

۲۔ نابغہ ذُبیانی

نابغۂ ذُبیانی (جس کی کنیت) ابو امامہ (اور نام) زیاد بن معاویہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ زمانہ جاہلیت کا ایک سرکردہ شاعر ہے۔ بازار عکاظ میں شعرا کا حکم یہی ہوتا تھا۔ الفاظ کی آراستگی، معانی کی وضاحت، اور لطفِ معذرت میں اُن میں سے بہترین خیال کیا جاتا ہے۔ نابغہ کے لقب کی وجہ یہ تھی کہ بڑی عمر میں اچانک ہی نہایت عمدہ اشعار کہنے لگا تھا۔ حالاں کہ لڑکپن میں شعر کہنے کی قدرت نہ تھی۔

شعر کے ذریعے مال و دولت کی تحصیل

نابغہ اگرچہ قبیلہ ذُبیان کے اشراف میں سے ہے۔ مگر شعر کے ذریعہ مال و دولت حاصل کرنے نے اس کے شرف کو بٹہ لگا دیا۔ لیکن با ایں ہمہ اس نے ملوکِ عرب کے سوا کسی اور کی مدح سرائی سے مال حاصل نہیں کیا اور مدح سرائی کا آغاز اس طرح ہوا کہ یہ شاہانِ حیرہ کے پاس پہنچا تو ان کی مدح و ثنا شروع کر دی اور عرصۂ دراز تک نعمان بن مُنذِر کا ہم صحبت و ہم نشین رہا۔ اُس نے بھی قدردانی کی اور اسے مقرب بنا کر اپنا ندیم و جلیس مقرر کر لیا اور اعلےٰ انعامات اور عصفوری نسل کی سانڈنیاں عطا کر کے اتنا دولت مند بنا دیا کہ سونے چاندی کے برتنوں کے بغیر کھاتا پیتا نہ تھا۔ آخر اس کے ایک گھرے دوست نے نعمان کے پاس اس کی شکایت کی۔ جس سے وہ اتنا غضب ناک ہوا کہ اس کے قتل کے دَرپے ہو گیا۔ نعمان کے حاجب عصام نے (جو اس کا دوست تھا) خفیہ طور پر اسے مطلع کر دیا۔ یہ وہاں سے بھاگ کر شاہانِ غسّان کے پاس چلا گیا جو عرب میں شاہانِ مناذرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مدِ مقابل اور اُن سے پیش دستی کے خواہاں تھے۔ وہاں پہنچ کر اس نے عمرو بن حارثِ صغیر اور اس کے بھائی نعمان کی مدح کی۔ مگر نعمان بن منذر سے اس کی قدیمی ہم نشینی، اور اُس کے گراں قدر انعام و احسانات، اور تہمت سے اظہارِ براءت کی اُمید یہ سب باتیں اُسے اشتیاق دلا رہی تھیں کہ دوبارہ اُسی کے سایہ عاطفت میں زندگی بسر کرے۔ چنانچہ اس نے تہمت سے اپنا بری الذمّہ ہونا ظاہر کیا، اور معذرت میں کئی قصائد لکھے۔ جن سے نعمان کا کینہ جاتا رہا۔ اور بدستور سابق اس پر مہربان ہو گیا، اور اس کے ہاں پھر وہی پہلا مرتبہ حاصل ہو گیا۔ نابغہ نے بہت لمبی عمر پائی، اور بعثت سے تھوڑا عرصہ پہلے فوت ہوا۔

نابغہ کے اشعار

شعر کے واقف کار لوگ اس پر متفق ہیں کہ نابغہ شعرائے جاہلیت کے طبقۂ اولیٰ کے نامور اور ممتاز شعرا میں سے ہے۔ بلکہ بعض نے تو اس کے اشعار کو اُس جمال اور حسن و رونق کی انتہائے غایت قرار دیا ہے۔ جس تک شعر جاہلی پہنچا ہے اور اکثر راویانِ اشعار اسے اصحاب معلقات میں سے شمار کرتے ہیں۔ اس کے اشعار الفاظ کی لطافت و شُستگی، معنی کی وضاحت، حُسنِ نظم، اور قلتِ تکلّف کے لحاظ سے ممتاز ہیں اور جریر جیسے سلیس گو شاعر نے اسے جاہلیّت کا سب سے بڑا شاعر شمار کیا ہے۔ شعر کے ذریعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مال و دولت کی تحصیل نے اسے اس امر پر آمادہ کیا کہ اقسام مدح میں تنوّع اور گونا گونی اختیار کر کے اُسے انتہائی درجے تک پہنچا دے۔ چنانچہ مدح کہنے میں کبھی دو ضدّوں کو بھی جمع کر دیتا ہے۔ نعمان کی مدح میں ایک قصیدہ لکھا ہے۔ اس میں کہتا ہے۔

فَإِنَّكَ شَمْسٌ وَالْمُلُوكُ كَوَاكِبٌ　　إِذَا طَلَعَتْ لَمْ يَبْدُ مِنْهُنَّ كَوْكَبٌ

(تو سورج ہے اور باقی بادشاہ ستارے ہیں اور (یہ قاعدہ ہے کہ) جب سُورج طلوع کرتا ہے، تو اُن میں سے کوئی ستارہ نظر نہیں آتا)

اپنے معذرتی قصائد میں سے ایک میں کہتا ہے:۔

فَإِنَّكَ كَاللَّيْلِ الَّذِي هُوَ مُدْرِكِي　　وَإِنْ خِلْتُ أَنَّ الْمُنْتَأَى عَنْكَ وَاسِعٌ

(تو اپنی گرفت کے لحاظ سے رات کی طرح ہے جو ہر صورت میں مجھے آ پکڑتی ہے۔ اگرچہ مجھے یہ خیال ہو کہ میں تجھ سے بہت دُور رہتا ہوں)

اور جب اس کی بہترین کمائی جاتی رہی تو کسب مال (کی خواہش) نے اُسے اس امر پر بھی آمادہ کیا اور اُکسایا کہ لطیف طریقے سے اظہار معذرت کر کے ممدوح کی رضامندی ظاہر کرے۔ اور شاید اسے تمام شعرا پر ترجیح دینے کا جو فیصلہ علماء شعر نے کیا ہے وہ صرف انھیں کا حُکم اور فیصلہ نہیں، بلکہ شعراءِ جاہلیّت بھی اس معاملہ میں اُن کے ہم نوا ہیں، اور کوئی خاص ہی بات ہوگی۔ جس کی وجہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے اسے بازار عکاظ میں مقدم کر کے حَکَم مقرر کیا گیا۔ وہ اس کے سامنے اپنے اشعار پڑھتے اور یہ ایک کو دوسرے پر ترجیح دیتا۔

اس کے اشعار کا ایک دیوان بھی ہے۔ جس کی شرح بَطَلیُوسی[1] نے لکھی ہے اور وہ کئی دفعہ طبع ہوا ہے۔ لیکن اس میں اس کے تمام اشعار درج نہیں۔ اس کے بلیغ ترین اشعار میں سے اس کا وہ معلقہ ہے جس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے۔

۱ عُوجُوا فَحَيُّوا لِنُعْمٍ دِمْنَةَ الدَّارِ　　　مَاذَا تُحَيُّونَ مِنْ نُؤْيٍ وَاَحْجَارِ
۲ اَقْوَىٰ وَاَقْفَرَ مِنْ نُعْمٍ وَغَيَّرَهُ　　　هُوجُ الرِّيَاحِ بِهَابِي التُّرْبِ مَوَّارِ
۳ وَقَفْتُ فِيهَا سَرَاةَ الْيَوْمِ اَسْأَلُهَا　　　عَنْ اٰلِ نُعْمٍ اَمُوْنًا عِبْرَ اَسْفَارِ
۴ فَاسْتَعْجَمَتْ دَارُ نُعْمٍ لَا تُكَلِّمُنَا　　　وَالدَّارُ لَوْ كَلَّمَتْنَا ذَاتُ اَخْبَارِ

(ترجمہ :- (۱) دوستو! ٹھہر جاؤ اور نُعم کی منزل کے کھنڈرات کو سلام کہو (پھر کہتا ہے) مگر تم خیمے کی بیرونی نالی اور پتھروں کو کیا سلام کرو گے ــ (۲) وہ منزل نعم کے جانے سے اُجڑ گئی اور ویران ہو گئی۔ اور تیز و تند ہواؤں نے اُڑنے والے گرد و غبار سے جو کبھی ادھر آتا اور کبھی اُدھر جاتا ہے، اس کا نقشہ ہی بدل دیا ہے ــ (۳) میں نے

---

[1] یعنی ابن السید البَطَلیُوسی جو ابن قتیبہ کی کتاب اَدَبُ الْکَاتِب کے شارح ہیں۔ بَطَلیُوس کی طرف منسوب ہیں جو اندلس میں ایک شہر ہے۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس خیال سے کہ اُس منزل سے آلِ نعم کے متعلق دریافت کروں۔ وہاں دوپہر کے وقت ایسی اونٹنی کو ٹھہرایا جو پھسلنے سے محفوظ اور سفروں کو طے کرنے والی ہے ـــ (۴) مگر نعم کا مکان بول نہ سکا اور اُس نے ہم سے کوئی گفتگو نہ کی اور اگر وہ مکان ہم سے گفتگو کرتا تو اس میں کئی خبریں پوشیدہ تھیں)

معذرت کے متعلق اس کے بہترین اشعار یہ ہیں :-

۱ أَتَانِي (أَبَيْتَ اللَّعْنَ) أَنَّكَ لُمْتَنِي ... وَتِلْكَ الَّتِي أَهْتَمُّ مِنْهَا وَأَنْصَبُ

۲ فَبِتُّ كَأَنَّ الْعَائِدَاتِ فَرَشْنَ لِي ... هَرَاسًا بِهٖ يُعْلَى فِرَاشِي وَيُقْشَبُ

۳ حَلَفْتُ فَلَمْ أَتْرُكْ لِنَفْسِكَ رِيْبَةً ... وَلَيْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ لِلْمَرْءِ مَذْهَبُ

۴ لَئِنْ كُنْتَ قَدْ بُلِّغْتَ عَنِّي جِنَايَةً ... لَمُبْلِغُكَ الْوَاشِي أَغَشُّ وَأَكْذَبُ

۵ وَلٰكِنَّنِي كُنْتُ امْرَأً لِيَ جَانِبٌ ... مِنَ الْأَرْضِ فِيهِ مُسْتَرَادٌ وَمَهْرَبُ

۶ مُلُوكٌ وَإِخْوَانٌ إِذَا مَا أَتَيْتُهُمْ ... أُحَكَّمُ فِي أَمْوَالِهِمْ وَأُقَرَّبُ

۷ كَفِعْلِكَ فِي قَوْمٍ اصْطَنَعْتَهُمْ ... فَلَمْ تَرَهُمْ فِي شُكْرِ ذٰلِكَ أَذْنَبُوا

۸ فَلَا تَتْرُكَنِّي بِالْوَعِيدِ كَأَنَّنِي ... إِلَى النَّاسِ مَطْلِيٌّ بِهِ الْقَارُ أَجْرَبُ

۹ أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ أَعْطَاكَ سُوْرَةً ... تَرَى كُلَّ مَلْكٍ دُوْنَهَا يَتَذَبْذَبُ

۱۰ وَأَنَّكَ شَمْسٌ وَالْمُلُوكُ كَوَاكِبُ ... إِذَا طَلَعَتْ لَمْ يَبْدُ مِنْهُنَّ كَوْكَبُ

۱۱ وَلَسْتَ بِمُسْتَبْقٍ أَخًا لَا تَلُمُّهُ ... عَلَى شَعَثٍ، أَيُّ الرِّجَالِ الْمُهَذَّبُ

۱۲ فَإِنْ أَكُ مَظْلُومًا فَعَبْدٌ ظَلَمْتَهُ ... وَإِنْ تَكُ ذَا عُتْبَى فَمِثْلُكَ يُعْتِبُ

(ترجمہ :- (۱) أَبَيْتَ اللَّعْنَ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تو نے مجھے ملامت کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور یہ ایک ایسی بات ہے کہ میں اس سے غمزدہ ہوں اور دُکھ اور رنج برداشت کرتا ہوں ___ (۲) اور میں نے ایسی حالت میں رات کاٹی کہ گویا عیادت کرنے والی عورتوں نے میرے لیے (کانٹے دار) درخت ہراس کا بچھونا بچھا دیا ہے، اور اسی سے میرا بستر بلند کیا جاتا اور ملایا جاتا ہے۔ (یعنی بستر کے اندر اور اوپر وہی کانٹے بچھے ہیں) ___ (۳) میں قسم کھاتا ہوں اور تیرے نفس کے لیے شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں چھوڑتا۔ اور اللہ کی قسم کے بعد انسان کے لیے یقین دلانے کا کوئی اور طریقہ نہیں ___ (۴) اگر تجھے میرے متعلق کسی گناہ اور قصور کی خبر ملی ہے تو سمجھ لیجیے کہ وہ چغل خور جس نے تمھیں یہ خبر پہنچائی بڑا جھوٹا اور دغاباز ہے ___ (۵) بلا شبہ میں تو ایک ایسا شخص ہوں کہ زمین کا ایک قطعہ ایسا بھی ہے (مراد ملک شام) جہاں طلب رزق کے لیے میری آمد و رفت رہتی ہے اور وہیں بھاگ کر جاتا ہوں ___ (۶) وہ لوگ بادشاہ بھی ہیں اور دوست بھی۔ جب میں اُن کے پاس جاتا ہوں تو مقرب بنایا جاتا ہوں اور اُن کے مالوں میں تصرّف کرنے کا مختار ہوتا ہوں ___ (۷) (اُن کا مجھ سے سلوک ایسا ہی تھا) جیسے تیرا سلوک ان لوگوں سے جن پر تو نے میرے خیال میں احسان کیا ہے، اور تو نے انھیں اس احسان کا شکریہ ادا کرنے میں قصور وار نہیں سمجھا ___ (اصمعی کہتے ہیں کہ شعر کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح تو نے بعض لوگوں کو جو دوسرے بادشاہوں کے پاس تھے اپنا مقرب بنا لیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اب وہ تیرے ہی ہو رہے ہیں اور تو اس بات کو عیب نہیں سمجھتا۔ اسی طرح میں بھی تجھے چھوڑ کر دوسرے بادشاہ کے پاس جانے میں قصور وار نہیں) ــــ (۸) تو مجھے اپنی تہدید سے ایسا نہ بنا دے کہ گویا میں لوگوں میں ایک خارشتی اونٹ ہوں، جس پر روغن قار ملا گیا ہو۔ (یعنی اگر تو مجھ سے ناراض رہے گا تو لوگ مجھ سے ملنا جلنا چھوڑ دیں گے۔ جس طرح خارشتی اونٹ سے دوسرے اونٹوں کو علیحدہ رکھا جاتا ہے۔ عفو اور درگزر کی درخواست کر رہا ہے) ــــ (۹) کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ نے تجھے ایسا رفیع مرتبہ عطا کیا ہے کہ باقی بادشاہ اس مرتبے کے ورلے مضطرب نظر آتے ہیں ــــ (۱۰) اور بلا شبہ تو سورج ہے اور باقی بادشاہ ستارے ہیں۔ جب سورج طلوع ہوتا ہے، تو ستاروں میں سے کوئی نظر نہیں آتا ــــ (۱۱) اور جب تم اپنے بھائی کی لغزشوں کی اصلاح نہ کروگے تو اپنے لیے کسی دوست کو بھی باقی نہیں رہنے دوگے۔ عیوب سے خالی کون شخص ہے ــــ (۱۲) اگر میں مظلوم ہوں تو ایک ایسا غلام ہوں۔ جس پر تو نے ظلم کیا اور اگر تو رضامند ہے۔ تو تیرے جیسا راضی اور خوشنود ہو جاتا ہے۔

ابیات ذیل اس کے مشہور اشعار سے ہیں:۔

وَ أَنْتَ كَالدَّهْرِ مَبْثُوثًا حَبَائِلُهُ وَالدَّهْرُ لَا مَلْجَأً مِنْهُ وَلَا هَرَبُ

أَضْحَتْ خَلَاءً وَأَضْحَى أَهْلُهَا احْتَمَلُوا أَخْنَى عَلَيْهَا الَّذِي أَخْنَى عَلَى لُبَدٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نُبِّئْتُ اَنَّ اَبَا قَابُوسَ اَوْعَدَنِیْ   وَلَا قَرَارَ عَلٰی زَأْرٍ مِنَ الْاَسَدِ[3]

فَلَوْ کَفِّی الْیَمِیْنُ بَغَتْکَ خَوْنًا   لَاَفْرَدْتُّ الْیَمِیْنَ عَنِ الشِّمَالِ[4]

(ترجمہ۔ (۱) تو زمانے کی طرح ہے۔ جس کے جال ہر جگہ پھیلے ہوئے ہیں، اور زمانہ سے نہ کوئی شخص پناہ لے سکتا ہے اور نہ بھاگ سکتا ہے ـــــ (۲) وہ مکان اپنے رہنے والوں سے خالی ہو گیا اور اس کے رہنے والے بھی چل دیے، اور اس کو اس نے برباد کیا (یعنی حوادث زمانہ) جس نے لُبَد نامی گِدھ کو ہلاک کیا۔ (خدا نے لقمان کو سات گِدھ عطا کیے تھے اور کہا تھا کہ تمھاری عمر ان سب کی عمر کے برابر ہوگی۔ ہر گِدھ کی عُمر سو برس ہوتی تھی۔ مگر آخری گِدھ جس کا نام لُبَد تھا۔ ۲۰۰ سال تک زندہ رہا اور اس طرح لقمان کی عمر میں ایک سو سال کا اضافہ ہو گیا) ـــــ (۳) مجھے بتلایا گیا ہے کہ ابو قابوس یعنی نعمان بن مُنذر نے مجھے دھمکی دی ہے اور شیر کی دہاڑ سُن کر کون برقرار رہ سکتا ہے۔ (۴) اگر میرا دایاں ہاتھ تجھ سے خیانت کرنے میں زیادتی کرے تو میں دائیں ہاتھ کو بائیں سے علیحدہ کر دوں، یعنی کاٹ دوں۔

۳۔ زُہَیر بن اَبی سُلمیٰ

زُہَیر بن ابی سُلمیٰ ربیعہ بن ریاح مُزَنی جاہلیّت کے طبقۂ اُولیٰ کے فحول شعرا میں سے تیسرا شاعر ہے۔ سب سے زیادہ پاکیزہ قول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفاظ میں سب سے بڑھ کر ایجاز پسند، حکمیہ باتوں میں سب سے زیادہ، اور اپنے اشعار میں سب سے بڑھ کر کانٹ چھانٹ کرنے والا ہے۔

نشوونما اس کی نشوونما بنی غطفان میں ہوئی۔ لیکن نسبی لحاظ سے بنی مُزَینہ سے ہے اور ایسے خاندان سے تعلق رکھتا ہے، جس کے تمام افراد مرد اور عورتیں شاعر تھے۔ اس نے حکمت، شعر اور اَدب کا سب سے زیادہ استفادہ اپنے باپ کے ماموں بُشَامہ بن الغدیر سے کیا جو اشرافِ غطفان میں سے تھا۔ یہ شخص اپاہج تھا۔ مگر بڑا دانا اور اعلیٰ درجے کا شاعر۔ لوگ مشکل امور میں اسی کی طرف رجوع کیا کرتے اور اموالِ غنیمت میں اسے ایک اعلیٰ اور افضل شخص کا حصّہ دیتے۔ زُہَیر اس کی بعض صفات کا حامل اور اس کے شعر کا وارث بن کر جوان ہوا۔ اس کے علاوہ زُہَیر نے اپنی والدہ کے خاوند اَوس بن حَجَر سے بھی استفادہ کیا جو اپنے زمانہ میں مُضَر کا ممتاز شاعر تھا۔ پہلے تو اس کے شعر کو روایت کیا کرتا تھا۔ مگر بعد ازاں شِعر گوئی میں اس پر غالب آ کر اُسے گُم نام کر دیا۔

ہرم کی مدح و ستائش زُہَیر کا مخصوص ممدوح ہَرِم بن سِنان ذُبیانی مُرّی تھا۔ جس کی ستائش میں اس نے ایسے مدحیہ قصائد لکھے۔ جس سے اُس کا نام تا ابد زندہ[1]

---

[1] حضرت عمرؓ نے ہَرم بن سنان کے کسی لڑکے سے دریافت کیا کہ زہیر نے تمہارے باپ کی مدح میں جو اشعار کہے ہیں۔ اُن میں سے کچھ شعر سناؤ۔ اس نے شعر

باقی بر صفحہ ۱۵۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے گا۔ اور اس کی یہ مدائح ضرب المثل ہیں۔ حتیٰ کہ بوصیری اپنے قصیدہ بردہ میں کہتے ہیں۔

وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي اقْتَطَفَتْ ‌ ‌ ‌ يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا اَثْنىٰ عَلٰى هَـرِمِ

(اور میں نے (آنحضرت صلعم کی تعریف سے) دنیوی شان و شوکت کا ارادہ نہیں کیا۔ جس کو زُہیر کے دونوں ہاتھوں نے ہرم بن سنان کی تعریف سے حاصل کیا)

ہرم کی پہلی بات جو زُہیر کو پسند آئی اور جس کے باعث اس کی مدح و ستائش اُسے مرغوب ہوئی، وہ اُس کی اور حارث بن عوف کی پسندیدہ کوشش تھی جو انھوں نے داحس و غبراء کی لڑائی میں عبس و ذبیان کے مابین صلح کرانے کے لیے کی۔ اور مقتولین کی دیتوں کو جو تین ہزار اونٹ تک پہنچتی تھیں خود برداشت کر لیا۔ اس کے متعلق زُہیر نے اپنا وہ قصیدہ لکھا، جو سبع معلقات میں سے ایک ہے۔ اور اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے۔

بقیہ ۱۵۱ سنائے تو حضرت عمرؓ فرمانے لگے کہ بلا شبہ زُہیر تمھاری تعریف میں بہت اچھی باتیں کہتا تھا۔ اس نے جواب دیا کہ ہماری طرف سے اسے صلہ بھی اچھا ملتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا، جو کچھ تم نے اُسے دیا وہ تو جاتا رہا اور اس نے جو کچھ دیا وہ اب بھی باقی ہے۔ ایک دفعہ زُہیر کے لڑکے سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ وہ لباس کیا ہوئے جو ہرم نے تیرے باپ کو پہنائے تھے۔ اس نے جواب دیا۔ زمانے نے انھیں بوسیدہ کر دیا۔ حضرت عمرؓ فرمانے لگے۔ لیکن وہ لباس بوسیدہ نہیں ہوئے جو تیرے باپ نے ہرم کو پہنائے ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَمِنْ أُمِّ أَوْفَىٰ دِمْنَةٌ لَمْ تَكَلَّمِ ۔ بِحَوْمَانَةِ الدُّرَّاجِ فَالْمُتَثَلَّمِ

(کیا یہ اُمِّ اَوْفیٰ کی منزل کا نشان ہے جو دُرّاج اور مُتثلّم کی پتھریلی زمین میں واقع ہے اور گفتگو نہیں کرتا)۔ (حومانتہ الدّراج سر زمین نجد میں ایک چشمہ ہے۔ جو اس راستے پر واقع ہے جو مکّہ اور بصرہ کو ملاتا ہے۔ اور متثلم اس کے قریب ہی ایک موضع ہے)

اس کے بعد لگاتار اس کی مدح سرائی شروع کر دی اور ہَرِم کی طرف سے بھی برابر انعامات ملتے رہے۔ حتّٰی کہ ہَرِم نے یہ قسم کھا لی کہ زُہَیر جب بھی مدح کرے گا، میں اُسے ضرور انعام دوں گا۔ اور جب وہ مجھ سے مانگے گا، میں ضرور عطا کروں گا اور وہ جب مجھے سلام کرے گا۔ تو ضرور اُسے کچھ دوں گا۔ غلام ہو یا لونڈی، یا گھوڑا۔ یہ دیکھ کر زُہَیر کو شرم آ گئی، اور جب وہ ہَرِم کو کسی مجمع میں دیکھتا تو یوں سلام کرتا: اَنْعِمُوا صَبَاحًا غَيْرَ هَرِمٍ وَخَيْرَكُمْ اسْتَثْنَيْتُ (ہَرِم کے سوا تم سب کو صبح کا سلام۔ اور میں نے تم میں سے بہتر شخص کو استثنا کیا ہے)

زُہَیر ایک مال دار سردار اور بُرد بار شخص تھا اور اپنی پرہیزگاری اور دین داری کے لیے مشہور تھا۔ بَعث و حساب پر ایمان رکھتا تھا جیسا کہ اس کے اِس قول سے ظاہر ہوتا ہے۔

فَلَا تَكْتُمُنَّ اللهَ مَا فِي نُفُوسِكُمْ ۔ لِيَخْفَىٰ وَمَهْمَا يُكْتَمِ اللهُ يَعْلَمِ [1]

يُؤَخَّرْ فَيُوضَعْ فِي كِتَابٍ فَيُدَّخَرْ ۔ لِيَوْمِ الْحِسَابِ أَوْ يُعَجَّلْ فَيُنْقَمِ [2]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ: (۱) پس تم لوگ اپنے دل کی باتیں خدا تعالیٰ سے نہ چھپاؤ، اس خیال سے کہ وہ اس سے پوشیدہ رہیں گی۔ کیوں کہ خدا سے جو کچھ چھپایا جائے گا۔ وہ اسے ضرور جان لے گا ــــ (۲) پھر یا تو اس کے بدلہ میں تاخیر کی جائے گی اور اُسے اُس کے نامۂ اعمال میں رکھ دیا جائے گا۔ اور یوم حساب کے لیے ذخیرہ بنایا جائے گا اور یا بدلہ میں جلدی کی جائے گی اور یہیں انتقام لیا جائے گا)۔

زُہَیر نے لمبی عمر پائی اور بعثت سے ایک برس پہلے فوت ہوا۔

زہیر کا غور و فکر

زُہَیر جو کچھ کہتا اُسے بڑی سوچ بچار اور غور و فکر اور کانٹ چھانٹ کے بعد کہتا تھا۔ خصُوصاً اپنے مطوّل قصائد کو حتّٰی کہ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک قصیدے کو چار ماہ میں نظم کیا کرتا تھا اور پھر چار مہینے اس کی کانٹ چھانٹ میں صرف کرتا۔ بعد ازاں چار ماہ تک اُسے اپنے خواص کے سامنے پیش کرتا اور پورے ایک سال کے بعد اُسے ظاہر کرتا۔ اسی لیے اس کے بعض مطوّل قصائد کو حَوْلِیّات کہتے ہیں۔

زہیر کے اشعار:۔

شِعر کے امام اور اس کو پرکھنے والے سب متفق ہیں کہ زُہَیر ان تین فحول شعرا میں سے ایک ہے، جو زمانۂ جاہلیت میں دوسروں پر مقدّم تھے، اور اُن میں سے اکثر اسے امرؤالقیس اور نابغہ پر ترجیح دیتے ہیں۔ اور اس بارے میں ان کی دلیل یہ ہے کہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فضائل ذیل میں اُن سے ممتاز ہے۔

اوّل:۔ اس کا کلام حُسنِ ایجاز پر مشتمل اور حشو[1] و زوائد سے پاک ہوتا ہے۔ اس طرح کہ الفاظ یسیر میں معنیٰ کثیر رکھ دیتا ہے۔ جیسے اس کا یہ قول:۔

فَمَا يَكُ مِنْ خَيْرٍ أَتَوْهُ فَإِنَّمَا تَوَارَثَهُ آبَاءُ آبَائِهِمْ قَبْلُ

(اُن سے جو نیکی اور بھلائی سرزد ہوئی تو وہ کچھ نئی نہیں۔ بلکہ وہ ایسا کام ہے کہ اُن کے باپ دادا ایک دوسرے سے اُس کے وارث ہوتے چلے آئے ہیں)

دُوم:۔ مدح نہایت خوش اسلوبی سے کرتا ہے، اور اس میں جھوٹ بولنے سے محترز رہتا ہے۔ اور کسی شخص کی مدح میں انھیں اخلاق و اوصاف کا ذکر کرتا ہے۔ جن میں وہ مشہور ہوتا ہے۔ مثلاً اس کا یہ قول[2]

---

[1] حضرت معاویہ نے احنف بن قیس سے پوچھا کہ سب سے بڑا شاعر کون ہے۔ کہنے لگا زُہیر۔ حضرت معاویہ نے کہا۔ کیسے۔ کہنے لگا اُس نے مادحین سے فضول کلام کا بوجھ اُتار دیا ہے۔ حضرت معاویہ نے پوچھا کس طرح۔ کہنے لگا، جیسے اس کا یہ قول فَمَا يَكُ مِنْ خَيْرٍ...الخ

[2] عبدالملک بن مروان نے جب یہ شعر سُنا تو کہنے لگا، جس شخص کی ایسی مدح کی جائے جو زُہیر نے آلِ ابی حارثہ کی اپنے اس شعر سے کی ہے (علےٰ مکثریھم الخ) تو اسے اس بات سے کیا نقصان کہ لوگوں کے امور کا مالک یعنی خلیفہ نہیں۔ پھر کہنے لگا کہ زُہیر نے اس خاندان کے غنی اور فقیر کسی کو نہیں چھوڑا۔ ہر ایک کی مدح و توصیف کی ہے۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلٰی مُکْثِرِیْهِمْ رِزْقُ مَنْ یَعْتَرِیْهِمْ وَعِنْدَ الْمُقِلِّیْنَ السَّمَاحَةُ وَالْبَذْلُ

(ان کے تونگروں کے ذمے اُن کے پاس آنے والے سائلوں کی روزی ہوتی ہے اور ان کے بے بضاعت لوگ بھی فیاضی اور فراخ دستی رکھتے ہیں)۔

سوم: تعقید لفظی و معنوی سے بچتا ہے اور غریب و غیر مانوس[1] کلام سے دور رہتا ہے۔ جیسے اس کا یہ شعر۔

وَلَوْ اَنَّ حَمْدًا یُخْلِدُ النَّاسَ اُخْلِدُوْا وَلٰکِنَّ حَمْدَ النَّاسِ لَیْسَ بِمُخْلِدٖ

(اگر حمد و ستائش لوگوں کو زندگیٔ دوام بخشتی تو وہ ہمیشہ رہتے۔ لیکن حمد و ستائش لوگوں کو حیاتِ دوام نہیں دیا کرتی)

چہارم۔ اس کا کلام ردی اور بیہودہ کم ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کے اشعار میں عفت پائی جاتی ہے اور ہجو بہت کم ہے۔ ایک دفعہ اس نے کسی قوم کی ہجو کرکے انہیں تکلیف پہنچائی، تو بعد ازاں اپنے کیے پر نادم ہوا۔

[1] ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ مجھ سے کہنے لگے۔تمہیں سب سے بڑے شاعر کا بھی کوئی شعر یاد ہے۔میں نے کہا۔ وہ کون ہے۔ کہنے لگے جو یہ کہتا ہے (وَلَوْ اَنَّ حَمْدًا ..... الخ) میں نے کہا یہ تو زہیر کا شعر ہے۔ کہنے لگے یہی سب سے بڑا شاعر ہے۔میں نے کہا وہ سب سے بڑا شاعر کس وجہ سے ہے۔ کہنے لگے وہ کلام میں تعقید اور اُلجھن پیدا نہیں کرتا اور وحشی اور غریب الفاظ سے پرہیز کرتا ہے اور مدح میں وہی باتیں کہتا ہے جو ممدوح میں ہوتی ہیں۔۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

پنجم: وہ اپنے کلام میں امثال و حکم کثرت سے استعمال کرتا ہے، اور اس وصف میں کوئی جاہلی شاعر اس سے فائق نہیں عربی اشعار میں حکم و امثال کا دروازہ اسی نے کھولا ہے۔ اس کا کلام گویا ایک بہت بڑا راستہ ہے، جس میں شعرا حکمت تک پہنچنے کے لیے چلے۔ جیسے مولّدین میں سے صالح بن[1] عبدالقدوس، ابوالعتاہیہ، ابو تمام، متنبی اور معرّی[2] نے کیا۔ معلقہ میں اس کے حکمت آمیز اقوال اشعار ذیل ہیں:-

(۱) وَأَعْلَمُ مَا فِي الْيَوْمِ وَالْأَمْسِ قَبْلَهُ ... وَلٰكِنَّنِي عَنْ عِلْمِ مَا فِي غَدٍ عَمِ

(۲) رَأَيْتُ الْمَنَايَا خَبْطَ عَشْوَاءَ مَنْ تُصِبْ ... تُمِتْهُ وَمَنْ تُخْطِئْ يُعَمَّرْ فَيَهْرَمِ

(۳) وَمَنْ يَجْعَلِ الْمَعْرُوْفَ مِنْ دُوْنِ عِرْضِهِ ... يَفِرْهُ وَمَنْ لَا يَتَّقِ الشَّتْمَ يُشْتَمِ

(۴) وَمَنْ يَكُ ذَا فَضْلٍ فَيَبْخَلْ بِفَضْلِهِ ... عَلٰى قَوْمِهِ يُسْتَغْنَ عَنْهُ وَيُذْمَمِ

(۵) وَمَنْ يُوْفِ لَا يُذْمَمْ وَمَنْ يُهْدَ قَلْبُهُ ... إِلٰى مُطْمَئِنِّ الْبِرِّ لَا يَتَجَمْجَمِ

(۶) وَمَنْ هَابَ أَسْبَابَ الْمَنَايَا يَنَلْنَهُ ... وَإِنْ يَرْقَ أَسْبَابَ السَّمَاءِ بِسُلَّمِ

(۷) وَمَنْ يَجْعَلِ الْمَعْرُوْفَ فِيْ غَيْرِ أَهْلِهِ ... يَكُنْ حَمْدُهُ ذَمًّا عَلَيْهِ وَيَنْدَمِ

(۸) وَمَنْ لَمْ يَذُدْ عَنْ حَوْضِهِ بِسِلَاحِهِ ... يُهَدَّمْ وَمَنْ لَا يَظْلِمِ النَّاسَ يُظْلَمِ

(۹) وَمَهْمَا تَكُنْ عِنْدَ امْرِئٍ مِنْ خَلِيْقَةٍ ... وَإِنْ خَالَهَا تَخْفٰى عَلَى النَّاسِ تُعْلَمِ

(ترجمہ: (۱) میں آج اور گزشتہ کل کی باتیں جانتا ہوں۔ لیکن

---

[1] یہ دولت عباسیہ کے نامی گرامی شاعروں میں سے تھا۔ زندقہ کی تہمت میں مقتول ہوا۔ ۱۲

[2] یہ سب عباسی عہد کے شاعر ہیں، ان کے حالات آگے آئیں گے۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنے والے کل کی باتوں سے محض نا واقف ہوں ـــــ (۲) میں دیکھتا ہوں کہ موتیں اُس اونٹنی کی طرح ہاتھ پاؤں مارتی ہیں۔ جسے نظر نہ آتا ہو۔ جس پر ان کا ہاتھ جا پڑتا ہو، اُسے مار ڈالتی ہیں اور جس سے چوک جاتی ہیں اس کی عمر لمبی ہو جاتی ہے۔حتّٰی کہ بڈھا پھوس ہو جاتا ہے ـــــ (۳) اور جو شخص نیکی اور احسان کو اپنی آبرو کے لیے ڈھال بنا لے گا تو وہ اپنی آبرو کو بڑھا لے گا، اور جو شخص لوگوں کی گالیوں سے نہ بچے گا۔ اُسے گالیاں دی جائیں گی ـــــ (۴) اور جو شخص ضرورت سے زائد مال رکھتا ہو اور پھر اپنی قوم (کو دینے) سے بخل کرے، تو لوگ اس کی پرواہ نہ کریں گے اور (مجالس میں) اُس کی مذمّت ہوگی ـــــ (۵) جو شخص اپنے عہد کو پورا کرے گا، اس کی مذمّت نہ کی جائے گی ـ اور جس کا دل بھلائی کے اچھے ٹھکانے پر جا پہنچے گا۔ وہ بے باکانہ گفتگو کرے گا۔ رُکے گا نہیں ـــــ (۶) جو شخص موت کے اسباب سے ڈرے گا وہ مرنے سے نہ چھوٹے گا۔ موت اُسے جا ملے گی۔ اگرچہ وہ سیڑھی لگا کر آسمان کے کناروں پر چڑھ جائے ـــــ (۷) جو شخص ایسے لوگوں سے بھلائی کرے گا، جو بھلائی کے اہل نہیں، تو تعریف اُس کے حق میں مذمّت بن جائے گی۔ یعنی لوگ بجائے تعریف کے اُس کو بُرا کہیں گے اور وہ پشیمان ہوگا ـــــ (۸) جو شخص اپنے حوض سے بزور شمشیر لوگوں کو دفع نہ کرے گا (یعنی بزور شمشیر اپنی آبرو کی حفاظت نہ کرے گا تو وہ سلامت نہ رہے گی) اور جو لوگوں پر ظلم نہ کرے گا۔ تو لوگ اُس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر ظلم کریں گے ـــــ (۹) اور جو خصلت بھی کسی شخص میں ہوگی، اچھی یا بری وہ چھپی نہ رہے گی، اگرچہ اس کا یہ خیال ہو کہ وہ لوگوں سے پوشیدہ رہے گی)۔۱۲

ہرم کی مدح میں اوصاف ذیل کو سب سے پہلے اسی نے بیان کیا ہے۔

۱ قَدْ جَعَلَ الْمُبْتَغُوْنَ الْخَيْرَ فِیْ هَـرِمٍ ‏ ‏ ‏ ‏ وَالسَّائِلُوْنَ إِلٰى أَبْوَابِهِ طُـرُقـا
۲ إِنْ تَلْقَ يَوْمًا عَلٰى عِلَّاتِهِ هَـرِمًـا ‏ ‏ ‏ ‏ تَلْقَ السَّمَاحَةَ مِنْهُ وَالنَّدٰى خُلُقَـا
۳ لَوْ نَالَ حَيٌّ مِنَ الدُّنْيَا بِمَكْرُمَـةٍ ‏ ‏ ‏ ‏ أُفُقَ السَّمَاءِ لَنَالَتْ كَفُّهُ الْأُفُقَـا

(ترجمہ:۔ (۱) بلا شبہ ہرم بن سنان سے بھلائی اور نیکی کے طلب گاروں اور سائلوں نے اس کے دروازوں کی طرف راستے بنا لیے ہیں کہ لگاتار آتے جاتے رہتے ہیں ـــــ (۲) اگر تم ہرم سے کسی ایسے دن ملاقات کرو کہ اس کے پاس مال و دولت کی کمی ہو تو پھر بھی سخاوت اور بخشش کو اُس کا خلق پاؤ گے (یعنی سخاوت اس کا خلق اور عادت بن گئی ہے اور وہ ہر حالت میں سخاوت کرتا ہے) ـــــ (۳) اگر کوئی زندہ اپنی بزرگی اور کرم کے باعث افق آسمان کو حاصل کر سکتا تو اس کا ہاتھ ضرور افق کو حاصل کر لیتا)

ذیل کے قول میں بھی وہ سب کا پیش رُو ہے۔

۱ وَأَبْيَضَ فَيَّاضٍ يَدَاهُ غَمَامَـةٌ ‏ ‏ ‏ ‏ عَلٰى مُعْتَفِيْهِ مَا تُغِبُّ فَوَاضِـلُهُ
۲ أَخِیْ ثِقَةٍ لَا يُهْلِكُ الْخَمْرُ مَالَـهُ ‏ ‏ ‏ ‏ وَلٰكِنَّهُ قَدْ يُهْلِكُ الْمَالَ نَائِـلُهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳ تَرَاهُ إِذَا مَا جِئْتَهُ مُتَهَلِّلًا ۔ كَأَنَّكَ تُعْطِيهِ الَّذِي أَنْتَ سَائِلُهُ

(ترجمہ:- (۱) وہ سفید رنگ یعنی تمام عیوب سے پاک اور مبرّا ہے۔ بڑا فیض رسان ہے۔ اس کے دونوں ہاتھ سائلین کے لیے بادل ہیں۔ جس کے انعام و احسان ختم نہیں ہوتے — (۲) وہ صاحب اعتماد ہے (یعنی چوں کہ وہ بلحاظ جود و کرم کے معروف ہے۔ اس لیے اس کے مال پر اعتماد کیا جا سکتا ہے) شراب اس کے مال کو تلف نہیں کرتی، البتہ بخشش اُس کے مال کو تلف کرتی ہے — (۳) تم جب بھی اس کے پاس آؤ، اسے خندہ اور کشادہ پیشانی پاؤ گے۔ گویا تم اسے وہ چیز دے رہے ہو۔ جس سے اس کا سوال کرتے ہو۔

۴۔ عَنْتَرہ عَبْسِی

نشو و نما اور نسب

عنترہ بن شداد عبسی عرب کے شہسواروں، اور کوّوں[1] یعنی سیاہ فام لوگوں اور ان اشقیا اور شعراء میں سے تھا جو فخر و شجاعت میں مشہور تھے۔ اس کی ماں ایک حبشی لونڈی تھی۔ لیکن باپ قبیلۂ بنی عبس کے ساداتِ میں سے تھا۔ اہل عرب کا دستور تھا کہ وہ لونڈی کے بیٹے کو اپنی نسب میں شامل نہ کرتے، بلکہ غلاموں سے شمار کرتے۔ اس لیے عنترہ بھی اپنے باپ کے غلاموں میں پڑا

---

[1] عرب سیاہ فام اور کالے کلوٹے لوگوں کو کوّے کہتے تھے۔ جاہلیت میں اس لقب سے عنترہ، خفاف بن ندبہ، ابو عمیر بن حباب، اور سلیک بن سلکہ پکارے جاتے تھے۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہتا اور باپ کے گھوڑے اور اونٹ چرایا کرتا۔ چوں کہ غلاموں کی عادات و خصال اسے ناگوار تھیں۔ اس لیے شہسواری کی مشق کر کے اس میں خوب مہارت پیدا کر لی اور بڑا ہو کر وہ ایک بہادر شہسوار اور سورما سردار نکلا۔ مگر اُسے یہ بات بہت ناپسند تھی کہ باپ اُسے غلام سمجھتا ہے اور اُسے اپنی نسب میں شامل نہیں کرتا۔ ایک دفعہ کچھ عربوں نے لوٹ مار کی غرض سے عَبس پر حملہ کر دیا۔ اور ان کے اونٹ ہانک کر لے گئے۔ بنی عَبس نے جن میں عَنترہ بھی شامل تھا۔ اپنے اونٹ چھڑانے کے لیے ان کا پیچھا کیا۔ بوقت مقابلہ باپ نے عَنترہ سے کہا، تم بھی حملہ کرو۔ عنترہ نے جواب دیا۔ ایک غلام کیا حملہ کر سکتا ہے، وہ تو دُہنا اور تھنوں کو باندھنا ہی جانتا ہے۔ باپ کہنے لگا تم آزاد ہو، حملہ کرو۔ اس پر وہ ایسی بہادری اور شدّت سے لڑا کہ دشمنوں کو شکست دے کر اپنے اونٹ چھڑا لیے۔ اس پر باپ نے اپنی نسب میں شامل کر لیا اور اس دن سے عَنترہ کا نام عرب کے شہسواروں اور سرداروں میں مشہور ہوا۔ اس کے بعد وہ بنی عَبس کے ساتھ اکثر وقائع میں شامل ہوتا رہا اور جنگ دَاحس و غبراء میں بھی خاص طور پر حصّہ لیا۔ حتیٰ کہ اُس رَنْ کا سورما اور اس کے مرکز کا حامی بن گیا، اور شجاعت اور دلیری میں ضرب المثل ہو گیا۔ ایک دن کسی شخص نے اس سے پوچھا کہ کیا عَرب میں تم سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے زیادہ شجاع اور بہادر ہو؟ کہنے لگا نہیں۔ اس نے کہا پھر لوگوں میں تمہارے متعلق یہ کیوں مشہور ہے؟ کہنے لگا۔ جب میں آگے بڑھنے کو ارادے کی پختگی سمجھتا ہوں تو آگے بڑھتا ہوں۔ اور جب پیچھے ہٹنے کو ہوشیاری اور دانائی خیال کرتا ہوں تو پیچھے ہٹتا ہوں اور کسی ایسی جگہ میں داخل نہیں ہوتا۔ جس سے نکلنے کا راستہ نہ ملے، اور بوقت حملہ کمزور اور ڈرپوک کا قصد کرتا ہوں اور اس پر ایسا ہولناک وار کرتا ہوں کہ دلیر کا دل دہل جاتا ہے۔ پھر مڑ کر بہادر پر حملہ کرکے اُسے قتل کر دیتا ہوں۔

عنترہ نے بھی لمبی عمر پائی ہے۔ حتیٰ کہ اس کا جسم کمزور ہو کر لوٹ مار کرنے سے عاجز آ گیا تھا۔ بعثت سے تھوڑا عرصہ پہلے فوت ہوا۔

عنترہ کے اشعار

شروع میں عنترہ صرف دو تین بیت کہنے میں مشہور تھا۔ شہسواری اس پر غالب تھی اور اُسی کو کافی سمجھتا تھا۔ ایک دن اس کی قوم کے ایک شخص نے اُسے یہ عار دلائی کہ تم کالے کلوٹے ہو اور شعر بھی نہیں کہہ سکتے۔ عنترہ نے سیاہی کے مقابلے میں تو اپنے خلق و شجاعت کو بطور حجّت پیش کیا اور اثبات فصاحت کے لیے اپنے مشہور معلّقہ کو نظم کرکے دکھا دیا، جسے مُذَھَّبَہ بھی کہتے تھے۔ اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هَلْ غَادَرَ الشُّعَرَاءُ مِنْ مُتَرَدَّمِ　　　أَمْ هَلْ عَرَفْتَ الدَّارَ بَعْدَ تَوَهُّمِ

(کیا پہلے شاعروں نے پیوند لگانے کی کوئی جگہ باقی چھوڑی ہے (کہ پچھلے اسے پورا کریں) بلکہ کیا تو نے سوچ بچار کے بعد یار کے گھر کو پہچانا)

اس معلقہ میں اُس نے اپنے خصائل اور اپنی قوم کے مکارِم بیان کیے ہیں۔ اور قوم سے اپنی حُسنِ مدافعت اور اپنی کثرتِ جود وسخا کا ذکر کیا ہے اور پھر دوسرے متفرّق امور کی اوصاف کی طرف نکل گیا ہے۔ یہ معلقہ دوسرے معلقات کی نسبت زیادہ جمیل اور باعتبار الفاظ زیادہ سہل ہے۔ اور حُسنِ ترتیب اور موزونیت میں اُن سے فائق اور باعتبار وصف زیادہ عجیب اور بلحاظ فخر و شجاعت بہت بڑھا ہوا ہے۔ اور اس کے دوسرے اشعار میں بھی یہی اوصاف موجود ہیں۔

اس کی سیرت کا اکثر و بیشتر حصّہ جو خلفائے فاطمیین کے عہد میں گھڑی گئی اور نیز وہ دیوان بھی جو اس سیرت سے اخذ کرکے اس کی طرف نسبت کیا گیا ہے۔ موضوع اور نا قابلِ اعتبار ہے۔

اپنے معلقہ میں یوں کہتا ہے:-

لَمَّا رَأَيْتُ الْقَوْمَ أَقْبَلَ جَمْعُهُمْ　　　يَتَذَامَرُوْنَ كَرَرْتُ غَيْرَ مُذَمَّمِ

يَدْعُوْنَ عَنْتَرَ وَالرِّمَاحُ كَأَنَّهَا　　　أَشْطَانُ بِئْرٍ فِيْ لَبَانِ الْأَدْهَمِ

مَا زِلْتُ أَرْمِيهِمْ بِثُغْرَةِ نَحْرِهِ　　　وَلَبَانِهِ حَتَّى تَسَرْبَلَ بِالدَّمِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٤ فَازْوَرَّ عَنْ وَقْعِ الْقَنَا بِلَبَانِهِ ... وَشَكَا إِلَيَّ بِعَبْرَةٍ وَّتَحَمْحُمِ
٥ لَوْ كَانَ يَدْرِيْ مَا الْمُحَاوَرَةُ اشْتَكٰى ... وَلَكَانَ لَوْ عَلِمَ الْكَلَامَ مُكَلِّمِيْ
٦ وَلَقَدْ شَفٰى نَفْسِيْ وَاَبْرَأَ سُقْمَهَا ... قِيْلُ الْفَوَارِسِ وَيْكَ عَنْتَرُ اَقْدِمِ
٧ وَالْخَيْلُ تَقْتَحِمُ الْخَبَارَ عَوَابِسًا ... مِنْ بَيْنِ شَيْظَمَةٍ وَّاَجْرَدَ شَيْظَمِ

ترجمہ:۔ (۱) جب میں نے (اپنی) قوم کو اس حالت میں دیکھا کہ وہ دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے ایک دوسرے کو ابھار رہے ہیں (اور کوئی آگے نہیں بڑھتا) تو میں نے دشمنوں پر حملہ کر دیا اور میں قابل تحسین و آفرین تھا (یعنی میرے حملے کی ستائش ہو رہی تھی ــــ (۲) وہ لوگ عنترہ کو پکارتے تھے اور حالت یہ تھی کہ دشمنوں کے نیزے میرے مُشکی گھوڑے کے سینہ میں اس طرح لگ رہے تھے۔ جس طرح کنوئیں کی رسّیاں آتی جاتی ہیں ــــ (۳) میں لگاتار اُس گھوڑے کے سینے اور اس کے بالائی حصّے کو دشمنوں پر پھینکتا اور انھیں دھکیلتا رہا۔ حتّٰی کہ اس نے خون کا لباس پہن لیا یعنی لہو لہان ہو گیا ــــ (۴) پس اس نے نیزوں کے صدمات سے تنگ آ کر اپنا سینہ پھیر لیا اور اپنے آنسوؤں یا سینے کی گڑگڑاہٹ اور ہنہنانے سے مجھ سے شکایت کی ــــ (۵) اگر وہ بول چال کی حقیقت سے واقف ہوتا تو مجھ سے (اپنے دُکھ کی) شکایت کرتا۔ اور اگر وہ گفتگو کرنا جانتا تو ضرور مجھ سے کلام کرتا ــــ (۶) بخدا سواروں کے اس قول نے کہ او کمبخت عَنترہ آگے بڑھ (اور دشمنوں پر حملہ کر)۔ مجھے شفائے کلی بخشی، اور میرے مرض کو کھو دیا ــــ (مرض سے مراد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ عار ہے جو اسے غلام کہنے سے آیا کرتی تھی)۔۔۔ (۷) اور حالت یہ تھی کہ لمبے لمبے قد آور کم مُو گھوڑے اور گھوڑیاں نرم زمین میں دھنسے جاتے تھے اور ان کے چہرے بگڑ رہے تھے۔۱۲)

شعر ذیل بھی اسی معلقہ کے ہیں۔

۱اَثْنِیْ عَلَیَّ بِمَا عَلِمْتِ فَاِنَّنِیْ	سَمْحٌ مُخَالَطَتِیْ اِذَا لَمْ اُظْلَمِ
۲وَاِذَا ظُلِمْتُ فَاِنَّ ظُلْمِیْ بَاسِلٌ	مُرٌّ مَذَاقَتُهٗ کَطَعْمِ الْعَلْقَمِ

(ترجمہ:۔ (۱) میری صفت و ثنا میں جو کچھ تجھے معلوم ہے۔ وہ بیان کر دے۔ کیوں کہ میرے ساتھ ملنا جلنا اور رہنا سہنا اسی وقت تک سہل و آسان اور ٹھیک ٹھاک ہوتا ہے۔ جب تک مجھ پر ظلم و ستم نہ ہو۔ (۲) لیکن جب مجھ پر ظلم کیا جائے تو میرا ظلم مکروہ و ناگوار ہوتا ہے۔ اور اس کا مزا اندرائن کے پھل کی طرح کڑوا ہوتا ہے۔)

اس کے بہترین اقوال سے اشعار ذیل بھی ہیں:۔

۱بَکَرَتْ تُخَوِّفُنِی الْحُتُوْفَ کَاَنَّنِیْ	اَصْبَحْتُ عَنْ غَرَضِ الْحُتُوْفِ بِمَعْزِلِ
۲فَاَجَبْتُهَا : اِنَّ الْمَنِیَّةَ مَنْهَلٌ	لَا بُدَّ اَنْ اُسْقٰی بِکَاْسِ الْمَنْهَلِ
۳فَاقْنِیْ حَیَاءَكِ (لَا اَبَالَكِ) فَاعْلَمِیْ	اَنِّی امْرُؤٌ سَاَمُوْتُ اِنْ لَمْ اُقْتَلِ
۴اِنَّ الْمَنِیَّةَ لَوْ تَمَثَّلُ مُثِّلَتْ	مِثْلِیْ اِذَا نَزَلُوْا بِضَنْكِ الْمَنْزِلِ
۵اَنِّیْ امْرُؤٌ مِنْ خَیْرِ عَبْسٍ مَنْصِبًا	شَطْرِیْ وَ اَحْمِیْ سَائِرِیْ بِالْمُنْصُلِ
۶وَاِذَا الْکَتِیْبَةُ اَحْجَمَتْ وَتَلَاحَظَتْ	اُلْفِیْتُ خَیْرًا مِنْ مُعَمٍّ وَّ مُخْوَلِ
۷وَالْخَیْلُ تَعْلَمُ وَالْفَوَارِسُ اَنَّنِیْ	فَرَّقْتُ جَمْعَهُمْ بِضَرْبَةِ فَیْصَلِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْخَيْلُ سَاهِمَةُ الْوُجُوهِ كَأَنَّمَا ۔۔۔ تُسْقَى فَوَارِسُهَا نَقِيعَ الْحَنْظَلِ
وَلَقَدْ أَبِيتُ عَلَى الطَّوَى وَأَظَلُّهُ ۔۔۔ حَتَّى أَنَالَ بِهِ كَرِيمَ الْمَأْكَلِ

(ترجمہ:- (۱) وہ صبح سویرے اُٹھی اور مجھے موتوں سے اس طرح ڈراتی تھی، گویا میں موتوں کے نشانے سے کہیں الگ اور یکسو ہو گیا ہوں (۲) میں نے اُسے یوں جواب دیا کہ موت تو پانی پینے کا ایک گھاٹ ہے اور ضروری ہے کہ مجھے اس گھاٹ سے پیالہ پلایا جائے ___ (۳) تیرا ناس ہو، اپنی شرم و حیا کو اختیار کئے رہو۔ اور اس بات کو اچھی طرح سے جان لو کہ میں ایسا شخص ہوں کہ اگر قتل نہ کیا جاؤں گا۔ تو اپنی موت ضرور مروں گا ___ (۴) اگر موت کسی شکل و صورت میں ظاہر کی جاتی تو وہ میری صورت میں ہی جلوہ گر ہوتی۔ جب وہ لوگ کسی تنگ مقام میں اُترتے ___ (۵) میں ایک ایسا شخص ہوں کہ آلِ عبس سے بلحاظ اصل یعنی نصفِ اوّل (مراد باپ) کے اعلےٰ و افضل ہوں۔ باقی رہا میرا آدھا حصّہ (مراد والدہ) تو بذریعہ شمشیر زنی اس سے مدافعت کرتا ہوں۔ یعنی اس حصّہ کی شرافت کو میری شمشیر زنی ظاہر کرتی ہے۔ تو گویا میں شریف الطرفین ہوں ___ (۶) جب کوئی لشکر پیش قدمی سے رُک جائے اور شدّت ہول سے لوگ ایک دوسرے کو کنکھیوں سے دیکھیں تو میں شریف چچوں اور شریف ماموؤں والا پایا جاؤں گا ___ (۷) دشمنوں کے گھوڑے بھی جانتے ہیں اور ان کے شہسوار بھی کہ میں نے ان کی جماعت کو ایسی شمشیر زنی کے ذریعہ تتر بتر کر دیا جو سر کو بدن یا رُوح کو جسم سے علیحدہ کرتی تھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۸) گھوڑوں کے چہرے بگڑ رہے تھے اور ان کے سواروں کی یہ حالت تھی کہ گویا انھیں اندرائن کا نقوع پلا دیا گیا ہے ـــ (۹) میں رات کے وقت بھی بھوکا رہتا ہوں اور دن کے وقت بھی تاکہ اس وجہ سے ایک شریفانہ کھانا حاصل کر سکوں۔)

اس کا ذیل کا قول مبالغانہ رنگ میں ہے:۔

وَ اَنَا الْمَنِيَّةُ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا وَالطَّعْنُ مِنِّيْ سَابِقُ الْآجَالِ

(میں تمام مواقع جنگ میں موت کا کام دیتا ہوں اور میرا نیزہ لوگوں کی اجلوں سے سبقت لے جاتا ہے)

۵۔ عَمْرُو بْن کُلْثوم

اس کی کنیت ابُوالاسود اور نام عَمْرو بن کلثوم تغلبی ہے ۔ یہ بنی تَغلب کا سردار، اُن کا شہسوار، اور عَرب کا ایک جری سورما اور اپنے ایک ہی قصیدے کی بدولت ایک مشہور شاعر اور فخریہ کارناموں کو نہایت عمدگی سے بیان کرنے والا تھا۔ ماں کا نام لیلیٰ تھا، جو کلیب کے بھائی مُہلہل کی بیٹی تھی۔ عَمرو نے جزیرہ فُراتیہ (دَجلہ و فُرات کا درمیانی علاقہ) میں اس طرح پرورش پائی کہ وہ بڑا ہو کر ایک شجاع، بلند ہمّت سردار، خطیب اور اوصافِ حمیدہ کا جامع نوجوان بن کر نکلا۔ ۱۵ برس کی عمر میں وہ اپنی قوم کا سردار بنا۔ لشکروں کی سپہ سالاری کی اور بہت سی لڑائیوں میں فتحیاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔ ان میں سے اکثر فتنے اور معرکے وہ تھے جو اس منحوس جنگ کی وجہ سے جو حرب بسوس کے نام سے مشہور ہے بنی تغلب اور بنی بکر بن وائل میں ہوتے رہے۔ ان قبائل کے درمیان آخری صلح عمرو بن ہند کے ذریعے ہوئی جو آل منذر میں سے حیرہ کا آخری بادشاہ تھا۔ لیکن اس صلح کے بعد تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ دونوں قبیلوں کے سرداروں میں عمرو بن ہند کی مجلس میں کچھ مناقشہ اور تکرار ہو گیا۔ جس پر بکر کے شاعر حارث بن حلزہ یشکری کھڑا ہوا اور اپنا مشہور قصیدہ سنایا۔ وہ اپنے قصیدے سے ابھی فارغ نہیں ہوا تھا کہ عمرو بن کلثوم نے محسوس کیا، کہ بادشاہ بنی بکر کی طرف مائل ہو گیا ہے۔ اس پر عمرو بن کلثوم وہاں سے واپس چلا آیا اور اس معاملہ کی وجہ سے اس کے دل میں بہت رنج تھا۔ پھر ابن ہند کے دل میں یہ خیال آیا، کہ وہ بنی تغلب کے سردار عمرو بن کلثوم کو ذلیل کر کے اس کی اکڑفوں کو توڑ دے اور اس غرض کے لیے عمرو بن کلثوم اور اس کی ماں لیلےٰ بنت مہلہل کو بلوایا اور اپنی ماں ہند کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ کسی کام کے سرانجام دینے میں لیلےٰ سے خدمت لے۔ اس پر لیلےٰ نے پکار کر کہا، ہائے میری ذلت! یہ سن کر عمرو بن کلثوم کو سخت غصہ آیا اور ابن ہند کو اسی مجلس میں قتل کر دیا اور پھر تن تنہا اپنے ملک الجزیرہ کی طرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چل دیا اور اپنا معلّقہ نظم کیا، جس کی ابتدا اس طرح ہے :-

اَلَا هُبِّي بِصَحْنِكِ فَاصْبَحِيْنَا وَلَا تُبْقِي خُمُوْرَ الْاَنْدَرِيْنَا

(اے اُمِّ عمرو خواب سے بیدار ہو اور اپنا بڑا پیالہ لے کر ہمیں صبوحی پلا دے اور قریہ اندر کے رہنے والوں کی شرابوں میں سے ایک قطرہ بھی نہ چھوڑ)

اس معلّقہ میں اس نے ابن ہند سے اپنی بات چیت بیان کی ہے اور اپنی قوم کے جنگی معرکوں اور ان کی مشہور غارتوں پر فخر کیا ہے۔ پھر یہ قصیدہ عکاظ اور دوسرے مجمعوں میں جا کر سنایا اور بنی تغلب نے اسے حفظ کر کے کثرت سے روایت کیا۔ عمرو بن کلثوم اسلام سے قریباً ۵۰ برس پہلے فوت ہوا ہے۔

اس کے اشعار

عمرو بن کلثوم جاہلیّت کے اُن عظماء و اشراف اور شہسواروں میں سے تھا، جنھیں ریاست اور معرکہ آرائی کے شغل نے اس کا زیادہ موقع نہیں دیا کہ وہ شعر گوئی کی طرف زیادہ توجّہ کر کے اُن شاعروں کی طرح جنھوں نے شعر گوئی کو تجارت اور پیشہ کے طور پر اختیار کر رکھا تھا، شعر کے اکثر ابواب و اقسام پہ طبع آزمائی کرتا۔ اس لیے اس کی زیادہ تر شہرت اس کے معلّقہ ہی کی وجہ سے ہے جو حُسنِ الفاظ، روانیٔ عبارت، وضاحت معانی، خوبیٔ اسلوب، علوّ فخر، اور فضیلتِ مقصد کے لحاظ سے اُس کے اشعار کثیر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قائم مقام ہے۔ اور اگر وہ فخریہ کارنامے جن پر اس نے فخر کیا اور اس کی قوم کے پسندیدہ افعال جنھیں شمار کیا ہے موجود نہ ہوتے تو وہ یہ قصیدہ نہ کہتا۔ اس کے علاوہ اس سے چند قطعات بھی مروی ہیں۔ لیکن ان میں بھی وہ اُن اغراض و مقاصد سے باہر نہیں جاتا جو اس کے معلّقہ میں درج ہیں۔ اور شاید اس کی شہرتِ خطابت اس کی شعر گوئی کی شہرت سے کم نہیں۔

ذیل کے اشعار اس کے معلّقہ میں بلند ترین فخریہ شعر ہیں:۔

١ وَقَدْ عَلِمَ الْقَبَائِلُ مِنْ مَعَدٍّ ‏ إِذَا قُبَبٌ بِأَبْطَحِهَا بُنِيْنَا

٢ بِأَنَّا الْمُطْعِمُوْنَ إِذَا قَدَرْنَا ‏ وَأَنَّا الْمُهْلِكُوْنَ إِذَا ابْتُلِيْنَا

٣ وَأَنَّا الْمَانِعُوْنَ لِمَا أَرَدْنَا ‏ وَأَنَّا النَّازِلُوْنَ بِحَيْثُ شِيْنَا

٤ وَأَنَّا التَّارِكُوْنَ إِذَا سَخِطْنَا ‏ وَأَنَّا الْآخِذُوْنَ إِذَا رَضِيْنَا

٥ وَنَشْرَبُ إِنْ وَرَدْنَا الْمَاءَ صَفْوًا ‏ وَيَشْرَبُ غَيْرُنَا كَدِرًا وَّطِيْنَا

٦ إِذَا مَا الْمَلْكُ سَامَ النَّاسَ خَسْفًا ‏ أَبَيْنَا أَنْ نُقِرَّ الذُّلَّ فِيْنَا

٧ لَنَا الدُّنْيَا وَمَنْ أَمْسٰى عَلَيْهَا ‏ وَنَبْطِشُ حِيْنَ نَبْطِشُ قَادِرِيْنَا

٨ بُغَاةً ظَالِمِيْنَ وَمَا ظُلِمْنَا ‏ وَلٰكِنَّا سَنَبْدَأُ ظَالِمِيْنَا

٩ مَلَأْنَا الْبَرَّ حَتّٰى ضَاقَ عَنَّا ‏ وَنَحْنُ الْبَحْرَ نَمْلَؤُهُ سَفِيْنَا

١٠ إِذَا بَلَغَ الرَّضِيْعُ لَنَا فِطَامًا ‏ تَخِرُّ لَهُ الْجَبَابِرُ سَاجِدِيْنَا

(ترجمہ:۔ (۱) معد بن عدنان کے قبائل نے جب سے ان کے خیمے وسیع ہموار زمین میں نصب کیے (یعنی وہ آباد ہوئے) اس امر کو بخوبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جان لیا ہے ــــ (۲) کہ ہم مہمانوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ جب فاقت ہوتی ہے، یا جب کھانا پکاتے ہیں۔ اور جب لڑائی بھڑائی میں ہمیں جانچا جائے تو دشمنوں کو ہلاک کرتے ہیں ــــ (۳) اور ہم جس چیز کو روکنا چاہیں اسے روک دیتے ہیں۔ اور جہاں اُترنا چاہیں، وہاں اُترتے ہیں (کس کا یہ مقدور نہیں کہ ہمیں روکے ٹوکے) ــــ (۴) سب جانتے ہیں کہ ہم جس سے ناراض ہوں اُسے چھوڑ دیتے ہیں۔ اور جسے پسند کریں اُسے لے لیتے ہیں۔ (یعنی جس سے خوش ہوں، اس کا عطیہ قبول کر لیتے ہیں۔ اور جس سے ناراض ہوں اس کا تحفہ قبول نہیں کرتے) ــــ (۵) جب ہم پانی کے چشمے پر پہنچتے ہیں تو صاف پانی ہم پیتے ہیں۔ اور دوسرے لوگ گدلا پانی اور کیچڑ سڑکتے ہیں ــــ (۶) جب کوئی ظالم بادشاہ ہمیں ذلت اور خواری کی تکلیف دے تو ہم اس بات سے انکار کر دیتے ہیں کہ ذلت کو اپنے اندر جگہ پکڑنے دیں ــــ (۷) دنیا اور اُس پر بسنے والے ہمارے لیے ہیں۔ اور جس وقت ہم گرفت کرتے ہیں تو قدرت رکھنے والے لوگوں کی طرح گرفت کرتے ہیں۔ (یعنی پکڑتے ہیں تو پھر چھوڑتے نہیں) ــــ (۸) ہم ظالموں کو طلب کرنے والے ہیں۔ اور ہم پر ظلم نہیں کیا جاتا۔ بلکہ ہم ظلموں کی گرفت میں پہل کرتے ہیں ــــ (۹) ہم نے زمین کو سواروں اور پیادوں سے یہاں تک بھر دیا ہے کہ ہم اس میں سما نہیں سکتے اور سمندر کے پانی کو ہم کشتیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے پُر کر دیں گے ــ (۱۰) جب ہمارا کوئی دُودھ پیتا بچہ دُودھ چھڑانے کی عمر تک پہنچتا ہے تو بڑے بڑے جابر اس کے سامنے سجدہ کرتے ہوئے گر پڑتے ہیں۔

عمرو بن ابو جحر غسانی کو دھمکی دیتے ہوئے کہتا ہے :۔

أَلَا فَاعْلَمْ أَبَيْتَ اللَّعْنَ أَنَّا عَلَىٰ عَمْدٍ سَنَأْتِي مَا نُرِيدُ

تَعَلَّمْ أَنَّ مَحْمَلَنَا ثَقِيلٌ وَأَنَّ ذِيَادَ كُبَّتِنَا شَدِيدُ

وَأَنَّا لَيْسَ حَيٌّ مِنْ مَعَدٍّ يُوَازِنُنَا إِذَا لُبِسَ الْحَدِيدُ

(ترجمہ :۔ (۱) اَبَیْتَ اللَّعْن (سلامِ جاہلیت) اس بات کو جان لو کہ ہم جو بات چاہیں، اُسے قصداً اور ارادۃً کیا کرتے ہیں۔ (یعنی کوئی بات مجبور ہو کر نہیں کرتے) ــ (۲) اس بات کو بخوبی جان لو، کہ ہمارا بوجھ ثقیل ہوتا ہے، اور ہماری جماعت کی مدافعت سخت ہوا کرتی ہے ــ (۳) اور اس بات کو بھی جان لو کہ جب زرہیں پہن لی جائیں تو معدّ کا کوئی قبیلہ بھی ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتا۔)

۶ ـ طَرَفہ بن العَبْد

طرفہ کی نشوونما

اس کا نام عمرو بن العبد بکری ہے (اور طَرَفہ لقب ہے۔ جاہلیت کے شعراء فحول میں سب سے چھوٹا اور ایک طویل قصیدہ کہنے میں سب سے بہتر اور ناقہ کا بہترین وصف نگار ہے۔ ابھی بچہ ہی تھا کہ باپ فوت ہوا چچوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی پرورش کی ۔ ابتدا ہی سے لہو و لعب اور آوارگی کی طرف مائل تھا، اور لا اُبالیانہ زندگی اور جود و کرم کے اسباب کی طرف رغبت رکھتا تھا ۔ شعر کہتا اور لوگوں کی ہجویں کرتا ۔ حتیٰ کہ اپنی قوم اور گھر والوں کی ہجو بھی کہہ ڈالی، بلکہ عمرو بن ہند کی بھی ہجو کی جو حیرہ کا بادشاہ تھا ۔ حالاں کہ اس کے جود و سخا کا طلب گار بھی ہوا کرتا تھا ۔ عمرو بن ہند کو اس کی ہجو گوئی کی اطلاع ہوئی تو اپنا کینہ اس سے پوشیدہ رکھا، اور جب وہ اور اس کا ماموں متلمس اس کے فضل و احسان کے طالب ہو کر آئے (اور اُسے متلمس کے متعلق بھی اپنی ہجو گوئی کی اطلاع مل چکی تھی) تو بظاہر اُن سے بشاشت اور محبت سے پیش آیا ۔ تاکہ انھیں امن و سلامتی کا یقین دلا دے اور دونوں کو انعام دینے کا حکم دیا اور بحرین میں اپنے نائب کے نام دونوں کو دو خط تحریر کر دیے کہ جا کر اس سے انعام وصول کر لیں ۔ وہ راستے میں چلے جا رہے تھے کہ متلمس کو اپنے خط کے متعلق شبہ ہوا اور ایک لڑکے کو اسے پڑھ کر سنانے کے لیے کہا (اور طرفہ چلا گیا) تو کیا دیکھا کہ اس خط میں اس کے قتل کا حکم درج تھا ۔ اس نے خط کو وہیں پھینکا اور چاہا کہ طرفہ سے مل کر اُسے مطلع کر دے ۔ لیکن وہ نہ ملا ۔ یہ بھاگ کر شاہانِ غسان کے پاس چلا گیا اور طرفہ حاکم بحرین کے پاس پہنچا اور وہیں قتل ہوا ۔ اس وقت اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی عمر بیس سے چند برس زائد تھی۔

طَرَفہ کے اشعار

طَرَفہ لڑکپن سے ہی شعر کہنے لگا تھا۔ اس لیے شعر گوئی میں اتنی مہارت پیدا کی کہ اُسے شعراءِ فحول میں سے شمار کیا گیا ہے۔ حالاں کہ اس کی عمر بیس برس سے کچھ ہی زائد تھی، یہ اپنے طولانی قصیدے میں سب سے سبقت لے گیا ہے۔ جس میں ۳۵ شعروں کے اندر ناقہ[1] کی ایسی صفت بیان کی ہے کہ اس سے پہلے کسی نے نہیں لکھی۔ اس کا معلقہ بہترین شمار ہوتا ہے جو کثیر المعنے اور غریب الفاظ سے بھرپور ہے۔ اور اپنی وضع و بناوٹ کے لحاظ سے دقیق ہے۔ معلقہ کے سوا اس کے کئی اور اشعار بھی روایت کیے گئے ہیں۔ لیکن وہ اس کی شہرت کے مقابلے میں بہت کم ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ راویوں نے اس کے اکثر اشعار فراموش کر دیے ہیں۔

طَرَفہ اپنے شعر میں وصف خوب بیان کرتا ہے اور اس میں صرف حقیقۃ الامر کے بیان کرنے پر اکتفا کرتا ہے۔ جس میں اعتدال کے ساتھ غُلو بھی ہوتا ہے۔ مگر بعض تراکیب میں تعقید ہے اور وحشی اور غریب لفظ اور خفی معنے موجود ہیں۔ اسی طرح اس کی ہجو بھی نہایت مؤثر

---

[1] ناقہ کی تعریف میں کہتا ہے:۔

لَهَا فَخِذَانِ أُكْمِلَ النَّحْضُ فِيهِمَا — كَأَنَّهُمَا بَابَا مُنِيفٍ مُمَرَّدِ

باقی برصفحہ ۱۷۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی تھی۔ اس کے معلقہ کا مطلع حسب ذیل ہے:۔

لِخَوْلَةَ اَطْلَالٌ بِبُرْقَةِ ثَهْمَدٍ تَلُوحُ كَبَاقِي الْوَشْمِ فِي ظَاهِرِ الْيَدِ

(میری محبوبہ خولہ کے کھنڈرات ثہمد کی پتھریلی زمین میں ہیں اور اس طرح چمک رہے ہیں۔ جس طرح گودنے کے رہے سہے نشان ہاتھ کی بیرونی جانب نظر آتے ہیں)

معلقہ میں اس کے بہترین اشعار یہ ہیں:۔

اَرَى الْمَوْتَ يَعْتَامُ الْكِرَامَ وَيَصْطَفِي عَقِيلَةَ مَالِ الْفَاحِشِ الْمُتَشَدِّدِ

اَرَى الْعَيْشَ كَنْزًا نَاقِصًا كُلَّ لَيْلَةٍ وَمَا تَنْقُصِ الْاَيَّامُ وَالدَّهْرُ يَنْفَدِ

لَعَمْرُكَ اِنَّ الْمَوْتَ مَا اَخْطَأَ الْفَتَى لَكَالطِّوَلِ الْمُرْخَى وَثِنْيَاهُ بِالْيَدِ

مَتَى مَا يَشَأْ يَوْمًا يَقُدْهُ لِحَتْفِهِ وَمَنْ يَكُ فِي حَبْلِ الْمَنِيَّةِ يَنْقَدِ

بقیہ صفحہ ۱۷۵۔

لَهَا فَخِذَانِ اُكْمِلَ النَّحْضُ فِيهِمَا ...

وَطَيٌّ مَحَالٍ كَالْحَنِيِّ خُلُوفُهُ وَاَجْرِنَةٌ لُزَّتْ بِدَأْيٍ مُنَضَّدِ

كَاَنَّ كِنَاسَيْ ضَالَةٍ يَكْنُفَانِهَا وَاَطْرَ قِسِيٍّ تَحْتَ صُلْبٍ مُؤَيَّدِ

ترجمہ:۔ (۱) اس اونٹنی کی دو رانیں ہیں جو گوشت سے اس طرح بھر کی گئی ہیں کہ کسی بڑے محل کے دروازے کے دو بازو معلوم ہوتے ہیں ـــــ (۲) اس کی پشت کے مہرے آپس میں گتھے ہوئے ہیں۔ اور اس کی چھوٹی پسلیاں کمانوں کی طرح سخت اور ٹیڑھی ہیں، اور اس کی گردن کا اگلا حصہ تہ بہ تہ چنے ہوئے مہروں سے ملا ہوا ہے (۳) اس کے دونوں پہلو گویا جھڑبیری میں ہرن کی دو خوابگاہیں ہیں۔ جنہوں نے اس کا احاطہ کیا ہوا ہے اور گویا ٹیڑھی کمانیں اس کی مضبوط پیٹھ کی ہڈیوں کے نیچے لگی ہیں)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ:۔ (۱) میں یہ دیکھتا ہوں کہ موت بزرگ اور کریم النفس لوگوں کو چھنتی اور اختیار کرتی ہے۔ یعنی اچھے لوگ مرتے ہیں اور بڑے کنجوس شخص کے بہترین مال کو لیتی ہے۔ (اس لیے میں جود وسخا پہ بخل کو کیوں پسند کروں) ــــ (۲) میں دیکھتا ہوں کہ زندگی ایسا خزانہ ہے جو ہر روز کم ہوتا رہتا ہے، اور جس چیز کو زمانہ اور دن ختم کریں، وہ ضرور ختم ہو جاتی ہے ــــ (۳) اے مخاطب مجھے تیری زندگی کی قسم ہے کہ موت کی مثال کسی شخص کو مہلت دینے کی مدت میں اُس رسی کی سی ہے جو کسی جانور کے چرنے کے لیے لمبی چھوڑ دی جائے اور اس کے دونوں سرے اس کے مالک کے ہاتھ میں ہوں کہ جب چاہے کھینچ لے ــــ (۴) وہ جب چاہتی ہے کسی شخص کو اس کی موت کی طرف کھینچ کر لے آتی ہے اور جو شخص موت کی رسی میں بندھا ہو، وہ اس کا مطیع فرمان ہوتا ہے)

اشعار ذیل اس کے مشہور اشعار میں سے ہیں:۔

وَظُلْمُ ذَوِی الْقُرْبٰی اَشَدُّ مَضَاضَۃً	عَلَی الْمَرْءِ مِنْ وَقْعِ الْحُسَامِ الْمُھَنَّدِ
اَرَی الْمَوْتَ اَعْدَادَ النُّفُوْسِ وَلَا اَرٰی	بَعِیْدًا غَدًا، مَا اَقْرَبَ الْیَوْمَ مِنْ غَدِ!
سَتُبْدِیْ لَکَ الْاَیَّامُ مَا کُنْتَ جَاھِلًا	وَیَاْتِیْکَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ

قَدْ یَبْعَثُ الْاَمْرَ الصَّغِیْرُ کَبِیْرَہٗ	حَتّٰی تَظَلَّ لَہُ الدِّمَاءُ تَصَبَّبُ

(ترجمہ:۔ (۱) اور بھائی بندوں کا کسی شخص پر ظلم کرنا۔ دکھ دینے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور قطع کرنے میں تیز ہندی تلوار کے وار سے بڑھا ہوا ہے ــــ (۲) میں موت کو جانوں کی تعداد کے مطابق دیکھتا ہوں۔ (یعنی جس قدر لوگ ہیں۔ اسی قدر موتیں ہیں) اور میں کل کو دور نہیں سمجھتا، اور واقعی آج کا دن کل سے کتنا قریب ہے۔ یعنی یہ قرب تعجب خیز ہے ــــ (۳) عنقریب ہی زمانہ تجھے وہ باتیں بتا دے گا، جن سے تم نا واقف ہو، اور جسے تم نے خبروں کے لیے نہیں بھیجا وہ تمھیں خبریں سنائے گا۔ (یعنی بہت سی باتیں تمھیں بلا توقع معلوم ہوں گی) ــــ (۴) بعض اوقات ایک چھوٹی سی بات ایک بہت بڑے معاملے کو پیدا کر دیتی ہے۔ جس میں لوگوں کے خون بہ جاتے ہیں)

فخر کرتے ہوئے کہتا ہے:۔

۱ نَحْنُ فِی الْمَشْتَاةِ نَدْعُو الْجَفَلٰی ۔۔۔ لَا تَرَی الْآدِبَ فِیْنَا یَنْتَقِرْ

۲ حِیْنَ قَالَ النَّاسُ فِیْ مَجْلِسِهِمْ ۔۔۔ أَقُتَارٌ ذَاکَ اَمْ رِیْحُ قُطُرْ

۳ بِجِفَانٍ تَعْتَرِیْ نَادِیَنَا ۔۔۔ مِنْ سَدِیْفٍ حِیْنَ هَاجَ الصِّنَّبِرْ

۴ کَالْجَوَابِیْ لَا تَنِیْ مُتْرَعَةً ۔۔۔ لِقِرَی الْاَضْیَافِ اَوْ لِلْمُحْتَضِرْ

۵ ثُمَّ لَا یَخْزُنُ فِیْنَا لَحْمُهَا ۔۔۔ اِنَّمَا یَخْزُنُ لَحْمُ الْمُدَّخِرْ

۶ وَلَقَدْ تَعْلَمُ بَکْرٌ اَنَّنَا ۔۔۔ آفَةُ الْجُزْرِ مَسَامِیْحُ یُسُرْ

۷ وَلَقَدْ تَعْلَمُ بَکْرٌ اَنَّنَا ۔۔۔ فَاضِلُوا الرَّأْیِ وَفِی الرَّوْعِ وُقُرْ

۸ یَکْشِفُوْنَ الضُّرَّ عَنْ ذِیْ ضُرِّهِمْ ۔۔۔ وَیُبِرُّوْنَ عَلَی الْآبِی الْمُبِرْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فُضُلٌ اَحْلَامُهُمْ عَنْ جَارِهِمْ رُحُبُ الْاَذْرُعِ بِالْخَيْرِ اُمُرْ

ذُلُقٌ فِی غَارَةٍ مُسْفُوحَةٍ وَلَدَی الْبَاْسِ حُمَاةٌ مَا نُفِرْ

نُمْسِكُ الْخَيْرَ عَلٰی مَكْرُوهِهَا حِيْنَ لَا يُمْسِكُهَا اِلَّا الصُّبُرْ

(ترجمہ:۔ (۱) ہم سخت سردی کے موسم میں بھی دعوتِ عام کرتے ہیں، اور تم ہم میں سے کسی دعوتِ ضیافت دینے والے کو نہ دیکھوگے کہ وہ دعوتِ خاص کرتا ہو ــــ (۲) جب لوگ اپنی مجلسوں میں یوں کہتے ہیں کہ کیا یہ گوشت بھوننے کی خوشبو آ رہی ہے یا عُود کی خوشبو مہک رہی ہے ــــ (۳) تو ایسے وقت میں بھی جب کہ جاڑے کی شدت جوش میں ہوتی ہے۔ (یعنی قحط سالی کا زمانہ ہوتا ہے) ہماری مجلسوں میں کوہان کی چربی کے بڑے بڑے پیالے آتے ہیں۔ (۴) بڑے بڑے حوضوں کی طرح وہ پیالے ہمیشہ پُر رہتے ہیں۔ تا کہ مہمانوں کی ضیافت کی جائے۔ یا ان لوگوں کے لیے جو ہمارے ساتھ پانی کے چشموں پر اُتریں ــــ (۵) پھر اُن کا گوشت ہم میں بدبو دار نہیں ہوتا۔ (کیوں کہ ہم اسے جمع نہیں رکھتے)۔ کیوں کہ بدبودار گوشت اس شخص کا ہوتا ہے جو ذخیرہ کرے ــــ (۶) بنی بکر اس بات کو جانتے ہیں کہ ہم لوگ قابلِ ذبح جانوروں کے لیے آفت ہیں (کیوں کہ انھیں ذبح کرتے رہتے ہیں) اور سخی جُوا کھیلنے والے ہیں ــــ (۷) بنی بکر اس بات کو بھی جانتے ہیں کہ ہم اعلےٰ رائے رکھتے ہیں اور جنگ میں باوقار ہیں۔ یعنی متزلزل نہیں ہوتے ــــ (۸) ان کے صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تکلیف لوگوں سے تکلیفوں کو دور کر دیتے ہیں اور اس شخص پر غالب آتے ہیں، جو دوسروں پر غالب آنے والا اور جھکنے سے انکار کرنے والا ہو ـــــ (۹) ان کی عقلیں اپنے ہمسایوں سے اعلٰے ہیں۔ وہ احسان اور بھلائی کی وسیع دسترس رکھنے والے اور اس کا بہت حکم دینے والے ہیں ـــــ (۱۰) ایسی لوٹ مار کی طرف تیزی سے جاتے ہیں۔ جس میں خوں ریزی ہو، اور جنگ کے وقت حمایت و حفاظت کرتے ہیں بھاگتے نہیں ـــــ (۱۱) ہم باوجود شدت حرب کے گھوڑوں کو ٹھہرائے رکھتے ہیں (یعنی بھاگتے نہیں اور پیٹھ نہیں دکھاتے)۔ جب کہ انہیں صابر شخص ہی ٹھرا سکتے ہیں)

۷ ۔ اَعْشیٰ قَیْس

اس کی کنیت ابو بصیر اور نام مَیْمُوْنُ اَلْاَعْشیٰ بن قیس بن جندل القیسی ہے فحولِ جاہلیت میں چوتھے درجے پر شمار ہوتا ہے۔ اور بادشاہوں کا سب سے زیادہ مدح سرا، خمر کا بہترین وصاف، کثیر الاشعار، مضامین اور اسالیب کلام میں سب سے فائق اور بہترین، لمبے قصیدے کہنے میں سب سے بڑھا ہوا ہے۔ اس کا نسب بکر بن وائل تک پہنچتا ہے۔ اہل یمامہ میں سے تھا۔ اور وہاں جس گاؤں میں رہتا تھا۔ اُسے منفوحہ کہتے تھے۔ ابتدائی حالت میں اس کی نشو و نما اپنے ماموں مسیّب بن علس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے راویۂ اشعار کی حیثیت سے ہوئی جو اُن شعرا میں سے ایک تھا، جو کم گو مگر عمدہ شعر کہنے والے تھے۔ اَعشیٰ اس کے اشعار کی بہت مدح سرائی کیا کرتا تھا جب یہ فن اُس سے اخذ کرلیا اور اُس کے شعر عمدہ اور پختہ ہو کر شان بلند ہوئی، تو اس نے بادشاہوں اور سخی داتوں کا قصد کیا اور اُن تک پہنچنے میں تمام آفاق میں چکر لگایا۔ دور دراز شہروں میں پہنچا۔ ان کی مدح سرائی سے انعامات اور عطایا حاصل کرتا۔ یہ پہلا شخص ہے۔ جس نے شعر میں صراحۃً سوال کر کے حاجت روائی کی درخواست کی۔ جس سے اس کی شان گھٹ گئی۔ اس سے پہلے شعرا مدح کرتے تو کسی قسم کی درخواست نہ کیا کرتے تھے۔ یہ مدحیہ قصائد کہہ کر بنی عبدالمدان کے پاس بار بار جاتا جو نجران کے بادشاہ اور وہاں کے بشپ یعنی پادری تھے۔ جب تک دل چاہتا۔ اُن کے پاس رہتا، شراب نوشی کرتا، گانے سنتا اور عقائد کے متعلق ان کی بعض آرا اُن سے اخذ کرتا۔ اسی لیے وہ شراب کی بہترین تعریف کرتا ہے اور اُن کے بعض معتقدات اس کے کلام میں پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح یہ ملوکِ حیرہ کے پاس بھی جایا کرتا تھا۔ خصوصاً اسود کے پاس جو نعمان بن منذر کا بھائی تھا۔ مدح سرائی میں اس کی یہی حالت رہی۔ حتیٰ کہ کسریٰ کے انعامات و عطایا حاصل کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ چنانچہ وہاں پہنچا اور عربی اشعار میں اس کی مدح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی۔ جس کے سبب بہت سا انعام ملا۔ مگر اس کے اشعار اُسے زیادہ پسند نہ آئے۔ کیوں کہ اُسے ان کا اچھی طرح ترجمہ کرکے نہ بتایا گیا۔

اَعشیٰ آخری عمر میں نابینا ہو گیا تھا۔ مگر دیر تک زندہ رہا ہے۔ حتیٰ کہ دین اسلام ظاہر ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شہرہ تمام عرب میں پھیل گیا۔ اَعشیٰ نے آپ کی مدح میں ایک قصیدہ کہا۔ اور حجاز کا قصد کیا۔ مگر کفار قریش اُسے راستے میں آ ملے اور اُسے اس ارادے سے باز رکھا۔ اس شرط پہ کہ اُن سے سو سُرخ اونٹنیاں لے کر اپنے وطن کو واپس لوٹ جائے۔ وہ اس کے شعر کے ہمہ گیر اثر سے خوفزدہ تھے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ مگر جب یمامہ کے قریب پہنچا تو اونٹنی سے گر کر اس کی گردن ٹوٹ گئی اور مر گیا اور اپنے شہر منفوحہ میں مدفون ہوا جو یمامہ میں ہے

اس کے اشعار:

اکثر علماء کے نزدیک تین شعراء فحول یعنی اَمرؤالقیس، نابغہ، زہیر کے بعد اَعشیٰ کا چوتھا نمبر ہے۔ اگرچہ وہ اپنے اشعار کی کثرت اور اُن اکثر بہترین طویل قصائد کے باعث جو اُس سے مروی ہیں۔ اُن سے بڑھا ہوا ہے۔ اور نیز اس وجہ سے بھی فائق ہے کہ اس نے اکثر عروض و ضرب کو استعمال کیا ہے۔ اور اغراض شعر میں سے ہر فن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو لیا ہے۔ علاوہ ازیں وہ اُن میں شراب کی صفت میں مبالغہ کے لیے بھی خاص شہرت رکھتا ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ امرؤالقیس سب سے بڑا شاعر ہے۔ مگر جب سوار ہو اور زہیر جب راغب ہو۔ اور نابغہ اُس صورت میں جب اُسے خوب و ہراس ہو، اور اعشیٰ جب عیش و طرب میں ہو، اور یہ واقعہ ہے کہ اُس کے اشعار میں ایک خاص طرح کی ایسی زیبائش و رونق ہے، جو متقدمین کے اکثر اشعار میں موجود نہیں۔ اپنی قوت طبع اور شعر کے جوش و خروش کے باعث صَنَّاجَۃُ الْعَرَبْ (عرب کا جھانجھ بجانے والا) کہلاتا ہے۔ چنانچہ اس کے اشعار پڑھو تو یہ خیال ہوتا ہے کہ تمھارے ساتھ کوئی دوسرا بھی شعر پڑھ رہا ہے۔

اعشیٰ اشعار — چوں کہ اعشیٰ کے اشعار کی اہل عرب کے دلوں میں بڑی قدر و منزلت تھی اور وہ قبائل عرب میں بہت جلد پھیل جاتے تھے۔ اس لیے وہ ایک حقیر اور گمنام شخص کو بلند مرتبہ اور ایک شریف و بلند قدر کو حقیر و ذلیل بنا دیا کرتا تھا۔ چنانچہ اس کے اشعار نے جن لوگوں کو سربلند کیا۔ اُن میں سے ایک محلّق[1] بھی تھا۔ جو آٹھ کنواری لڑکیوں کا باپ تھا۔ چوں کہ مفلس تھیں

---

[1] اسے محلّق کہنے کی وجہ یہ تھی کہ ایک دفعہ اسے گھوڑے نے کاٹا۔ تو اس کاٹنے کی جگہ پر ایک حلقہ سا بن گیا تھا۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لیے کوئی ان کی خواستگاری نہ کرتا۔ محلق نے اپنی مفلسی کے باوجود اعشیٰ کو اپنا مہمان بنایا، تو اعشیٰ نے سوق عکاظ میں پہنچ کر اس کی مدح سرائی کرکے مشہور کر دیا۔ جس سے ایک سال کے اندر اس کی ہر ایک لڑکی کسی نہ کسی بزرگ سردار کی بیوی بن گئی۔

می الفاظ استعمال رنے کی وجہ

اُعشیٰ اپنے اشعار میں ظرافت آمیز باتیں بھی کہہ جاتا تھا۔ اور فارسی زبان میں بعض پھولوں[1] اور آلات کا نام لے کر کلام میں نمکینی پیدا کر دیتا تھا اور یہ اس امر سے آگاہ کرنے کے لیے ہوتا تھا کہ وہ اُن لوگوں کے مُلک میں پہنچا ہے اور اُن کے پاس بیٹھا اور اُن کے بادشاہوں سے ملاقات کر کے آیا ہے۔

بعض نے اسے اصحاب معلقات سے شمار کیا ہے اور اس کا وہ قصیدہ ذکر کیا ہے۔ جس میں اُس نے اسود کندی کی مدح کی ہے۔ جس کا مطلع یہ ہے:۔

مَا بُكَاءُ الْكَبِيرِ بِالْأَطْلَالِ   وَسُؤَالِي وَمَا تَرُدُّ سُؤَالِي

(ایک بڑے بوڑھے کا کھنڈرات پر رونے اور اُن سے میرے سوال

---

[1] چنانچہ کہتا ہے۔ وَشَاهِدُنَا الْجُلُّ وَالْيَاسَمِينُ وَالْمُسْمِعَاتُ بِأَقْصَابِهَا۔ وَبَرْبَطُنَا دَائِمٌ مُعْمَلٌ۔ فَأَيُّ الثَّلَاثَةِ أَزْرَى بِهَا۔ (اور ہمارا گواہ گلاب ہے۔ اور چنبیلی، اور وہ ستاریں جو اپنے تاروں سے نغمے سناتی ہیں۔ (۲) اور ہماری سارنگی ہمیشہ استعمال کی جاتی ہے۔ پس ان تینوں میں سے کس کے ساتھ مجھے عیب لگایا جاتا ہے۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا کیا فائدہ، جب کہ وہ میرے سوال کا جواب ہی نہیں دیتے)

اس کے بہترین اشعار میں سے وہ قصیدہ بھی ہے جو آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مدح میں کہا اور ارادہ تھا کہ بذات خود حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر سنائے۔ لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:۔

أَلَمْ تَغْتَمِضْ عَيْنَاكَ لَيْلَةَ أَرْمَدَا　　وَبِتَّ كَمَا بَاتَ السَّلِيمُ مُسَهَّدَا

(کیا اس شخص کی طرح جس کی آنکھ آشوب چشم میں مبتلا ہو، تیری آنکھیں رات کو بند نہیں ہوئیں، اور تو نے اس طرح رات گزار دی، جس طرح سانپ کا ڈسا ہوا بیدار رہتا ہے)

اشعار ذیل بھی اسی قصیدے سے ہیں۔ جن میں اپنی ناقہ کے متعلق گفتگو کرتا ہوا آنحضرت صلعم کی مدح کرتا ہے۔

۱ فَآلَيْتُ لَا أَرْثِي لَهَا مِنْ كَلَالَةٍ　　وَلَا مِنْ حَفًى حَتّٰى تُلَاقِي مُحَمَّدَا

۲ مَتٰى مَا تُنَاخِي عِنْدَ بَابِ ابْنِ هَاشِمٍ　　تُرَاحِي وَتَلْقَيْ مِنْ فَوَاضِلِهِ نَدٰى

۳ نَبِيٌّ يَرٰى مَا لَا يَرَوْنَ وَذِكْرُهُ　　أَغَارَ (لَعَمْرِي) فِي الْبِلَادِ وَأَنْجَدَا

۴ لَهُ صَدَقَاتٌ مَا تُغِبُّ وَنَائِلٌ　　وَلَيْسَ عَطَاءُ الْيَوْمِ يَمْنَعُهُ غَدَا

(ترجمہ:- (۱) پس میں نے قسم کھا لی ہے کہ اس اونٹنی کی تھکان اور پاسودگی پر رحم نہیں کھاؤں گا۔ یہاں تک کہ وہ حضرت محمد صلعم کی خدمت میں جا پہنچے —— (۲) جب اسے ابن ہاشم کے دروازے پر بٹھا دیا جائے گا تو اسے راحت مل جائے گی اور وہ آپ کے احسانات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بخشش حاصل کرے گی ۔۔۔ (۳) وہ نبی ہیں اور انھیں وہ بات نظر آتی ہے جو دوسروں کو نظر نہیں آتی۔ اور ان کی شہرت ہر پست و بلند مقام میں پہنچ چکی ہے ۔۔۔ (۴) ان کے انعامات و عطایا کبھی ختم نہیں ہوتے۔ اور آج کا انعام انھیں کل کے انعام سے روک نہیں سکتا۔)

محلق کی مدح میں جو قصیدہ کہا ہے۔ اس کی ابتدا اس طرح ہے:۔

أَرِقْتُ وَمَا هٰذَا السُّهَادُ الْمُؤَرِّقُ ۔۔۔ وَمَا بِيْ مِنْ سُقْمٍ وَمَا بِيْ تَعَشُّقُ

(میں جاگتا رہا اور یہ بیدار رکھنے والی بے خوابی کیسی ہے۔ حالانکہ نہ مجھے کوئی بیماری ہے اور نہ مجھے کسی کا عشق ہے۔)

اشعار ذیل بھی اسی قصیدے سے ہیں:۔

لَعَمْرِيْ لَقَدْ لَاحَتْ عُيُوْنٌ كَثِيْرَةٌ ۔۔۔ إِلَى ضَوْءِ نَارٍ بِالْيَفَاعِ تُحَرَّقُ

تُشَبُّ لِمَقْرُوْرَيْنِ يَصْطَلِيَانِهَا ۔۔۔ وَبَاتَ عَلَى النَّارِ النَّدَى وَالْمُحَلَّقُ

رَضِيْعَيْ لِبَانٍ ثَدْيَ أُمٍّ تَقَاسَمَا ۔۔۔ بِأَسْحَمَ دَاجٍ: عَوْضُ لَا نَتَفَرَّقُ

تَرَى الْجُوْدَ يَجْرِيْ ظَاهِرًا فَوْقَ وَجْهِهٖ ۔۔۔ كَمَا زَانَ مَتْنَ الْهِنْدُوَانِيِّ رَوْنَقُ

يَدَاهُ يَدَا صِدْقٍ، فَكَفٌّ مُبِيْدَةٌ ۔۔۔ وَكَفٌّ إِذَا مَا ضُنَّ بِالْمَالِ تُنْفِقُ

(ترجمہ:۔ (۱) مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے کہ اس آگ کو بہت سی آنکھوں نے دیکھا جو ایک بلند جگہ پر جلائی جا رہی ہے ۔۔۔ (۲) وہ آگ دو ٹھٹھرتے ہوؤں کے لیے جلائی جاتی ہے جو اسے تاپ رہے ہیں اور اس آگ پر

---

[1] روایۃ "المدائح"، مُفِیْدَۃٌ ۔ ۱۲ ۔ مترجم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سخاوت اور تملق دونوں نے رات گزاری ـــــ (۳) ان دونوں یعنی کرم اور تملق نے ایک ہی ماں کے پستانوں سے دُودھ پیا ہے اور نہایت تاریک رات میں (یا رحم مادر میں) اس امر کا عہد کر لیا ہے کہ ہم ایک دوسرے سے کبھی جدا نہ ہوں گے ـــــ (۴) تم دیکھو گے کہ سخاوت اس کے چہرے پر صاف بہ رہی ہے۔ یعنی عیاں اور نمایاں ہے۔ جس طرح ہندی تلوار کی پیٹھ یعنی سطح کو آب و تاب زینت دیا کرتی ہے ـــــ (۵) اس کے دونوں ہاتھ عمل و فعل میں سچے ہاتھ ہیں۔ ایک ہاتھ تو مال کو تلف کرتا ہے اور دوسرا ہاتھ اس وقت بھی خرچ کرتا ہے۔ جب مال سے بخل کیا جائے)

اس کے مشہور اشعار میں سے ذیل کے دو شعر بھی ہیں:۔

عُلِّقْتُهَا عَرَضًا وَعُلِّقَتْ رَجُلًا غَيْرِي وَعُلِّقَ أُخْرَى ذٰلِكَ الرَّجُلُ[1]

كَنَاطِحٍ صَخْرَةً يَوْمًا لِيُوهِنَهَا فَلَمْ يَضِرْهَا وَأَوْهَى قَرْنَهُ الْوَعِلُ

ترجمہ:۔ (۱) مجھے اتفاقیہ اس سے محبت ہو گئی اور اُسے میرے سوا کسی دوسرے شخص سے محبت ہو گئی اور وہ شخص کسی دوسرے سے محبت کرنے لگا ـــــ (۲) تیری مثال اس پہاڑی بکرے کی سی ہے جو کسی دن چٹان کو ٹکر مارے اس خیال سے کہ اُسے کمزور کر دے۔ مگر اس چٹان کو تو کوئی نقصان نہ پہنچا سکا اور اس بکرے نے اپنے سینگ کو کمزور کر لیا۔

---

[1] روایۃ "اللسان" ؛ غَيْرَهَا الرَّجُلُ)۔ ۱۲ مترجم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۔ حارث بن حِلّزہ

حارث بن حِلّزہ یشکری بکری اصحاب معلقات میں سے ہے اور اُن شعرا میں شمار ہوتا ہے۔ جو صرف ایک ہی قصیدہ کہنے کے باعث شہرت رکھتے اور فی البدیہ اور بلا رُویّہ کہنے میں بے مثل مانے جاتے ہیں۔ اور اپنی شجاعت، دلیری، اور فخر و مباہات میں ضرب المثل ہیں۔ اس کا نسب بکر بن وائل تک پہنچتا ہے۔ اپنے قبیلے میں اس کی وہی قدر و منزلت تھی جو عمرو بن کلثوم کو بنی تغلب میں حاصل تھی۔ اس سے چند چھوٹے قطعات اور قصید معلقہ کے سوا اور کچھ مروی نہیں۔ معلقہ کا مطلع یہ ہے:۔

آذَنَتْنَا بِبَيْنِهَا أَسْمَاءُ رُبَّ ثَاوٍ يُمَلُّ مِنْهُ الثَّوَاءُ

(اسماء نے ہمیں اپنی جدائی اور فراق سے آگاہ کر دیا۔ (یعنی بتلا دیا کہ ہم چلتے ہیں) اور اس میں مضائقہ نہیں۔ کیوں کہ کئی مقیم اپنی اقامت سے اُکتا جایا کرتے ہیں)

معلقہ کہنے کا باعث — اس معلقہ کے کہنے کا سبب یہ ہوا کہ عمرو بن ہند نے جو شاہانِ حیرہ میں سے تھا۔ بکر و تغلب میں ان کی (چہل سالہ) جنگ کے بعد جو حرب بسوس کے نام سے مشہور ہے صلح کرا دی تھی۔ اور فریقین نے یرغمال کے طور پر ایک دوسرے کے بیٹے اپنے پاس رکھ لیے تھے تاکہ ایک دوسرے کی جنگ سے رُکے رہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بوقت ضرورت ظالم سے مظلوم کا بدلہ اور قصاص لیا جا سکے۔ اس کے بعد یہ واقعہ پیش آیا کہ بادشاہ نے بنی تغلب کے شتر سواروں کا ایک دستہ اپنی کسی ضرورت کے لیے بھیجا۔ تغلب یہ کہتے ہیں کہ وہ دستہ بنی بکر کے ایک چشمے پر جا اُترا تو انھوں نے ان لوگوں کو وہاں سے نکال کر بیابان کے رستے پر ڈال دیا۔ جس سے وہ پیاسے مر گئے۔ لیکن بنی بکر کہتے ہیں کہ ہم نے اس دستے کو پانی پلایا اور انھیں صحیح راستہ بتلا دیا تھا۔ مگر وہ خود راستہ بھول کر ہلاک ہو گئے۔ اس پر دونوں فریق اس جھگڑے کو نپٹانے کے لیے عمرو بن ہند کے پاس پہنچے۔ بادشاہ کا میلان تغلب کی طرف تھا (اور ان کی طرفداری کرتا تھا) اس پر حارث بن حِلِّزہ کو جوش آ گیا جو اُسی مجلس میں موجود تھا اور اپنے برص کی وجہ سے بادشاہ کے سامنے ایک پردے کے پیچھے چھپا بیٹھا تھا۔ اس نے اُٹھ کر فی البدیہہ یہ قصیدہ پڑھا۔ جس میں اپنی قوم اور اُن کے کارناموں پر فخر کیا ہے، اور بادشاہ کے نزدیک ان کی عمدہ کارکردگی کا تذکرہ ہے اور اس کے ساتھ ان کے دیرینہ تعلقات یا جنگی کارناموں کو بیان کیا ہے۔ ابھی حارث نے اپنا قصیدہ ختم نہیں کیا تھا کہ بادشاہ بنی بکر کا طرفدار ہو گیا۔ اور اُسے اپنے قریب بلایا اور وہ پردے اٹھوا دیے جو دونوں کے درمیان حائل تھے اور وہ بادشاہ کے پاس جا بیٹھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حارث نے لمبی عمر پائی ہے۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ جب اس نے اپنا قصیدہ پڑھا ہے تو اس کی عمر ۱۳۵ برس کی تھی۔

زہ کے شعار

حِلِزہ کے اشعار

اکثر راویانِ اشعار اور ناقدین فن حارث بن حِلِزہ کی بدیہہ گوئی سے بہت متعجب ہیں کہ اتنا لمبا قصیدہ فی البدیہہ کہہ دیا جو اپنی نظم و ترتیب کے لحاظ سے نہایت درست ہے۔ کثرت سے غریب الفاظ رکھتا ہے اور متعدد فنون اور عرب کے اکثر معرکوں اور وقائع کے حالات پر مشتمل ہے۔

اس کے معلقہ کے اشعار ذیل کوچ کی تیاری کا نہایت مختصر اور صحیح بیان اور حقیقت کی نہایت واضح اور سچی تصویر ہیں۔

^(۱)^ أَجْمَعُوْا أَمْرَهُمْ عِشَاءً فَلَمَّا ـ أَصْبَحُوْا أَصْبَحَتْ لَهُمْ ضَوْضَاءُ
مِّنْ مُنَادٍ وَمِنْ مُجِيْبٍ وَمِنْ تَصـ ـ ـهَالِ خَيْلٍ، خِلَالَ ذَالِكَ رُغَاءُ

ترجمہ: (۱) رات کے وقت انھوں نے ایک بات کا پختہ ارادہ کیا اور جب صبح ہوئی تو اُن کے درمیان ایک شور و غوغا برپا ہو گیا ——

(۲) ان کے شور میں بعض پکار رہے تھے اور بعض جواب دے رہے تھے اور ساتھ ہی گھوڑوں کا ہنہنانا اور اس کے درمیان اونٹوں کا بڑانا بھی موجود تھا۔

اشعار ذیل بھی اسی قصیدے کے ہیں۔

^(۱)^ لَا يُقِيْمُ الْعَزِيْزُ بِالْبَلَدِ السَّهْـ ـلِ وَلَا يَنْفَعُ الذَّلِيْلَ النَّجَاءُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَيْسَ يُنْجِیْ مَوَائِلًا مِنْ حِذَارٍ   رَأْسُ طَوْدٍ وَحَرَّةٌ رَجْلَاءُ

(ترجمہ:۔ (۱) ایک باعزت شخص ہموار زمین یا مقام ذلیل میں اقامت نہیں کرتا۔ اور ذلیل آدمی کو بھاگنا کچھ فائدہ نہیں دیتا ــــ (۲) ڈر کر بھاگنے والے کو نہ تو پہاڑ کی چوٹی بچا سکتی ہے اور نہ پتھریلی زمین)

معلقہ کے علاوہ ذیل کے اشعار بھی اس کے ہیں:۔

۱ مَنْ حَاكِمٌ بَيْنِیْ وَبَيْـ ..... ـنَ الدَّهْرِ مَالَ عَلَیَّ عَمْدًا
۲ أَوْدَى بِسَادَتِنَا وَقَدْ   تَرَكُوْا لَنَا حَلَقًا وَّجُرْدًا
۳ خَيْلِیْ وَفَارِسُهَا وَرَبِّ   أَبِيْكَ كَانَ أَعَزَّ فَقْدًا
۴ فَلَوْ أَنَّ مَا يَأْوِیْ إِلَیَّ   أَصَابَ مِنْ ثَهْلَانَ هَدًّا
۵ فَضَعِیْ قِنَاعَكِ إِنَّ رَيْـ   ـبَ الدَّهْرِ قَدْ أَفْنَى مَعَدًّا
۶ فَلَكَمْ رَأَيْتُ مَعَاشِرًا   قَدْ جَمَعُوْا مَالًا وَّوُلْدًا
۷ وَهُمْ رَبَابٌ حَائِرٌ   لَا يُسْمِعُ الْآذَانَ رَعْدًا
۸ عِشْ بِجَدٍّ لَا يَضِيْـ   ـرُكَ النَّوْكُ مَا لَاقَيْتَ جَدًّا
۹ وَالْعَيْشُ خَيْرٌ فِیْ ظِلَا   لِ النَّوْكِ مِمَّنْ عَاشَ كَدًّا

(ترجمہ:۔ (۱) کون ہے جو میرے اور زمانے کے درمیان فیصلہ کر دے۔ جس نے عمدًا اور قصدًا مجھ پر ظلم کیا ــــ (۲) زمانے نے ہمارے سرداروں کو ہلاک کر دیا جو ہمارے لیے اسلحہ اور کم مو گھوڑے چھوڑ گئے ــــ (۳) میرے گھوڑے اور ان کا شہسوار تیرے تیرے باپ کے رب کی قسم گم ہونے میں سب سے معزز تھا ــــ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴) پس اگر میری پناہ لینے والی کوہ شہلان کی پتھریلی زمین ہوتی تو وہ بھی مسمار ہو جاتی —— (۵) پس تو اپنا دوپٹہ سر سے اُتار دے۔ کیوں کہ حوادثِ زمانہ نے معَدّ کو بھی ہلاک کر دیا —— (۶) میں نے کئی ایسے گروہ دیکھے ہیں۔ جنھوں نے مال و اولاد کو جمع کر رکھا تھا —— (۷) وہ ایسے جم کر برسنے والے بادل تھے کہ لوگوں کے کانوں کو اپنی گرج نہ سناتے تھے —— (۸) خوش بختی میں زندگی بسر کرو۔ بے وقوفی تمھیں نقصان نہیں دے سکتی۔ جب تک خوش بختی حاصل ہے —— (۹) بے وقوفی کے سایہ میں زندگی بسر کرنا اس شخص کی زندگی سے بہتر ہے جو محنت و مشقت کرکے زندہ رہتا ہے۔

یہ بھی اسی کا قول ہے:-

اِنَّ السَّعِيْدَ لَهٗ فِىْ غَيْرِهٖ عِظَةٌ وَفِى التَّجَارِبِ تَحْكِيْمٌ وَّ مُعْتَبَرٌ۔

(ترجمہ)۔ بلاشبہ نیک بخت دوسرے سے نصیحت پذیر ہوتا ہے، اور تجربوں میں برائیوں سے ممانعت بھی ہوتی ہے اور عبرت بھی۔

۹۔ لَبِيْد بن رَبِيْعَه

لبید کی نشوونما — ابو عقیل لبید بن ربیعہ عامری اشراف شعراء میں سے ایک بہترین شاعر اور دراز عمر شہسواروں، اور سخی فیاضوں اور تجربہ کار حکما میں سے تھا۔ اس کا نسبی تعلق بنی عامر سے ہے جو مُضَر کے قبیلہ ہوازن کا ایک بطن ہے۔ ماں کا نام عبیسہ تھا۔ لبید نے بطور ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سخی، شجاع، اور دلیر و جری کے نشو و نما پائی۔ سخاوت تو اُسے اپنے باپ سے ورثہ میں ملی تھی۔ جس کا لقب رَبِیْعُ الْمُقْتِرِیْن (ناداروں کا موسم ربیع تھا) اور شجاعت اور جرأت و دلیری اس کے قبیلے کی خصلتیں تھیں کیوں کہ اُس کا چچا مُلَاعِبُ الاَسِنَّۃِ (نیزوں سے کھیلنے والا) جاہلیت میں مُضَر کے شہسواروں میں سے ایک تھا۔ اس کے اپنے قبیلے اور بنو عبس میں جو اس کے ماموں تھے، سخت عداوت تھی۔ ایک دفعہ ان دونوں قبیلوں کے وفد نعمان بن منذر کے پاس آئے۔ عبسیوں کا رئیس ربیع بن زیاد تھا۔ اور عامریوں کا مُلَاعِب الاَسِنَّۃ۔ ربیع چونکہ نعمان کا مقرب و مصاحب اور اس کے ساتھ کھاتا پیتا تھا۔ اس لیے اس نے نعمان کو عامریوں کے خلاف بھڑکایا۔ اُن کے معائب اور رسوا کُن خصائل گِن گِن کر بیان کیے۔ نیتجہ یہ ہوا کہ جب ان کا وفد نعمان کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ اس سے بے رُخی اور بے توجہی سے پیش آیا اور حقارت آمیز برتاؤ کیا۔ بنی عامر کو اس کا یہ سلوک بہت گراں گزرا اور اس نا روا سلوک کا تذکرہ کرتے ہوئے غصے میں بھرے باہر نکلے۔ لبید ان دنوں نو عمر تھا اور اپنے قبیلے کے اونٹ چرایا کرتا تھا۔ اس نے اپنے وفد سے وجہ دریافت کی تو پہلے ان لوگوں نے اُسے نو عمر سمجھ کر بتلانے سے گریز کیا۔ مگر جب اس نے اصرار کیا۔ تو صلاح و مشورہ میں اُسے بھی شریک کر لیا۔ لبید نے وعدہ کیا کہ دیکھنا میں کل نعمان کے سامنے اُن سے کیسا بُرا انتقام لیتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُن کی ایسی ہجو کروں گا کہ اس کے بعد نہ تو نعمان ربیع کے ساتھ کھائے پیے گا اور نہ اُسے اپنے پاس بٹھائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا نعمان ربیع سے ناراض ہو گیا اور اس کا کوئی عذر پذیرا نہ کیا۔ اور اس کے بعد کبھی اس سے ملاقات نہ کی۔ لبید کی شہرت کا یہ پہلا موقع تھا۔ اس کے بعد اس نے کئی قطعات اور مطوّل قصیدے کہے

اس کی شہرت کا باعث

ابھی یہ نوعمر ہی تھا کہ نابغہ نے اس کا معلقہ سُن کر اس بات کی شہادت دی تھی کہ یہ بنی ہوازن کا سب سے بڑا شاعر ہے۔ اس معلقہ کا آغاز اس طرح ہوتا ہے۔

عَفَتِ الدِّيَارُ مَحِلُّهَا فَمُقَامُهَا بِمِنًى تَأَبَّدَ غَوْلُهَا فَرِجَامُهَا

(محبوبہ کی جو منزلیں منیٰ میں تھیں وہ مٹ مٹا گئیں، اور ان کی چند روزہ اور مستقل اقامت کی جگہیں خاک میں مل گئیں اور حال یہ ہے کہ غَوْل ورِجام (جو منیٰ کے قریب دو موضع ہیں) سُونے پڑے ہیں)

لبید کی جرأت اور دلیری کے کارناموں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حارثِ اعرج غسانی نے ایک سَو دلیر اور جری نوجوان جن کا سردار لبید تھا اس غرض کے لیے بھیجے کہ حیرہ کے بادشاہ منذر بن ماء السماء کو دھوکے سے قتل کر آئیں۔ جب یہ لوگ وہاں پہنچے تو ظاہر کیا کہ وہ بادشاہ کی اطاعت میں داخل ہونے کے لیے آئے ہیں۔ بادشاہ نے انھیں اپنا مقرب بنا لیا۔ انھوں نے ایک دن بادشاہ کو غافل پا کر قتل کر ڈالا اور بھاگ گئے۔ منذر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لشکر نے اُن کا تعاقب کیا اور اکثر کو قتل کر ڈالا - باقی جو بچے وہ بھاگ آئے - ان میں ایک لبید بھی تھا - جب اسلام ظاہر ہوا اور عرب کے مختلف وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو لبید بھی اپنی قوم بنی جعفر بن کلاب بن عامر کے وفد میں خدمت نبوی میں حاضر ہو کر مسلمان ہوا، اور اپنے وطن واپس آ کر اسلام پر عمدگی سے کاربند ہو گیا - عابد و زاہد بن گیا - تمام قرآن حفظ کر لیا اور شعر گوئی بالکل ترک کر دی - چنانچہ کہا جاتا ہے کہ بحالت اسلام ذیل کے شعر[1] کے سوا اور کوئی شعر اس سے مروی نہیں -

مَا عَاتَبَ الْحُرَّ الْكَرِيمَ كَنَفْسِهٖ وَالْمَرْءُ يُصْلِحُهُ الْجَلِيسُ الصَّالِحُ

(ایک آزاد اور شریف آدمی کو اُس کے نفس کی طرح کوئی عتاب نہیں کرتا اور ایک نیک اور صالح ہمنشین ہی انسان کی اصلاح کرسکتا ہے)

جب مختلف شہر فتح ہوئے تو حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں کوفہ میں چلا گیا اور وہیں اقامت اختیار کر لی -

اس کی سخاوت کے متعلق جو حکایات ہیں - ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس نے جاہلیت میں یہ نذر مانی تھی کہ جب کبھی

---

[1] بعض کے نزدیک وہ شعر یہ ہے - اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِذْ لَمْ يَأْتِنِيْ اَجَلِيْ - حَتّٰى اكْتَسَيْتُ مِنَ الْاِسْلَامِ سِرْبَالًا - (ہر طرح کی حمد و ثنا خدا ہی کو زیبا ہے - کہ مجھے موت نہیں آئی مگر اس حالت میں کہ میں نے اسلام کا لباس پہن لیا ہے - ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پُروا ہوا چلا کرے گی۔ وہ لوگوں کو کھانا کھلایا کرے گا اور بحالت اسلام بھی اس نذر کو اپنے اوپر لازم رکھا۔ اس کے پاس لکڑی کے دو بڑے بڑے پیالے تھے۔ ان کو لے کر صبح و شام اپنی قوم کی مسجد میں جو کوفہ میں تھی جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ پروا ہوا چلی اور ولید بن عقبہ حاکم کوفہ منبر پر تھا۔ ان دنوں لبید کے پاس مال کم تھا۔ اس لیے ولید نے خطبے میں لوگوں کو اس بات کی ترغیب دی کہ وہ اس مروت میں لبید کی مدد کریں۔ چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ اور اس نے خود بھی ایک سو جوان اونٹ اس کے پاس بھیج دیے۔ اس پر لبید کی لڑکی نے اپنے باپ کی طرف سے نہایت عمدہ اشعار میں اس کا شکریہ ادا کیا۔ لبید پھر عمر بھر کوفہ میں ہی مقیم رہا۔ اور حضرت معاویہؓ کی خلافت کے ابتدائی زمانے یعنی ۴۱ھ میں وفات پائی۔ اس سے معلوم ہوگا کہ وہ بہت لمبی عمر پانے والوں میں سے تھا۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ وہ ایک سو تیس سال زندہ رہا ہے۔

لبید کے اشعار

اگرچہ لبید بحالت اسلام چالیس برس سے زیادہ زندہ رہا۔ مگر ہم نے اُسے فحولِ جاہلیت میں سے شمار کیا ہے، تو اس کی وجہ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں، یہ ہے کہ وہ حالتِ اسلام میں شاعر نہیں تھا اور اس حالت میں اُس سے صرف ایک شعر مروی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لبید نے شعر گوئی میں اس وقت ہی مہارت حاصل کر لی تھی ، جبکہ وہ نو عمر تھا اور اس میں اس نے وہی روش اختیار کی ، جو عنترہ اور عمرو بن کلثوم جیسے اشراف اور شہسواروں کی تھی اور اس نے شعر کو کسب مال کا ذریعہ نہیں بنایا۔ اس لیے اس کے اشعار بالخصوص معلّقہ میں بزرگیٔ فخر ، جوانمردی ، دلیری اور کرم کا تذکرہ اور ہمسایہ کو پناہ دینے اور قومی عزّت کا ذکر موجود ہے اور جس طرح اس کی ہمّت بلند ہے۔ اسی طرح اس کے کلام میں فصاحتِ الفاظ ، فخامتِ عبارت ، وقتِ معانی ، اور بلندی مقاصد بدرجۂ اتم موجود ہے۔ نیز اس کے کلام میں لغو بہت کم ہوتا ہے اور عموماً عقائدِ ایمان ، حکمتِ صادقہ اور مواعظِ حسنہ پر مشتمل ہے۔ خود صحیحین (بخاری ـ مسلم) کی ایک روایت میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اس کے متعلق یوں ارشاد فرمایا ہے۔ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ (اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ) یعنی سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کہی ہے لبید کا یہ قول ہے " یاد رکھو کہ خدا کے سوا ہر چیز باطل ہے)

شعراء جاہلیین میں لبید ایک ایسا شاعر ہے جو مرثیہ نہایت عمدہ کہتا ہے اور اس میں ایسے حکم و امثال لاتا ہے جو غم و اندوہ کو دور کر کے افکار قلبی سے باعثِ تسلّی ہوتے ہیں اور مصیبت کے آلام کو نفس کے لیے آسان بنا دیتے ہیں۔ مرثیہ میں وہ ایسی آسان عبارت لاتا ہے جو غرابت لفظ اور تعقید معنوی کی الجھن کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بغیر نفس تک جا پہنچتی ہے۔

اس کے بہترین اشعار میں سے معلقہ کے اشعار ذیل ہیں۔
جن میں اپنے کارناموں اور اپنے اقوال اور قوم پر فخر کرتے ہوئے کہتا ہے۔

إِنَّا إِذَا الْتَقَتِ الْمَجَامِعُ لَمْ يَزَلْ ... مِنَّا لِزَازُ عَظِيمَةٍ جَشَّامُهَا
وَمُقَسِّمٌ يُعْطِي الْعَشِيرَةَ حَقَّهَا ... وَمُغَذْمِرٌ لِحُقُوقِهَا هَضَّامُهَا
فَضْلًا وَذُو كَرَمٍ يُعِينُ عَلَى النَّدَى ... سَمْحٌ كَسُوبُ رَغَائِبٍ غَنَّامُهَا
مِنْ مَعْشَرٍ سَنَّتْ لَهُمْ آبَاؤُهُمْ ... وَلِكُلِّ قَوْمٍ سُنَّةٌ وَإِمَامُهَا
لَا يَطْبَعُونَ وَلَا تَبُورُ فِعَالُهُمْ ... بَلْ لَا تَمِيلُ مَعَ الْهَوَى أَحْلَامُهَا
فَاقْنَعْ بِمَا قَسَمَ الْمَلِيكُ فَإِنَّمَا ... قَسَمَ الْخَلَائِقَ بَيْنَنَا عَلَّامُهَا
وَإِذَا الْأَمَانَةُ قُسِّمَتْ فِي مَعْشَرٍ ... أَوْفَى بِأَوْفَرِ حَظِّنَا قَسَّامُهَا
فَبَنَى لَنَا بَيْتًا رَفِيعًا سَمْكُهُ ... فَسَمَا إِلَيْهِ كَهْلُهَا وَغُلَامُهَا
وَهُمُ السُّعَاةُ إِذَا الْعَشِيرَةُ أُفْظِعَتْ ... وَهُمْ فَوَارِسُهَا وَهُمْ حُكَّامُهَا
وَهُمْ رَبِيعٌ لِلْمُجَاوِرِ فِيهِمْ ... وَالْمُرْمِلَاتِ إِذَا تَطَاوَلَ عَامُهَا
وَهُمُ الْعَشِيرَةُ أَنْ يُبَطِّئَ حَاسِدٌ ... أَوْ أَنْ يَمِيلَ مَعَ الْعَدُوِّ لِئَامُهَا

(ترجمہ:- (۱) ہم ایسے ہیں کہ جب لوگوں کے جمگھٹے ہوتے ہیں تو وہاں ہم میں سے ایک نہ ایک ایسا شخص موجود رہتا ہے جو ہر امر عظیم سے چمٹ جاتا ہے۔ اور لوگوں کی طرف سے اس کا بوجھ اٹھا لیتا ہے۔
(۲) اور ہم میں ہمیشہ ایک ایسا شخص بھی رہتا ہے جو قبیلے کو اس کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام حقوق عطا کرتا ہے اور کبھی ایک سے لیتا اور دوسرے کو دیتا ہے اور کبھی نہیں دیتا۔ (یعنی اس کا ہر حکم مُسلّم ہوتا ہے کوئی دم نہیں مارتا) (۳) وہ ایسے کام فضل و کرم میں رغبت رکھنے کی وجہ سے کرتا ہے اور ہم میں ایک ایسا کریم شخص بھی ہر وقت رہتا ہے جو سخاوت میں لوگوں کی مدد کرتا ہے اور خود بھی سخی داتا ہوتا ہے۔ اور غنیمتوں کو خوب کماتا اور خوب حاصل کرتا ہے — (۴) وہ لوگ ایسی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں کہ کھانے کمانے اور لینے دینے کی باتیں ان کے باپ دادا نے ان کے لیے مقرر کی ہیں۔ اور ہر قوم کے لیے ایک طریقہ اور اس طریقے کا امام ہوا کرتا ہے — (۵) اس جماعت کی آبروئیں باعثِ ننگ امور سے میلی نہیں ہوتیں اور ان کے افعال حسنہ کبھی ضائع نہیں جاتے۔ کیونکہ ان کی عقلیں خواہشاتِ نفسانی کے تابع نہیں ہوتیں — (۶) اے حاسد خدا کی تقسیم پر راضی ہو جا۔ کیونکہ ہمارے اور تمہارے درمیان عادات و شمائل کی تقسیم اس خدا نے کی ہے جو استعدادوں کی کمی بیشی کو خوب جانتا ہے — (۷) جس دن وصف امانت لوگوں میں تقسیم کیا گیا تو اس کے بانٹنے والے نے اس سے حصّہ وافر ہمیں عطا فرمایا ہے — (۸) پھر اس قسّام ازل نے ہمارے لیے بزرگی اور شرف کا ایسا مکان بنایا ہے۔ جس کا ارتفاع بہت بلند ہے اور قبیلے کے پیر و جوان اس کی پناہ میں آ گئے ہیں (۹) جب قوم پر کوئی مصیبت نازل ہو تو ہمارے بھائی بند تمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امور کے متولی اور کفیل ہو جاتے ہیں۔ اور وہی قوم کے جنگ آزما شہسوار اور حکام باتدبیر ہوتے ہیں ـــــ (۱۰) وہ لوگ اپنے پڑوسیوں کے لیے موسم بہار کا بادل ہیں۔ اور اُن بیکس اور محتاج عورتوں کے لیے بھی جن پر سال قحط لمبا ہو جائے ـــــ (۱۱) قبیلے کے ارکان و اعیان وہی لوگ ہیں اور وہ اصلاح امور میں اس لیے سعی بلیغ کرتے ہیں کہ کوئی حاسد کوتاہی کر لے گا۔ یا کوئی بدکردار دشمن کی طرف مائل ہو جائے گا۔

نعمان کے مرثیہ میں کہتا ہے :-

۱ أَلَا تَسْأَلَانِ الْمَرْءَ مَاذَا يُحَاوِلُ ... أَنَحْبٌ فَيُقْضَى أَمْ ضَلَالٌ وَبَاطِلُ

۲ أَرَى النَّاسَ لَا يَدْرُونَ مَا قَدْرُ أَمْرِهِمْ ... بَلَى كُلُّ ذِي لُبٍّ إِلَى اللّٰهِ وَاصِلُ

۳ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ ... وَكُلُّ نَعِيمٍ لَا مَحَالَةَ زَائِلُ

۴ وَكُلُّ أُنَاسٍ سَوْفَ تَدْخُلُ بَيْنَهُمْ ... دُوَيْهِيَةٌ تَصْفَرُّ مِنْهَا الْأَنَامِلُ

۵ وَكُلُّ امْرِئٍ يَوْمًا سَيَعْلَمُ غَيْبَهُ ... إِذَا كُشِّفَتْ عِنْدَ الْإِلٰهِ الْحَصَائِلُ

۶ إِذَا الْمَرْءُ أَسْرَى لَيْلَةً خَالَ أَنَّهُ ... قَضَى عَامِلًا، وَالْمَرْءُ مَا دَامَ عَامِلُ

۷ فَقُولَا لَهُ إِنْ كَانَ يَقْسِمُ أَمْرَهُ ... أَلَمَّا يَعِظْكَ الدَّهْرُ؟ أُمُّكَ هَابِلُ

۸ فَتَعْلَمَ أَنْ لَا أَنْتَ مُدْرِكُ مَا مَضَى ... وَلَا أَنْتَ مِمَّا تَحْذَرُ النَّفْسُ وَائِلُ

۹ فَإِنْ أَنْتَ لَمْ يَنْفَعْكَ عِلْمُكَ فَانْتَسِبْ ... لَعَلَّكَ تَهْدِيكَ الْقُرُونُ الْأَوَائِلُ

۱۰ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ مِنْ دُونِ عَدْنَانَ وَالِدًا ... وَدُونَ مَعَدٍّ فَلْتَزَعْكَ الْعَوَاذِلُ

(ترجمہ :- (۱) کیا تم دونوں اس شخص سے دریافت نہیں کرتے (جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دُنیا کا حریص ہے) کہ وہ اپنی حیلہ سازی سے کیا حاصل کرنا چاہتا ہے۔ کیا کوئی نظر ثانی ہے۔ جسے پورا کیا جائیگا۔ یا یہ اس کی گمراہی اور باطل پرستی ہے ـــ (۲) میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ اپنے کام کے اندازے اور وسعت کو نہیں جانتے (یعنی دُنیا کے خطرے اور سرعت زوال سے واقف نہیں)۔ ہاں عقلمند آدمی وہ ہوتا ہے جو طاعت اور عمل صالح سے قربِ الٰہی کا طالب ہو ـــ (۳) اس بات کو خوب جان لو کہ خُدا کے سوا ہر چیز باطل ہے اور ہر نعمت ضرور زائل ہونے والی ہے ـــ (۴) سب لوگوں کی حالت یہ ہے کہ عنقریب ہی اُن میں ایک ایسی زبردست مصیبت اور آفت آ داخل ہوگی (مراد موت ہے) جس سے ان کے پورے یعنی ناخن زرد ہو جائینگے ـــ (۵) اور ہر شخص ایک دن اپنی پوشیدہ باتیں جان لے گا۔ جب خُدا کے سامنے اس کے نیک و بد اعمال ظاہر کر دیے جائیں گے ـــ (۶) جب انسان ایک رات سفر کرتا ہے۔ (یعنی کسی کام کے لیے بیدار رہتا ہے) تو اسے یہ خیال ہوتا ہے کہ اس نے ایک کام ختم کر لیا۔ لیکن انسان جب تک زندہ ہے وہ کام ہی کرتا رہے گا۔ (کارِ دنیا کسے تمام نہ کرد) ـــ (۷) اگر وہ اپنے معاملے میں غور و تدبیر کرتا ہے تو اس سے کہہ دو کہ کیا ابتک زمانے نے تجھے نصیحت نہیں کی۔ خدا کرے تیری ماں تجھے کھو بیٹھے ـــ (۸) اگر تو ایسا کرتا تو جان لیتا کہ اس بات کو حاصل نہیں کر سکتا۔ جو گذر چکی اور نہ تو اس سے بچ سکتا ہے، جس سے تیرا دل ڈرتا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۹) اگر تیرا علم تجھے کچھ فائدہ نہیں دیتا تو ذرا اپنے حسب ونسب کا پتہ چلا (یعنی اپنے آبا و اُجداد کو دیکھ کہاں ہیں) شاید یہ پہلے گزری ہوئی نسلیں تیری رہنمائی کریں ـــ (۱۰) اگر تو مَعَدّ اور عدنان تک اپنے کسی مورث کو زندہ نہیں پاتا تو چاہیئے کہ یہ حوادث ہی تجھے طمع حیات سے روک دیں)

۱۰۔ اُمَیَّہ بن اَبی الصَّلت

ابو عثمان اُمَیّہ بن ابی الصَّلت عبداللہ بن ابی ربیعہ بن عوف ثقفی قبیلۂ بنی ثقیف کا شاعر اور ان لوگوں میں سے ایک تھا۔ جنھیں زمانۂ جاہلیت میں دین حق کی تلاش اور جستجو تھی۔

نشو ونما:۔ اُمَیّہ نے طائف میں نشو و نما پائی۔ اس کا باپ اگرچہ مشہور شاعر تھا۔ مگر یہ اس پر فوقیت لے گیا۔ مختلف ادیان کا گہرا مطالعہ کیا اور انھیں اہل کتاب سے سیکھا۔ یہود و نصاریٰ کی بہت سی خبروں کو روایت کیا اور زمانہ جاہلیت کے بڑے بوڑھوں کے دماغوں میں ملّت ابراہیم و اسماعیل کا جو بقایا موجود تھا۔ اُسے بھی بیان کیا۔ آسمان و زمین اور ملائکہ و جنّات کی پیدائش کا ذکر کیا۔ پہلے انبیا و رسل کے شرائع کا تذکرہ کیا۔ توحید اور آخرت کے معاملہ میں غور و خوض کرکے عبادت میں مصروف ہوا۔ موٹے اونی کپڑے پہنے۔ شراب اپنے اوپر حرام کرلی۔ بتوں (کی عبادت) میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شک و شبہ پیدا کیا اور جب کتب سابقہ میں یہ خوشخبری دیکھی کہ عرب میں ایک نبی مبعوث ہوگا تو اُسے یہ طمع ہوئی کہ وہ میں ہی ہوں گا۔ اس لیے جب آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم مبعوث ہوئے تو آزردہ دل ہو گیا، حسد اور غم و اندوہ نے اسے اس بات پر آمادہ کر دیا کہ آپ کی مخالفت کرے اور آپ کے دین کو صحیح سمجھتے ہوئے اس سے انکار کر دے اور قریش کو آپ کے برخلاف ابھارے اور جنگ بدر میں ان کے جو لوگ مقتول ہوئے ان کا مرثیہ کہہ دے۔ اس پر آنحضرت صلعم نے اس کے اشعار کی روایت کو ممنوع قرار دیا۔ مروی ہے کہ آیت وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِيْٓ آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَأَتْبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ الْغَاوِيْنَ۝(۷: ۱۷۵) (اور آپ ان لوگوں کو اس آدمی کا حال پڑھ کر سنا دیجیے۔ جسے ہم نے اپنی نشانیاں دی تھیں (یعنی دلائل حق کی سمجھ عطا کی تھی) لیکن اس نے دانش و فہم کا جامہ اُتار دیا اور شیطان اس کے پیچھے لگا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ گمراہوں میں سے ہو گیا) اسی کے حق میں نازل ہوئی تھی۔ توحید ایمان اور ثناء الٰہی کے متعلق آنحضرت صلعم اس کے اشعار سنتے، تو فرماتے اس کی زبان تو ایمان لے آئی ہے۔ مگر دل کافر ہے۔ جاہلیّت میں اس کے اکثر مدائح عبداللہ بن جُدعان کے لیے مخصوص تھے، جو قریش کے سرداروں اور اغنیا میں سے تھا اور اس کے ساتھ اُسے وہی نسبت تھی جو زُہیر کو ھرم بن سنان سے تھی۔ یہ تمام عمر طائف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ہی مقیم رہا اور وہیں ۹ھ میں بحالتِ کفر مرا۔

اُمیّہ کے اشعار

اُمیّہ کو قصباتی شعراء میں سے بہت بڑا شاعر تسلیم کیا جاتا ہے۔ حالاں کہ قصباتی لوگوں میں شعر کا وجود قلیل ہے۔ مگر بعض علماء عربیّت اس کے اشعار کو بطور سند پیش نہیں کرتے۔ کیوں کہ ان کے نزدیک اس کے اشعار کو اس بات نے عیب دار کر دیا ہے کہ وہ عبرانی اور سریانی کے دخیل الفاظ بکثرت استعمال کرتا ہے۔ گویا وہ اس کے حق تعریب کو پسند نہیں کرتے، کیونکہ عجمیوں کے ساتھ اس کا بہت میل جول رہا ہے۔ جس طرح عدی بن زید کی بھی یہ حرکت ناپسند ہے، کیوں کہ اس نے بھی عجمیوں کے ساتھ مدّت تک رہنے کی وجہ سے اپنے اشعار میں بہت سے فارسی الفاظ داخل کر لیے ہیں۔

اُمیّہ آسمان کو صاقورہ اور حاقورہ کہا کرتا تھا، اور اس کا خیال تھا کہ چاند کا ایک غلاف ہے۔ گہن کے وقت وُہ اس میں چھپ جاتا ہے اور اس کا نام اس نے ساھور رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے اشعار میں سلطیط اور تَغرُور کے نام سے پکارتا تھا۔ اسی قسم کے اور لفظ بھی ہیں۔

اس کے اشعار کی امتیازی خصوصیّت یہ ہے کہ الفاظ کچھ آسان ہوتے ہیں اور ان میں کبھی تو بعض عجیب و غریب خیالی قصّے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھوٹے افسانے درج ہوتے ہیں اور کبھی ان میں دُنیا کی پیدائش اور فنا اور آخرت کے حالات، صفات خالق اور اس کے لیے خشوع و خضوع کا تذکرہ ہوتا ہے اور ان امور کے متعلق وہ ایسی باتیں ذکر کر جاتا ہے جو اس سے پہلے کسی شاعر نے بیان نہیں کیں اور پھر ان کے درمیان کہیں کہیں حکم و امثال بھی بیان کر دیتا ہے۔

ان کے اشعار میں سے ذیل کے شعر بھی ہیں۔

۱ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُمْسَانَا وَ مُصْبَحُنَا ۔۔۔ بِالْخَیْرِ صَبَّحَنَا رَبِّیْ وَمَسَّانَا

۲ رَبُّ الْحَنِیْفَۃِ لَمْ تَنْفَدْ خَزَائِنُہٗ ۔۔۔ مَمْلُوْءَۃٌ طَبَّقَ الْاٰفَاقَ سُلْطَانَا

۳ اَلَا نَبِیٌّ لَنَا مِنَّا فَیُخْبِرُنَا ۔۔۔ مَا بَعْدَ غَایَتِنَا مِنْ رَأْسِ مَحْیَانَا

وَقَدْ عَلِمْنَا لَوَانَّ الْعِلْمَ یَنْفَعُنَا ۔۔۔ اَنْ سَوْفَ تَلْحَقُ اُخْرَانَا بِاُوْلَانَا

(ترجمہ:۔ (۱) ہمارے صبح و شام کرنے میں ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو زیبا ہے۔ میرے رب نے ہماری صبح بھی خیر و خوبی سے کی، اور شام بھی ـــ (۲) وہ ملت ابراہیمؑ کا رَبّ ہے۔ اس کے خزانے ختم نہیں ہوتے، بلکہ بھرپور رہتے ہیں اور اس کی سلطنت تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے ـــ (۳) کیا ہم میں کوئی نبی نہیں جو ہمیں بتلائے کہ ہماری ابتداء زیست سے ما بعد موت تک کچھ پیش آئے گا ـــ (۴) بلاشبہ ہم نے اس بات کو جان لیا ہے کہ عنقریب ہی ہم سے آخری لوگ پہلوں سے جا ملیں گے۔ (یعنی مر جائیں گے مگر کاش یہ جاننا ہمیں کچھ فائدہ دیتا۔)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے ایک بیٹے کو عتاب کرتے ہوئے کہتا ہے۔

۱ غَذَوْتُكَ مَوْلُوْدًا وَمُنْتُكَ يَافِعًا ... تُعَلُّ بِمَا اَجْنِيْ اِلَيْكَ وَتُنْهَلُ
۲ اِذَا لَيْلَةٌ نَابَتْكَ بِالشَّجْوِ لَمْ اَبِتْ ... لِشَكْوَاكَ اِلَّا سَاهِرًا اَتَمَلْمَلُ
۳ كَاَنِّيْ اَنَا الْمَطْرُوْقُ دُوْنَكَ بِالَّذِيْ ... طُرِقْتَ بِهٖ دُوْنِيْ فَعَيْنِيْ تَهْمَلُ
۴ تَخَافُ الرَّدٰى نَفْسِيْ عَلَيْكَ وَاِنَّنِيْ ... لَاَعْلَمُ اَنَّ الْمَوْتَ حَتْمٌ مُؤَجَّلُ
۵ فَلَمَّا بَلَغْتَ السِّنَّ وَالْغَايَةَ الَّتِيْ ... اِلَيْهَا مَدٰى مَا كُنْتُ فِيْكَ اُؤَمِّلُ
۶ جَعَلْتَ جَزَائِيْ غِلْظَةً وَّفَظَاظَةً ... كَاَنَّكَ اَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُتَفَضِّلُ

(ترجمہ:۔ (۱) میں نے تمھیں کھلایا پلایا جب تم بچے تھے۔ اور تمھارے لیے نان و نفقہ مہیّا کیا جب جوان ہوئے۔ تمھیں پہلی اور دوسری دفعہ اُسی سے کھلایا پلایا جاتا جو میں تمھارے لیے کما کر لاتا۔ (۲) جب کسی رات تمھیں غم و اندوہ عارض ہوتا تو میں تمھاری اُس بیماری کی وجہ سے بیدار اور بیقراری کی حالت میں رات گزارتا ــــ (۳) اور ایسا معلوم ہوتا کہ گویا اس تکلیف میں مَیں مُبتلا ہوں۔ جس میں درحقیقت تم مبتلا ہو۔ میں نہیں۔ اور میری آنکھیں آنسو بہائیں ــــ (۴) میرا دل تیری ہلاکت سے ڈرتا۔ حالانکہ مجھے بخوبی علم ہے کہ موت ایک حتمی اور مقرّرہ چیز ہے ــــ (۵) مگر جب تو اس عمر اور غایت تک جا پہنچا۔ جہاں تک تیرے بارے میں میری اُمید کی انتہا تھی یعنی جوان ہو گیا ــــ (۶) تو تو نے مجھے درست کلامی اور بد اخلاقی سے بدلہ دیا۔ گویا کہ تم ہی نعمت دینے والے اور فضل و احسان کرنے والے ہو) ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مدح کرتے ہوئے کہتا ہے۔

(۱) عَطَاؤُكَ زَيْنٌ لِامْرِئٍ إِنْ حَبَوْتَهُ ... بِخَيْرٍ وَمَا كُلُّ الْعَطَاءِ يَزِيْنُ

(۲) وَلَيْسَ بِشَيْنٍ لِامْرِئٍ بَذْلُ وَجْهِهِ ... إِلَيْكَ كَمَا بَعْضُ السُّؤَالِ يَشِيْنُ

ترجمہ (۱) تیرا عطیّہ اُس شخص کے لیے باعثِ زینت ہے۔ جسے تو نے مال عطا کیا اور ہر عطیّہ باعثِ زینت نہیں ہوتا۔

(۲) اور کسی شخص کا تجھ سے سوال کرنا باعثِ عیب نہیں۔ جس طرح بعض سوال عیب ہوتے ہیں۔

موت کے وقت یہ شعر کہا تھا۔

إِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا ... وَأَيُّ عَبْدٍ لَكَ لَا أَلَمَّا

(ترجمہ۔ اے خدا اگر تو بخشے گا تو مخلوق کثیر کو بخشے گا۔ کیونکہ تیرا ایسا بندہ کون سا ہے۔ جس نے گناہ نہیں کیا)

شعر کی روایت اور راویانِ اشعار

گزشتہ بیان سے یہ بات واضح ہے کہ کلام عرب سے جو کچھ مروی ہے۔ شعر ہو یا نثر یا دیگر اخبار وہ سب کچھ ان بادیہ نشین لوگوں کی طرف منسوب ہے۔ جو محض اُمی تھے اور یہی وجہ ہے کہ ہم تک کوئی ایسی کتاب نہیں پہنچی، جس کے دفتین میں ان میں سے اکثر چیزیں جمع ہوں۔ البتہ ہشام کلبی سے مروی ہے کہ اس نے شاہانِ حیرہ کی خبروں کو ان کے صحیفوں سے اخذ کیا تھا۔ یا مختار ثقفی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اُسے حیرہ میں نعمان کے محل کے نیچے سے کچھ رسالے دستیاب ہوئے تھے۔ فصحائے عرب کا جو کلام بطور روایت ہم تک پہنچا ہے۔ وہ بہت ہی قلیل ہے۔ اور اس کی وجوہات مختلف ہیں۔ مثلاً ہو سکتا ہے کہ اس میں کمی بیشی اور تقدیم و تاخیر ہوئی ہو یا ایک لفظ کی جگہ دُوسرا لفظ رکھ دیا گیا ہو، کیوں کہ لوگوں کا ملکۂ حفظ خواہ کتنا ہی قوی ہو، جیسا کہ عربی قوم میں تھا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ جس بات کو سُنیں، اُسے بلا تغیر بلا تغیر و تبدل اصل کے مطابق ضبط رکھیں۔ کیوں کہ اگر ایسا ممکن ہوتا تو کسی قوم کو ملکۂ حفظ کی بدولت کتابت کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ حالاں کہ ایسا نہیں ہوا۔ اور بالطبع اس امانت کی حفاظت وُہی لوگ کر سکتے ہیں جو اس کی حفاظت کے اہل اور اسے قابلِ لحاظ و توجہ خیال کرتے ہوں۔ اور یہ لوگ شُعَرا، ادیب، حسب ونسب کے واقف کار اور اہل مفاخرہ ہی ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ امرؤالقیس ابودُؤاد ایادی کا راوی تھا اور زُہیر اوس بن حجر کا اور اعشیٰ مسیّب بن علس کا۔

قریش میں سے ذیل کے چار شخص اس امر میں شہرت رکھتے تھے۔ کہ وہ اشعار کے راوی اور انساب کے عالم ہیں۔ اوّل مخرمہ بن نوفل۔ دوم ابوالجہم بن حُذیفہ۔ سوم حُویطب بن عبدالعزیٰ۔ چہارم عقیل بن ابی طالب۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

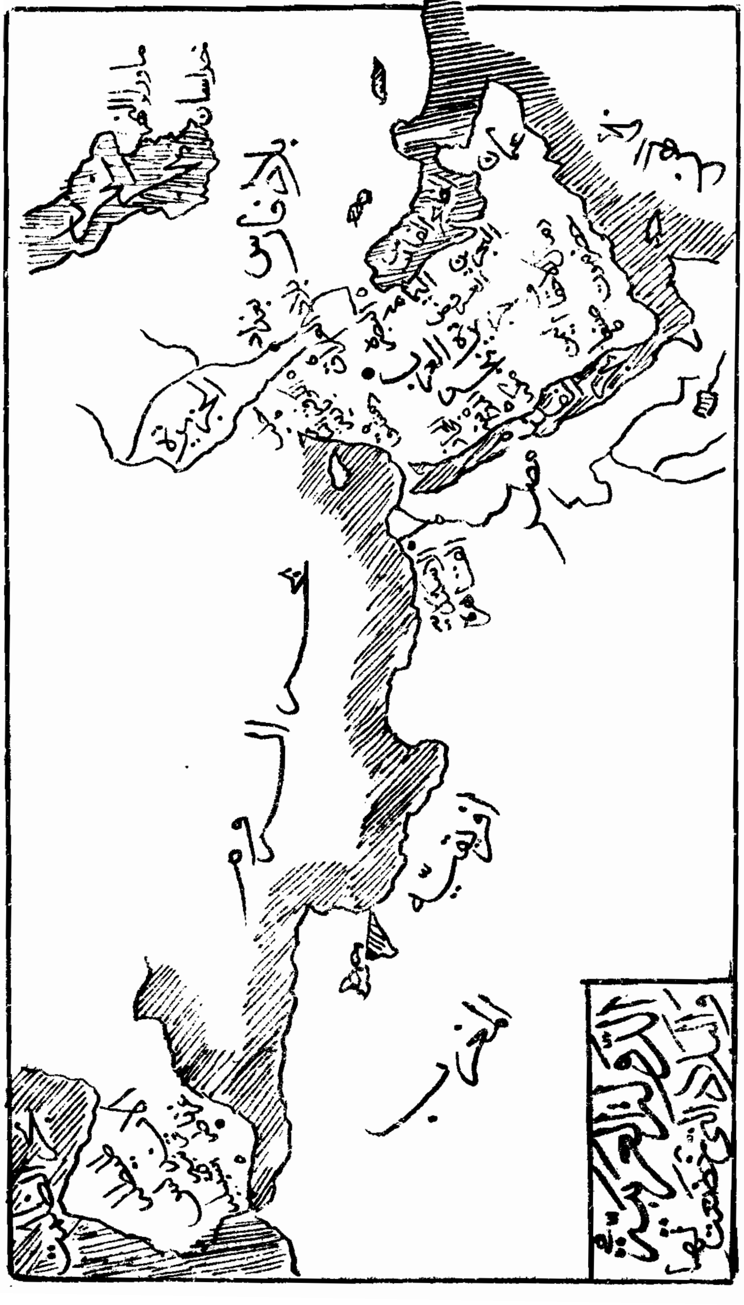

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عصرِ ثانی

صدرِ اسلام کا زمانہ جس میں عہدِ بنی اُمیّہ[1] بھی داخل ہے۔

اس عہد میں لغت اور اس کے ادبیات کی حالت

جاہلیت میں حالتِ لغت کی اجمالی کیفیت

عرب زمانۂ جاہلیت کے اواخر ایام میں اپنے مُلک کی طبعی حالت کی وجہ سے ایک بادیہ نشین قوم اور خانہ بدوش قبائل تھے۔ انھیں نہ تو تہذیب و تمدن کے وسائل مہیا تھے اور نہ خوش عیشی کے اسباب میسّر، جو انھیں اس امر پر آمادہ کرتے کہ علم میں تبحّر یا دین میں بصیرت حاصل کریں یا تجارت میں تفنّن پیدا کریں۔ یا زراعت میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں یا سیاست میں تدبر کریں۔

---

[1] خلفائے بنو اُمیہ حسب ذیل ہیں:-

۱ - معاویہ بن ابی سفیان (۴۱-۶۰)
۲ - یزید بن معاویہ (۶۰-۶۴)
۳ - معاویہ بن یزید (۶۴-۶۴)
۴ - مروان بن الحکم (۶۴-۶۵)
۵ - عبدالملک بن مروان (۶۵-۸۶)
۶ - ولید بن عبدالملک (۸۶-۹۶)
۷ - سلیمان بن عبدالملک (۹۶-۹۹)
۸ - عمر بن عبدالعزیز (۹۹-۱۰۱)
۹ - یزید بن عبدالملک (۱۰۱-۱۰۵)
۱۰ - ہشام بن عبدالملک (۱۰۵-۱۲۵)
۱۱ - ولید بن یزید بن عبدالملک (۱۲۵-۱۲۶)
۱۲ - یزید بن ولید الاول (۱۲۶-۱۲۶)
۱۳ - مروان الجعدی (۱۲۷-۱۳۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ لوگ باہم دشمنی رکھنے، قطع تعلق اور ایک دُوسرے پر حملہ کرنے میں اس حالت تک پہنچ چکے تھے کہ یہ باتیں صرف بادیہ نشینوں کے ساتھ ہی مخصوص نہ رہی تھیں، بلکہ اہلِ حضر میں بھی سرایت کر چکی تھیں۔ اور اس حالت کے مطابق عربی زبان بھی صرف بدوی زندگی کے اغراض و مقاصد اور اس میں مفید اور کارآمد اشیا کی تعبیرات اور باہمی لڑائی جھگڑوں کو ابھارنے تک محدُود تھی۔ مگر ایک خُدائی رُوح وہاں کے تمام اطراف و جوانب میں سرایت کر گئی اور اہلِ عرب کو خوابِ غفلت سے بیدار کرکے انھیں زندگی، زبان اور جماعتی امور میں ایک دوسرے سے تعاون کی خیر و خوبی سے آگاہ کر دیا اور یہ تعاون تجارتی، لغوی اور اجتماعی بازاروں کی شکل میں نمایاں طور پر ظاہر ہُوا اور وُہیں قریش اور تمیم وغیرہ کے اشراف و فصحا اور اہلِ فضل کی حکومت کو تسلیم کرنا بھی طے پایا۔ جس نے انھیں اس امر کے لیے تیار کر دیا کہ وہ ایک ہی جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں اور ایک ہی زبان میں بات چیت کریں اور یہ گویا خُدا تعالیٰ کی طرف سے ان میں ظہور اسلام کا اعلان تھا۔ چنانچہ ان کے اس نئے طریقے سے مالوف ہوتے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ اور آپ نے ان کی پراگندگی اور تفرق کو اتحاد سے بدل دیا۔ ان کے کلمے کو ایک کر دیا، ان کی طبائع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو مہذب بنایا، انھیں نئی نشو و نما عطا کی اور ایک ایسی شریعت عظیم کے ذریعہ طریقِ حق اور جادۂ صواب کو بیان کیا جو کلام الٰہی اور کلام رسول کی صورت میں جلوہ گر ہوئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے لیے ایک قومی و ملی اشتراکیت اور ایک بڑی سلطنت کی بنیاد رکھ دی گئی۔

لغت میں اسلام کا اثر

پھر چوں کہ اہلِ عرب اُس صاحب دعوت یعنی آنحضرت صلعم اور آپ کے معاونین کے گرد جمع ہو گئے اور ان کی شریعت اور کلام کو بخوبی سمجھ لیا اور آپ کی قوم (قریش) اور آپ خلفا اور اُن کے اعوان و انصار کی ریاست کے سامنے جُھک گئے اور اُن کے جھنڈوں کے نیچے جمع ہو کر اکاسِرہ و قیاصِرہ کے ممالک کو کوہِ برانس سے لے کر ہند و چین تک فتح کر ڈالا اور وہاں کے باشندوں سے ہمسائیگی اور رشتے ناطے کے باعث اختلاط پیدا کر لیا تو ان سب امور سے ان کی فکری اور لسانی زندگی میں جو تغیر پیدا ہُوا۔ اُسے اجمالاً امور ذیل میں بیان کر سکتے ہیں۔

اوّل۔ لغتِ قریش کا پھیلنا اور پھر تمام لغات عرب کا ایک ہو جانا اور ان سب کا لغتِ قریش کی صورت میں متمثل ہوکر باقی تمام عربی لہجوں کا اس میں مدغم ہو جانا اس کے بعض اسباب کا تعلق اگرچہ ما قبل اسلام امور سے بھی ہے۔ مثلاً وہ اثر جو مختلف بازاروں اور حج اور قریش کے فصیح الفاظ اختیار کرنے کی وجہ سے ہوا۔ مگر اکثر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسباب کا تعلق اس سے ہے کہ نزول قرآن قریش کی زبان میں ہوا پھر اس داعئ عظیم یعنی آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ظہور بھی ان میں ہوا اور انھیں لوگوں کے ذریعہ آپ کا دین پھیلا اور انھیں کے ہاتھوں سے آپ کو غلبہ حاصل ہؤا، کیوں کہ فتح مکّہ کے بعد یہی لوگ امر اسلام کے کفیل تھے اور خُلفا اور امرا بھی انھیں سے ہوئے اور لشکروں کے سپہ سالار، سلطنت کے ارکان، اور اہلِ حل و عقد بھی انھیں میں سے تھے۔ جن کے وجود سے اسلام میں اہلِ عرب کی قوّت و شوکت پیدا ہوئی۔ علاوہ ازیں عرب کے تمام قبائل اور گروہوں پر قریش ہی کو غلبہ حاصل تھا۔ اور بحکم ضرورت اُنکی زبان ہی رسمی طور پر سب قبائل کی زبان ہوگی اور جب ہمیں اس بات کا علم ہے کہ عرَبی سلطنت کے اکثر ارکان مضری نسل سے تعلق رکھتے تھے اور سب نسل قریش سے تھے تو ہم بہ آسانی اس کی وجہ معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ تھوڑے عرصے میں اکثر اہلِ عرَب نے لغتِ قریش کو کیوں اختیار کر لیا۔ لیکن حمیری لغت میں سے جو کچھ باقی تھا۔ تو وہ کسی امر جوہری یعنی اعراب، اسلوب اور تصریف کے لحاظ سے لغتِ قریش سے متمیز نہ تھا۔ بلکہ صرف اتنا فرق تھا کہ بعض معانئ متحدہ پر دلالت کرنے کے لیے دونوں زبانوں میں مختلف الفاظ موجود تھے۔ مثلاً لغت حمیری میں انگلیوں کو شَنَاتِر کہتے ہیں۔ اور قریش کے ہاں اصَابِع۔ اور حمیری زبان میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کُتَعْ وہی ہے، جسے قریش ذِئبُ کہتے ہیں اور حمیری بولی میں اَنْطٰی کے وہی معنے ہیں جو قریش کے ہاں اَعْطٰی کے ہیں ۔..... اسی قسم کے اور الفاظ بھی ہیں۔ جن کے نظائر خود قبائل مضر میں بھی موجود ہیں۔ بلکہ بعض دُوسرے قبائل میں بھی ۔مثلاً بنی تمیم کے نزدیک سُدْفَۃ کے معنے تاریکی کے ہیں اور قیس کے روشنی کے ۔اسی پر اور کو بھی قیاس کر لیں۔ یہی وجہ ہے کہ حمیری زبان عرب کی دوسری لغات سے ملنے اور لغت قریش میں مدغم ہونے میں کسی لغت سے پیچھے نہیں رہی۔

دوم :۔ عربی زبان کا فتوح و غزوات کے ذریعے فارس روم اور دیگر ممالک میں پھیل جانا اور بدوی قبائل کا ہجرت کر کے اُن ممالک میں جا بسنا اور انھیں اپنا وطن بنا لینا اور پھر وہاں کے باشندوں سے اختلاط اور میل ملاپ پیدا کرنا، اور پھر ان عجمیوں کا عربوں کا قرب حاصل کرنا اُن کی زبان سیکھ کر اور اُن کے دین میں داخل ہو کر جو سراسر قرآن سے ماخوذ ہے جو عربیِ مبین ہے۔

سوم :۔ کلام عربی میں لحن یعنی صرفی نحوی اغلاط کا ظاہر ہونا پہلے اس کا آغاز مستعربین یعنی غیر خالص عربوں میں ہوا۔ جن میں سے بعض غلام تھے اور بعض عربوں کی وہ اولاد جو لونڈیوں کے بطن سے تھی۔ پھر یہ مرض ان عربوں میں بھی سرایت کر گیا۔ جن کا میل ملاپ عجمیوں سے بہت زیادہ تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اغراض لغت کی وسعت

چہارم۔ اغراض لغت میں وسعت کا پیدا ہونا۔ کیوں کہ ایک دینی منہج پر چلنے اور با نظام روش اختیار کرنے کا جسے حالتِ سلطنت اور شہری بود و باش چاہتی تھی، یہی تقاضا تھا۔ اس کی وضاحت امور ذیل سے ہوگی۔

(۱) دینی عقائد کا بیان جنھیں اسلام لایا۔ مثلاً وجودِ خالق کا اثبات، اس کی وحدانیت اور تقدیسِ صفات، بعث و نشور اور ثواب و عقاب پر ایمان اور دیگر امور جن میں سے بعض کو عرب جاہلیت میں سے بعض خواص ہی سمجھتے تھے اور مسلمان ہونے کے بعد اُن کے لیے بلکہ تمام اُمت اسلامیہ کے لیے یہ ایک باعثِ مصروفیت شغل بن گیا تھا۔

(۲) شریعت کی توضیح و تشریح اور ان احکام کا استنباط جو مکان و زمان کے حالات کے مناسب اور انسان کی خانگی زندگی اور دوسرے ابنائے جنس اور حکّام وقت کے ساتھ معاملہ کرنے کے کفیل ہوں۔

(۳) مُلکی معاملات اور آبادی کے نظام کو ضبط کرنے میں لغت کا استعمال اور نیز ان امور میں جن کا تقاضا اہل حضر و امصار کی ضروریات کرتیں۔

(۴) بعض علوم کے مبادی کو وضع کرنا اور علوم طبیعیہ، ریاضیہ اور طبیہ میں سے قدر یسیر کا عربی میں ترجمہ ہونا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معانی لغت

پنجم۔ خیالات اور معانی کی وسعت اور ان کا ارتقا، جن کا ظہور بوجوہ ذیل ہوا۔

(۱) مشاہدات و معقولات کے مواد میں وسعت پیدا ہونے کے باعث مواد معانی میں بھی وسعت پیدا ہو گئی۔

(۲) معانی کا حسنِ نظام اور ان کی باہمی مناسبت ملحوظ رہنے لگی۔ کیوں کہ دین اور سلطنت کے امور میں صحیح غور و فکر سے خیالات میں بلندی اور درستی و شائستگی پیدا ہو گئی تھی۔ علاوہ ازیں فارس اور روم کے تمدن سے استفادہ نے بھی اس وصف کو ترقی دی۔ نیز اس ترقی کی یہ وجہ بھی ہوئی کہ مرئیات جمیلہ کے تنوع سے جن سے صور خیالی منتزع ہوتی ہیں۔ خیال کی صورتوں میں بھی گونا گونی اور اس کے جمال کی خوش آئندگی پیدا ہو گئی تھی۔

ششم۔ الفاظ اور اسالیب کلام میں باسباب ذیل تغیر آ گیا تھا۔

عبارت لغت

(۱) قرآن کریم اور سنت کی تقلید میں الفاظ لغت کی کاٹ چھانٹ کی گئی اور وحشی اور غریب یعنی نامانوس الفاظ کو جن کے سننے سے کان نفرت کرتے اور ذوقِ سلیم انھیں پسند نہ کرتا۔ ترک کر دیا گیا۔

(۲) دلالت الفاظ میں وسعت پیدا ہو گئی۔ اس طرح کہ بعض الفاظ کو ان کے اصلی معنے کے سوا دوسرے معنی میں استعمال کیا گیا۔ کیونکہ دونوں میں مناسبت تھی۔ منجملہ ان کے وہ الفاظ بھی ہیں، جن کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شارع نے اُن کے اصلی معنی کے علاوہ دوسرے معنوں میں استعمال کیا ہے۔ جیسے صلوٰۃ، صیام، زکوٰۃ، مومن، کافر، فاسق۔ منافق وغیرہ۔ نیز وہ الفاظ بھی جو ملکی نظام اور اصطلاحات علوم اور ان صناعات میں استعمال ہوئے جو اس عہد میں معروف تھیں۔

(۳) ان الفاظ کی موت یعنی ترکِ استعمال جن کے مدلولات کے استعمال سے شارع نے منع کر دیا اور ان کے عوض دوسرے الفاظ مقرر کئے۔ جیسے مِرْبَاع[1]۔ نَشِیْطَت[2] فُضُول[3]۔ یا جیسے عِمْ صِبَاحًا اور عِمْ ظَلَامًا (تمھاری صبح خوشگوار ہو۔ تمھاری تاریکی یعنی شام خوشگوار ہو۔

---

[1] مِرْبَاع:۔ مالِ غنیمت کا چوتھا حصہ جو لوٹ مار کرنے والوں کے سالار اور شہسوار کے لیے مخصوص ہوتا تھا۔ ۱۲ [2] نَشِیْطَۃ: وہ مال غنیمت جو ان لوگوں کو راستے میں مفت مل جاتا جو کسی خاص جگہ پر لوٹ مار کرنے کے لیے جاتے۔ ۱۲

[3] فُضُول وہ مال غنیمت جو تقسیم سے بچ رہے اور غازیوں میں تقسیم نہ ہو سکے۔ مثلاً گھوڑا وغیرہ۔ اسے بھی لوٹ مار کرنے والوں کے شہسوار کو دیا جاتا تھا۔ ایک عربی شاعر کہتا ہے۔ لَکَ الْمِرْبَاعُ فِیْنَا وَالصَّفَایَا۔ وَحُکْمُکَ وَالنَّشِیْطَۃُ وَالْفُضُوْلُ (ہم میں مرباع بھی تیرے لیے ہے اور صفایا بھی (یعنی جسے تو پسند کرے) اور وہ چیز بھی جس کے متعلق تو حکم دیدے اور نشیطہ بھی اور فضول بھی)۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴) بعض عجمی الفاظ کا کلام عربی میں داخل ہونا۔ ایسے کلمات کو مُعَرَّب[لے] کہا جاتا ہے۔

لے تعریب کا مطلب یہ ہے کہ کبھی عرب کلام عجم میں سے کوئی کلمہ اپنی زبان میں داخل کر لیتے ہیں اور اسے عام طور پر اپنے کلمات کے اوزان پر لے آتے ہیں اور اس کا تلفظ اپنی زبان کے مخارج حروف سے ادا کرتے ہیں اور یہ عجمی لفظ جب ان کے استعمال میں آ جاتا ہے تو معرب یا دخیل کہلاتا ہے۔ اور جیسا کہ ائمہ لغت بیان کرتے ہیں اعلام کے سوا دوسرے ان معربات کا استعمال صحیح ہے جو قرآن کریم میں آ گئے، یا حدیث صحیح میں استعمال ہوئے یا شعر قدیم اور یا ان لوگوں کے کلام میں جن کی عربیت پر اعتماد ہے پائے گئے۔ اور یہ لوگ عرب جاہلیت ہیں یا فصحائے عرب اسلام جو دوسری صدی کے وسط تک ہوئے۔ متاخرین ترجمہ کرنے والوں اور اطبا وغیرہ نے جو الفاظ معرب کیے ہیں۔ انھیں مولّد کہا جاتا ہے۔ برابر ہے کہ وہ عجمی الاصل ہوں، یا عربی الفاظ سے محرّف ہوں۔ خفاجی نے صاحب، قاموس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ انھوں نے اپنے لغت میں بعض مولّد الفاظ درج کیے ہیں۔ لیکن ان کے مولد ہونے کی طرف اشارہ نہیں کیا۔ جس سے بعض لوگوں کو شبہہ میں ڈال دیا ہے۔ جس طرح تعریب سماع پر موقوف ہے۔ اسی طرح عجمی الفاظ سے اشتقاق بھی سماع پر موقوف ہے۔ جیسے لِجَامُ (معرب لگام) سے اَلْجَمَ (اس نے گھوڑے وغیرہ کے منہ میں لگام دی) اور مُلْجَمٌ (جسے لگام دی گئی ہو) اور دِرْهَمٌ سے مُدَرْهَمٌ (جس کے پاس بہت سے درہم ہوں) اور دِينَار سے مُدَنَّرٌ (جس کے پاس بہت سے دینار ہوں۔

باقی بر صفحہ ۲۱۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۵) اسالیب کلام کو ڈھالنے میں دل فریبی اور اُن کی قسموں میں گونا گونی پیدا کرنے لگے۔ نظمِ کلام میں درستی اور عمدگی پیدا کی گئی اور عربی زبان بولنے والوں کے دلوں میں روحِ قرآنی کے اُبھرنے سے کلام انتہائی بلاغت پر پہنچ گیا۔ بیان اور حسنِ ادا میں قرآن کے طریقے کی پیروی کی جانے لگی اور اکثر مواضع میں اختصار کو طول کلامی پر اس قدر ترجیح دی گئی کہ مُستعربین اور شہروں میں پرورش پانے والے عربوں کے افہام اس عہد کے آخر تک اس کو سمجھنے سے عاجز آ گئے۔ اس لیے ان لوگوں نے طول کلامی کی طرف ایسی توجہ کی جو ایجاز کی طرف توجہ سے کم نہ تھی۔

چوں کہ مذکورہ تغیرات میں سے اکثر کا مرجع قرآن کریم اور حدیث نبوی ہے۔ اس لیے مناسب ہے کہ ان دونوں کے متعلق

بقیہ صفحہ ۲۱۱۔ یہ بھی ملحوظ رہے کہ جب ہمیں ان مسمیات کے اسماء وضع کرنے کی ضرورت پڑے جن کو عرب نہ جانتے تھے اور ان کے لیے کوئی لفظ وضع نہیں کیا گیا تو واجب ہے کہ ہم انھیں ان عربی الفاظ سے لیں جو متروک ہیں اور تصریف کے قابل اور سننے میں خفیف ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ دونوں معنی میں کچھ مناسبت ہو، اس وضع کو عرفی یا اصطلاحی کہتے ہیں اور علماء لغت کے نزدیک یہ چیز قیاسی ہے۔ کیوں کہ اس کی بنیاد مجاز قیاسی پر ہے۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو کچھ بیان کرنا چاہیے اس میں سے ہم تھوڑا سا بیان کر دیں۔

قرآن کریم اور لغت میں اس کی تاثیر

قرآن حکیم ایسی کتاب ہے۔ جس کی آیات مضبوط، اور پھر کھول کھول کر واضح کر دی گئی ہیں۔ اس خدا کی طرف سے نازل ہوئی جو حکمت والا اور سب باتوں کی خبر رکھنے والا ہے۔ اس میں کھلی کھلی نشانیاں ہیں۔ واضح دلائل اور سچی خبریں ہیں۔ اور خوش آئند پند و نصائح اور بلند مرتبہ قوانین اور اعلےٰ درجے کے آداب و اخلاق ہیں اور انھیں ایسی عبارات میں بیان کیا گیا ہے۔ جو عقل پر بے حد اثر انداز ہوتے ہیں اور ایسے اسالیب سے ادا ہوئے ہیں کہ کوئی انسان فصاحت و بلاغت کے کتنے ہی بلند درجے پر پہنچ جائے اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ اور نہ اس کی نقل اتارنے کا خیال کر سکتا ہے۔ اس لیے وہ خدا کا ایک دائمی معجزہ اور ہمیشہ رہنے والی حجت ہے (باطل اور جھوٹ نہ تو اس کے سامنے کی طرف سے اس کے پاس پھٹکتا ہے اور نہ پیچھے کی طرف سے۔ یہ اس خدا کی اتاری ہوئی کتاب ہے جو حکمت والا اور سزاوار حمد و ثنا ہے۔ ۴۲-۴۱) خدا نے اسے اپنے رسولؐ پر نازل فرمایا کہ اپنی قوم تک پہنچا دیں، جو بلاغت میں سرگروہ اور امرائے کلام تھے۔ برداشت نظم سے انکار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے اور بڑے با حمیّت و با غیرت لوگ تھے۔ مگر بیان قرآنی کے سامنے مغلوب ہو گئے اور اس کے اسالیب کی گوناگونی نے انھیں حیران کر دیا۔ جو نظر صحیح رکھتے تھے وہ راہ یاب ہوئے ان کی عقل مستحکم ہو گئی۔ ذوق میں لطافت آ گئی۔ مگر ان لوگوں نے اس سے اعراض کیا جو اہل عناد و مکابرہ اور جھگڑالو تھے۔ قرآن نے انھیں مقابلہ کے لیے للکارا کہ اس جیسی کتاب بنا لاؤ۔ لیکن وہ اس سے باز رہے۔ پھر دس سورتوں کا مقابلہ طلب کیا، تو اس سے بھی عاجز آ گئے۔ پھر ایک سورت کے مقابلے کے لیے بلایا تو اس سے بھی رک گئے۔ اور اس طرح اعجاز[1] قرآن

---

[1] اس بات پر مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ قرآن معجزہ ہے اور اس کا اعجاز بیان کرنے کے لیے انھوں نے مختلف طریقے اختیار کیے ہیں۔ ہم یہاں اس سمندر میں سے جو انھوں نے بیان کیا ایک نقطے یعنی قدر قلیل پر اکتفا کرتے ہیں اور وہ حسب ذیل ہے:۔

اوّل: اغراض و مقاصد کے لحاظ سے:۔ تم دیکھو گے کہ وہ ہر موضوع، اور غرض کو واضح اور روشن کرنے میں ایک انتہا ہے اور احکام کے شیوع و استقامت اور اصابۂ رائے میں ایک غایت ہے۔ پس کہیں تو اس میں ہمیشہ رہنے والی شریعت کا ذکر ہے اور کہیں تہذیب فائق کا، اور کسی جگہ تعلیم جامع کا بیان ہے۔ اور کہیں ادب بالغ کا، اور کہیں ادب شامل کا تذکرہ

باقی بر صفحہ ۲۲۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُن پر ثابت کر دیا گیا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا۔ (۱۷-۸۸) (آپ ان لوگوں سے کہہ دیں کہ اگر

بقیہ صفحہ ۲۲۱- ہے اور کہیں نصیحت آمیز قصّوں کا۔ پھر کسی جگہ امثال بیان ہوتی ہیں اور کہیں وعدہ و وعید اور غیب کی خبریں اور اسی قسم کے اور اغراض و مقاصد ہیں۔

جو لوگ بلاغت میں فرد اور یکتا تھے۔ وہ انواع کلام میں سے صرف ایک ہی فن میں فائق ہوا کرتے تھے۔ مثلاً جو خطابۃ میں فوقیت رکھتا وہ شعر گوئی میں مہارت نہ رکھتا اور جو رجز اچھّی کہہ سکتا وہ قصیدے سے بوجہ احسن عہدہ برآ نہ ہو سکتا اور جو فخریہ اچھّی طرح کہہ سکتا، اس کی نسیب شیریں نہ ہوتی اور کسی اہم مقصد کے پیشِ نظر ہی مثال کے طور پہ کہا گیا ہے۔ کہ امرؤالقیس (اس وقت بڑا شاعر ہے) جب سوار ہو اور زہیر جب راغب ہو اور اعشیٰ جب سرور اور خوشی میں ہو اور نابغہ جب خوفزدہ ہو۔

دوم۔ الفاظ اور اسالیب کے لحاظ سے۔ تم اس میں الفاظ کی شیرینی پاؤگے۔ اسالیب میں نرمی اور نزاکت نظر آئے گی۔ تراکیب کی باہمی کشش دکھائی دے گی۔ اس میں نہ تو کوئی وحشی اور متنافر لفظ ملے گا اور نہ سوقی اور متبذل۔ اور نہ کوئی مشکل تعبیر اور نہ ایسے فواصل جو کوشش اور تکلف سے لائے گئے ہوں جو بڑے بڑے ممتاز ماہروں اور بڑے محتاط مفکروں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام انسان اور جن جمع ہو کر چاہیں کہ قرآن کے مانند کوئی کلام پیش کریں تو وہ کبھی بھی پیش نہ کر سکیں گے۔ اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہی کیوں نہ بن جائیں)

بقیہ صفحہ ۲۲۲۔ کے کلام میں عام طور پر ملتے ہیں۔ سب سے بڑے فصیح و بلیغ کے کلام میں کسی قرآنی جملے کا اقتباس جمال میں اس سے فائق اور نورانیت میں اس کا محیط دکھائی دے گا، اور اس کلام میں حیرت انگیز خوب صورتی اور شان پیدا کر دے گا۔ پھر قرآن میں خواص سے خطاب میں اجمال ہوتا ہے اور عوام کی تفہیم میں تفصیل۔ ایک عربی نژاد کے لئے کنایۃً گفتگو کی جاتی ہے اور عجمی کے لیے صراحۃً۔ علاوہ ازیں اور بے شمار خصائص ہیں۔ جن کا احاطہ اور شمار ہماری دسترس سے باہر ہے۔ خواہ زمین کے سب درخت قلمیں بن جائیں۔

سوم:۔ معانی کے لحاظ سے:۔ تم اس کے معانی کو اس سرچشمے سے نہ پاؤ گے، جس سے عرب سیراب ہوتے ہیں۔ کیوں کہ ان میں سچائی کی عمومیت ہے۔ سہل الحصول ہیں۔ نفوس ان سے مطمئن ہوتے ہیں اور پھر ان میں باہمی میل و ملاپ اور اتفاق و اتحاد کی خوبی اور ایک دوسرے سے قطع تعلق اور اختلاف کی برائی پر بغیر کسی نمونہ اور مثال کے عجیب تر ایجاد روشن دلائل ہیں۔ براہین قاطعہ ہیں۔ مسلّم احکام ہیں اور خوش آئند تشبیہات ہیں۔ الغرض قرآن نفوس کے لیے تازگی ہے اور دلوں کے لیے شفا۔ وہ تا ابد قائم رہنے والی کتاب ہے۔ جس کے کلمات تبدیل ہونے والے نہیں اور اس کے احکام کو کوئی منسوخ کرنے والا اور توڑنے والا نہیں۔ (اس قرآن کو ہم نے ہی نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں) ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لغت کی حالت کے متعلق جو کچھ پہلے بیان ہوا اُس سے یہ معلوم ہو گیا ہوگا کہ قرآن نے عربی زبان کو یکساں کرنے اور اس کو پھیلانے اور بلحاظ اغراض و مقاصد اور معانی یہ الفاظ اور اسالیب بیان کے ترقی دینے میں واضح اور بیّن اثر کیا ہے۔ یہاں اس پر اور اضافہ کرتے ہیں، کہ کسی آسمانی اور غیر آسمانی کتاب نے اُس زبان میں جس میں وہ نازل ہوئی یا لکھی گئی ایسا اثر نہیں کیا۔ کیوں کہ قرآن نے عربی زبان کو حیاۃِ طیّبہ اور عمر طویل عطا کی اور اُسے ہر ایسی چیز سے بچا لیا جو اس کی صورت کو بگاڑ دے۔ اور اس کی تروتازگی کو خشک کر دے۔ اور اب اس زبان کی حالت یہ ہے کہ اُن قدیم زبانوں میں سے جن کے نشان مٹ چکے ہیں اور اب محض قدیم تاریخی لغات میں سے شمار ہوتی ہیں۔ وہ ایک ہمیشہ زندہ رہنے والی زبان ہے۔ علاوہ ازیں قرآن نے عربی زبان میں بہت سے ایسے علوم اور مختلف فنون پیدا کر دیے کہ اگر قرآن نہ ہوتا تو وہ کسی کے دل میں نہ گزرتے اور نہ کوئی قلم انھیں تحریر کرتا۔ جیسے لغت، نحو، صرف، اشتقاق، معانی، بدیع، بیان، ادب، رسم، قراءات، تفسیر، اصول، توحید اور فقہ وغیرہ۔

نظم قرآن — نظم قرآن از قسم نثر ہے۔ مگر وہ اس طریقے پر جاری نہیں جو اہل عرب کے ہاں نثر مرسل اور التزام سجع میں مشہور تھا۔ بلکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نظم قرآنی میں ایسی آیات و فواصل ہیں کہ ذوق سلیم ان پر کلام کے ختم ہونے کی شہادت دیتا ہے اور یہ آیات و فواصل کبھی تو سجع کی صورت میں ہوتے ہیں اور کبھی ہموزن اور سجع میں ایک دوسرے کے برابر ہوتے ہیں۔

قرآن حکیم میں ایسی کئی امثال اور حکمت کی باتیں اور کلماتِ جامعہ ہیں۔ جن سے حکیم کو ہدایت اور ادیب کو راہ نمائی ہوتی ہے۔ منجملہ اُن کے حسب ذیل ہیں:۔

چند آیات کریمہ

أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ (۲-۴۴) (کیا تم لوگوں کو نیکی اور بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھلاتے ہو)۔

وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ وَعَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ (۲: ۲۱۶) (عجب نہیں کہ ایک چیز کو تم ناپسند کرو اور وہ تمھارے لیے بہتر ہو، اور عجب نہیں کہ ایک چیز تمھیں بھلی لگے اور وہ تمھارے حق میں بُری ہو)

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ (۲: ۱۸۸) (ایسا نہ کرو کہ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے کھاؤ اور نہ ایسا کرو کہ مال و دولت کو حاکموں تک رسائی کا ذریعہ بناؤ تاکہ دوسروں کے مال کا کوئی حصّہ ناحق حاصل کر لو، حالانکہ تم جانتے ہو)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ (۲:۲۴۹)
کتنی ہی چھوٹی جماعتیں ہیں جو حکم الٰہی سے بڑی جماعتوں پر غالب آ گئیں اور اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ہے۔

قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَا أَذًى (۲:۲۶۳) سیدھے منہ سے ایک اچھا بول اور عفو و درگزر کی کوئی بات اس خیرات سے کہیں بہتر ہے۔ جس کے ساتھ خدا کے بندوں کے لیے اذیت ہو۔

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا۔ (۲:۲۸۶) اللہ تعالیٰ کسی شخص پر اس کی طاقت سے زیادہ ذمہ داری نہیں ڈالتا۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ (۳:۹۲) تم لوگ نیکی کے درجے کو ہرگز نہیں پہنچ سکو گے۔ جب تک خدا کی راہ میں ان چیزوں میں سے نہ خرچ کرو گے جو تم کو عزیز ہیں۔

لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ (۳:۱۵۹) اگر آپ سخت مزاج اور سنگ دل ہوتے تو لوگ آپ کے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے۔

إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَإِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْصُرُكُمْ مِنْ بَعْدِهِ (۳:۱۶۰) اگر اللہ تمھاری مدد کرے تو کوئی نہیں جو تم پر غالب آ سکے۔ لیکن اگر وہ تمھیں بے مدد چھوڑ دے تو کون ہے جو اس کے چھوڑ دینے کے بعد تمھارا مددگار ہو۔

وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِمْ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا (۴: ۹) لوگوں کو ڈرنا چاہیے۔ اگر وہ اپنے پیچھے ناتواں اولاد چھوڑ جاتے تو انھیں اُن کی طرف سے کیا کچھ اندیشہ ہوتا۔ پس چاہیے کہ اللہ سے ڈریں، ایسی بات کہیں جو درست اور مضبوط ہو

مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ وَلَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا (۴: ۱۲۳) جو شخص بُرائی کرے گا تو ضرور ہے کہ اُس کا بدلہ پائے اور پھر اللہ کے سوا نہ اُسے کوئی دوست ملے گا اور نہ کوئی مددگار۔

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ (۵: ۹۹) رسُول کے ذمّے اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ پیغام پہنچا دے۔

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ (۵: ۱۰۰) آپ ان لوگوں سے کہہ دیں کہ پاکیزہ اور گندی چیز برابر نہیں ہو سکتی۔

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ (۶: ۶۷) ہر خبر کے لیے ایک مقررہ وقت ہے۔

مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ مِنْ سَبِيْلٍ (۹: ۹۱) نیک عمل لوگوں پر الزام کی کوئی وجہ نہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ (۱۳: ۱۱) اللہ کبھی اُس حالت کو نہیں بدلتا جو کسی گروہ کو حاصل ہوتی ہے۔ جبتک کہ وُہ خود ہی اپنی صلاحیّت نہ بدل ڈالے۔

لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ (۱۳: ۳۸) ہر وقت کے لیے ایک تحریر ہوتی ہے۔

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَحْسُوْرًا (۱۷: ۲۹) نہ تو اپنا ہاتھ اتنا سکیڑ لو کہ گردن میں بندھ جائے اور نہ بالکل ہی پھیلا دو کہ ہر طرف سے ملامت پڑے اور درماندہ ہو کر رہ جاؤ۔

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ (۱۷: ۸۴) کہہ دیجئے کہ ہر انسان اپنے طور طریقے کے مطابق عمل کرتا ہے۔

لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ (۳۰: ۴) اس سے پہلے بھی اختیار اللہ ہی کو تھا اور اس کے بعد بھی اُسی کو۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِیْ جَوْفِهٖ (۳۳: ۴) اللہ نے کسی کے سینے میں دو دل نہیں رکھے۔

وَحِيْلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ (۳۴: ۵۴) اور ان میں اور ان کی توقعات میں ایک روک کر دی۔

وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ (۳۵: ۴۳) اور بُری تدبیر بُری تدبیر کرنے والے ہی پر پڑتی ہے۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِی الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (۳۹: ۹) آپ ان لوگوں سے کہہ دیں کہ کیا کہیں جاننے والے اور نہ جاننے والے بھی برابر ہوئے ہیں۔

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (۵۵: ۶۰) ۔نیکی کا بدلہ نیکی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

فَاعْتَبِرُوْا يٰاُولِی الْاَبْصَارِ (۵۹: ۲) اے عقل مندو اس واقعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے عبرت پکڑو۔
تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتّٰى (۵۹: ۱۴) تم ان کو ایک سمجھتے ہو، حالاں کہ اُن کے دل ایک دُوسرے سے پھٹے ہوئے ہیں۔

جمع قرآن اور اُس کی کتابت

قرآن کریم آنحضرت صلعم پر وقائع اور مقتضیات احوال کے مطابق متفرق طور پر بیس سے کچھ اوپر سالوں میں نازل ہُوا ہے اور جو کچھ نازل ہوتا۔ آنحضرت صلعم کاتبان وحی کو اس کی تحریر کا حکم دے دیا کرتے اور وُہ لوگ آپ کی موجودگی میں اُسے کھجُور کی شاخوں یا صاف اور سفید پتھّروں اور جانوروں کے شانوں کی ہڈّیوں پر لکھ لیا کرتے اور آنحضرت صلعم ہر آیت کے متعلق یہ بھی بیان فرما دیتے کہ اُسے کس صُورت میں اور کس مقام پر لکھنا چاہیے۔ صحیح بخاری میں مرقوم ہے کہ حضرت جبرئیل ہر سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک دفعہ قرآن کا مقابلہ یعنی دَور کیا کرتے تھے اور جس سال حضورؐ کی وفات ہوئی۔ اس سال دو دفعہ دَور کیا۔ سیوطی نے کتاب الاتقان میں لکھا ہے کہ زید بن ثابتؓ جو کاتبان وحی میں سب سے بڑے تھے۔ قرآن کے آخری مقابلے کے وقت حاضر تھے۔ جس میں منسُوخ اور باقی کو بیان کر دیا گیا تھا۔ اسی لیے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جمع قرآن میں ان پر اعتماد کیا اور پھر حضرت عثمان رضؓ نے انھیں کو کتابت قرآن کے لیے مقرر کیا۔

جس وقت آنحضرت صلعم کا انتقال ہؤا۔ اس وقت تمام قرآن لکھا ہؤا اور صحابہؓ کے سینوں میں بھی محفوظ تھا، اگرچہ متفرق اسباب کی بنا پر وہ سب اس کے حفظ اور اس کی ترتیب میں متفق نہ تھے۔ پھر جب حضرت عمرؓ نے دیکھا کہ جنگ یمامہ[1] میں بہت سے حفّاظِ قرآن شہید ہو گئے جن کی تعداد سات سو تک پہنچ گئی تو آپ کو یہ خوف پیدا ہؤا کہ اس طرح قرآن مجید ضائع نہ ہو جائے۔ اس لیے حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئے اور اس کے متعلق اُن سے بات چیت کی اور آخر بعد از مشورہ قرآن کو جمع کرنے اور اس کو لکھوانے پر دونوں کا اتفاق ہو گیا اور یہ کام زید بن ثابت کے سپرد ہوا۔ اُنھوں نے اسے کھجور کی شاخوں، سفید پتھروں، جانوروں کے شانوں کی ہڈیوں اور لوگوں کے سینوں سے جمع کرکے صحیفوں کی صورت میں تحریر کر دیا۔ جب تک حضرت ابوبکرؓ زندہ رہے یہ صحیفہ ان کے پاس رہا اور ان کے بعد حضرت عمرؓ کے پاس اور جب انکی وفات ہوئی تو ان کی بیٹی ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس رہا۔

---

[1] اس جنگ میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے مسیلمہ کذاب کو قتل کیا تھا جو اپنے آپ کو نبی کہتا تھا۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب حضرت عثمانؓ کے عہدِ خلافت سے کثرت سے فتوحات ہوئیں اور قرّاء مختلف شہروں میں پھیل گئے اور اپنے اپنے لہجوں میں قرآن پڑھنا شروع کیا اور اس سے ایک دوسرے کو غلطی کی طرف نسبت کرنے تک نوبت پہنچی تو حضرت عثمانؓ اس معاملہ کی شدّت سے ڈر گئے اور زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیرؓ سعید بن العاص، اور عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام کو حکم دیا تو انھوں نے ان متفرق اجزا کو مرتب سورتوں کی شکل میں ایک ہی کتاب میں تحریر کر دیا۔ اور چوں کہ قرآن کا نزول لغت قریش کے مطابق ہوا تھا۔ اس لیے تحریر کرتے وقت انھیں کی زبان پر اکتفا کیا گیا۔

حدیثِ نبوی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم سب لوگوں سے زیادہ فصیح، سب سے زیادہ واضح گفتگو کرنے والے، اور سب سے زیادہ دانا اور عقل مند تھے۔ آپ کی ساری زندگی ہدایت اور نور تھی اور آپ کے تمام اقوال و افعال الٰہی مدد و اعانت تھے کہ لوگ اپنی معاش و معاد کے معاملہ میں درست کرداری اور ہدایت کی امداد انھیں سے حاصل کیا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان اس اثرِ عظیم کی حفاظت میں ایسی تندہی اور توجہ سے راغب ہوئے کہ کسی قوم کو اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسُول کے آثار کو محفُوظ کرنے کی ایسی توفیق میسّر نہیں ہوئی۔ انھوں نے آپ کے کلام اور افعال و احوال کے بیان کو بڑی بڑی ضخیم کتابوں میں جمع کیا ہے اور اس میں سے اپنے سینوں میں اس قدر جمع کیا، جس کا حصر ہی ممکن نہیں۔

آنحضرت صلعم کا کلام لغو اور باطل سے منزّہ ہوتا اور آپ اس سے یا تو قرآن حکیم کی توضیح کرتے، یا کسی حکم کو ثابت فرماتے یا نیکی کی ہدایت کرتے اور بُرائی سے نفرت دلاتے یا ایسی حکمت اور دانائی کی بات بتلاتے، جس سے لوگ دین و دُنیا کے معاملہ میں مستفید ہوتے اور ان امور کو ایسی عبارت میں ادا فرماتے جو فصاحت و بلاغت اور ایجاز و بیان میں قرآن حکیم سے دُوسرے درجے پر ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے کلام نے لغت و ادب میں جو تاثیر کی ہے وُہ کلام اللہ سے دوسرے درجے پر ہے۔ خصُوصاً آپ کی حکمت آمیز باتیں اور جوامع الکلم جو ایک ادیب کے لیے بہترین نمُونہ اور ایسا زیور ہیں۔ جن سے کاتب اور خطیب کا کلام زینت حاصل کرتا ہے۔

آپ کے جوامع الکلم میں سے بعض حسب ذیل ہیں۔

نثر احادیث نبوی ۱۔ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَىٰ

(اعمال کا دارو مدار نیّتوں پر ہے اور ہر انسان کے لیے وہی چیز ہے۔ جس کی اس نے نیّت کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا (ایک مومن مرد دوسرے مومن کے لیے اس طرح ہوتا ہے۔ جیسے ایک عمارت کہ اس کا بعض حصہ بعض کو مضبوط کرتا ہے

۳۔ اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَ ابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ (اوپر کا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔یعنی دینے والا سائل سے بہتر ہوتا ہے۔ اور (دینے میں) اس شخص سے ابتدا کرو جس کے تم کفیل ہو)

۴۔ یَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ (خدا کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہوتا ہے۔یعنی جماعت کا مددگار خدا ہوتا ہے)

۵۔ کُلٌّ مُّیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ (ہر شخص کو اس بات کی توفیق دی جاتی ہے جس کے لیے وہ پیدا ہوا ہے)

۶۔ دَعْ مَا یُرِیْبُكَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُكَ (جو بات تمھیں شک میں ڈالے، اُسے چھوڑ کر ایسی بات اختیار کرو، جو شک میں نہ ڈالے)

۷۔ اَلنَّاسُ کُلُّهُمْ سَوَاسِیَةٌ کَاَسْنَانِ الْمُشْطِ (سب لوگ کنگھی کے دندانوں کی طرح ایک جیسے ہی ہوتے ہیں)

۸۔ انصار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اِنَّکُمْ لَتَقِلُّوْنَ عِنْدَ الطَّمَعِ وَتَکْثُرُوْنَ عِنْدَ الْفَزَعِ (بلاشبہ تم لوگ مال اور غنیمت تقسیم کرنے کے وقت کم ہوتے ہو، اور جب تم سے مدد طلب کی جائے تو تمھاری تعداد زیادہ ہو جاتی ہے۔ (عفت اور شجاعت میں ان کی تعریف فرما رہے ہیں)

۹۔ نیز فرمایا ہے۔ اِنَّ اَحَبَّکُمْ اِلَیَّ وَ اَقْرَبَکُمْ مِنِّیْ مَجَالِسَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا الْمُوَطَّئُوْنَ اَکْنَافًا یَاْلَفُوْنَ وَ یُؤْلَفُوْنَ وَ اِنَّ اَبْغَضَکُمْ اِلَیَّ وَ اَبْعَدَکُمْ مِنِّیْ مَجَالِسَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ الْمُتَفَيْهِقُوْنَ (مجھے تم سے زیادہ محبوب اور قیامت کے روز بلحاظ مجلس کے مجھ سے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے لحاظ سے تم میں سب سے اچھے ہیں اور پامال کی ہوئی اطراف و جوانب رکھتے ہیں، یعنی ملنسار اور متواضع ہیں۔ وہ لوگوں سے محبت کرتے ہیں اور لوگ اُن سے محبت کرتے ہیں، اور تم میں سے مجھے زیادہ مبغوض اور قیامت کے دن مجلس کے لحاظ سے مجھ سے بہت دُور وہ لوگ ہیں جو زیادہ باتیں کہتے ہیں یعنی باتونی ہیں۔ مُنہ پھاڑ پھاڑ کر بولتے ہیں اور منہ بھر کر باتیں کرتے ہیں)

۱۰۔ آپ کے نہایت خوش آئند کلمات اور بہترین تمثیلات میں سے ذیل کا قول ہے: اِنَّ قَوْمًا رَكِبُوْا فِيْ سَفِيْنَةٍ فَاقْتَسَمُوْا، فَصَارَ لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَوْضِعٌ۔ فَنَقَرَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مَوْضِعَهٗ بِفَاْسٍ۔ فَقَالُوْا لَهٗ مَا تَصْنَعُ؟ قَالَ هُوَ مَكَانِيْ أَصْنَعُ فِيْهِ مَا شِئْتُ۔ فَإِنْ أَخَذُوْا عَلٰى يَدِهٖ نَجَا وَنَجَوْا، وَإِنْ تَرَكُوْهُ هَلَكَ وَهَلَكُوْا (کچھ لوگ کشتی میں سوار ہوئے اور اپنی اپنی جگہ بانٹ لی، اور ہر شخص کو ایک جگہ مل گئی۔ ان میں سے ایک شخص نے اپنی جگہ کلہاڑی سے چھید کرنا شروع کیا۔ لوگوں نے کہا تم کیا کر رہے ہو۔ وہ کہنے لگا یہ میری جگہ ہے۔ میں اس میں جو کچھ چاہوں کروں گا) اب اگر وہ لوگ اس کا ہاتھ پکڑ لیں تو وہ بھی بچ جائے گا اور لوگ بھی اور اگر اُسے چھوڑ دیں تو وہ بھی ہلاک ہوگا اور لوگ بھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نثر

گفتگو اور تحریر و تقریر کی زبان

بول چال کی زبان

ابتدائے اسلام میں خالص عربوں اور ان کے درمیان پرورش پانے والے موالی کی گفتگو خالص اور ٹھیٹھ عربی زبان میں ہوتی تھی۔ مگر نو وارد موالی کی زبان ان کے عرصہ قیام کے مطابق فصیح اور غیر فصیح ہوتی تھی۔ اگر وہ مدت سے عربوں میں سکونت رکھتے تھے تو ان کی زبان اسی نسبت سے فصیح ہوتی تھی اور اگر ان کے قیام کا زمانہ کم ہوتا تو ان کی زبان اتنی ہی فصاحت و بلاغت سے دور ہو جاتی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی عجمی حلقہ بگوش اسلام ہوا، اور اسے عربوں کے درمیان رہنے سہنے کا اتنا کافی موقع نہیں ملا کہ اس کی عجمیت قطعاً ختم ہو جائے تو ایسے لوگ عربی زبان بولتے وقت اپنی پہلی زبان کے انداز و اسلوب اور مخارجِ حروف کی جانب زیادہ رجحان رکھتے تھے۔ یہ الگ بات ہے کہ ان سے کوئی نحوی غلطی سرزد نہ ہوئی، اگر ہوئی بھی تو بالکل معمولی۔ یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت بلال[1] رض کے لب و لہجہ میں

---

[1] حضرت بلال بن رباح حبشی: رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن تھے۔ ۱۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حبشی انداز موجود تھا۔ اور حضرت سلمانؓ[1] کا لب و لہجہ فارسی تھا۔ حضرت صہیبؓ[2] کے لب و لہجہ میں رومیت باقی تھی۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی نے غلط زبان بولی اور کہا اُرْشِدُوْا اَخَاکُمْ فَقَدْ ضَلَّ

جب مسلمانوں نے بہت سے ملک فتح کر لیے تو ان کے ہاں عجمی غلاموں اور جنگی قیدیوں کی کثرت ہو گئی اور وہ ہزاروں کی تعداد میں اسلام قبول کر کے مسلمانوں کے دینی بھائی و رفیق بن گئے۔ پھر آپس میں شادی نکاح اور تولید و تناسل کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جب عربوں کے ہاں عجمی لونڈیوں کے بطن سے اولاد پیدا ہو کر پروان چڑھی تو انھوں نے باپ سے تو فصیح عربی سیکھی، لیکن ماں سے ملی جلی عربی اور عجمی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے ملکۂ عربیت میں اختلاط رو نما ہو گیا۔ بعینہٖ یہی حالت

---

[1] حضرت سلمانؓ بن اسلام فارسی نسل کے تھے۔ دائرہ اسلام میں داخل ہو کر رسول خدا کی صحبت کا شرف پایا اور ہمیشہ مسلمانوں کا ہم پوتے رہے۔

[2] صہیبؓ بن سنان عربی خانوادہ میں سے تھے۔ مگر رومی لوگ انھیں بچپن میں قید کر کے اپنے ملک لے گئے تھے۔ بعد ازاں وہ اپنے وطن مالوف عرب میں واپس تشریف لائے اور مشرف باسلام ہوئے۔ ان کی زبان میں رومی لب و لہجہ کے آثار باقی تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان عجمیوں کی تھی جو عرب میں آباد ہو چکے تھے۔ جب وہ گفتگو کرتے تو ان کی عربی میں ہر قسم کی غلطیاں ہوتیں وہ تغیّر و تبدیل اور تصحیف و تحریف کے مرتکب ہوتے اور عربی حروف و الفاظ کی شکل و صورت بگاڑنے کے علاوہ غیر عجمی الفاظ بھی استعمال کر لیتے تھے۔ فتوحات کے بعد جزیرۃ العرب میں عربوں کی زبان تو بالکل زمانہ جاہلیت کی سی رہی۔ مگر شہروں میں بسنے والے اور معزز گھرانے کی عورتوں کی اولاد میں سے عوام کی زبان اغلاط اور عیوب سے مبرا نہ تھی۔ کیوں کہ ان لوگوں کا عجمیوں سے لین دین اور تجارتی کاروبار کی وجہ سے عام میل جول تھا۔ لیکن خواص اپنے طور طریقوں کی حفاظت بڑی سختی سے کرتے تھے اور عجمی عورتوں سے شادی نکاح کے بارے میں بھی بالکل احتراز کرتے تھے۔ نیز وہ اپنے بچوں میں عربیت کا ملکہ پیدا کرنے میں بڑی کوشش اور محنت کرتے تھے۔ چنانچہ یہ لوگ اپنی اولاد میں فصیح اور ٹھیٹھ زبان بولنے کی مہارت پیدا کرنے کی خاطر انہیں بدویوں میں بھیج دیتے۔ جہاں وہ فصیح عربوں کی طرح پرورش پاتے تھے۔ یا پھر نہایت فصیح اور جید عالم ان کے لیے اتالیق مقرر کر دیئے جاتے تھے۔ تاکہ اساتذہ ان میں صحیح تلفظ اور فصاحتِ بیان کا ایسا ذوق پیدا کر دیں کہ پھر وہ زبان غلط بولنے نہ پائیں۔ اولاد کی تربیت کے بارے میں خلفائے بنی امیّہ اور ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرداروں کی بھی روش تھی۔ حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے وہ لوگ اپنی اولاد کو اسی طرح تربیت دینا چاہتے تھے۔ جس طرح معاویہ نے اپنے لڑکے یزید کو دی تھی۔ اگر اموی خلیفوں یا ان کے سرداروں یا معززین میں سے کوئی اس قسم کی غلطی خواہ ایک ہی مرتبہ کر بیٹھتا تو یہ غلطی اس کے لیے ناقابلِ فراموش عار اور ابدی رسوائی کا باعث ہوتی تھی۔ اس نوع کی غلطیوں کا ارتکاب کرنے والوں میں عبیداللہ[1] بن زیاد، ولید[2] بن عبدالملک، خالد قسری بھی شامل ہیں۔ باوجود اس بات کے ان میں سے بعض اپنے عہد کے بڑے فصیح و بلیغ خطیب تھے۔

اور اسی بات سے یہ راز منکشف ہوتا ہے کہ قوم نے نحو وضع کرنے، اس کی تدوین اور حرکات اور نقطوں کو رواج دینے میں کیوں اتنی تیزی اور پھرتی سے کام لیا۔

---

[1] حضرت معاویہؓ اور ان کے بیٹے یزید کے عہد میں عراق کا والی تھا اس کی ماں فارسی تھی۔

[2] بنو امیہ کا مشہور خلیفہ تھا۔ پدرانہ شفقت و محبت بادیہ میں بھیجنے کی راہ میں حائل ہو گئی۔ اسی وجہ سے شہر میں تربیت ہوئی۔ غیر فطری طریق پر عربی سیکھنے کی وجہ سے زبان میں غلطیوں کا امکان رہ گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس عہد میں خطابت

ہر بڑا انقلاب خواہ کہیں بھی ہو، خطابت سے شروع ہوتا ہے ہر دینی اور سیاسی دعوت کے لیے اس کی ضرورت ہے۔ اس قسم کی دعوت کی نشر و اشاعت اور تائید و حمایت کے لیے چرب زبانی اور زور بیان لازمی ہے۔ اس دعوت کے دشمنوں اور مخالفوں کو بھی زبان آور لوگوں کی حاجت ہوتی ہے۔ تاکہ وہ اس دعوت کی تردید اور روک تھام کر سکیں۔ یہ کام محض اسی صورت میں تکمیل پذیر ہو سکتا ہے کہ مختلف گروہوں، جماعتوں اور بہادر لوگوں کو مجلسوں اور محفلوں میں خطاب کیا جائے۔ مذہبی تقریبات، میلے ٹھیلے یا دوسرے اجتماع کے مواقع اور وفود کی آمد پر لوگوں کو تقریریں سنائی جائیں۔ اسلام کا ظہور بذات خود ایک اتنا بڑا واقعہ، شاندار کارنامہ اور عظیم الشان دعوت تھی کہ دنیا نے اس سے پہلے اس کی نظیر نہ دیکھی تھی۔ زمانہ جاہلیت کی نسبت زبانیں اور بھی کھل گئیں۔ خطابت نے زیادہ زور پکڑا، اور عقل و دانش کو اس کے استحکام اور اچھے اسلوب سے بیان کرنے پر اکسایا گیا، تاکہ اس کی جادو بیانی سے دلوں کو مسخر کیا جا سکے۔ اس سلسلے میں سب سے بڑا کارنامہ ابتداء میں دعوت اسلام کے داعی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جو آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے تبلیغ قرآن کے علاوہ فن تقریر کے اعتبار سے سرانجام دیا۔ اور اس اعتبار سے بھی کہ آپ نے خطابت و تقریر کو ہر امام اور راہنما کے لیے ضروری معیار اور شعار قرار دیا۔ قطع نظر اس سے کہ اجتماع دینی ہو یا سیاسی، جیسے جمعہ عیدین، حج یا میدان جہاد میں صف آرائی۔ نیز ہر اچھی بات کی اشاعت اور ہر برائی کی روک تھام کے موقع پر، یا فتح و نصرت کے اعلان یا تاکید وصیت کے سلسلے میں، خواہ کوئی اجتماع ہو، غرض کہ ہر اجتماع میں خطابت ضروری ٹھہری۔ یہی وجہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دینی مبلغ، شاہی سفیر، لشکروں کے سالار، فوجوں کے قائد، نیز آپ کے جانشین اور ان کے عامل اور والی سب کے سب بڑے بلند آواز، چرب زبان اور فصیح و بلیغ مقرر اور خطیب ہوتے تھے۔ اس کے علاوہ یہ چیز بھی ان کے حق میں تھی کہ انھیں اپنے جیسے عربوں کو مخاطب کرنا ہوتا تھا وہ فصاحت و بلاغت کا ذوق رکھتے تھے اور ان کے دلوں میں اس کی تحسین اور چاہت کا بے پناہ شوق تھا۔ شریعت نے انھیں شعر گوئی کی لغویات سے اس لیے باز رکھا کہ شعر خطابت اور بالخصوص دینی خطابت کے بارِ گراں کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ کیوں کہ خطابت کے ذریعہ سے حقائق کے چہرے کو بے نقاب کر کے تشریح و توضیح کے فرائض بجا لاتے تھے، تاکہ عقلی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وجدانی دلائل کے ذریعے کانوں کے پردوں کو چاک کرکے آواز کو دل کی گہرائی تک پہنچایا جا سکے۔ ثواب کی ترغیب اور خواہش دلائی جائے اور عذاب سے ڈرایا جائے۔ نیز اس لئے کہ خطابت وزن و قافیہ کی پابندیوں سے آزاد ہوتی ہے اور اس کی عبارت ہر خاص و عام کی سمجھ میں بآسانی آ جاتی ہے۔ معمولی سپاہی سے لے کر سالار اعلیٰ تک سب بخوبی سمجھ لیتے ہیں۔ اس ضمن میں قرآن مجید کے دلائل و براہین اور اس کے اقتباسات ان کے حق میں بڑے ممد و معاون ثابت ہوئے۔ جب حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد مسلمانوں کی باہمی خانہ جنگی اور فتنہ و فساد کا آغاز ہوا تو مسلمان دو گروہوں میں بٹ گئے۔ عراقی گروہ حضرت علیؓ کی زیر قیادت اور شامی حضرت معاویہؓ کی زیر قیادت۔ ان میں سے ہر ایک فریق اپنی دعوت اور پیغام کی پشت پناہی اور اپنے مقصود کی حمایت میں دوسرے فریق سے میدانِ جنگ میں صف آرا ہوا۔ یہ ایسا مصیبت ناک اور نازک ترین دور تھا کہ اس سے پہلے اسلام کو اتنی بڑی مصیبت کا کبھی سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔ دونوں گروہوں میں بے شمار ایسے چرب بیان خطیب اور مقرّر رونما ہوئے۔ جن کی گرد کو پہنچنا بھی مشکل ہے۔ ایک طرف عراقیوں کی قیادت حضرت علی بن ابی طالب جیسے بلند مرتبہ خطیب اور امام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصاحت و بلاغت کے ہاتھ میں تھی۔ دُوسری طرف شامی گروہ کی زمامِ قیادت حضرت معاویہؓ بن ابی سفیان کے ہاتھ میں۔ اس خانہ جنگی کے ختم ہونے سے پہلے فتنوں کا دروازہ کھل گیا۔ مختلف عقائد و مذاہب اور فرقے پیدا ہو گئے۔ مسلمان مختلف جماعتوں اور فرقوں میں منقسم ہو گئے۔ مثلاً شیعہ[1]، خارجی[2]، جماعیہ[3]۔ پھر یہ فرقے مختلف گروہوں میں بٹ گئے۔ ہر فرقہ اور گروہ اپنی طاقت اور بساط کے مطابق اپنے خیالات کی نشر و اشاعت کرتا اور اپنے عقائد کی حفاظت و حمایت میں تلوار کا آزادانہ استعمال کرتا تھا۔ ہر گروہ میں ایسے خطیب اور مقرر موجود تھے۔ جو اپنی

۱؎ شیعہ سے مُراد حضرت علیؓ کا گروہ ہے' جو ان کے اور ان کے خاندان کے انصار و مددگار تھے۔ ان میں سے بعض آپ کی محبّت اور فضیلت بیان کرنے میں بہت مُبالغہ کرتے تھے۔

۲؎ خارجیوں نے پہلے حضرت علیؓ کے خلاف بغاوت کر کے ان سے لڑائی کو جائز قرار دیا۔ کیونکہ آپ نے اپنے اور حضرت معاویہؓ کے درمیان خلافت کے معاملہ کو طے کرنے کے لئے دو حَکم تسلیم کر لئے تھے۔ بعد ازاں خارجیوں نے بنو اُمیہ اور بنو عباس کے خلاف بھی عَلمِ بغاوت بُلند کیا۔

۳؎ یہ جماعت مُسلمان جمہور کی اکثریت پر مشتمل تھی۔ جنھوں نے بنو اُمیہ کی خلافت کو تسلیم کرتے ہوئے حلف وفاداری اُٹھایا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعوت اور پیغام کی تبلیغ و اشاعت میں فصاحت و بلاغت اور زورِ بیان سے خوب کام لیتے تھے۔

اسلام کے ابتدائی دور کی خطابت زمانۂ جاہلیت کی خطابت سے چند چیزوں میں ممتاز ہے۔

(۱) دینی دعوت و پیغام کی ضروریات کے مطابق تبلیغ و اشاعت کے لیے استعمال، جیسے جمعہ، عیدین، حج اور دعوت و ارشاد کے خطبات

(۲) سیاسی اغراض و مقاصد کے لیے استعمال، جیسے جماعتوں اور گروہوں کا قیام و نظام، اور حکومت و سلطنت کا استحکام۔ اس میں شک نہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں بھی بعض جھگڑوں کے مواقع پر خطبات کے اس قسم کے استعمال کی مثالیں موجود ہیں، لیکن وہ اتنی اہم اور شاندار نہیں ہیں، جتنی کہ عہدِ اسلامی میں[1]۔

(۳) ان خطبات میں بڑی تاثیر موجود ہے۔ وہ دلوں کی گہرائیوں میں اتر جاتے ہیں اور وجدان و شعور پر پوری طرح قبضہ جما لیتے ہیں۔ وعظ و نصیحت کے الفاظ کی بندش، ترکیبوں کی چستی، اور فصاحت و بلاغت کی وجہ سے سنگ دل انسان بھی موم ہو

---

[1] مثال کے لئے سقیفہ بنی ساعدہ کے اجتماع میں حضرت ابوبکرؓ کا خطبہ ملاحظہ ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتے ہیں اور خشک آنکھیں بھی پُر نم نظر آنے لگتی ہیں۔[۱]

(۴) الفاظ کی پاکیزگی اور حُسنِ انتخاب، سہل اور آسان عبارتیں اور اسلوب بیان کی پختگی ان خطبات کا امتیازی نشان ہے کاہنوں کی مسجّع عبارتوں اور تُک بندی کو اسلامی خطبات سے کیا مناسبت ہو سکتی ہے۔ جاہلیّت کا انداز تو یہ تھا کہ چھوٹے چھوٹے مگر بڑے مشکل حکیمانہ فقرات کو موقع اور بے موقع عبارت میں ٹھونس دیا جاتا تھا۔ اسلامی عہد کے ابتدائی خطبوں میں اس جاہلی انداز سے بھی اجتناب کیا گیا۔

(۵) خدا کی حمد و ستائش اور تعریف و ثنا سے خطبوں کی ابتداء۔

(۶) دلائل و براہین اور ایقان و اقناع میں قرآنی اسلوب بیان کی پیروی اور قرآن مجید کی آیات کو بطور اعانت استعمال کرنا یہاں تک کہ بعض ائمۂ مسلمین نے یہ شرط لگا دی کہ جمعہ کے خطبہ میں قرآن مجید کی آیات کو شامل کرنا واجب اور ضروری ہے۔

(۷) اجمال و تفصیل اور اختصار و اطناب کے لحاظ سے خطبوں میں اس حد تک تنوع اور فرق موجود ہے کہ بعض اتنے طویل

۱؎ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سحبان کا خطبہ نمونوں میں مندرج ہے۔ وہاں ملاحظہ کیجئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے کہ نصف دن میں بمشکل ختم ہوئے[1] اور بعض خطبے اتنے مختصر کہ چند گنتی کے فقروں پر ہی بس کرتے ہیں[2]۔

مختصر یہ کہ فنِ خطابت اس زمانے میں حدِّ کمال کو پہنچ چکا تھا۔ یہاں تک کہ عربی زبان کو خطیبوں کی اتنی فراوانی اور خطبات کی اتنی کثرت کبھی نصیب نہ ہوئی اس کا سبب یہ تھا کہ قوم اور اس کے سردار و رہنما سب خالص عرب تھے۔ وہ باتیں سنتے اور بہترین الفاظ استعمال کرتے تھے۔

خطیبوں نے اپنا لباس اور عادات ترک نہیں کی تھیں۔ وہ

---

[1] جیسے سحبان وائل کا وہ خطبہ جو اس نے امیر معاویہ کے سامنے خراسانی وفد کی آمد پر پڑھا تھا۔

[2] جیسے بنو ازد کے خطیب کا خطبہ، جب کہ حجاج نے احساس سے کچھ خطیب خلیفہ عبدالملک کے پاس بھیجے تھے۔ وہ خطبہ یہ ہے: قد علمت العرب أنا حی فعال ولسنا بحی مقال وانا نجزی بفعلنا عند احسن قولهم، ان السیوف لتعرف أکفنا وان الموت لیستعذب ارواحنا وقد علمت الحرب الذبون أنا نفرع جماحها ونحلب صرارها

ترجمہ:۔ عرب اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہم کر گزرنے والے لوگ ہیں باتیں بنانے والے نہیں ہیں اور ان کی بہترین باتوں کا صلہ بھی ہم اپنے عمل سے دیتے ہیں۔ تلواریں ہماری ہتھیلیوں سے خوب آشنا ہیں، موت ہماری جانوں اور روحوں کے لیے شیریں مزہ رکھتی ہے۔ شدت کی جنگ بھی خوب جانتی ہے کہ ہم اس کے تیروں سے ٹکراتے ہیں اور آخر دم تک لڑتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پگڑی اس طرح باندھتے کہ ٹھوڑی کا نچلا حصّہ بھی چھپا لیتے تھے اور چادر اوڑھتے تو سارا جسم ڈھانپ لیتے تھے۔ ہاتھ میں چھڑی یا عصا ضرور رکھتے اور کھڑے ہو کر تقریر کرتے تھے۔ البتہ خلیفہ ولید بن عبدالملک ایک استثناء ہے۔ وہ بیٹھ کر خُطبہ کہتا اور تقریر کیا کرتا تھا۔ اس کی بھی وجہ تھی۔ اکثر ناسازئ طبع کے سبب وہ معذور ہوتا تھا۔ یہ بھی وجہ ہو سکتی ہے کہ وہ سمجھتا تھا کہ کھڑے ہونے کا مقصد یہ ہے کہ سامعین اور حاضرینِ مجلس پر نظر پڑے تو بنو اُمیہ نے ان مقصد کو منبروں کی سیڑھیوں پر چڑھ کر کھڑے ہونے سے حاصل کر لیا تھا۔ اس ضمن میں بنو اُمیہ کے بعض دُوسرے خلفاء اور صوبائی حکمرانوں نے بھی اس کی تقلید کی۔

خطبات اور نصائح کے نمونے

ایک دن رسُول خُدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے خطبہ ارشاد فرمایا[له] اور حمد و ستائش کے بعد لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

اے لوگو! تمہارے لیے سنگِ میل اور چراغِ راہ موجود ہیں۔ اپنے سنگِ میل کی طرف بڑھو۔ تمہاری منزلِ مقصُود مقرر ہے۔ اپنی

[له] المبرد کی کتاب الکامل کی روایت کے مُطابق۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منزلِ مقصود پر پہنچو۔ انسان کو دو قسم کے خدشات نے گھیر رکھا ہے۔ ایک خدشہ تو گزرے ہوئے زمانے کے بارے میں ہے آدمی نہیں جانتا کہ اس سلسلے میں خدا تعالےٰ کیا کرنے والا ہے۔ دوسرا خدشہ مستقبل کے بارے میں ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ اللہ کیا فیصلہ صادر کرے گا۔ انسان کو چاہیئے کہ اپنی ذات کے لیے اس سے جو کچھ بن پڑے، وہ کر گزرے۔ حیاتِ مستعار میں توشۂ آخرت تیار کرے۔ بڑھاپے سے پہلے جوانی کو غنیمت سمجھے اور موت کے آ لینے سے پہلے زندگی سے پورا فائدہ اُٹھائے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے۔ موت کے بعد خدا کی رضا جوئی کا کوئی موقع باقی نہیں، اور دُنیا سے چل بسنے کے بعد جنّت و دوزخ کے سوا اور کوئی گھر یا مقام نہیں ہے۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک خطبہ دیا اور یہ ان کا آخری خُطبہ تھا۔ منبر پر قدم رکھنے کے بعد خُدا کی حمد و ثنا اور مدح و تعریف بیان کی، پھر اپنی ڈاڑھی کو ہاتھ میں پکڑ کر کہا:۔

اے لوگو! جس نے کھیت بویا، اُسی نے کاٹا۔ میرا عہدِ حکومت اتنا لمبا ہو گیا کہ آپ مجھ سے تنگ آ گئے اور میں آپ سے اُکتا گیا۔ میں نے آپ لوگوں سے علیحدگی کی تمنّا کی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ میری جدائی کی آرزو کرنے لگے۔ میرے بعد زمامِ اقتدار ایسے لوگوں کے ہاتھ میں آنے والی ہے جو مجھ سے بدتر ہوں گے۔ جس طرح مجھ سے پہلے حکومت کی باگ ڈور ایسے لوگوں کے ہاتھ میں رہی جو مجھ سے بہتر تھے۔ جو آدمی خدا تعالیٰ سے ملنے کی خواہش رکھتا ہے، خدا بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے ملنے کی آرزو رکھتا ہوں، تو بھی مجھ سے ملنا پسند فرما۔

پھر وہ منبر سے اُترے۔ بعد ازاں منبر پر قدم رکھنا نصیب نہ ہُوا۔ یہاں تک کہ موت نے آ لیا۔

بیعتِ یزید کے موقع پر عمروؓ[1] بن سعید کا خطبہ

جب امیر معاویہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لختِ جگر یزید کے لیے حلفِ وفاداری لینا شروع کیا، تو لوگ تقریریں کرنے کھڑے ہوئے

---

[1] عمرو بن سعید بن العاص، اشدق اموی کے نام سے مشہور ہے۔ مروان بن عبدالحکم نے اسے اپنا ولی عہد نامزد کیا، مگر بعد ازاں اسے اپنے بیٹے عبدالملک کا جانشین مقرر کر دیا۔ لیکن عمرو بن سعید نے عبدالملک کے خلاف عَلمِ بغاوت بُلند کر دیا۔ نتیجہ یہ ہُوا کہ عبدالملک نے اسے حیلے بہانے سے ۷۰ھ میں قتل کر دیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس وقت امیر معاویہؓ نے عمرو بن سعید سے کہا: اے ابو امیہ! تم بھی اُٹھو۔ چنانچہ وہ اُٹھا اور اللہ کی تعریف و ستائش کے بعد کہنے لگا: یہ وہی یزید بن معاویہ ہے۔ جس پر تم اُمید لگائے بیٹھے ہو۔ اگر تم اس کے حلم و بردباری کا آسرا ڈھونڈو تو تمھیں کفایت کرے گا۔ اگر تم اس کی رائے کی ضرورت محسوس کرو، تو وہ تمھیں سیدھی راہ پر چلائے گا۔ اگر تم اس کی سخاوت و اعانت کے طلب گار بنو تو وہ تمھیں غنی اور دولت مند کر دے۔ نوجوان اور کم عُمر ہونے کے باوجود بڑا تجربہ کار ہے۔ شجاعت و سخاوت اور مجد و بزرگی میں تمام معاصرین سے گوئے سبقت لے گیا ہے۔ اس کا نشانہ کبھی خطا نہیں جاتا۔ امیرالمومنین کا صاحبزادہ اور جانشین ہے۔

اس پر امیر معاویہؓ بولے، اے ابو اُمیّہ! بہت کچھ کہہ دیا۔ اب بیٹھ جاؤ۔

حضرت عُمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنا پہلا خطبہ دیتے ہوئے فرمایا۔

اے لوگو! اپنے دل اور باطن درست کر لو۔ تمھارا ظاہر خود بخود درست ہو جائے گا۔ اپنی آخرت بنا لو، تمھاری دنیا خود سنور جائے گی۔ حضرت آدم سے لے کر اب تک ہمارے آباو اجداد موت سے نہ بچ سکے۔ بھلا تم کیسے موت سے بھاگ سکتے ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب حضرت قیسؓ بن عاصم المِنقری[1] کی موت کا وقت قریب آ پہنچا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے کہا:

اے میرے بچو! میری تین باتیں یاد رکھو اور یہ بھی خوب یاد رکھو کہ مجھ سے زیادہ اور کوئی تمھارا خیر خواہ نہیں ہے۔

(۱) میرے مرنے کے بعد تم اپنے بزرگوں کو سردار بنانا۔ چھوٹوں کو اپنا سردار نہ بنانا۔ ورنہ لوگ تمھارے بزرگوں کو بہ نظرِ حقارت دیکھیں گے اور تم لوگوں کے لیے تر لقمہ بن جاؤ گے۔ (۲) اپنے مال و دولت کی حفاظت تم پر فرض ہے۔ کیونکہ مال شریف آدمی کی نشان دہی کرتا ہے اور مال کی بدولت کمینے انسان سے بے نیاز ہوا جا سکتا ہے (۳) دست سوال دراز کرنے سے اجتناب کرو، کیونکہ بھیک انسان کی ذلیل ترین کمائی ہے۔

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا: اپنی اولاد کو پیراکی اور تیراندازی سکھاؤ۔ انھیں بتاؤ کہ چھلانگ کر گھوڑے پر سوار ہوں۔ نیز انھیں عمدہ شعر

---

[1] منقر تو سعد بن تمیم کے قبیلہ کی ایک شاخ کا نام ہے۔ قیس ۹ھ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوا۔ اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ بدوی عربوں کا سردار ہے۔ قیس بڑا ہی بردبار اور حلیم الطبع تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی سناؤں۔

المبرد نے اپنی کتاب الکامل میں بیان کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے کہا کہ مجھے میرے ابا جان نے فرمایا: "اے میرے پیارے بیٹا! میں دیکھتا ہوں کہ امیرالمومنین نے دوسرے مہاجرین و انصار کو چھوڑ کر تمھیں خاص تقرب بخشا ہے۔ سو تم میری تین باتیں یاد رکھو:۔ (۱) وہ تمھاری زبان سے کبھی جھوٹ نہ سُننے پائے (۲) امیرالمومنین کے پاس کسی مُسلمان کی چُغلی نہ کھانا (۳) اور کبھی اس کا راز افشا نہ کرنا۔" حضرت ابن عبّاس کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ابا جان! ہر بات ہزار نصیحتوں سے بہتر ہے۔ اس پر وُہ فرمانے لگے: بلکہ ہر بات دس دس ہزار سے بھی بہتر ہے۔

خطیب حضرات

عربی ادب کی تاریخ میں اس دَور سے بڑھ کر کسی اور دَور میں نسب اور قول و عمل کے اعتبار سے اتنے شان دار اور بکثرت خطیب نہیں ہوئے۔ اس کا سبب یہ تھا کہ اس عہد میں خلفاء اور راہنماؤں کے لیے فن خطابت ہی ایک ایسا حربہ تھا۔ جس کے ذریعے عوام و جمہور کو قابو میں رکھا جا سکتا تھا۔ کیوں کہ وہ عربی فطرت کے مالک تھے اور فصاحت و بلاغت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو خوب سمجھتے تھے قرآنی اسلوب میں ڈھل چکے تھے۔ ان کے احساسات و معلومات بہت وسیع تھے۔ اسی لیے ہم خلفاء راشدین، چند مسلمان والیان اور حکام اور کچھ فصیح لوگوں کے ذکر پر اکتفا کرتے ہیں۔ کیوں کہ اس زمانے میں امامت و حکومت کے لیے خطابت بہت ضروری اور اہم چیز تھی۔

۱۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت ابوبکرؓ عبداللہ عتیق[۱] بن ابی قحافہ عثمان، رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی اور رفیق تھے۔ اسلام میں آپ نے سب سے پہلے آنحضرتؐ کی تصدیق کی اور یوم سقیفہ کے پہلے خطیب ہیں۔

آپ کا شجرۂ نسب مُرَّۃ بن کعب پر پہنچ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک اور مجتمع ہوتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کی پیدائش رسول خدا (ص) کی ولادت مبارک کے دو برس اور چند ماہ بعد ہوئی۔ جب وہ جوان ہوئے تو عادات و

۱؎ عتیق حضرت ابوبکرؓ کا لقب تھا۔ یہ لقب انہیں حُسن و جمال کے باعث ملا یا اس لئے بھی کہ نبی اکرم علیہ السلام نے ان سے فرمایا: انت عتیق من النّار۔ یعنی دوزخ کی آگ تم پر حرام کر دی گئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخلاق کے لحاظ سے قریش کے معزز اور شریف لوگوں میں شمار ہونے لگے۔ آپ قریش میں سب سے زیادہ حلیم و بردبار، سخی اور پاکباز سمجھے جاتے تھے۔ آپ عربوں کے انساب، لڑائیوں اور قابلِ فخر کارناموں کو سب سے زیادہ جانتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ کو نبوّت سے پہلے بھی رسولِ خدا (ص) کے ساتھ راہ و رسم تھی۔ آپ مردوں میں سب سے پہلے آنحضرتؐ پر ایمان لائے اور آنحضرتؐ پر جو چیز بھی اُتری، اس کی سب سے پہلے تصدیق کی اور اسی وجہ سے صدیق کہلائے۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی دعوت اور پیغام کی حمایت و تائید میں اپنا مال و دولت خرچ کیا۔ آنحضرتؐ کی رفاقت و مصاحبت کو اپنے اہل و عیال پر ترجیح دیتے ہوئے آپ کے ساتھ مدینہ منوّرہ کی طرف ہجرت کی اور اکثر و بیشتر غزوات میں آپ کے ساتھ شریک ہوئے۔ حضرت ابوبکرؓ رسول خُدا (ص) کی حمایت و اعانت میں برابر اپنا مال اور قوّت صرف کرتے رہے۔ یہاں تک کہ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم رفیق اعلےٰ سے جا ملے۔ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد عربوں میں اختلاف رونما ہو گیا اور لوگ اسلام سے مُرتد ہو گئے۔ اہل مدینہ و مکّہ، نیز طائف میں بنو ثقیف کے علاوہ دوسرے لوگوں نے زکوات ادا کرنا موقوف کر دیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان کے خلاف لشکرکشی کرکے ان کا قلع قمع کر دیا اور عربوں کو اسلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے جھنڈے تلے جمع کر کے انھیں سیدھا قیصر و کسریٰ کے مُلکوں کی تسخیر کے لیے روانہ کر دیا۔ عین اس وقت جب کہ اسلامی لشکر فارس و رُوم کے عساکر کو شکست و ہزیمت دے رہے اور اور ان کے شہروں اور قلعوں پر قابض ہو رہے تھے حضرت ابوبکرؓ نے ۱۳ھ میں اس دارِ فانی کو ہمیشہ کے لیے خیر باد کہا۔

حضرت ابوبکرؓ بڑے فصیح و بلیغ خطیب اور چرب زبان مقرر تھے۔ انھیں فی البدیہہ تقریر کرنے کا بڑا ملکہ تھا۔ ان کے دلائل و براہین بڑے مضبوط ہوتے اور ان کے الفاظ جادو کا اثر رکھتے تھے۔ یوم ثقیفہ کا خطبہ اس امر کی کافی شہادت ہے۔ واقعات یوں ہیں کہ جب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کا انتقال ہُوا تو صحابہؓ کرام میں اس بات پر اختلاف رائے پیدا ہو گیا کہ آنحضرتؐ کے بعد اُمت میں آپ کا جانشین کون ہو۔ انصار کا اصرار تھا کہ خلیفۂ رسُول ان میں سے ہو اور قُرشی مہاجرین اس بات پر تُلے ہوئے تھے کہ خلیفہ ان میں سے منتخب کیا جائے۔ جھگڑا بڑھتے بڑھتے فتنہ و فساد کی شکل اختیار کرنے کو تھا کہ حضرت ابوبکرؓ نے اٹھ کر حاضرین کو اس طرح مخاطب[1]

---

[1] یہ گمان کیا جاتا ہے کہ وُہ خطبہ خاص طویل تھا۔ مگر راویوں کو تھوڑے سے حصّے کے سوا اور کچھ یاد نہیں رہا۔ اس کی خوبی کے لئے یہی چیز بس کرتی ہے

باقی برصفحہ ۲۵۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا کہ تمام حاضرین نے فوراً آپ کو خلیفہ تسلیم کرتے ہوئے حلف وفاداری کے طور پر بیعت کر لی۔

یومِ ثقیفہ کا خطبہ

خدا کی حمد و ثنا اور تعریف و ستائش کے بعد آپ نے فرمایا: اے لوگو! ہم مہاجر ہیں۔ ہم سب سے پہلے اسلام لائے حسب و نسب کے اعتبار سے ہم سب سے معزز اور اشرف ہیں۔ ہمارا وطن مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ ہماری آبرو اور چہروں کا حسن و جمال مسلم ہے۔ عربوں میں ہم سب سے زیادہ کثیرالاولاد ہیں۔ رسولِ خدا سے ہمارا رشتہ بڑا قریبی ہے۔ ہم نے تم سے پہلے اسلام قبول کیا۔ ہمیں قرآن مجید میں تم پر

بقیہ صفحہ ۲۵۴۔ کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے دل میں کچھ باتیں سوچ رکھی تھیں جو میں ابوبکرؓ کے سامنے پیش کرنا چاہتا تھا۔ میں بعض معاملات میں ان کی رائے لینی چاہتا تھا۔ کیوں کہ وُہ مجھ سے زیادہ مؤقر اور دانا و بردبار تھے۔ جب میں نے کچھ کہنا چاہا تو انھوں نے مجھے ٹال دیا۔ میں کچھ بھی نہ کہہ سکا۔ وُہ کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ستائش اور ثنا و تعریف کے بعد وہ تمام چیزیں کہہ دیں جو میرے دل میں تھیں اور میں کہنا چاہتا تھا۔ میرے دل کی باتوں میں سے کوئی چیز بھی نہ چھوڑی۔ بلکہ ان سے بہتر چیزیں بیان کر دیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سبقت دی گئی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا:۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ

سو ہم مہاجر ہیں اور تم انصار۔ تم ہمارے دینی بھائی ہو۔ غنیمت اور خراج کے مال میں ہمارے شریک اور ساتھی۔ اور دشمنوں کے مقابلے میں ہمارے مددگار۔ تم نے ہمیں پناہ دی اور ہمدردی و غمگساری کی۔ اللہ تعالیٰ تمھیں بہترین اجر دے۔ ہم امیر اور سردار ہیں، تم وزیر۔ عرب اس قبیلۂ قریش کے سوا کسی اور کے سامنے نہیں جھک سکتے۔ اللہ تعالےٰ نے جس فضل و کرم سے تمھارے مہاجر بھائیوں کو نوازا ہے۔ اس پر حسد اور رشک نہ کرو۔

۲۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

امیر المومنین ابو حفص عمر بن الخطاب قُرشی، رسولِ خدا کے خلیفہ ثانی تھے۔ آپ پہلے خلیفہ ہیں، جنھیں امیر المومنین کا لقب دیا گیا۔ آپ ہی نے سب سے پہلے ہجری تاریخ کو رواج دیا۔ فوجی چھاؤنیاں قائم کیں اور محکمۂ دیوان اور دفتری نظام رائج کیا۔

آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت مبارک سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیرہ برس بعد پیدا ہوئے۔ زمانہ جاہلیت میں آپ کا شمار قریش کے سربرآوردہ لوگوں میں ہوتا تھا۔ قریش اور عرب کے دوسرے قبائل کے درمیان جنگوں اور مفاخرات وغیرہ کے جھگڑوں کو بھی نپٹاتے تھے۔ آپ بڑے بہادر سردار اور نامور دانا اور طاقتور تھے۔ دعوتِ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں آپ رسول خدا (ص) کے بہت بڑے دشمنوں میں سے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہدایت ارزاں فرمائی اور آپ حلقہ بگوش اسلام ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کے ذریعے دین اسلام کو بڑا غلبہ عطا کیا۔ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ تمام غزوات میں شرکت کرتے رہے۔ جب آنحضرتؐ کا انتقال ہوا تو انھوں نے خلافت کے سلسلے میں حضرت ابوبکرؓ کی بڑی اعانت کی۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنی موت کا احساس ہو گیا تو آپ نے خلافت کا بار حضرت عمرؓ کے کندھوں پر ڈال دیا۔ چنانچہ حضرت عُمر رضی اللہ عنہ نے اس فرض اور ذمّہ واری کو بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا اور حضرت ابوبکرہؓ کی شروع کی ہوئی تمام چیزوں بالخصوص قیصر و کسریٰ کے مُلکوں کی تسخیر و فتح کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں بڑے حزم و دانائی، عزم و سیاست، عقل مندی و ذہانت اور زُہد و عفت کا ثبوت دیا اور ہر موقع پر مسلمانوں کی بہبودی اور بھتری کو پیش نظر رکھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مغیرہ بن شعبہ کے ایک بدبخت مجوسی غلام ابولؤلؤہ نامی نے ۲۳ھ میں آپ کو اچانک شہید کر دیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ قاتل اپنے کام کی اُجرت میں سے جو حصّہ اپنے مالک کو ادا کرتا تھا۔ اس میں تخفیف اور کمی چاہتا تھا اور اس کے خیال میں حضرت عمرؓ نے اس بارے میں اس سے انصاف نہیں کیا تھا۔

حضرت عُمر رضی اللہ عنہ کی گفتگو بڑی صاف اور واضح ہوتی تھی اور بیان نہایت بلیغ۔ آپ کی رائے بڑی دُرست اور حکیمانہ ہوتی تھی۔ آپ کو بہت سے اشعار ازبر تھے اور خوب ناقدانہ نظر رکھتے تھے۔

جب خلافت کی باگ ڈور ہاتھ میں لی تو آپ نے یہ خطبہ[1] ارشاد فرمایا:

منبر پر قدم رکھنے کے بعد خُدا کی حمد و ستائش اور تعریف و توصیف بیان کر کے فرمایا: اے لوگو! میں دُعا مانگتا ہوں تم آمین کہو۔ اے اللہ! میں بڑا سخت ہوں، مجھے ان لوگوں کے لئے نرم کر دے جو حق و صداقت کی موافقت میں تیری رضاجوئی اور آخرت کے خیال سے تیری اطاعت و فرمانبرداری

---

[1] العقد الفرید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں اور مجھے اپنے دشمنوں کے مقابلے پر سختی اور شدّت عطا فرما۔ نیز اُن لوگوں کے مقابلے پر جو فسق و فجور اور منافقت میں مبتلا ہیں۔ مگر اس ضمن میں میری طرف سے ان پر کوئی ظُلم اور زیادتی نہ ہونے پائے۔ اے اللہ! میں بخیل ہوں، نیکی کے کاموں میں مجھے ایسا سخی بنا دے کہ دامنِ اعتدال ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے، نہ تو اسراف و فضول خرچی کا ارتکاب ہو اور نہ شہرت و نمود اور نمائش و ریا کو کوئی دخل۔ مجھے توفیق عطا فرما کہ یہ سب کام تیری خوشنودی اور آخرت کی خاطر کروں۔ اے اللہ! مجھے ایمانداروں کے لئے متحمّل مزاج اور نرم دل بنا دے۔ اے اللہ! میں بڑا غافل اور بھُول جانے والا ہوں۔ مجھے توفیق دے کہ میں تیری ذات سے کبھی غافل نہ ہونے پاؤں اور موت کو کبھی فراموش نہ کروں۔ اے اللہ! تیری اطاعت و فرمانبرداری کے سلسلے میں مجھے اپنی کوتاہی عمل کا اعتراف ہے۔ مجھے توفیق و ہمّت ارزانی کر کہ میں حُسنِ نیّت کے ساتھ تیری اطاعت پر کمربستہ اور مستعد رہوں۔ اے اللہ! مجھے یقین، نیکی اور تقویٰ و پرہیزگاری پر ثابت قدم رکھ۔ نیز قیامت کے دن تیری جناب میں حاضری مجھے ہمیشہ یاد رہے۔ اور میں تجھ سے شرم و حیا محسُوس کرتا رہوں۔ مجھے اس بات میں خشوع و خضوع اور عاجزی و انکسار عطا فرما جو تیری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رضامندی کا موجب ہو اور مجھے توفیق دے کہ میں اپنے آپ کا محاسبہ کرتا رہوں، اپنے اوقات کی اصلاح کرتا رہوں اور شکوک و شبہات سے بچتا رہوں۔ اے اللہ مجھے توفیق ارزانی فرما کہ جو کچھ میری زبان تیری کتاب سے پڑھتی ہے۔ اس میں غور و خوض اور تفکّر و تدبّر کر سکوں، اسے سمجھ سکوں، اس کے مطالب و معانی کو جان سکوں، اس کے عجائبات کو سوچوں اور جب تک زندہ رہوں، اس پر عمل پیرا رہوں تو ہر چیز پر قادر ہے۔

۳۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

امیر المومنین حضرت عثمان بن عفانؓ قرشی اور اُموی تیسرے خلیفہ تھے۔ آپ نے قرآن مجید کے نسخوں میں وحدت و یگانگت قائم کی۔ آپ کی پیدائش نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ولادت مُبارک کے چھٹے برس ہوئی۔ آپ ایمان لانے والوں کی صفِ اوّل میں ہیں۔ آپ نے اسلام کی تائید و حمایت اور مجاہدین کی نصرت و اعانت میں زرِ کثیر صرف کر دیا۔ بدر کے سوا تمام غزوات میں آپ رسولِ خداؐ کے ساتھ رہے۔ حضرت عمرؓ نے اپنی وفات سے پہلے چھ آدمیوں کو نامزد فرمایا تھا۔ تاکہ اُمّت انہی میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کرے۔ حضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عثمانؓ بھی انہی چھ حضرات میں شامل تھے۔ چنانچہ انھیں خلیفہ چن لیا گیا۔ جو جنگیں حضرت عمرؓ کے عہد میں شروع ہو چکی تھیں، آپ نے انھیں پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ چھ برس تک تو آپ کا عہد خلافت نہایت پُر امن رہا۔ کسی قسم کا شور و شغب اور فتنہ و فساد رونما نہیں ہوا۔ لیکن بعد ازاں مصر و عراق میں مقیم عربوں نے آپ کے خلاف اس بنا پر شورش بپا کر کے ہلہّ بول دیا کہ آپ صوبائی حکومت کے سلسلے میں اقربا نوازی کے جذبے کے تحت اپنے رشتہ داروں کو والی اور حکمران مقرّر کر دیتے ہیں۔ نہ تو ان والیوں کی اہلیت و کفایت کو سوچا جاتا ہے اور نہ اس بات پر غور کیا جاتا ہے کہ خلیفۂ وقت کو ان پر کتنا اعتماد ہے۔ یا یہ کہ وہ کس حد تک خلیفہ کے خیر اندیش ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ شورش پسندوں نے مدینہ میں آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ پھر دیوار پھاند کر مکان کے اندر گھس گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قرآن مجید کی تلاوت کر رہے تھے۔ چنانچہ اسی حالت میں انھیں ۳۵ھ میں شہید کر دیا گیا۔ آپ کی شہادت نے ایک طرف تو مسلمانوں کو مختلف فرقوں اور گروہوں میں تقسیم کر دیا اور دوسری طرف جمہور کے دلوں سے خلافت کا احترام و عزّت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُٹھ گیا۔ وہ خلفاء کو قتل کرنے اور ان کے خلاف عَلم بغاوت بلند کرنے میں بالکل بے باک اور نڈر ہو گئے۔

حضرت عثمانؓ کا شمار بڑے فصیح و بلیغ خلفاء میں ہوتا ہے۔ آپ کے الفاظ مختصر ہونے کے باوجود بڑے مطلب خیز اور پُر معنی ہوتے تھے اور اندازِ بیان بڑا سلیس اور سادہ ہوتا تھا۔ بیعتِ خلافت کے بعد آپ نے یہ خطبہ دیا۔ حمد و ثنا کے بعد فرمایا۔

اما بعد، میرے ناتوان کندھوں پر بارِ خلافت ڈالا گیا اور میں نے بخوشی قبول کر لیا۔ گوشِ ہوش سے سُن لو کہ میں بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلوں گا۔ میں بدعت ایجاد کرنے والا نہیں ہوں۔ اللہ بزرگ و برتر کی کتاب اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی سُنّت کے بعد تمھاری جانب سے مجھ پر تین چیزیں بطور فرض عائد ہوتی ہیں۔ جو لوگ مجھ سے پہلے ہو گزرے ہیں۔ ان کی اتباع اور پیروی ایسے امور و معاملات میں جن پر تم اتفاق اور عمل کرو۔ نیکوکار لوگوں کے اختیار کردہ طریق کی پیروی جن پر تم کسی مصلحت کی بنا پر گامزن نہ ہو سکے اور جن باتوں کو تم ضروری تصوّر کرتے ہو ان کے علاوہ باقی تمام چیزوں سے کنارہ کشی۔ غور سے سُن لو کہ دُنیا بڑی دِلکش اور دلفریب ہے۔ اس نے لوگوں کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہکایا اور بہت سے لوگ اس کی کمند کا شکار ہو گئے۔ تم نہ تو دُنیا کی طرف جُھک جاؤ اور نہ اس پر بھروسہ کرو یہ دُنیا قطعاً قابلِ اعتبار نہیں ہے۔ یہ بات یاد رکھیے کہ دُنیا صرف اسی کو چھوڑتی ہے جو اسے چھوڑ دے۔

۴۔ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

حضرت امیرالمومنین ابوالحسن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول خُدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے چچیرے بھائی اور آپ کی لختِ جگر حضرت فاطمہؓ کے رفیقِ زندگی تھے۔ آپ چوتھے خلیفہ راشد اور مُسلمان خطیبوں کے امام تھے۔

آپ کی پیدائش نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ولادت مُبارک کے بتیس۳۲ برس بعد ہوئی۔ بچوّں میں آپ سب سے پہلے ایمان لائے۔ بہادری میں کوئی شخص بھی آپ کا ہم پلّہ نہ تھا۔ آپ بڑے طاقتور اور بے پناہ قوّتِ برداشت کے مالک تھے۔ غزوۂ تبوک کے سوا باقی تمام غزوات میں آپ نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہمرکاب رہے۔ ان تمام غزوات میں آپ بڑی بے جگری سے رسولِ خدا کی نصرت و اعانت کرتے رہے۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد لوگوں نے حجاز میں آپ کی بیعت کی۔ امیر معاویہؓ اور اہلِ شام جوکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنواُمیہ کے طرفدار تھے، آپ کی بیعت سے کنارہ کش رہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ لوگ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے باعث ناراض تھے۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ حضرت علیؓ نے قاتلانِ عثمان کی تلاش و گرفتاری کے معاملے میں بے اعتنائی سے کام لیا ہے۔ اس جھگڑے کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کے درمیان بہت بڑے فتنہ و فساد کا دروازہ کھل گیا۔ مسلمان دو گروہوں میں بٹ گئے۔ معاملہ یہیں ختم نہ ہوا بلکہ وہ آپس میں مدّت تک ایک دوسرے کے خلاف صف آرا رہے۔ نہ حضرت علیؓ کوئی فائدہ اُٹھا سکے نہ حضرت معاویہؓ۔ بالآخر ایک خارجی نے حضرت علیؓ کو کوفہ کی مسجد میں اچانک حملہ کرکے سنہ ۴۰ھ میں شہید کر دیا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلّم کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ سب لوگوں سے زیادہ فصیح و بلیغ تھے۔ علم و زہد میں سب سے آگے اور حق و صداقت کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت تھے۔ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد آپ بالعموم عرب خطیبوں کے امام ہیں۔

آپ کے خطبات تو بہت ہیں، لیکن ذیل میں صرف وہ خطبہ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ جو آپ نے تحکیم کے بعد ارشاد فرمایا:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جگر خراش حوادث اور زہرہ گداز مصائب و تکالیف اور بڑے بڑے واقعات و انقلابات کے ظہور کے باوجود حمد و ثناء اور تعریف و ستائش کا سزاوار حقیقی خدائے بزرگ و برتر کی ذات ہے۔ میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک اور ساجھی نہیں۔ اس کے سوا کوئی اور ذات عبادت کے لائق نہیں ہے۔ نیز میں اس حقیقت کی شہادت دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ امابعد، تجربہ کار و عالم اور شفیق و خیرخواہ انسان کی نافرمانی حیرت و استعجاب پیدا کرتی ہے اور اس کا انجام ندامت و شرمساری ہے۔ میں نے اس پنچائتی فیصلے[1] کے بارے میں تمھیں اپنی رائے سے آگاہ کرتے ہوئے اپنی مخلصانہ رائے تمھارے سامنے پیش کر دی تھی۔ اے کاش قصیر[2] کی رائے مان

---

[1] جنگِ صفین کے بعد حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری کے فیصلے کی طرف اشارہ ہے۔

[2] قصیر، جذیمہ ابرش کا مولیٰ تھا۔ بڑا تجربہ کار اور دانا آدمی تھا۔ اس نے اپنے آقا جذیمہ کو مشورہ دیا تھا کہ وہ زباء ملکۂ جزیرہ پر اعتبار نہ کرے۔ بادشاہ نے اس کی بات نہ مانی اور ملکۂ زباء کی دعوتِ شادی

باقی بر صفحہ ۲۶۶

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لی جاتی ۔ تم نے اکھڑ مخالفوں اور نافرمان و باغی معترضین کی طرح میری بات ماننے سے یوں انکار کر دیا کہ خود ناصح کو اپنی نصیحت پر شک و شبہ ہونے لگا ۔ چنانچہ اس نے اپنے چقماق کو اپنی ہی لکڑی (ایندھن) تک محدود رکھا ۔ میری اور تمہاری کیفیت بنو ہوازن کے شاعر درید بن صمّہ کی طرح تھی، جس نے یہ کہا تھا :

أَمَرْتُهُمْ أَمْرِی بِمُنْعَرَجِ اللِّوٰی
فَلَمْ یَسْتَبِیْنُوا النُّصْحَ اِلَّا ضُحَی الْغَدِ

یعنی میں نے انھیں منعرج اللِّوٰی کے مقام پر مشورہ دیا، لیکن انہوں نے میرے مشورے کو درخورِ اعتنا نہ سمجھا ۔ البتہ کہیں دوسرے دن کی صبح کو انھیں میری نصیحت کی قدر معلوم ہوئی ۔

۵۔ سَحبان وائل

سَحبان بن زُفر بن ایادالوائلی بڑا فصیح و بلیغ اور بُلند آواز خطیب تھا ۔ بلاغت و بیان میں وہ ضرب المثل بن چکا تھا ۔

بقیہ صفحہ ۲۶۵ ۔ قبول کرکے عقد کے ارادے سے چل پڑا ۔ مگر ملکۂ زباء نے کو قتل کر دیا ۔ اس پر قصیر نے کہا : لایطاع لقصیرٍ أمرٌ ۔ یعنی قصیر کی رائے نہ مانی گئی ۔ چنانچہ یہ فقرہ ضرب المثل بن گیا ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمانۂ جاہلیت میں قبیلۂ ربیعہ کی ایک شاخ بنووائل میں نشو و نما پا کر پروان چڑھا۔ جب دین اسلام ظہور پذیر ہوا تو سحبان بھی مشرّف باسلام ہو گیا۔ زمانے کے انقلابات نے اسے حضرت معاویہؓ کے گروہ میں شامل ہونے پر مجبور کر دیا۔ امیر معاویہؓ اسے مصائب و حوادث اور آڑے وقت کے لیئے محفوظ رکھتے اور اس کے زورِ بیان اور ذہنِ رسا کی تیزی کی وجہ سے فخر و مباہات کے میدان میں اسی پر تکیہ کرتے۔

خراسان سے ایک وفد امیر معاویہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ارکان وفد میں حضرت سعید بن عثمان بن عفان بھی شامل تھے۔ چنانچہ سحبان کو بلایا گیا۔ مگر وہ گھر پر موجود نہ تھے۔ آخر انھیں کسی گوشے سے تلاش کر کے امیر معاویہؓ کے سامنے حاضر کیا گیا۔ امیر معاویہؓ نے تقریر کرنے کو کہا۔ وہ بولے: مجھے ایک عصا لا دیجیے۔ لوگوں نے پوچھا کہ عصا کو کیا کروگے؟ تم تو امیرالمومنین کے حضور میں کھڑے ہو۔ اس پر سحبان کہنے لگے کہ جو کچھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کیا کرتے تھے۔ جب کہ وہ اپنے پروردگار سے ہم کلام ہوتے تھے۔ یہ سُن کر امیر معاویہؓ ہنس پڑے اور حکم دیا کہ ایک عصا پیش کر دیا جائے جب سحبان کو عصا مل گیا تو اس کی مضبوطی اور صلابت کا جائزہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لینے پر وہ ناپسند نکلا۔ پھر اپنا عصا منگوا کر نماز ظہر کے وقت خطبہ شروع کیا۔ عصر کی نماز کا وقت بھی آ پہنچا، مگر خطبہ جاری تھا۔ اس دوران میں نہ تو وہ کھکارا، نہ کھانسا، نہ کہیں رُکا اور نہ توقف کیا۔ ہر بات کو اس طرح نبھایا کہ اس کا کوئی پہلو بھی تشنۂ تکمیل نہ رہنے پایا، وہ برابر اسی انداز میں بولتا رہا۔ یہاں تک کہ حاضرین مبہوت ہو کر رہ گئے۔ امیر معاویہؓ نے تقریر ختم کرنے کے لئے ہاتھ سے اشارہ کیا، تو سحبان نے بھی اشارہ سے کہا کہ میری تقریر نہ روکو۔ اس پہ امیر معاویہؓ بولے: نماز، نماز۔ سحبان نے جواب دیا کہ یہ تو تمہارے سامنے ہے۔ ہم صلاۃ و تحمید اور وعدہ و وعید میں مصروف و مشغول ہیں۔ اس موقعہ پر امیر معاویہؓ نے کہا: تم تو عرب بھر میں سب سے فصیح و بلیغ مقرر اور خطیب ہو۔ سحبان بولا: بلکہ عجمیوں اور تمام جن و انس سے بھی۔

جب سحبان خطبہ دیتا اور تقریر کرتا تو پسینے میں شرابور ہو جاتا۔ اس کا انتقال امیر معاویہؓ کے عہد خلافت میں ۵۴ھ میں ہوا۔

اس کے خطبات میں مندرجہ ذیل قول کو بہت پسند کیا جاتا ہے[۱]:

---

[۱] ابو علی القالی نے اپنی کتاب الامالی میں اس قول کو بنو عباس کے دور اوّل

باقی بر صفحہ ۲۶۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دُنیا دارالبلاغ اور آخرت دارالقرار ہے۔ اے لوگو! اپنے دارِ فانی سے دارِ باقی کے لئے کچھ زادِ راہ لے لو۔ اپنے پردے چاک کر کے اپنے آپ کو اس ذات کے سامنے رسوا نہ کرو جس سے تمہارا کوئی بھید مخفی نہیں ہے۔ پیشتر اس کے کہ تمہارے جسم اس دنیا کو چھوڑیں، تم اپنے دلوں کو دُنیا سے الگ کر لو تم دُنیا سے دل لگا بیٹھے ہو، حالاں کہ تمہیں کسی اور ٹھکانے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ جب کوئی آدمی مر جاتا ہے، تو لوگ پوچھتے ہیں کہ کیا چھوڑ مرا ہے؟ مگر فرشتے پوچھتے ہیں: اس نے آخرت کے لئے کیا بھیجا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ کچھ ایسی چیز آگے بھیجو جو تمہارے کام آ سکے اور سبھی کچھ پیچھے نہ چھوڑ جاؤ جو تمہارے لئے وبالِ جان بن جائے۔

۶۔ زیاد ابن ابیہ

زیاد عرب کے مشہور مدبروں، سیاست دانوں، مفکروں اور

بقیہ صفحہ ۲۶۸۔ کے کسی عرب کی طرف منسوب کیا ہے۔ سحبان کے خطبات کو کتابی شکل میں جمع و محفوظ نہ کرنے کی وجہ شاید یہ تھی کہ وُہ بہت طوالت پسند تھا۔ راویوں کو اتنے طویل خطبات یاد رکھنے مشکل نظر آئے۔ مزید براں اس عہد میں قوم کا مزاج سیاسی ہو چکا تھا اور اس کے خطبات میں سیاست کی کوئی چاشنی نہ تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سالاروں میں شمار ہوتا ہے۔

اس کی پیدائش اور نشوونما کے سلسلے میں بیان کیا جاتا ہے کہ عربوں کے مشہور طبیب حارث بن کَلَدہ ثقفی کی ایک لونڈی تھی جس کا نام سمیّہ تھا۔ اس نے اپنے ایک رومی غلام عبید نامی سے اس لونڈی کا عقد کر دیا۔ زیاد موصوف سنہ ۱ھ میں اس کے ہاں پیدا ہوا۔ جب زیاد پروان چڑھا تو بڑا فصیح و بلیغ، بہادر، مدبّر اور پڑھنے لکھنے میں خوب تاک نکلا۔ عربوں کی فتوحات شروع ہونے سے پہلے ہی اس کے جوہر نمایاں ہونے لگے۔ امیرالمومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مقرّر کردہ والئ بصرہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے زیاد کو اپنا کاتب (سکرٹری) منتخب کر لیا۔ زیاد نے اپنی زیرکی و عقلمندی، سرعت فہم و ذہانت اور قابلیّت کا ثبوت دیا کہ امیرالمومنین جب کبھی اسے کسی عہدے سے معزول کرتے تو فرماتے کہ معزولی کی وجہ کوئی خیانت اور نااہلیّت و غیر موزونیّت نہیں، بلکہ صرف اس لیے کہ امیرالمومنین یہ پسند نہیں کرتے کہ اس کی وفور عقل لوگوں کے لئے مصیبت بن جائے۔ لیکن اس کے باوجود وہ اپنے بڑے ضروری اور اہم کام سرانجام دینے کے لئے اس پر پورا بھروسہ اور کامل اعتماد کرتے۔ ان تمام معاملات میں وہ اتنا پسندیدہ اور قابلِ تعریف ثابت ہوا کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہنے پر مجبور ہو گئے : واہ! اس نوجوان کے کیا کہنے ہیں۔ اگر اس کا باپ قریش میں سے ہوتا تو یہ لوگوں کو لاٹھی سے ہانکتا۔

ابوسفیان نے اسلام قبول کر لینے کے بعد جب زیاد کی عقل و دانش کی پختگی، بہادری اور تحریر و تقریر کی شستگی اور فصاحت و بلاغت دیکھی تو اس نے قریش کے بعض افراد کو جن میں حضرت علی کرم اللہ وجہ بھی شامل تھے، اس راز سے آگاہ کیا کہ زیاد اس کا بیٹا ہے اور یہ کہ جس زمانے میں وُہ مشرک تھا، سمیّہ کو اس سے زیاد کا حمل ٹھہر گیا۔ لیکن زیاد کی غیرت و نفرت کے ڈر کے مارے کھُلے بندوں اس بات کا دعویٰ نہ کیا۔

جب امیرالمؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خلافت کی باگ ڈور سنبھالی تو فارس میں بد امنی رونما ہونے لگی۔ چنانچہ آپ نے لوگوں سے اس بارے میں مشورہ کیا کہ وہاں کے معاملات کو دُرست کرنے کے لیے کون زیادہ موزوں ہوگا۔ بعض لوگوں نے زیاد کا نام لیا۔ لہٰذا زیاد ایک لشکرِ جرّار ساتھ لے کر فارس کی جانب روانہ ہوا۔ وہاں پہنچ کر زیاد اپنی حکمتِ عملی، ہُنرمندی اور تدبر و سیاست سے شورش پسندوں اور فتنہ پردازوں کے رہنماؤں اور سرکردہ لوگوں میں نفرت، بد دلی اور پھوٹ ڈالنے میں کامیاب ہو گیا اور انھیں باہم اس طرح لڑا ٹکرا دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ ان کا فتنہ بالکل دب گیا اور بغیر کسی جنگ و جدال کے ملک میں امن و امان قائم کر دیا۔ حضرت علیؓ کی شہادت تک زیاد اس علاقے میں ان کے والی کی حیثیت میں حکمرانی کرتا رہا۔ بعد ازاں معاویہؓ کو اس کے بارے میں خدشات پیدا ہونے لگے۔ معاویہؓ اس کے متعلق بڑا فکرمند رہتا۔ بالآخر اس نے مغیرہ بن شعبہ کو بھیجا تاکہ وہ زیاد کو بہلا پھسلا کر اس کے پاس لے آئے۔ مغیرہ اسے معاویہؓ کے پاس لانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس وقت معاویہؓ نے یہ دعویٰ کیا کہ زیاد اس کا بھائی ہے اور بھری محفل میں گواہوں کی شہادت کی بنا پر زیاد کو اپنے باپ ابوسفیان کی نسبت سے وابستہ کر دیا۔ اب وہ زیاد بن عبید کی بجائے زیاد بن ابی سفیان کہلانے لگا۔ زیادہ محتاط اور پاکباز لوگ اسے ابن سمیّہ، یا ابن ابیہ کہتے ہیں۔

امیر معاویہ نے اسے بصرہ، خراسان اور سجستان کا والی مقرّر کر دیا۔ بعد ازاں سندھ، بحرین اور عمان بھی اس کی حکومت میں شامل کر دیئے۔ پھر کوفہ بھی اس کے زیر فرمان کر دیا گیا۔ اس طرح زیاد عراقَین (عراق عرب و عراق عجم) کا والی ٹھہرا۔ وہ پہلا حکمران ہے۔ جس کے زیر اقتدار دونوں عراق جمع کر دیئے گئے تھے۔ بس پھر کیا تھا، وہ لوگوں میں ایسا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شاندار انسان اور قابلِ فخر کردار مشہور ہوا کہ اس کی بدولت انتشار و بد نظمی کا نام و نشان مٹ گیا۔ اس نے کج رفتار اور ناہموار لوگوں کو سیدھا کر دیا، شورش پسندوں کا قلع قمع کیا اور فتنہ و فساد کا سر کچل کر رکھ دیا۔ زیاد عقوبت و سزا کے معاملے میں حد سے تجاوز کر گیا۔ وہ محض وہم و ظن کی بنا پر مواخذہ کر لیتا اور شک و شبہ کی بنا پر سزا دے دیتا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے امیر معاویہؓ کی سلطنت کو بڑی محکم اور مضبوط بنیادوں پر استوار کر دیا۔ اس کے رعب و جلال کی یہ کیفیت تھی کہ تمام لوگ اس کے خوف سے لرزاں و ترساں رہتے تھے۔ مگر وہ آپس میں ایک دوسرے سے بالکل محفوظ و مامون ہو گئے۔

اگر کسی مرد یا عورت کے ہاتھ سے کوئی چیز گر جاتی تو کوئی شخص اسے اٹھانے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ صرف اس چیز کا مالک ہی آ کر اٹھاتا اور اپنے قبضے میں لے لیتا۔ امن و امان کی یہ حالت تھی کہ کوئی شخص بھی رات کو اپنا دروازہ بند نہ کرتا تھا۔ زیاد کہا کرتا تھا کہ اگر میرے اور خراسان کے درمیان ایک رسّی بھی ضائع ہو جائے تو میں اس رسّی کے لے جانے والے کو پہچان لوں گا۔ اس کے دربار میں اس کی سیاست کاری کا اصول بحروف ذیل لکھا ہوتا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"سختی اور شدت کسی قسم کی درشتی اور تندی کے بغیر، نرمی کسی قسم کی کمزوری کے بغیر۔ نیکی کرنے والے کو اس کی نیکی کا اجر دیا جائے گا۔ اور برائی کرنے والے کو اس کی برائی کی سزا۔

جہاں تک اس کی شستگی تقریر اور فصاحت و بلاغت کا تعلق ہے، اس کے لئے بس وہی کافی ہے جو جاحظ نے شعبی کی زبانی بیان کیا، اس نے بتایا کہ میں نے منبر پر زیاد کے علاوہ کسی ایسے تقریر کرنے والے کو کبھی نہیں سنا، جو بولے، تو خوب بولے۔ مگر میں نے چاہا کہ وہ چپ ہو جائے مبادا کہ اس سے کوئی برائی اور غلطی سرزد ہو جائے۔ زیاد جوں جوں زیادہ بولتا، بہتر سے بہتر بات کہتا۔ اس کی وفات ۵۳ھ میں کوفہ میں ہوئی۔ زیاد کے نہایت شستہ خطبوں میں وہ خطبہ ہے جو اس نے بصرہ پہنچ کر دیا اور جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

اما بعد، جہالت اور جاہل لوگ اندھی گمراہی کی مانند ہیں۔ اور یہ بے راہ روی و گمراہی جس میں تمھارے بے وقوف اور اکھڑ لوگ مبتلا ہیں۔ انھیں آگ کے کنارے پہنچا کر چھوڑے گی اور بعد میں تمھارے عقل مندوں کو بھی مبتلائے عذاب کر دے گی۔ وہ سب ایسے امور میں گرفتار ہیں کہ چھوٹے بچے اسی گندے اور مضر صحت ماحول میں پروان چڑھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بڑے بھی اس سے بچنے کی کوشش نہیں کرتے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے قرآن مجید کا مطالعہ نہیں کیا۔ نہ تم نے اس عزّت افزا ثواب کی بابت کچھ سُنا جو اللہ نے اپنے فرماں بردار اور اطاعت شعار بندوں کے لئے مقرر کیا ہے۔ نہ اس دردناک عذاب کی بابت کچھ سُنا جو خدا نے نافرمانوں اور باغیوں کے لئے تیار کر رکھا ہے۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ کا عذاب ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ دنیا نے تم سے ہر شخص کی آنکھوں پر پردے ڈال دیئے ہیں اور خواہشات نے تمھارے کان بند کر دیئے ہیں۔ تم نے دنیا کو آخرت پر ترجیح دی اور یہ نہ سوچا کہ تم اسلام میں ایسے نئے رخنے پیدا کر رہے ہو جو تم سے پہلے کسی نے نہیں کئے تھے۔ یعنی تم نے کمزوروں اور ناتوانوں کو جبر و قہر کا شکار ہوتے گوارا کر لیا اور بے کس عورتوں کو روز روشن میں لٹتے دیکھ کر بھی تمھاری رگِ حمیّت نہ پھڑکی۔ تم نے انھیں بے یار و مددگار چھوڑ دیا۔ ستم تو یہ ہے کہ تمھاری تعداد خاصی بڑی ہے اور جمعیت میں پریشانی بھی نہیں، باوجود اس کے تم نے یہ سب کچھ برداشت کیا۔ کیا تم میں روک تھام اور محافظت کرنے والے نہ تھے۔ جو ان بدمعاشوں کو رات کے وقت لوٹ کھسوٹ اور دن کے وقت ڈاکہ زنی سے روکتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تم نے رشتہ داریوں کو قریب و عزیز سمجھا اور دین و ملت سے دُور ہو گئے ۔ تم بغیر معقول عذر کے معذرت کرتے ہو اور عیاروں سے چشم پوشی ۔ تم میں سے ہر آدمی بے وقوف کی حمایت کرتا ہے ۔ یہ طرزِ زندگی تو وہی اختیار کرتا ہے ۔ جو نہ سزا سے ڈرے اور نہ آخرت و انجام کا خوف رکھے ۔ تمھاری حفاظت و نگرانی کے باعث ان لوگوں نے حدُودِ اسلام کو توڑ کر محرمات کا انکار کیا اور بعد ازاں تمھارے پسِ پشت شکوک و شبہات کی پوشیدہ اور گم نام جگہوں میں خاموشی کے ساتھ چھپ گئے ۔ جب تک میں ان جگہوں کو گرا جلا کر پیوستِ زمین نہ کر دوں ، مجھ پر کھانا پینا حرام ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے کا آخری انجام بھی اسی سلوک کا مستحق ہے ۔ جس کا اس کی ابتدا تھی ۔ یعنی نرمی بغیر کسی کمزوری و ناتوانی کے اور سختی بغیر کسی تندی و درشتی کے ۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مولیٰ کے بدلے ولی ، غلام کے بدلے مالک کو ، مسافر کے بدلے مقیم کو اور نافرمان کے بدلے اطاعت گزار کو دھر پکڑوں گا ۔ یہاں تک کہ جب کوئی آدمی اپنے دوست و آشنا سے ملے تو کہے :

اے سعد ! تو بھاگ کر جان بچالے ، سعید تو ہلاک ہو چکا ہے۔[1]

---

[1] مصیبت کے پے درپے آنے پر بطورِ مثال استعمال کیا جاتا ہے ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا پھر تم سر تسلیم خم کر کے میری اطاعت و فرمانبرداری کرنے لگو۔ یاد رکھو کہ سردار قوم کا دروغ و جھوٹ سیاہ و سفید دھبوں والے جانور کی طرح مشہور و معروف ہوتا ہے۔ جب تم کوئی جھوٹ مجھ سے وابستہ پاؤ تو تمھارے لیے میری نافرمانی جائز و مباح۔ میرے اور لوگوں کے درمیان سخت نفرت و حقارت اور دشمنی تھی میں نے اسے بالکل نظر انداز کر دیا۔ پاؤں تلے مسل دیا۔ اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ تم میں سے کسی کو میرے بغض و عناد کا شکار ہونا پڑا ہے، تو میں نہ اسے بے نقاب کروں اور نہ اس کا پردہ چاک کروں جب تک کہ مجھے اس کا چہرہ نظر نہ آ جائے۔ جب یہ سب کچھ ہو جائے تو پھر میں اس سے بحث و مناظرہ نہ کروں۔ تم اپنا کام نئے سرے سے شروع کرو اور اپنی آپ مدد کرو۔ بہت سے مایوس و نا اُمید لوگ ہماری آمد سے خوش ہو جائیں گے اور بہت سے مسرور لوگ ہمارے آنے سے یاس و قنوط کا شکار ہوں گے۔ اے لوگو! ہم تمھارے قائد و رہنما بنے ہیں۔ ہم تمھارے محافظ و نگراں ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوت سے تم پر حکمرانی کریں گے۔ اور خدا کی توفیق و مدد سے تمھاری حفاظت کریں گے۔ تمھارا فرض ہے کہ ہماری اطاعت و فرمانبرداری کرو۔ ہمارا فرض

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ہم تمہاری خاطر اپنے زیرِ تسلّط علاقوں میں عدل و انصاف قائم رکھیں۔ ہماری خیر خواہی کا اظہار کرو تاکہ تم ہمارے عدل و انصاف اور حمایت و سرپرستی کے حقدار ٹھہرو۔

۷۔ حجّاج

ابو محمد حجّاج بن یوسف ثقفی، بنو ثقیف کا نامور شخص تھا، اس کا شمار عرب کے مشہور طاقتوروں، حکمرانوں، سالاروں اور حاکموں میں ہوتا ہے۔ بنو اُمیہ کی سلطنت کا استحکام اسی کا رہینِ منّت ہے۔ وہ بڑا فصیح و بلیغ مقرر اور بُلند آواز خطیب تھا۔

اس کی پیدائش ۴۱ھ میں ہوئی۔ حجّاج اور اس کا والد دونوں بنو ثقیف کے وطن طائف میں بچّوں کو پڑھایا کرتے تھے بعد ازاں وہ رَوح بن زِنباع جُذامی کے پاس چلا گیا، جو کہ عبدالملک بن مروان کے حامیوں میں سے تھا اور اس کی فوج میں سپاہی بھرتی ہو کر ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے سپہ سالار بن گیا[1]

---

[1] پہلے پہل اس کی انتظامی قابلیت یوں ظاہر ہوئی کہ ایک دفعہ عبدالملک بن مروان نے اپنی فوج میں بدنظمی کی شکایت کرتے ہوئے کہا تھا کہ ساری فوج بیک وقت کوچ نہیں کرتی اور نہ بیک وقت فروکش ہوتی ہے۔ اسے یہ تلخ تجربہ اس وقت ہوا، جب کہ جزیرہ میں زفر بن حارث نے علَمِ بغاوت بُلند

باقی برصفحہ ۲۷۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سے پہلے اس کی شہرت کا باعث یہ ہوا کہ اسے سالار لشکر بنا کر عبداللہ بن زبیر کے خلاف لڑنے کے لیے بھیجا گیا۔ اس نے لشکرکشی کرتے ہوئے مکّہ مکرّمہ پہنچ کر اس کا محاصرہ کر لیا۔ بعد ازاں ابن زبیر کو قتل کر کے اسی سلطنت کا چراغ

بقیہ صفحہ ۲۷۸ سے کر رکھا تھا اور وُہ اس کی سرکوبی کے لیئے لشکر جرار کے ساتھ پیش قدمی کر رہا تھا۔ یہ شکایت سُن کر رُوح بن زنباع نے عرض کیا کہ اے امیرالمومنین! میری سپاہ میں ایک مردِ خدا ایسا ہے کہ اگر امیرالمومنین لشکر کے معاملات اس کے سپرد کر دیں تو وہ سپاہیوں کو ایک ساتھ کوچ کرنا اور فروکش ہونا اچھی طرح سکھا دے۔ اس مرد مومن کا نام حجاج بن یوسف ہے۔ امیرالمومنین نے فرمایا کہ ہم تمام اختیارات اسے سونپتے ہیں۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ سوائے رُوح بن زنباع کے اعیان و انصار کے کسی سپاہی کو پیچھے رہ جانے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ ایک دن سب لوگوں کے کوچ کر جانے کے بعد رُوح بن زنباع کے یار و مددگار پیچھے رہ گئے تھے۔ حجاج ان کے پاس پہنچا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ کھانے پینے میں مشغول ہیں۔ حجاج نے پوچھا کہ امیرالمومنین کے حکم پر کوچ نہ کرنے سے تمھیں کون سی چیز مانع ہوئی؟ وُہ بڑی بے اعتنائی اور بے تکلفی سے بولے:- ارے بھیّا! آؤ کھانا حاضر ہے۔ حجاج نے کہا کہ افسوس! معاملہ یہاں تک بگڑ گیا ہے۔ پھر حکم دے کر انھیں کوڑوں سے پٹوایا۔ سارے لشکر میں ان کی

باقی بر صفحہ ۲۸۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ کے لیئے گُل کر دیا۔ اس کے بعد عبدالملک نے حجاج کو عراق کا والی مقرر کر دیا۔ شیعوں اور خارجیوں کے فتنہ و و فساد اور شور و شر نے سر زمین عراق کو آتش فشاں پہاڑ بنا رکھا۔ بس پھر کیا تھا، حجاج نے بڑی جگرداری سے کام لیتے ہوئے دل پر پتھر رکھ کر سخت ترین اقدام کیا۔ اتنی خون ریزی کی اور لوگوں کو اتنا خوفزدہ و ہراساں کیا کہ تاریخ

بقیہ صفحہ ۲۷۹۔ تشہیر کی گئی۔ رَوح بن زنباع کے خیموں کو نذر آتش کر دیا گیا۔ جب رُوح بن زنباع کو خبر پہنچی تو وہ روتا ہوا خلیفہ عبدالملک کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ اور عرض کیا: اے امیرالمومنین! حجاج بن یوسف نے جو میری فوج میں معمولی سپاہی تھا۔ میرے غلاموں کو پٹیا ہے اور میرے خیموں کو جلا کر راکھ کا ڈھیر کر دیا ہے۔ خلیفہ نے حجاج کو پیش ہونے کا حکم دیا۔ جب وہ حاضر ہوا تو پوچھا، کہ تم نے یہ کیا حرکت کی؟ اس نے جواب دیا کہ اے امیرالمومنین! میں نے تو کچھ نہیں کیا۔ خلیفہ نے دریافت کیا کہ آخر یہ کس نے کیا ہے؟ عرض کیا: بخدا، آپ نے، میرا ہاتھ آپ کا ہاتھ ہے، اور میرا کوڑا، آپ کا کوڑا۔ امیرالمومنین کو کوئی امر مانع نہیں کہ وہ رُوح بن زنباع کو ایک خیمے کے بدلے دو خیمے عنایت کر دیں اور ایک غلام کے بدلے دو غلام، اور مجھے اس معاملے میں ذلیل و رسوا نہ کریں۔ چنانچہ خلیفہ نے روح بن زنباع کا تمام نقصان پورا کر دیا۔ حجاج کو ترقی درجات سے نوازا۔ یہ پہلا موقع تھا کہ عبدالملک حجاج سے اتنا خوش ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اس طریقے سے حجاج نے بنو اُمیہ کی حکومت و سلطنت کو از سرِ نو قائم کر دیا۔ حجاج کی ان خدمات اور کارناموں کے متعلق دو گروہ مختلف خیالات رکھتے ہیں۔ ایک گروہ تو اس کی تعریف کرتا ہے کہ اس نے منتشر مسلمانوں کو از سر نو ایک جھنڈے تلے جمع کر دیا اور یہ جھنڈا خاندان بنی اُمیہ کے عربی خلفاء کا تھا۔ دُوسرا فریق حجاج کی اس لیے مذمت کرتا ہے کہ اس نے عربوں کو اس درجہ ذلیل و مطیع کیا کہ تاریخ آفرینش سے لے کر آج تک انھیں اتنی ذلّت و توہین کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ اس کے بعد عربوں کا غرور و نخوت ان سے چھن گیا، ان کی حریت و آزادی جاتی رہی اور ان کی زبانیں گونگ ہو گئیں۔ اس کے بعد جابر و مستبد حکمرانوں کے ماتحت عربوں نے ذلّت و غلامی کی زندگی بسر کرنا شروع کیا۔ یہ ایسا دور تھا۔ جس میں دولت عباسیہ کے عجمی اعیان و انصار نے عربوں کی رہی سہی استعداد اور آن بان کا بھی خاتمہ کر دیا۔

بحیثیت والیٔ عراق حجاج نے عبدالملک اور اس کے بیٹے ولید کے عہدِ خلافت میں اتنی سیاسی خدمات انجام دیں کہ اس کی مملکت کی حدود شام سے لے کر چین تک وسیع ہو گئیں۔ بالآخر ۹۵ھ میں حجاج نے شہر واسط[1] میں داعیٔ اجل

[1] صفحہ ۲۸۱ کا حاشیہ بر صفحہ ۲۸۲ ملاحظہ فرمائیے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو لبّیک کہا۔ یہ وُہی شہر واسط ہے، جس کی بنیاد حجاج نے اپنے ہاتھوں سے رکھی تھی۔

فصاحت و بلاغت، شُستگیٔ تقریر، طلاقتِ لِسان اور دلائل و براہین کی قوّت کے اعتبار سے حجاج عجوبۂ روزگار تھا۔ امام نحو اصمعی کی رائے یہ ہے کہ چار آدمی ایسے ہیں، جنھوں نے متانت و سنجیدگی اور ہزل و یاوہ گوئی میں کبھی غلط زبان نہیں بولی یعنی امام شعبی، عبدالملک بن مروان، حجاج بن یوسف اور ابن القِرِّیَّہ

بقیہ صفحہ ۲۸۱۔ ۵ یہ عراق کا ایک شہر ہے (جو کوفہ اور بصرہ کے درمیان واقع ہے)

۲ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حجاج نے بھی زبان کی غلطیوں کا ارتکاب کیا ہے اور مندرجہ ذیل واقع اس کی طرف منسوب کیا ہے: حجاج نے شعبی سے پوچھا: (کم عطاءک فی السنۃ) (تجھے سالانہ کیا ملتا ہے)؟ اس نے جواب دیا: اَلْفَیْن (دو ہزار دینار) پھر اس نے پُوچھا: خُدا تمھارا بھلا کرے، تمھاری سالانہ تنخواہ کیا ہے (کم عَطَاؤُک) اس نے کہا الفان یعنی دو ہزار۔ پھر اس نے پُوچھا کہ پہلی غلطی کیوں کر ہوئی۔ جواب ملا کہ امیر قوم نے غلطی کی، سو مجھ سے غلطی کا ارتکاب ہوا۔ جب اس نے صحیح زبان استعمال کی تو میں نے بھی صحیح زبان بولنا شروع کر دیا۔ مجھ سے یہ کیوں کر ہو سکتا تھا کہ امیر اور حکمران تو غلط بولے اور میں دُرست بولوں اور بولنے میں اس پر فضیلت لے جاؤں۔

یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ حجاج نے یحییٰ بن یعمر سے پوچھا کہ کیا تمنے مجھے

باقی بر صفحہ ۲۸۳

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور فصاحت و شستگی میں حجاج ان سب سے گوئے سبقت لے گیا۔ مالک بن دینار کا قول ہے کہ میں نے حجاج سے زیادہ صاف بولنے والا نہیں دیکھا۔ اگر وہ منبر پر چڑھ کر اہل عراق پر اپنے احسانات گنواتا اور ان سے درگزر کرنے اور ان کی برائیوں کا ذکر کرتا تو میں (اس کی فصاحت و بلاغت کی وجہ سے) اسے سچا سمجھنے لگتا اور اہل عراق کو جھوٹا۔

بقیہ صفحہ ۲۸۲ :- کبھی غلط بولتے بھی سُنا ہے؟ اس نے کہا: ہاں! ایک حرف۔ پوچھا: کہاں؟ جواب دیا کہ قرآن مجید میں۔ حجاج بولا یہ تو بڑی بات ہے۔ پھر پوچھا کہ کس آیت میں؟ اس نے بتایا قل ان کان اٰباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال ن اقترفتموھا و تجارۃ تخشون کسادھا ومساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ (اے نبی! ان لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تمھارے باپ، تمھارے بیٹے، تمھارے بھائی، تمھاری بیویاں، تمھارا خاندان اور مال و دولت جو تم نے جمع کر رکھا ہے اور تجارت جس میں تمھیں گھاٹے کا ڈر ہے اور گھر بار جسے تم پسند رکھتے ہو، اللہ اور اس کے رسولؐ سے تمھیں زیادہ عزیز اور پیارے ہیں تو) تم نے اس آیت میں اَحَبَّ کو اَحَبُّ (رفع سے) پڑھا۔ حجاج بول اُٹھا کہ بے شک۔ اس کے بعد تم میری زبان سے کوئی غلطی نہیں سنو گے۔ پھر خراسان میں اُسے جا لیا۔

سے ۵ اس کا نام ایوب بن یزید تھا اور القریّہ اس کی ماں تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ اس کا بہت بڑا کارنامہ ہے کہ اس نے قرآن مجید میں نقطے اور زبریں، زیریں اور پیشیں وغیرہ لکھیں اور عثمانی نسخۂ قرآن مجید سے بہت سے نسخے نقل کرا کے باقی شہروں میں روانہ کیئے۔

اس کا مشہور ترین خطبہ وہ ہے جو اس نے سرزمین عراق میں بحیثیت والی و حکمران کے وارد ہو کر دیا تھا۔ حجاج مسجد کوفہ میں داخل ہوا۔ عمامہ زیب سر تھا۔ چہرے کا اکثر حصہ اس پگڑی سے چھپ کر رہ گیا تھا۔ تلوار حمائل کیئے، کمان کندھے پر رکھے ہوئے قدم اٹھائے منبر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ لوگ اس کی طرف لپکے، مگر وہ منبر پر جا چڑھا۔ پل بھر کے لیے بالکل خاموش دیکھا گیا۔ لوگ ایک دوسرے کو کہنے لگے کہ خدا بنو امیہ کا برا کرے۔ جنھوں نے ایسے آدمی کو عراق کا حاکم بنا کر بھیجا ہے۔ لوگوں نے یہانتک جرأت دکھائی کہ عمیر بن ضابئ البرجمی بولا، کہ اگر اجازت ہو تو میں اس پر پتھر پھینکوں۔ لوگوں نے کہا کہ تھوڑی دیر اور انتظار کرو تاکہ ہم ذرا جانچ تو کر لیں۔ جب حجاج نے دیکھا کہ لوگوں کی نگاہیں اس پر جمی ہوئی ہیں تو اس نے چہرے سے کپڑا اٹھاتے ہوئے یہ شعر پڑھا

انا ابنُ جلا وطلاّع الثنایا متی اَضَعُ العمامۃ تعرفونی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی میں بڑا مشہور و معروف اور لائق و تجربہ کار انسان ہوں۔ جب میں پگڑی اُتاروں گا تو تم مجھے پہچان لوگے۔

پھر وہ کہنے لگا: اے کوفہ کے باشندو! میں خوب دیکھتا ہوں کہ سر پک گئے ہیں اور ان کے کاٹنے کا وقت آ پہنچا ہے۔ یاد رکھو کہ ان سروں کو کاٹنے والا میں ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں پگڑیوں اور داڑھیوں کے درمیان خون بہتا دیکھ رہا ہوں۔ بعد ازاں یہ شعر پڑھے۔

هٰذا وان الشدّ فاشتدّی زِیَمْ   قد لَفَّها اللیل بسوّاق حُطَمْ

لیس براعی ابل ولا غنم   وَلَا بجزّار علی ظهر وَضَمْ

یہ وقت تیز دوڑنے کا ہے اے زِیَم[1] تو بھی تیز دوڑ رات نے انھیں ایسے آدمی کے ساتھ جمع کر دیا ہے جو ہانکنے میں بڑا ماہر اور بے رحم ہے۔ وہ اونٹوں اور بھیڑ بکریوں کا چرواہا نہیں ہے اور نہ ہی تختہ پر رکھ کر گوشت بیچنے والا قصاب ہے (بلکہ بڑا منتظم اور لائق ہے)

قد لفها اللیل بِعَصْلَبِیّ   اَرْوَعَ خَرَّاجٍ مِن الدَّوِیّ

مُهَاجِرٌ لَیْسَ بِاَعرابِیّ

رات نے انھیں بڑے بہادر پہلوان کے ساتھ جمع کر دیا ہے

---

[1] زیم اونٹنی یا گھوڑی کا نام ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو بڑا ذہین ہے اور ہر مصیبت سے کامیاب ہو کر نکلنے والا ہے جو مہاجر ہے بدّو نہیں ہے۔

قَدْ شَمَّرتْ عَنْ ساقِها فَشُدُّوا وَجَدَّتِ الحَرْبُ بِكُم فَجِدُّوا

وَالقَوسُ فيها وَتَرٌ عُرُدُّ مِثْلُ ذِراعِ البَكْرِ أو أَشَدُّ

لَابُدَّ مِمّا لَيْسَ مِنْهُ بُدُّ

جنگ سخت ہو گئی ہے تم بھی سخت حملہ کرو۔ جنگ تمھارے خلاف تیز ہو رہی ہے۔ تم بھی اپنی کوششوں کو تیز کر دو۔ کمان میں تانت سخت ہے، اتنی سخت جتنی کہ نوجوان اونٹ کی اگلی ٹانگیں یا اس سے بھی زیادہ سخت۔

جس سے بھاگنے کی کوئی صورت (یا جگہ) نہ ہو وہ لازمی اور ضروری ہو جاتی ہے۔ اے اہلِ عراق! خدا گواہ ہے کہ کبھی کوئی مجھے خوفزدہ و ہراساں کر کے نہیں بھگا سکا، نہ کبھی کسی کا وار مجھ پر چل سکا۔ البتہ میری ذہانت اور فہم رسا کا جائزہ لیا گیا اور تجربہ کی بنا پر مجھے منتخب کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ امیرالمؤمنین کی زندگی دراز کرے۔ جس نے اپنے ترکش کے تمام تیروں کو اپنے سامنے بکھیر دیا۔ بعد ازاں ان کی لکڑیوں کو کاٹ کاٹ کر ان کی صلابت اور مضبوطی کا جائزہ لیا تو میری لکڑی کو سب سے زیادہ مضبوط و محکم اور سخت جان پایا۔ پھر مجھے تم پر پھینکا۔ کیونکہ تم نے اکثر فتنہ انگیزی میں جلدی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی اور تم گمراہی کی خواب گاہوں میں لیٹ گئے۔ بخدا میں تمھیں درخت کی لکڑیوں کی طرح باندھ کر چھوڑوں گا اور اجنبی اونٹوں کی طرح بڑی بے دردی سے پیٹوں گا۔ تمھاری مثال تو اس بستی کے رہنے والوں کی طرح ہے جو امن و اطمینان کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ ہر جگہ سے انھیں بکثرت رزق پہنچ رہا تھا۔ پھر انھوں نے خُدا کی نعمتوں کا کفران اور ناشکری کی۔ بس پھر کیا تھا، ان کی بد اعمالیوں کے سبب اللہ تعالےٰ نے بھوک اور خوف ان پر مسلّط کر دیا۔ خدا کی قسم! میں جو کچھ کہتا ہوں کر دکھاتا ہوں اور جس چیز کا ارادہ کرتا ہوں اسے کر گزرتا ہوں۔ جس پر بس چلتا ہے، اسے کاٹ کر رکھ دیتا ہوں۔ امیرالمومنین نے مجھے حُکم دیا ہے کہ میں تمھارے وظائف تمھیں عطا کر دوں اور یہ کہ تمھیں دشمن کے خلاف لڑنے کے لئے مہلب[1] بن ابی صفرہ کی سرکردگی میں روانہ کر دوں۔ خُدا گواہ ہے کہ اگر کوئی آدمی وظیفہ وصول کر لینے کے بعد تین دن بعد یہاں نظر آیا تو میں اس کی گردن اُڑا دوں گا۔

---

[1] ابوسعید مہلب بن ابی صفرہ الازدی البصری بنو امیہ کا نہایت مشہور و معروف قائد و سپہ سالار تھا۔ اس نے خارجیوں اور آہن پوش شہسواروں

باقی برصفحہ ۲۸۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کتابت

کتابت خطی

جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے، کتابت سے مراد کتابت خطی اور کتابت انشائی ہے۔

بقیہ صفحہ ۲۸۷ ۔ کو تہ تیغ کیا۔ اس کی پیدائش اور نشو و نما بصرہ میں ہوئی تھی۔ حجاج کے عہد میں خارجیوں کے خلاف جنگوں کی وجہ سے اس کی شہرت کو چار چاند لگ گئے۔ مہلب اور اس کی اولاد نے ان لڑائیوں میں شجاعت اور بہادری کے خوب جوہر دکھائے۔ بصرہ کو خارجیوں سے اس طرح خالی کیا کہ یہ شہر اسی کی طرف منسوب ہو کر بصرۃ المھلب کہلانے لگا۔ حجاج نے اسے خراسان کا والی مقرر کر دیا، جہاں وہ عرصے تک رہا اور طبری کی روایت کے مطابق ۸۲ھ میں وہیں وفات پائی۔ مندرجہ ذیل فقرات اس کے ماثورہ کلمات میں سے ہیں: الحیاۃ خیر من الموت (زندگی موت سے بہرحال بہتر ہے) الثناء الحسن خیر من الحیاۃ (اچھی یاد اور ذکر خیر زندگی سے بہتر ہے) لو اعطیت ما لم یعطہ احد لاحببت ان تکون لی اذن اسمع بما ما یقال فی غداً اذا مت (اگر میں اتنی سخاوت کروں کہ کبھی کسی شخص نے نہ کی ہو، تو میری آرزو ہوگی کہ مجھے ایسے کان میسر آ جائیں۔ جن سے میں یہ سن سکوں کہ لوگ میرے مرنے کے بعد میرے متعلق کیا کہتے ہیں۔ یا بنی احسن ثیابکم ما کان علیٰ غیرکم (اے میرے بیٹو! تمھارا بہترین لباس وہی ہے جو دوسرے لوگ پہنتے ہیں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظہورِ اسلام کے شروع میں انباری، حیری رسم الخط عربوں مروج تھا، پھر حجاز میں منتقل ہو جانے کے بعد اسے حجازی رسم الخط کے نام سے موسوم کیا گیا اور وہی خط نسخ کی اصل ہے۔ عربوں میں بالعموم معدودے چند آدمی یہ خط لکھنا جانتے تھے اور بالخصوص قریش میں کم و بیش دس بارہ آدمی۔ نیز اہل مدینہ اور آس پاس کے یہودیوں میں کچھ لوگ لکھ سکتے تھے۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں قریش پر فتح پائی اور بہت سے قیدی ان کے ہاتھ آئے۔ جن میں چند لوگ لکھنا بھی جانتے تھے تو ان پڑھ لوگوں سے زرِ فدیہ لے کر انھیں رہا کر دیا گیا۔ لیکن لکھنا جاننے والے قیدیوں کی رہائی کے لیے یہ شرط عائد کی گئی کہ ان میں کا ہر شخص مدینہ کے دس بچوں کو لکھنا سکھا دے۔ اس طرح مسلمانوں میں لکھنے کا رواج عام ہو گیا۔ ان کے علاوہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھنا سیکھنے کی ترغیب بھی دلائی۔ پھر فتح مکہ اور مہاجرین و انصار کے یکجا جمع ہو جانے کے بعد یہ معاملہ اور بھی زور پکڑ گیا۔ یہاں تک کہ نزولِ قرآن کی تکمیل سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چالیس سے زائد لکھنے والے صحابہ موجود تھے۔

صحابہ کرامؓ سے مشہور ترین کاتب وہ چار حضرات تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے قرآن مجید نقل کیا۔ ان چار کاتبوں کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت عبداللہ بن الزبیرؓ، حضرت سعید بن العاصؓ، اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام۔ جب مسلمانوں کی فتوحات کا دائرہ وسیع ہوا اور شہروں کو بسایا گیا، فوجی چھاؤنیاں قائم کی گئیں تو کاتبوں کی ایک جماعت کوفہ میں آ بسی۔ ان لوگوں نے عربی رسم الخط کو خوبصورت اور خوشنما بنانے، زیروں، زبروں کی زیبائش اور حرفوں کے دائروں کی تحسین و تزئین کی طرف اتنی توجہ دی کہ کوفہ والوں کا رسم الخط حجازی رسم الخط سے شکل و صورت میں ممتاز ہو گیا اور خاص نئے نام یعنی کوفی رسم الخط کہلانے کا حقدار ٹھہرا۔ خوشنما اور خوبصورت قرآن مجید کوفی رسم الخط میں لکھے جانے لگے۔ محلات و مساجد کی آرائش و زیبائش اور سکوں پر حروف کندہ کرنے کے لیے اسی رسم الخط کو پسند کیا گیا اور حجازی رسم الخط روزمرہ کی خط و کتابت کے لیے استعمال ہوتا رہا۔ اس دور کے بعد کوفی رسم الخط میں اور تبدیلیاں بھی رو نما ہوئیں، جن کا ذکر بعد میں کیا جائے گا۔

صحابہ کرامؓ اور اموی تابعینؒ لکھتے وقت نقطے[1] اور حرکات

---

[1] شاید حرفوں میں تمیز کرنے کے لیے نقطوں کا رواج اس زمانے سے پہلے

باقی بر صفحہ ۲۹۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

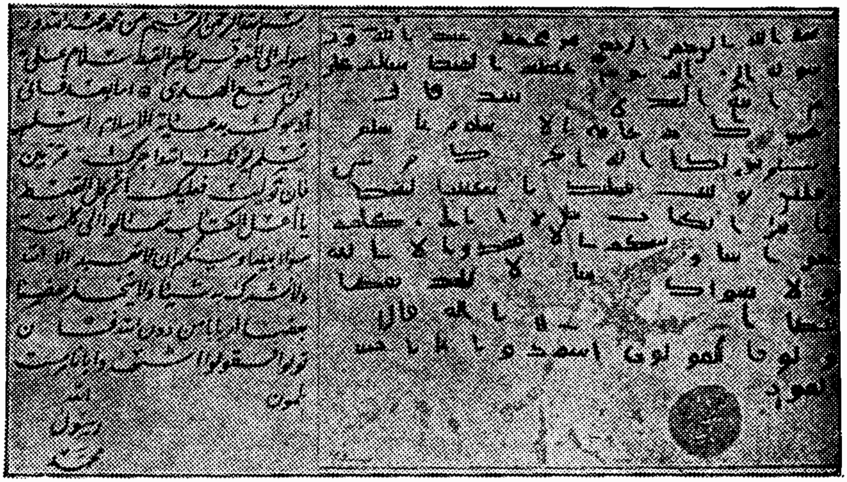

عہد نبوی (علی صاحب الصلوۃ والسلام) کا نمونہ

مندرجہ بالا عبارت یوں پڑھی جائے گی (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقوقس مصر کے نام یہ تبلیغی خط لکھا تھا):

بسم اللہ الرحمن الرحیم، من محمد عبداللہ و رسولہ الی المقوقس عظیم القبط، سلام علی من اتبع الھدی، اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام، اسلم تسلم، یؤتک اللہ اجرک مرتین، فان تولیت فعلیک اثم کل القبط، یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون

اللہ
رسول
محمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

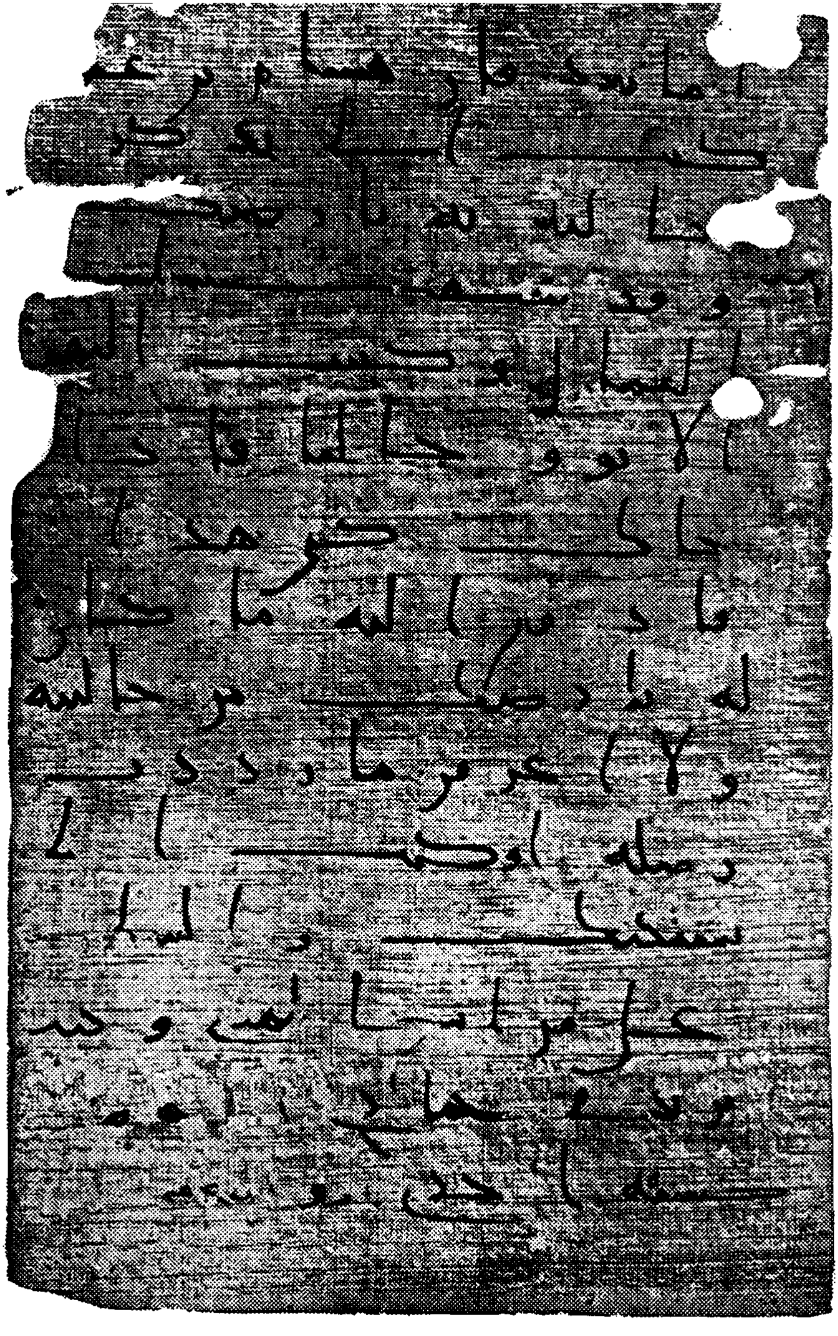

کوفی رسم الخط سے جدید رسم الخط کی طرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

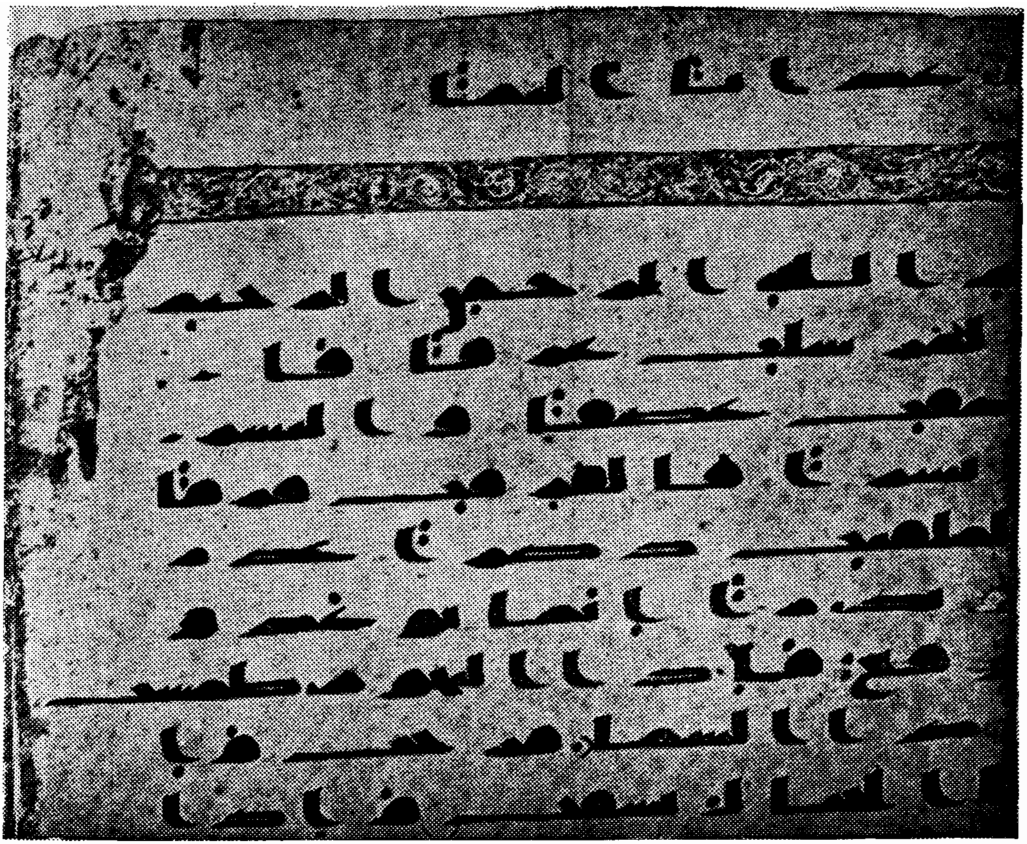

(نموذج مضبوط بالنقط على طريقه ابى الاسود)

عذاباً اليماً

بسم الله الرحمن الرحيم

والمر سلت عرفاًفا
لعصفت عصفاً والنشرات
نشرافالفرقت فرقاً
فالملقيت ذكراً عذراً

او نذراً انمآ توعد ون
لواقع فاذا النجوم طمست
واذا السماء فرجت وا
ذا الجبال نسفت و اذا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بہت ہی کم ضبط تحریر میں لاتے، وجہ یہ تھی کہ انھیں اس بات کا پورا یقین تھا کہ مکتوب الیہ زبان سے اچھی طرح واقف ہے اور الفاظ کے پڑھنے میں بالکل معمولی اشارے بھی اس کے لیے کافی ہیں۔ لیکن جب عربوں اور عجمیوں کے میل جول سے زبان اور بگڑنے لگی اور بول چال اور قرآن خوانی میں غلط تلفظ اور الفاظ میں ردّ و بدل رونما ہونے لگا تو مسلمانوں کو قرآن مجید کے الفاظ میں تحریف کا خدشہ ہوا۔ چنانچہ ابوالاسود الدؤلی[۱] نے قرآن مجید میں علامتیں اور نشانیاں مقرر کر کے مختلف رنگوں میں قلمبند کیں۔ زبر کی علامت کے لیے حرف کے اوپر ایک نقطہ، علامتِ زیر کے لیے حرف کے نیچے ایک نقطہ، پیش کے لیے حرف کے دائیں جانب ایک نقطہ، تنوین

بقیہ صفحہ ۲۹۰:- ہو چکا تھا۔ مگر کوئی خاص التزام نہ تھا اور اکثر اوقات وہ سب نقطے نہ لکھے جاتے تھے، جن کو نصر اور یحییٰ نے رواج دیا۔

[۱] ان کا نام ظالم بن عمرو الدؤلی تھا۔ وہ تابعین کے نامور بزرگوں اور سادات میں سے تھے۔ بڑی صحیح رائے اور پختہ عقل رکھتے تھے۔ وہ پہلا آدمی ہے۔ جس نے علم نحو ایجاد کیا اور حرف پر نقطوں کے ذریعے حرکات ظاہر کیں، ان کا انتقال ۸۵ پچاسی برس کی عمر میں ۶۹ھ میں بصرہ میں ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے دو نقطے لگائے۔ یہ بات حضرت معاویہؓ کے عہد خلافت کی ہے نصر بن عاصم اور یحییٰ بن یعمر نے حجاج کے حکم سے متن کی سیاہی سے نقطے لکھنے کا رواج ڈالا۔ ان کے نقطے اور ان کے استاد ابوالاسود کے نقطے الگ الگ رہے، یہ واقعہ عبدالملک بن مروان کے زمانۂ خلافت کا ہے۔ بعد ازاں یہ بات لوگوں میں عام رواج پا گئی، جیسا کہ آئندہ نمونوں سے ظاہر ہے۔

کتابتِ انشائیہ

کتابتِ انشائیہ کی دو قسمیں ہیں:-

(۱) رسائل اور کھاتوں (دیوانؔ) کی کتابت

(۲) تدوین و تصنیف کی کتابت

کتابت رسائل اور کھاتہ جات

عربوں کے تمام اکابر، زبان آور اور فصیح لوگ کاتب تھے،

لہ دیوان (کھاتہ) اس کتاب کو کہتے ہیں۔ جس میں عطیات اور وظائف لینے والوں کے نام درج ہوں۔ حضرت عمرؓ کو اس محکمے کی بنیاد رکھنے کا شرف ہے۔ پھر یہ لفظ اس مکان اور جگہ کے لیئے بھی استعمال ہونے لگا جس میں کاتب (لکھنے والے) لوگ جمع ہوتے تھے۔ چنانچہ دیوان کے مفہوم میں کھاتہ (رجسٹر) اور دفتر دونوں شامل ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور وہ اس ملکہ اور قوت کے بل بوتے پر انشا پردازی کرتے تھے۔ اگرچہ انھیں داہنے ہاتھ سے لکھنا نصیب نہ ہوا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم اور آپ کے صحابۂ کرام اور خلفاء اپنے خطوط اپنے کاتبوں کو اپنے الفاظ میں لکھواتے تھے اور بعض تو اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے۔ سینکڑوں رسائل اور عہدنامے ظہور و غلبۂ اسلام کے وقت نیز فتوحات اور غزوات کے زمانے کی یادگار ہیں۔

جب خلافتِ اسلامیہ کا دائرہ وسیع ہوا اور مال غنیمت کی کثرت کے ساتھ لشکروں کے وظائف کی تعداد بہت بڑھ گئی تو خلافتِ اسلامیہ کو اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ ان سب چیزوں کی تفاصیل کو ضبط تحریر میں لانے کے لیے کھاتے اور رجسٹر لکھے جائیں۔ عہد اسلام میں نظام دیوان کی بُنیاد رکھنے کا شرفِ اولیّت حضرت عُمر رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے۔ لیکن اُمّت کی بداوت اور سادگی کے پیشِ نظر یہ نظام ضروری حدود تک محدود رہا۔

خلفاء اور ان کے والیوں کے کاتبان خطوط و رسائل یا تو عُرب ہوتے تھے یا وہ موالی جو عربی میں بڑی مہارت رکھتے تھے۔

البتہ خراج اور اسی قسم کی دوسری چیزوں کے لکھنے والے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہر اقلیم اور ملک میں وہیں کے باشندے ہوتے تھے، جو اپنی ملکی زبان میں لکھتے تھے، شام میں رومی زبان میں، مصر میں قبطی زبان میں۔ جب عربوں میں ایسے لوگ پیدا ہو گئے، جو ان کے کام کو خوش اسلوبی سے سرانجام دے سکیں تو خلیفہ عبدالملک بن مروان اور اس کے بیٹے ولید کے زمانے میں یہ دیوان عربی زبان میں منتقل کر دیے گئے، نیز خلفائے بنو امیہ رسائل و خطوط کی کتابت کے بارے میں خلفائے راشدین کے نقش قدم پر چلتے تھے۔

جب حدود سلطنت وسیع ہو گئیں، امور حکومت طے پا چکے، صوبائی حکومتوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو گیا، تو خلفاء کی مصروفیتیں اس قدر بڑھ گئیں کہ نہ تو خود کتابت کی نگرانی کر سکے اور نہ خاص قریبی رشتہ داروں کے سپرد کر پائے۔ چنانچہ خلفاء نے یہ کام اپنے بڑے بڑے کاتبوں کے سپرد کر دیا۔ پھر ان کاتبوں نے اس فن میں اتنے انہماک اور شغف کا اظہار کیا کہ ان کی سلطنت کے آخری دور میں اس نے باقاعدہ اور باضابطہ فن کی شکل اختیار کر لی۔ دیوان عربی زبان میں منتقل ہو جانے کے بعد موالی اور کاتبوں کی اولاد میں سے ہونہار اور لائق انشاء پردازوں کے تصرفات سے یہ فن بڑا محکم و مضبوط اور وسیع ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان ہونہار انشاء پردازوں میں بہت سے لوگ رومی، فارسی، یونانی اور سریانی زبانوں کو جانتے تھے۔ یہ زبانیں ان قوموں کی تھیں جو تہذیب و تمدّن، علوم و فنون اور نظام و رسوم کی گہوارہ تھیں۔ چنانچہ خلیفہ ہشام بن عبدالملک کا مولیٰ سالم جو نظام رسائل وضع کرنے والوں میں سے تھا، انھی لوگوں میں سے ہوا ہے۔ نیز وہ عبدالحمید کاتب کا اُستاذ تھا جس نے دولت اُمویہ کے آخری عہد میں قلمدان کتابت کی ذمہ واریوں کا بار اپنے کندھوں پر اُٹھایا۔ ان سب باتوں کے باوجود اس عہد میں کاتب عظیم کا مرتبہ بعد میں پیدا ہونے والے عہدۂ وزارت کے اعلیٰ منصب تک نہ پہنچ سکا۔

کتابت انشائیہ کی اِمتیازی خصوصیات

اس عہد کی انشا پردازی میں حسب ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں:۔

(۱) عرَبی حکومت کی ضروریات کے لحاظ سے انشا پردازی کے حدود نہایت مختصر تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ تقسیم کار کے اصول رائج نہ تھے۔ کام مختصر تھے اور چھوٹے چھوٹے معاملات کو ضبط تحریر میں لانے کا رواج نہ ہُوا تھا۔ امت کے کارکن انصاف و عدل اور باہمی اعتماد پر کاربند تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) معانی میں اختصار پایا جاتا تھا۔ کیونکہ حقائق بلا مبالغہ اور بے کم و کاست بیان کئے جاتے تھے۔

(۳) موٹے موٹے الفاظ استعمال ہوتے، خوبئ بیان اور بلیغ اسلوب نگارش پایا جاتا تھا، کیوں کہ کاتب اور مکتوب الیہ دونوں فصیح عرب تھے اور ان کا اندازِ بیان نہایت عمدہ تھا۔ اکثر اوقات مکتوب الیہ کی علمیّت کے مطابق اندازِ بیان اختیار کیا جاتا تھا۔ کبھی عبارت نہایت مختصر اور سہل و آسان بھی ہوا کرتی تھی۔ بالخصوص جبکہ مخاطب عجمی ہوتے تھے تاکہ معمولی عربی جاننے والا بھی اس عبارت کو بآسانی سمجھ لے۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کے وہ خطوط جو آپ نے کسریٰ پرویز شاہ ایران[۱] یا ہرقل قیصر روم کے نام لکھے تھے اور کبھی عبارت نہایت پُرشکوہ

---

[۱] "بسم اللہ الرحمن الرحیم ط من محمد رسول اللہ إلی کسریٰ عظیم فارس، سلام علیٰ من اتبع الھدیٰ، وآمن باللہ ورسولہٖ وادعوك بدعایۃ اللہ عزوجل، فإنی أنا رسول اللہ إلی الناس کافۃ، لأنذر من کان حیاً ویحق القول علی الکافرین، وأسلم تسلم، فإن ابیت فإن إثم المجوس علیك" —— مطلب:۔ اللہ کے نام سے ابتدا کرتا ہوں، جو بخشنے والا مہربان ہے۔ اللہ کے رسول محمدؐ کی طرف سے شاہِ ایران کسریٰ کے نام۔ ہدایت اور راہ راست پر چلنے والے پر سلامتی ہو جو اللہ اور اس کے رسول پہ ایمان لایا۔ میں تمھیں اللہ بزرگ و برتر کی

باقی بر صفحہ ۲۹۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اسلوب نہایت متین ہوتا، بالخصوص جبکہ مخاطب فصیح عرب ہوتے تھے۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ خطوط جو آپ نے بنی نہدؔ[1]، وائل بن حجر اور اہلِ حضرموت کو لکھے:۔

بقیہ صفحہ ۲۹۶۔ طرف بلاتا ہوں اور یہ کہ میں تمام کائنات کی طرف اس کا پیغمبر بن کر آیا ہوں۔ میری آمد کا مقصد یہ ہے کہ زندہ لوگوں کو بُرے کاموں کے انجام سے متنبہ کیا جائے اور منکروں پر اتمام حجت کر دی جائے تم مسلمان بن جاؤ، امن و سلامتی میں رہو گے اور اگر تم نے انکار کر دیا تو تمھاری ساری قوم کا وبال تمھاری گردن پہ ہوگا۔

[1] ۔بنی نہد ایک یمنی قبیلہ تھا۔ صبح الاعشیٰ میں خط کی عبارت یوں درج ہے

"من محمد رسول اللّٰہ الیٰ بنی نہد السلام علیٰ من امن باللہ ورسولہ، لکم یا بنی نہد فی الوظیفۃ الفریضۃ ولکم الفارض والفریش وذو العنان الرکوب، والفَلُوُّ الضبیس، لایمنع سرحکم ولا یعضد طلحکم ولا یحبس درکم مالم تضمروا الاماق، وتأکلوا الرباق من اقر فلہ الوفاء بالعھد والذمۃ، ومن ابیٰ فعلیہ الربوۃ"

الوظیفۃ النصاب فی الزکاۃ۔ الفریضۃ الھرمۃ الفریش الفرش إذا حمل علیہ بعد النتاج ذو العنان الرکوب الفرس الذلول۔ الفلو المھر الصغیر۔ الضبیس الذی لم یذلل المسرح المواشی الدر اللبن والمراد ذوات الدر العماق الحمق والمراد الغدر الرباق عروۃ فی الحبل تکون فی عنق البھیمۃ والمراد نقض العھد الربوۃ: الزیادۃ فی الفریضۃ الواجبۃ علیہ کالعقوبۃ لہ"

اللہ کے رسولؐ [illegible] ۔ اللہ اور اس کے پیغمبر پر

باقی بر صفحہ ۲۹۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴) اختصار کا ہمیشہ بہت خیال رکھا جاتا تھا۔ البتہ جہاں تفاصیل کی ضرورت ہوتی وہاں طوالت سے کام لیا جاتا تھا۔ بنو اُمیہ کے آخری عہد میں عبدالحمید کاتب کے نمودار ہونے تک یہی دستور رہا۔ عبدالحمید نے رسائل اور خطوط میں طوالت اور تفصیلات سے کام لیا اور رسائل کے شروع میں طویل حمد و ثنا کی رسم ڈالی۔ بعد کے لوگوں نے بھی یہی روش اختیار کی۔

(۵) ابتدا اور اختتام مضمون میں تزیین و آرائش اور فنی موشگافیاں بہت کم پائی جاتی تھیں۔ زمانۂ جاہلیت میں خطوط کے شروع میں "باسمك اللّٰھمّ" کے بعد من فلانٍ الیٰ فلانٍ" لکھ کر مقصد بیان کر دیا جاتا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ سے ابتدا کرنے کے بعد "من محمد رسول اللہ

بقیہ صفحہ ۲۹۷۔ ایمان لانے والوں پر سلامتی ہو۔ تمہارے لئے زکاۃ کے نصاب میں مقررہ حصّہ ہے۔ نیز تمہارے لیے موٹے گھوڑے اور ایسی گھوڑیاں جنھوں نے حال ہی میں بچّہ دیا ہے اور سدھائے ہوئے گھوڑے اور جنگلی بچھیرے بھی ہوں گے۔ تمہارے مویشیوں کو چراگاہ سے روکا نہیں جائے گا۔ تمہارے ببول کے درخت نہیں کاٹے جائینگے۔ تمہارے دُودھ دینے والے جانوروں کو نہیں پکڑا جائیگا۔ یہ شرائط اسوقت تک نافذ ہونگی۔ جبتک تم غدر اور بدعہدی نہیں کرتے، جو قول قرار کرے۔ اس سے وعدہ وفا کیا جائیگا اور اس کی حفاظت کی جائیگی اور جو ان شرائط کو نہ ملنے اسے سزا ملے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الیٰ فلان" لکھا کرتے، اس کے بعد "اَلسَّلَامُ عَلَیکُم" یا "السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ" لکھ کر خُدا کی حمد و ثنا بیان کرتے۔ پھر لکھتے: انی احمد الیك اللہ الذی لا الٰہ الا ھو (میں تمہارے سامنے اُس خُدا کی تعریف کرتا ہوں۔ جس کے سوا کوئی معبُود نہیں) کبھی اما بعد لکھ کر ابتدائے خط سے اصل مقصد کی طرف رجُوع فرماتے اور کبھی اما بعد کے بغیر اور اکثر اوقات السّلام علیکم ورحمۃ اللہ یا والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ لکھ کر خط کو بند کرتے تھے۔

(۶) بسا اوقات لکھنے والے کے لیے مفرد الفاظ و ضمائر استعمال ہوتے، جیسے اَنَا (میں) لی (میرے لئے)، جَاءَنِیْ (مجھے پہنچا)، وَفَدَ عَلَیَّ (میرے پاس آیا) اور مکتوب الیہ کو کَ اور تَ کے مفرد ضمائر سے مخاطب کیا جاتا۔ جب دو شخصوں کو مخاطب کرنا مقصود ہوتا تو اَنْتُمَا اور لَکُمَا کے الفاظ لکھے جاتے اور جمع کے لیے اَنْتُمْ اور لَکُمْ کے الفاظ۔ آنحضرتؐ کے بعد خلفاء راشدین اور خلفاء بنی اُمیہ میں بھی یہی اسلوب جاری رہا۔ مگر جب ولید بن عبدالملک نے زمامِ خلافت ہاتھ میں لی، تو طرزِ تحریر میں جِدّت پیدا کی، اور لمبے چوڑے خطوط لکھوانے شروع کیے اور اس کے بعد آنے والے خلفاء نے بھی یہی رَوش اختیار کی۔ البتہ حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یزید بن ولید نے پرانے طرزِ تحریر کو ترجیح دی۔ بعد ازاں جب حکومت کی باگ ڈور بنو امیہ کے آخری خلیفہ مروان بن محمد کے ہاتھ آئی، تو عبدالحمید بن یحییٰ نے اس کے کاتب کے فرائض انجام دیئے۔ یہ شخص بڑا قادر الکلام اور فصاحت و بلاغت میں شہرۂ آفاق تھا، چنانچہ اس نے بڑے طولانی خطوط لکھے اور ضرورت کے مطابق اطناب و طوالت سے کام لیا۔

خطوط و امثال اور حکیمانہ اقوال کے نمونے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو تحریر فرمایا،
محمد رسول اللہ کی طرف سے خالد بن ولید کے نام،
تم پر سلامتی ہو، میں تمھارے ساتھ مل کر اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اما بعد، تمھارا خط تمھارے قاصد کی معرفت پہنچا اور معلوم ہوا کہ بنو حارث نے جنگ سے پہلے ہی تمھاری دعوت پر اسلام قبول کر لیا ہے۔ اور انھوں نے اس بات کی گواہی دے دی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی قابلِ پرستش نہیں، اور یہ کہ حضرت محمدؐ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنی ہدایت کی راہ دکھا دی ہے۔ اب تم انھیں نیک کاموں کے نتائج کی خوشخبری سناؤ اور برے کاموں کے انجام سے ڈراؤ، اب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تم واپس چلے آؤ۔ تمہارے ساتھ ان کا ایک وفد بھی آنا چاہیئے۔ تم پر اللہ تعالٰی کی سلامتی نازل ہو اور اس کی رحمت و برکت۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مسلمانوں کے نام وہ تحریر جس میں آپ نے فاروق رضی اللہ عنہ کو خلافت سونپ دی:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ وہ وصیت ہے، جسے خلیفۂ رسول ابوبکرؓ نے اپنی دُنیاوی زندگی کے آخری لمحات اور اخروی زندگی کے ابتدائی لمحات میں لکھا۔ یہ وہ نازک وقت ہوتا ہے جبکہ ایک کافر بھی مُسلمان ہونے کی تمنّا کرتا ہے اور ایک فاجر انسان بھی پرہیزگار بننے کی خواہش رکھتا ہے۔ میں تمھارا خلیفہ عمر بن خطابؓ کو مقرّر کرتا ہوں۔ ان کے بارے میں میرا علم اور رائے یہی ہے کہ وہ نیکی اور عدل و انصاف سے کام لیں گے اور اگر وُہ عدل و انصاف سے انحراف کریں، اور ان میں تبدیلی رو نما ہو جائے تو پھر میں بری الذّمّہ ہوں) کیونکہ میں علم غیب نہیں جانتا۔ میں نے تو بہر حال بھلائی اور خیر خواہی کا ارادہ کیا ہے۔ ہر شخص کو وُہی مُیسّر آتا ہے، جو وُہ کماتا ہے اور عنقریب وہ لوگ جنھوں نے ظلم کیا، جان لیں گے۔ کہ کس جگہ لوٹ کر ان کو جانا ہے۔

حضرت عثمانؓ نے حضرت علیؓ سے مدد طلب کرتے ہُوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خط لکھا:۔

امّا بعد پانی سر سے گزر چکا ہے، مصیبت کی حد ہو گئی ہے۔ لوگ مجھ جیسے کمزور و ناتواں آدمی کے قتل کے در پے ہیں۔ دوستی اور دشمنی کو بالائے طاق رکھ کر تم فوراً میرے پاس چلے آؤ۔ اگر تم مجھے ختم ہی کرنا چاہتے ہو، تو بڑی خوبصورتی سے ختم کرو۔ ورنہ تباہ و برباد ہونے سے پہلے میری امداد کو پہنچو!۔

بشر نے اپنے بھائی عبدالعزیز بن مروان کو خط کے بارے میں معذرت کرتے ہوئے تحریر کیا۔

اگر لغزش و کوتاہی کا احساس نہ ہوتا تو معذرت کی ضرورت پیش نہ آتی اور اس کے قبول کرنے سے میری کوئی شان بڑھ جاتی۔ اگر لکھنے پر اتر آتا تو آپ سے دُگنا لکھ مارتا۔ بڑوں کا چھوٹوں پر رحم کرنا بزرگوں کے اخلاق میں سے ہے۔ مسکین دارمی نے کیا خوب کہا ہے:

تیرا بھائی، تیرا اپنا ہے اور جس کا کوئی بھائی نہیں ہوتا تو وہ ایسے شخص کی طرح ہوتا ہے جو میدان جنگ میں بغیر ہتھیار کے اُترے۔

تو اچھّی طرح جان لے کہ تیرا چچا زاد بھائی تو تیرا بازو ہے۔ کیا باز بغیر بازو کے اُڑ سکتا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کعب عبسی نے عروہ بن زبیر سے کہا کہ ولید بن عبدالملک کے حق میں مجھ سے اس قسم کا گناہ سرزد ہوا ہے کہ کوئی چیز بھی اس کے غصّے اور ناراضگی کو فرو نہیں کر سکتی۔ آپ مجھے اس کے نام ایک خط لکھ دیں۔ چنانچہ عروہ نے ولید کو لکھا:

"اگر کعب کی پرانی عزت و حرمت کا خیال نہ ہوتا تو اس کا جرم عظیم ناقابلِ معافی گناہ تھا۔ میں پُر زور سفارش کرتا ہوں کہ آپ اس کو اپنے عفو و کرم کے اس سائے میں جگہ دیں۔ جس کے دل اُمید وار ہیں۔ اسے اپنے عفو سے محروم نہ فرمایئے۔ اس کے گناہوں پر خطِ تنسیخ کھینچ دیجیے۔ وہ میری سفارش لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ میں نے اسے آپ کے ایسے عفو و درگذر کا یقین دلایا ہے، جس میں غصّے اور ناراضگی کو کوئی دخل نہیں ہوگا۔ آپ اس کی آرزو بھر لایئے اور آپ اپنی ذات گرامی پر میرے وثوق و اعتبار کی تصدیق فرماتے ہوئے اسے معاف کر دیجیے۔ آپ کے اس احسان و کرم فرمائی کا پورا پورا شکریہ ادا کیا جائے گا۔" ولید نے عروہ کو جواب لکھا:

اس کا آپ کی طرف مائل ہونا مجھے پسند آیا اور آپ کا سہارا لینے اور سفارش حاصل کرنے کی وجہ سے میں نے اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاف کر دیا۔ میں اس کی تمام آرزوؤں کو پورا کروں گا۔ آپ اس قسم کے یا دُوسرے امُور کے بارے میں خطوط سے مجھے ضرور یاد فرمایا کریں۔

چند عمدہ امثال ملاحظہ ہوں:۔

اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا : بعض کلام جادو اثر ہوتے ہیں۔

اِنَّ الْمُنْبَتَّ لَا اَرْضًا قَطَعَ وَلَا ظَهْرًا اَبْقٰى : بے یار و مددگار کا کہاں ٹھکانہ ؟

اِنَّ مِمَّا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ مَا یَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ : آسمان چڑھا، زمین گرا۔

اِنَّ لِلّٰهِ جُنُوْدًا مِنْهَا الْعَسَلُ : جہاں بجتے ہیں نقارے، وہاں ماتم بھی ہوتا ہے۔

اِنَّ الْبَلَاءَ مُوَکَّلٌ بِالْمَنْطِقِ : جو بولا وہ مرا۔

اِنَّمَا اُکِلْتُ یَوْمَ اُکِلَ الثَّوْرُ الْاَبْیَضُ۔ پردہ پردہ آنچ ہوتی ہے۔

اَنَا جُذَیْلُهَا الْمُحَکَّکُ، وَعُذَیْقُهَا الْمُرَجَّبُ : میں بڑا عقل مند اور تجربہ کار ہوں (میں نے دُھوپ میں بال سفید نہیں کیے)

اِیَّاکُمْ وَخَضْرَاءَ الدِّمَنِ : بھولی بھالی شکل والے ہوتے ہیں جلّاد بھی۔ (بغل میں چھُری، مُنہ میں رام رام)۔

حَرِّكْ لَهَا حُوَارَهَا تَحِنَّ + عِنْدَ الصَّبَاحِ یَحْمَدُ الْقَوْمُ السُّرٰى

اپنے گریبان میں مُنہ ڈال کے دیکھیے (جو بوتا ہے وُہی کاٹتا ہے)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِلْتَمِسُوا الرِّزْقَ فِیْ خَبَایَا الْاَرْضِ : جوئندہ یابندہ۔

رُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ : چراغ تلے اندھیرا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
لَيْسَتْ مَعَ الْعَزَاءِ مُصِيبَةٌ: صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔
(رنج سے خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج)
اَلْمَوْتُ اَهْوَنُ مِمَّا بَعْدَهُ وَ اَشَدُّ مِمَّا قَبْلَهُ: مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے۔ (حاکم کی اگاڑی پچھاڑی سے بچو)
اَصْلِحْ نَفْسَكَ يَصْلَحْ لَكَ النَّاسُ: کر بھلا ہو بھلا۔
إِذَا فَاتَكَ خَيْرٌ فَأَدْرِكْهُ، وَإِنْ اَدْرَكَكَ شَرٌّ فَاسْبِقْهُ: بُرائی سے بھاگ، بھلے کو دوڑ۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔
مَنْ كَتَمَ سِرَّهُ كَانَ الخيار فی يده: بات کہی، کوٹھے چڑھی،
اَعْقَلُ النَّاسِ اعذرهم للنَّاسِ: شریف آدمی عذر قبول کرتے ہیں
لَا تُؤَخِّرْ عمل يَوْمِكَ لِغَدِكَ: آج کا کام کل پر مت چھوڑ۔
لَا يَنْفَعُ تَكَلُّمٌ بِحَقٍّ لَا نَفَاذَ لَهُ: محض باتیں بنانے سے کیا فائدہ۔
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔
مَا يَزَعُ اللہ بالسلطان اكثر مَا يَزَعُ بِالْقُرْآنِ: بادشاہ خدا کا سایہ ہوتا ہے۔
الهدية من العامل اذا عزل مثلها منه اذا عمل
سلام روستائی بے غرض نیست۔
يكفيك من الحاسد ان يغتم وقت سرورك:۔ حاسد سدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلتا ہی رہتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

من رضی عن نفسه کثر الساخط علیه : جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ لوگ اسے ذلیل کرتے ہیں۔

من صارع الحق صرعه: حق ہمیشہ غالب آتا ہے۔

العفاف زینة الفقر والشکر زینة الغنی۔ عفت اور پاکدامنی غریبوں کا پردہ ہے اور شکر امیروں کی زینت۔

الحُزق المعالجة قبل الامکان، والاناة بعد الفرصة عقلمند پہلے سوچ لیتا ہے اور فرصت کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔

الأمانیُّ تعمی اعین البصائرُ: محبت اندھا کر دیتی ہے۔

قیمة کل امرئ مایحسنه : کسب کمال کُن کہ عزیز جہاں شوی۔

الولایاتُ مضامیر الرجال : مردوں کا کام مُلک گیری ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

الحرمان خیر من الامتنان احسانمندی سے محرومی بہتر ہے۔

صاحب المعروف لایقع فان وقع وجد متکأً : بھلائی کرنے والا گرتا نہیں، اگر گرے بھی تو سنبھل جاتا ہے۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں۔

من یزرع خیرًا، یوشك ان یحصُدَ غِبطة، ومن یزرع شرًّا یوشك ان یحصد ندامةً ، جو بوئے سو کاٹے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انشاء پردازان

اس عہد میں انشاء پرداز بہت تھے۔ خلفاء، حکمران اور سالارانِ لشکر سب کے سب نہایت اعلےٰ انشاء پرداز ہوا کرتے تھے۔ ان کے خطوط و رسائل اور عہدنامے، تاریخ طبری اور دوسری کتب مغازی و فتوحات میں محفوظ ہیں۔

جب انشا پردازی نے مستقل فن کی شکل اختیار کر لی تو بہت سے عجمیوں نے اس فن کو اپنا لیا۔ عبدالحمید کاتب نے انشا پردازی میں بڑا نام پیدا کیا۔

عبدالحمید بن یحییٰ کے حالاتِ زندگی

عبدالحمید بن یحییٰ بن سعید بنو عامر کا مولیٰ اور شام کا رہنے والا تھا۔ ابتدائی زمانہ کے انشاء پردازوں کا امام و استاد مانا گیا ہے اور لمبے چوڑے خطوط و رسائل لکھنے کی اولیّت کا شرف بھی اسے ہی حاصل تھا۔

عبدالحمید شام کا رہنے والا اور بنو عامر کا مولا تھا۔ شستگی تحریر اور انشاء پردازی میں اپنے خسر ابوالعلاء سالم سے تربیت پائی جو ہشام بن عبدالملک کا مولیٰ اور ان کا سرکاری کاتب، نیز اپنے عہد کا مشہور ادیب اور یونانی زبان سے مترجم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ عبدالحمید ابتدائے عہد میں بچوں کو اِدھر اُدھر شہروں میں پڑھایا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ مروان بن محمد نے اپنے زمانہ حکومت ارمینیہ میں جب کہ اسے وہاں کے شور و شغب کو فرو کرنے پر مامور کیا گیا تھا، عبدالحمید کو تاکا اور اپنا کاتب منتخب کر لیا اور یہ عہدہ آخری عہد حکومت تک سنبھالے رکھا۔ جب مروان کو خبر پہنچی کہ اہل شام نے اسکی بیعتِ خلافت کا حلف اُٹھایا ہے تو مروان اور اس کے ساتھی سجدۂ شکر بجا لانے کے لیے زمین پر گر پڑے۔ عبدالحمید نے سجدۂ شکر ادا نہ کیا۔ بعد میں مروان نے عبدالحمید سے سجدہ ادا نہ کرنے کی وجہ پوچھی، تو اس نے عرض کیا کہ میں سجدہ کیوں کروں؟ کیا اس لیے کہ تُو پہلے ہمارے ساتھ تھا اور اب ہمیں چھوڑ کر رفعتوں اور بُلندیوں میں پرواز کیا چاہتا ہے؟ مروان بولا کہ تو بھی تو میرے ساتھ ہی پرواز کرے گا، عبدالحمید نے جواب دیا کہ اب مجھے سجدہ زیب دیتا ہے۔ چنانچہ وہ سجدہ میں گر پڑا اور مروان نے اسے اپنی حکومت کا کاتب مقرر کر دیا۔ بس پھر کیا تھا، اس سے ایسے شاندار خطوطِ و رسائل کا ظہور عمل میں آیا کہ بعد میں آنے والی نسلوں کے لیے وہ خطوط قابلِ تقلید نمونہ بن گئے۔

جس زمانہ میں دعوتِ عباسیہ کے معاونین کے لشکر مروان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو پے در پے شکستیں دے رہے تھے، تب بھی عبدالحمید اس سے وابستہ رہا۔ اور ہر مصیبت میں اس کا ساتھ دیتا رہا۔ اس وقت مروان نے اس سے کہا کہ یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ تو مجھ سے بے وفائی کا اظہار کر کے دشمنوں سے جا مل۔ انھیں تیری انشاء پردازی کی ضرورت ہے، وہ تجھ پر حسن ظن کریں گے۔ اگر تجھ سے بن پڑے تو زندگی میں مجھے فائدہ پہنچانے میں دریغ نہ کیجیو۔ ورنہ میری موت کے بعد کم از کم میرے گھر والوں کی دیکھ بھال تو ضرور کر ہی لو گے۔ اس پر عبدالحمید بولا کہ آپ نے مجھے جو کچھ مشورہ دیا ہے وہ آپ کے حق میں تو ضرور مفید ہے۔ مگر میرے حق میں نہایت مذموم و برا۔ میں تو سوائے صبر کے اور کوئی چارہ کار نہیں دیکھتا۔ میں آخری دم تک آپ کا ساتھ دوں گا یا تو اللہ تعالیٰ آپ کو فتح و نصرت سے نوازے۔ یا میں آپ کے ہمرکاب جامِ شہادت نوش کر لوں۔ پھر اس نے یہ شعر پڑھا ؎

اُسِرُّ وفاءً ثُمَّ اظهر غدرة
فَمَنْ لِیْ بِعُذْرٍ یوسع الناسَ ظاهره

یعنی میں وفاداری کو چھپاؤں اور غدّاری و بے وفائی کا اظہار کروں! بھلا کون ایسا شخص ہوگا جو لوگوں میں میری ظاہرداری کی صفائی پیش کرتا پھرے گا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبدالحمید اس کے ہمرکاب رہا۔ یہاں تک کہ ۱۳۲ھ میں خلیفہ مروان مارا گیا، تو وُہ بھاگ کر اپنے دوست ابن المقفع کے پاس جا چھپا، وہ اس کے گھر میں ہی تھا کہ تلاش کرنے والے اچانک وہاں جا نکلے اور پوچھنے لگے کہ تم میں سے عبدالحمید کون ہے؟ ایک دُوسرے کی پاس خاطر کے لیے دونوں بولے: میں۔ عبدالحمید کو خوف ہُوا کہ کہیں وہ ابن المقفع کو پکڑ نہ لے جائیں، وہ بولا کہ ذرا ٹھہرو تو سہی، ہم سے ہر ایک کی الگ نشانیاں ہیں۔ تم سے کچھ تو ہمارے پاس ٹھہریں اور کچھ واپس جا کر اپنے بھیجنے والوں سے ہماری نشانیوں کا ذکر کریں۔ چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا۔ آخر کار عبدالحمید کو گرفتار کر کے سفّاح کے روبرو پیش کیا گیا اور اس نے ۱۳۲ھ میں اسے قتل کر دیا۔

فن انشاء پردازی میں کارنامے

انشاء پردازی میں عبدالحمید کے درجے کا ذکر کرتے ہوئے تمام ادیبوں اور بلاغت نگاروں کا اس پر اتفاق ہے، کہ عبدالحمید فن انشاء پردازی کا امام اور اُستاد اوّل تھا۔ وُہی پہلا شخص ہے۔ جس نے اس کے لیے زمین ہموار کی، راہ بنائی، اس کی فصول کو الگ کیا۔ بعض حالات میں اس کی طوالت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پسند کی اور بعض صورتوں میں اسے مختصر کر دیا۔ ابتداء میں حمد و ثنا کے جملوں کو طول دیا اور ابتدا و اختتام کے لیے حسب ضرورت علیحدہ علیحدہ اسلوب ایجاد کیا۔ یہی وہ شخص تھا، جس نے اس فن کو غلاموں اور موالیوں کے ہاتھ سے نکال کر اس قدر ترقی دی کہ اس کے بعد ایک ایسی سیڑھی بن گئی کہ جس کے ذریعے ایک انشاء پرداز کاتب معراج کمال کو پہنچ سکتا تھا۔ یہ عروج منصب وزارت تھا، جس کے اوپر سوائے منصب خلافت کے اور کوئی منصب نہ تھا۔

عبدالحمید کی شستہ نگاری

اس کی تحریر کی شستگی کا لوگوں کے دلوں پر اتنا اثر تھا کہ جادو بھی اتنی تاثیر نہیں رکھتا۔ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جب ابو مسلم خراسانی بنو عباس کی دعوت کا علم لے کر نکلا، تو عبدالحمید نے اسے مروان کی جانب سے ایک خط لکھا، جس میں اسے اپنی طرف بلایا اور اس خط میں ایسا مضمون بند کیا کہ اگر وہ خط کھلے بندوں پڑھا جاتا تو دشمنوں کی صفوں میں انتشار اور بے اتفاقی پیدا ہو جاتی۔ چنانچہ اس نے مروان سے کہا کہ میں نے ایسا خط لکھا ہے کہ جب وہ اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھے گا۔ تو اس کی تمام چالیں باطل ہو جائیں گی۔ اور اگر یہ تدبیر کارگر نہ ہوئی تو پھر ہماری ہلاکت و بربادی قطعی ہے۔ وہ خط اتنا بھاری اور بوجھل ہو گیا تھا کہ اونٹ پر روانہ کیا گیا۔ جب یہ خط خراسان کے گرگ باراں دیدہ ابو مسلم کو ملا تو اس نے پڑھنے سے پہلے ہی نذر آتش کر دینے کا حکم صادر کر دیا۔ اور اس کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے پر مروان کو لکھ بھیجا۔

محا السیفُ اسطار البلاغة وانتحیٰ

علیك لیوث الغاب من کُلّ جانب

یعنی تلوار نے شستہ تحریر کی سطروں کو حرف غلط کی طرح مٹا کر رکھ دیا اور جنگل کے شیروں نے ہر طرف سے تجھ پر حملہ کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔

نثر نگاری کے نمونے

عبدالحمید نے ایک شخص کو سفارشی رقعہ دے کر بھیجا،

حقُّ موصل کتابي علیك کحقه عليّ، اذ جعلك موضعاً لاملهٖ و رأني اهلا لحاجته، وقد انجزتُ حاجته، فصدق املهٗ

میرے خط کو تیرے پاس پہنچانے والے کا تجھ پر بھی ویسا ہی حق ہے، جیسا مجھ پر۔ اس لیے کہ وہ تجھے اپنی امیدگاہ سمجھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

أما بعد فإن الله جعل الدنيا محفوفةً بالمكاره والشرور ، فمن ساعده الحظ فيها سكن إليها ، ومن عضّته بنابها ، ذمها ساخطاً عليها ، وشكاها مستزيداً لها ،وقد كانت أذاقتنا أفاويق[٢] استحليناها ، ثم جمحت[٣] بنا نافرة ورمحتنا[٤] مُولّية فَمَلُحَ عذبها ، وَخشُنَ لَيّنها فأبعدتنا عن الأوطان ، وفرقتنا عن الإخوان ، فالدار نازحة[٥] والطير بارحة[٦] . وقد كتبت والأيام تزيدنا منكم بعداً ، وإليكم وَجْداً ، فإن تتمّ البلية إلى أقصى مدتها يكن آخر العهد بكم وبنا ، وإن يلحقنا ظفرُ جارح من أظفار مَن يليكم نرجع إليكم بذل الإسار ، والذل شرّ جار نسأل الله تعالى الذى يُعز من يشاء ويذل من يشاء أن يَهَبَ لنا ولكم أُلفةً جامعة ، فى دار آمنة ، تجمع سلامة الأبدان والأديان ، فإنه رب العالمين وأرحم الراحمين :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہا ہے۔ اس نے مجھے اپنی ضرورت کا اہل سمجھا' تو میں نے اس کی حاجت پوری کر دی، تو بھی اس کی امید کو سچا کر دکھا۔

عبدالحمید نے مروان کے ہمرکاب ہزیمت اٹھاتے ہوئے اپنے گھر والوں کو خط لکھا:۔

أما بعد فإن الله جعل الدنيا محفوفةً بالمكاره والشرور، فمن ساعده الحظ فيها سكن إليها، ومن عضّته بنابها، ذمها ساخطاً عليها، وشكاها مستزيداً لها' وقد كانت أذاقتنا أفاويق استحليناها' ثم جمحت بنا نافرة ورمحتنا مُولّية فَمَلُحَ عذبها، وخَشُنَ ليّنها فأبعدتنا عن الأوطان، وفرقتنا عن الإخوان، فالدار نازحة والطير بارحة وقد كتبت والأيام تزيد نامنكم بعداً، وإليكم وَجداً، فإن تتمّ البلية إلى أقصى مدتها يكن آخر العهد بكم وبنا، وان يلحقنا ظفر جارح من اظفار من يليكم نرجع إليكم بذل الإسار، والذل شر جار- نسأل الله تعالى الذى يُعز من يشاء ويذل من يشاء ان يهب لنا ولكم ألفةً جامعة، فى دار آمنة، تجمع سلامة الأبدان والأديان، فإنّهُ رب العالمين وارحم الراحمين:

امّا بعد، اللہ تعالیٰ نے دنیا کو مصائب اور لڑائی جھگڑوں سے بھر رکھا ہے، جس کا نصیب یاوری کرے وہ تو دنیا میں خوشی کی زندگی بسر کرتا ہے، اور جس پر دنیا کے مصائب و آلام زندگی تنگ کر دیں تو وہ دنیا سے ناراض ہو کر مذمت اور شکوہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شکایت پر اُتر آتا ہے۔ ہمیں دنیا نے نعمتوں کی وہ شراب پلائی تھی جو ہمیں شیریں معلوم ہوتی تھی۔ پھر دنیا نے ہم سے مُنہ موڑ لیا اور ہم پر مصائب و آلام کے اتنے پہاڑ ٹوٹ پڑے کہ آبِ شیریں ہمارے لیے آبِ شور بن گیا۔ دُنیا کی آسائشیں اور راحتیں تکلیفوں میں بدل گئیں۔ سُکھ کی جگہ دُکھ نے لے لی، ہمیں وطن سے دُور پھینک دیا، بھائیوں سے مہجور کر دیا۔ اب گھر ہماری دسترس سے باہر ہیں۔ سروں پر نحوست منڈلا رہی ہے۔ میں تمھیں یہ خط لکھ رہا ہوں، مگر حال یہ ہے کہ زمانہ ہمیں تم سے اور دُور کرتا چلا جا رہا ہے۔ لیکن دل میں تمھاری ملاقات کا شوق بڑھ رہا ہے۔ اگر مصیبت نے انتہا کو پہنچ کر دم لیا تو پھر یہ خط ہماری آخری یادگار نشانی ہوگا اور اگر دشمن کے ہاتھوں قید ہو گئے تو پھر قید کی ذلت میں تمھارے پاس لوٹ آئیں گے۔ مگر ذلت نہایت بُرا پڑوسی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اور تمھیں محبت کے ساتھ یکجا کرے، امن کی جگہ میں، جسموں اور عقیدوں کی سلامتی کے ساتھ، کیوں کہ وہ جسے چاہتا ہے، عزت و غلبہ سے سرفراز تا ہے اور جسے چاہتا ہے، ذلیل و رسوا کر دیتا ہے۔ وہی پروردگارِ عالم ہے، اور وہی سب رحم کرنے والوں سے زیادہ مہربان ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زمانۂ جاہلیّت اور ابتدائے اسلام کی نثر کا موازنہ

زمانۂ جاہلیّت کی نثر کے بیان میں ہم بتا چکے ہیں، کہ اس عہد میں پاکیزہ الفاظ، گہرے معانی اور اچھی ترتیب کا چنداں خیال نہ رکھا جاتا تھا، اور نہ وہ لوگ تزئین کلام، عبارت آرائی اور مسجع نثر کے شائق تھے۔ ان کے ہاں جملوں کے دونوں اطراف کو موزوں رکھنے اور ضرب الامثال و حکیمانہ اقوال کا ذکر کرنے کا کوئی خاص اہتمام نہ تھا۔ البتہ انھیں سمجھنے اور پڑھنے والے کے اندازِ مطلب فہمی پر بھروسہ ہونے کی وجہ سے الفاظ میں اختصار اور مطلب کی تکمیل زیادہ ملحوظ خاطر ہوتی تھی۔

ابتدائے عہد اسلامی کی نثر کے حالات پڑھنے والے کو معلوم ہو چکا ہوگا کہ اس زمانہ کے نثر نگاروں کو اجتماعی، سیاسی اور دینی ضروریات کے پیش نظر اپنے اسلاف کے اسلوب نگارش سے الگ روش اختیار کرنا پڑی، اس کی وجوہات اجمالی طور پر حسب ذیل تھیں۔

١۔ توسیع مملکت، سیاسی ضروریات اور مذہبی امور کی بنا پر نثر اور اس کے مقاصد میں بھی وسعت پیدا ہو گئی تھی۔

٢۔ اس زمانے کے نثر نویسوں نے بعض الفاظ میں کانٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھانٹ کی۔ چنانچہ بعض الفاظ کو ترک کر دیا اور بعض کو زیادہ ترویج دی اور عام طور پر وہ الفاظ زیادہ استعمال ہونے لگے جو قرآن و حدیث میں آتے ہیں، اس کے ساتھ قدیم الفاظ سے جدید الفاظ بھی بنائے گئے۔

۳۔ نثر نگاروں کو قرآن و حدیث کے اسلوب و انداز پر عبارات آرائی کا شوق دامنگیر ہوا۔ ان دونوں سے اقتباس اور استشہاد کا جذبہ بھی زور مارنے لگا۔ نیز مختصر اور مقفیٰ و مسجع جملے لکھنے کم کر دیے۔ اس عہد کے شروع میں تو اختصار پسندی کا رواج تھا، لیکن آخری دور میں طوالت و اطناب کی طرف زیادہ میلان ہو گیا اور یہ بھی رواج ہو گیا کہ خطوط اور خطبات کے شروع میں حمد و ثنا اور نعت و درود وغیرہ بھی لکھے جائیں۔

۴۔ معانی و افکار کی ترتیب کا بغیر کسی مقصد و مبالغہ کے لحاظ رکھا۔ یہ بات ان کے ایسے خطبات سے ظاہر ہے جو کہنے سے پہلے دُہرا لیے جاتے تھے اور ان رسائل و خطوط سے بھی نمایاں ہے جو خلفاء اور امراء کے درمیان اس عہد کے آخری دور میں آیا جایا کرتے تھے۔

مختصر یہ کہ اس زمانے کے حادثات نے زبان کو سیاسی اجتماعی اور دینی رنگ میں رنگ دیا اور ایسے اغراض و مقاصد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آ شامل ہوئے، جن کے لیے اس سے پہلے کوئی گنجائش نہ تھی، البتہ نثر کو کمال عروج عباسی عہد خلافت میں نصیب ہوا۔

تدوین و تصنیف

خلفائے راشدین کا عہد میمنت عہد گزر گیا اور اس دور میں سوائے کتابت قرآن مجید کے کوئی کتاب تدوین نہ ہو سکی، اس کی وجہ یہ تھی کہ اس زمانے کے لوگوں کا دین اور دنیا کے معاملات میں کتاب و سنت ہی مرجع تھے۔ جب کبھی کسی دینی معاملے میں کوئی مشکل پیش آ جاتی تو خلفاء اور فقیہ صحابہ کی طرف رجوع کرتے، یا اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتے اور بطریق اجتہاد اپنی رائے متعین کر کے اس پر عمل پیرا ہو جاتے، اس زمانہ میں نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے اقوال اور صحابہ کرام کے فتاویٰ لکھنے کا بھی رواج نہ تھا۔ ان لوگوں کو اس بات کا خدشہ تھا کہ مبادا اس انداز زندگی سے تحریروں پر تکیہ کر بیٹھیں اور قرآن مجید اور سنّت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کے حفظ کرنے میں غفلت برتنے لگیں، اور دیگر اس لیے بھی کہ تحریر ضائع بھی ہو سکتی ہے اور اس میں رد و بدل کا بھی امکان ہوتا ہے اور اگر تحریر کو کوئی حادثہ پیش آ جائے تو اس کے ساتھ دین کا تمام علم بھی ختم ہو جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علم نحو کی تدوین

جب اسلام بنو اُمیہ کے عہد میں مشرق و مغرب میں پھیل گیا اور عربوں کا مختلف عجمی قوموں سے اختلاط اور میل جول ہوا تو ان کا عربی زبان کا ملکہ خراب ہو گیا۔ ان کی گفتار میں طرح طرح کی غلطیاں ظاہر ہونے لگیں۔ انھیں قرآن مجید میں تحریف اور زبان کے بگڑ جانے کا اندیشہ پیدا ہوا۔ چنانچہ اس زمانے میں بڑی پس و پیش، رد و قدح اور تحقیق کے بعد علم نحو مرتب ہوا۔ سب سے پہلے اس فن میں ابو اسود دؤلی نے کتاب تصنیف کی۔ انھوں نے اس کتاب کے مبادیات و اصول حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سیکھے تھے، پھر ان سے بصرہ کے نوجوان باشندوں بالخصوص موالی نے اس کا علم سیکھا اور انھی لوگوں کو علم نحو کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔ بصرہ والوں کی دیکھا دیکھی کوفہ والوں نے بھی اس کی طرف توجہ دی، اس عہد کے ختم ہونے سے پہلے دو گروہ اس فن کی تحصیل و تکمیل کے درپے تھے، ایک گروہ بصری علماء کا اور دوسرا کوفی علماء کا۔

تدوینِ حدیث

جب اس کے بعد فتنوں نے سر اُٹھایا اور مختلف مذاہب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور مدارس فکر پیدا ہو گئے، اقوال و آراء اور فتووں کی کثرت ہو چلی، مسائل کے لیے اہلِ فن اور اہل علم کی طرف رجوع بہت ہونے لگا۔ اور اکثر صحابہ کرامؓ انتقال فرما گئے تو اس بات کا خدشہ پیدا ہونے لگا کہ لوگ اپنے اپنے فرقہ کے سرکردہ علماء پر تکیہ کرتے ہوئے رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کو ترک کر دیں گے۔ چنانچہ امیرالمومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز نے چالیس دن تک اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرنے کے بعد ابوبکر[1] بن محمد بن عمرو بن حزم کو تدوین حدیث کے متعلق حکم دیا۔ نیتجہ یہ ہوا کہ انھوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ احادیث جو حفظ یاد تھیں جمع کر دیں۔ بعد ازاں حضرت عمرؓ نے یہی حدیثوں کی کتاب بڑے بڑے شہروں میں پھیلا دی۔ مگر اس کے بعد معلوم نہ ہو سکا کہ اس کتاب کا کیا انجام ہوا۔

بہت سے تابعین محض پرہیزگاری کی بنا پر تصنیف و تدوین سے احتراز کرتے رہے، اور بعض نے کچھ کتابیں لکھیں یا اس بات کی اجازت دی کہ ان سے حدیث یا تفسیر کے ضمن میں

---

[1] ابوبکر بن محمد حضرت عمر بن عبدالعزیز کی طرف سے مدینہ منورہ کے قاضی اور والی تھے۔ انھوں نے ۱۲۰ھ میں وفات پائی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقوال صحابہؓ بطور روایت لکھے جا سکتے ہیں۔ یہ دَور ایسے ہی گزر گیا اور اس دَور میں سوائے عِلم نحو، چند کتب حدیث یا تفسیر کے اور کوئی کتاب علوم لغت اور علوم دین سے متعلق نہ لکھی گئی

تدوینِ طب و کیمیا

دوسرے علوم کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ خالد بن یزید بن معاویہ کو یونان کی بڑی قدیم کتابوں کے مطالعہ کا شوق تھا۔ چنانچہ یونانی کتابوں کے تراجم عربی میں منتقل کیے گئے۔ وہ ان کتابوں میں بڑا ماہر ہو گیا۔ اس نے طب اور کیمیا میں ایک کتاب لکھی۔

تدوینِ تاریخ

معاویہ نے عُبید بن شَریَّہ[1] کو صنعاء سے بلایا۔ چنانچہ اس نے "الملوک و اخبار الماضین" کے نام سے ایک کتاب مرتّب کی۔ نیز

---

[1] اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تو پایا۔ لیکن آپ سے حدیث سُننے کا اتفاق نہیں ہوا۔ کیس نمری سے روایت کیا کرتا تھا۔ عبدالملک بن مروان کے زمانے تک زندہ رہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہب بن منبہ صنعانی[1] اور موسیٰ بن عقبہ نے فن تاریخ میں کتابیں لکھیں، اس کے علاوہ زیاد بن ابیہ نے اپنے بیٹے کے لیے عربی قبائل کے عیوب پر ایک کتاب تصنیف کی۔

عربی تراجم اور موسیقی کی تدوین

ماسر جویہ[2] کو جو طبیب بصرہ تھا، دولتِ مروانیہ کے عہد میں اہرون[3] بن اعین کی سریانی کتاب کو عربی زبان میں ترجمہ کرنے کا کام تفویض ہوا۔ اس عہد میں یونس[4] کاتب ابن سلیمان

---

[1] یہ ابو عبداللہ ہیں جو قصص و اخبار، بادشاہوں کے حالات اور انبیاء کے احوال کے مصنف ہیں، صنعاء میں ۱۱۶ھ میں وفات پائی۔

[2] ماسر جویہ یہودی تھا۔ بنو عباس کے ابتدائی عہد خلافت تک زندہ رہا۔ اہرون کی کتاب کا ترجمہ کرتے وقت اس نے دو مقالوں کا اضافہ کیا۔

[3] یہ پادری تھا، طبابت کرتا تھا، اس کا بیاض طب تیس مقالوں پر مشتمل ہے۔ ابتدائے عہد اسلامی تک زندہ رہا۔

[4] مدینہ میں پروان چڑھا، انشاء پردازی میں نام پایا معبد ابن سریج ابن محرز اور غریض سے گانا سیکھا۔ ولید بن یزید نے اپنے پاس بلا لیا اور اس کے قتل تک اس سے وابستہ رہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے راگوں کے بارے میں ایک کتاب لکھی اور ان گانوں
کی نسبت ان لوگوں کی طرف کی، جنھوں نے وہ گانے
گائے تھے۔

لیکن یہ کام اتنا نہ تھا کہ تاریخ علوم و تصنیف کے
محقق اس زمانے کو تصنیف و تالیف کا زمانہ شمار کرتے،
اس لیے کہ اس عہد میں جامعہ کتابیں تصنیف نہیں ہوسکیں۔
یہ کتابیں تو محض ایسے مجموعے بن کر رہ گئے جو اتفاق روایت
اور وقوع کی بنا پر مدّون ہو گئے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شعر و شاعری

شعر میں قرآن کا اثر

ایسے زمانہ میں جبکہ شعر عرب کا سرمایہ، ان کے اخلاق کا مجموعہ، مفاخرہ کا منبع، فصاحت و بلاغت کی نمائش، انکے نشو و نما کا منظر تھا۔ لوگوں کے دلوں میں اس کے لیے بڑی جگہ تھی۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم ایک بڑے امر اور عظیم حادثہ کے ساتھ رونما ہوئے، آپ کے ایک ہاتھ میں قرآن تھا۔ جس سے آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور فضائل اختیار کرنے کی طرف بُلاتے تھے۔ دُوسرے ہاتھ میں سچائی کی سونتی ہوئی تلوار تھی جو اس دین کی حمایت کرتی تھی، وہ اس عجیب و غریب واقعہ سے گھبرا اُٹھے اور تیار ہو کر غور و خوض سے قرآن کی طرف متوجّہ ہو گئے، اس کے الفاظ و معانی پر گہری توجہ ڈالنے لگے۔ اس کے اسلوب و طرزِ بیان کو سمجھنے کی کوشش کی، کوئی تو مقابل میں آ کر اس پر طرح طرح کے سوالات کی بوچھاڑ کرنے کا موقع دیکھتا اور مومن اسے سمجھ کر ہدایت حاصل کرتا اور دُوسرے سلسلہ میں گمراہ مقابلہ کے لیے اُٹھ کھڑا ہُوا اور مومن اسے روکنے کی فکر میں لگ گئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو یہ افکار اور مشاغل انھیں شعر سے اور اس سے لُطف اُٹھانے سے بہت دور لے گئے، مومنین نے اپنے افکار کو ان سے اس لیے پھیرا کہ اس کے اغراض و مقاصد سیئہ عموماً سچائی کے راستوں اور عزّت کے اصُولوں سے گرے ہوئے تھے جیسے تشبیب غزل، ہجو، مدح باطل وغیرہ اور انھیں یہ فنون قرآن شریف کے اتباع میں انتہائی بُرے معلوم ہونے لگے۔ خلاصہ یوں سمجھئے کہ قرآن آیات الشعراء یتبعھم الغاوون الم تر انھم فی کُل وادیھیمون و انھم یقولون ما لا یفعلون الا الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات وذکروا اللہ کثیرا وانتصروا من بعد ما ظلموا

بقحوائے ارشاد ربانی شعراء اسلام رُوح قرآن کے مطابق بولنے لگے، اچھّے اعمال کی طرف متوجہ کرنا، اچھّی نصیحتیں، مدح رسول و انصار اور ان لوگوں سے جنھوں نے اسلام کی ہجو کی اور بے سروپا باتیں کہیں، انتقاماً ہجو کہی، ایسی ہجو جو ان پر تیر سے زیادہ اثر انداز ہوئی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے وصال تک یہی حالت رہی۔ حتیٰ کہ فسادات مرتدین کو بند کرنے اور ممالک اور شہروں کو فتح کرنے کی طرف متوجّہ ہوئے تو انھوں نے شعر کی اغراض میں کچھ اور اضافہ کیا۔ مثلاً بہادری کے معرکوں کے اوصاف، محاصروں کے حالات، جنگوں کے اندر عجیب عجیب قسم کے ہتھیاروں کو استعمال ہوتا دیکھتے تھے اور جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ انھوں نے عجیب و غریب سفروں کے دوران میں چوپائے دیکھے ، غنیمتوں کا جمع کرنا۔ سردی و گرمی کی کلفتیں برداشت کرنا جن سے کتاب المغازی والفتوح اور حضرت علیؓ و معاویہ کے جنگی حالات بھرے پڑے ہیں۔ بیان کرنا شروع کر دیا۔

شعر و سیاست

جب حکومت بنی اُمیہ کے ہاتھ میں آئی اور ہر طرف سے مسلمانوں کی بہت سی جماعتوں مثلاً شیعہ، خوارج، متبعین عبداللہ بن زبیر اور مختار وغیرہ نے حملہ کر دیا تو اس زمانہ میں شعر ایسی زبان بن گیا۔ جس کے ذریعہ ہر جماعت اپنے مقاصد و مطالب کا اظہار کیا کرتی تھی اور عرب ایسی قوم جس کے نزدیک شعر کہنا بہت آسان تھا اور ان کی رفعت شان اور اہمیّت کو محسوس کرانے کے سلسلہ میں بہت آسان وسیلہ تھا۔

خلفائے بنو اُمیہ میں شعراء کو کھینچنے کا بڑا ملکہ تھا اور وہ اس کو پسند کیا کرتے تھے اور ان میں اس بلا کا جذبہ تھا کہ کبھی سرد نہ ہوا اور ایسا ارادہ بن کر رہ گیا جو کبھی ناکام نہ ہوا۔ انھوں نے شاعروں پر احسانات کی بارش کر دی اور سرکاری خزانہ سے بڑے بھاری بھر کم وظائف مقرّر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے اور ان کی بہت عزّت کرتے تھے ۔ ان کی سفارشیں دربار میں مقبول تھیں اور اُن میں اپنے دربار میں آنے کی اور ان کے طلب رضا کی ایک رُوح پھونک دی، حتّٰی کہ ان شاعروں کے ان کے والیان و افراد جماعت کے بارہ میں اقوال کم ہو گئے اور وہ تمام ان کی حمایت میں غیروں کے سامنے آ گئے اور انھی کے نقش پا پر ان کے عاملوں اور گورنروں نے بھی یہی طریقہ اختیار کر لیا ۔

خلفاء بنی اُمیہ نے بس اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ انھیں آپس میں لگا رکھنے کے سلسلے میں بعض کی زیادہ عزّت کی اور بعض کی کم تاکہ ان میں بغض پھیل جائے اور ان کے قبائل بھی انھیں کے ساتھ مشغول رہیں تو وہ اس وجہ سے ان کی طرف سے ہٹ کر غیروں کی دیکھ بھال اور تنقید سے مطمئن ہو جائیں گے اور اس معاملہ کو بڑھانے میں متعلّمین و مناد بین سے کافی امداد ملے گی ۔ اس لیے کہ وُہ ایک کے شعر کو دوسرے کے سامنے نقل کریں گے ایک شاعر کی دُوسرے کے مقابلے میں فضیلت پر بحث مباحثہ شروع ہو جائے اور اسی طرح اور باتیں سوچی گئیں، جنھوں نے ان کو سیاست اور مُلک سے دور کر دیا، اس وجہ سے شعر اپنی پُرانی حالت پر لوٹ آیا اور اس دور میں بہت سے شاعر ہر قبیلہ میں ماہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنے اور ترقی کر گئے۔

حتّٰی کہ قریش میں بھی ایسا ہوا، حالاں کہ اس سے پہلے قریش اس بارہ میں بالکل صفر تھا۔

شعراء اور شراب اور عصبیت

بنو اُمیہ نے شعر کو مذکورہ بالا اغراض میں خوب استعمال کیا، لیکن شراب اور اس کی تعریف کی جانب بروایت صاحب آغانی ابوالھندی مخضرمی الدولتین نے ابتدا میں توجہ کی ورنہ عموماً مسلمان اس سے بچتے تھے، اور عصبیت کا سلسلہ شیعہ، اور بنی عباس کے نمائندوں سے شروع ہوا۔ ان دونوں نے خوب ڈھول اُڑائی اور خوب عصبیت کو بھڑکایا، یہ بنو اُمیہ کے آخری دَور میں کمیت اور اس کے متبعین کے ہاتھوں ہوا۔

مختصر یہ کہ شعر مایہ نازہ پیشہ اور نیا فن بن گیا اور جس سے بعض قبائل نے بے اندازہ مال و دولت سمیٹا اور اس کا پڑھنا سکھانا، تنقید شعر علما و ادبا کے اصول میں شمار کیا جانے لگا۔ حتّٰی کہ خلفاء اور ان کے حکام بھی شامل ہو گئے۔ ان کا تعلیمی ذوق و شوق ان سے کچھ کم نہ تھا۔ اس زمانہ کے شعری اوصاف فنی اعتبار سے ان کے معانی و تخیلات اور اسلوب و وزن و قوافی سے متعلق سطور ذیل ملاحظہ ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقاصد و فنون

(۱) نبی صلعم اور خلفاء راشدین کے زمانہ میں (مقصد شعر) دینی عقائد کا پھیلانا، حکم قرآن و اعمال کا بیان کرنا اور ان پر عمل کرنے پر زور دینا۔

(۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے غزوات و فتوحات کے زمانہ میں جنگ پر ابھارنے اور اللہ کے نام کو بلند کرنے میں شہادت حاصل کرنے کی ترغیب دلانے میں استعمال کیا جاتا تھا۔

(۳) ابتداء اسلام میں ہجا، مشرکین عرب کی اسلام کے بارہ میں ہجو کو دفع کرنے کے لیے اس طور پر کہ وہ تمیز کی حد نہ پھاند جائے استعمال کی جاتی تھی۔ اس کی نظیر یہ ہے کہ نبی صلّی اللہ علیہ وسلم باوجود اس کے کہ حضرت حسان بن ثابت نے قریش اور نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قبیلہ عبد مناف کی ہجو کی تھی، خوش تھے مسلمان نبی صلی اللہ علیہ وسلّم اور خلفاء کے زمانہ میں مسلمانوں کی ہجو کرنے سے پرہیز کرتے تھے۔ حتیٰ کہ کنایہ بھی گوارا نہ تھا، اسی لیے حضرت عمرؓ نے حُطَیئہ کو سزا دی اور زبان کاٹے جانے کا خوف دلایا تھا، اس لیے کہ اس نے بعض مسلمانوں کی ہجو کی تھی، پھر آہستہ آہستہ خطاب کا رنگ بدلتا گیا، حتیٰ کہ شاعروں نے اپنی بھی ہجو کر ڈالی اور ایک دوسرے کے قبائل کو خلفاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنی اُمیہ کے سامنے ان کی رضامندی کی خاطر اور ان کے اکسانے کی بنا پر گالیاں دیا کرتے تھے، اس لیے کہ یہ انکی سیاسی مصلحت تھی، جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا حتیٰ کہ اس زمانہ میں ہجو شاعر کی قادر الکلامی تصوّر کی جانے لگی۔ اگرچہ بُرائی اور بدتمیزی اس حد تک نہ پہنچی تھی۔ جیسے اس کے بعد کے دَور میں تھی اور ان ہجوؤں میں جریر اخطل اور فرزوق کی ہجو ہیں۔

(۴) معرکوں میں لڑائی کے مناظر، شہروں کے محاصرے اور ان کے فتح کرنے کے بیان جیسے ہم نے ابھی پہلے ذکر کیا۔

(۵) مدح: ابتداء اسلام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کے علاوہ اور مدحیں بہت کم ملتی ہیں، اس لیے کہ ہدایت اور نشر حق آپ کے ہی مبارک ہاتھ سے ہُوا۔ اس کے بعد خلفاء مدح سے نیکی اور پارسائی کی بناء پر احتراز کرتے تھے۔ اس لیے کہ اس سے نفس میں تکبّر پیدا ہونے کا احتمال تھا۔ اس کے بعد شعراء مدح میں مشغول ہو گئے اور خلفاء ان کی مدائح کو قبول کرتے تھے، حتیٰ کہ مدح ارکان دولت کو مائل رکھنے اور خلفاء و والیان کے مرتبہ کی اہمیت بڑھانے اور شہرت کا ڈھول پیٹنے کے لیے ایک ضروری امر قرار دی جانے لگی۔ گویا اس زمانہ میں مدح کا درجہ ایسا تھا۔ جیسا کہ آج اخبارات کسی حکومت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا کسی خاص جماعت کے پروپیگنڈے کا ذریعہ ہیں۔
(۶) اشعار کا غزلوں کے طور پر کہنا۔ جاہلیت کے زمانہ میں عرب کے مسلک کے خلاف تھا اور اکثر و بیشتر گاؤں کے رہنے والے اور عشاق کے درمیان یہ رنگ پایا جاتا تھا۔

معانی و خیالات

اس زمانہ کا تخیل و تصور وہی رہا جو انھوں نے زمانۂ جاہلیت سے پایا تھا، اگرچہ ترتیب فکر اور مطالب کو ذہن نشین کرنے اور وجدان کے قریب کرنے کے سلسلے میں وہ جاہلی شاعروں پر فوقیت لے گئے، ان کے مہذب ہو جانے اور کتاب اللہ اور سنت رسول کے پڑھنے اور ان کی عادات لینے کی وجہ سے طرز و انداز میں فرق آ گیا تھا اور ان دونوں کے معانی و حکم کے مطالعہ سے ان کے خیالات میں تنوع اور معلومات میں نمو پیدا ہو چلا تھا۔ شہری زندگی و مشاہدہ اور خوبصورت صنعتوں سے بہت کچھ بدل گئے، لیکن باوجود ان باتوں کے ان کے کلام میں مبالغہ و تہویل اور عقلی چیستان نہیں پائی جاتیں جو ہم ان کے قریبی دور میں پاتے ہیں۔ کیوں کہ اس زمانہ میں قوم فتوحات، غزوات اور شہریت و آبادی بسانے میں مشغول رہی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الفاظ و طرزِ بیان

جیسے معانی و خیالات کے ذیل میں وُہ قدیم طرز پر جمے رہے ۔ اسی طرح وہ مکمّل طور پر لفظی ترکیبوں، کلام کی بناوٹ اور متین اسلوب میں اپنے ہم مثل جاہلی شاعروں سے نہ بڑھ سکے، انھوں نے ان کے بانکپن اور شوکت، نیز ان کے ترنّم و موسیقی کو پسند کیا اور غیر مانوس الفاظ سے احتراز کیا جیسا کہ انھیں اسلوب کی عُمدگی، پختگی اور تاثیر پسند تھی، بالخصوص غزل گو شاعروں کو ۔

بسا اوقات یہ تمام اوصاف قصیدہ میں بلنسبت رجز کے مکمّل پائے جاتے تھے ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے غرابت خاصۂ طبیعت بن کر رہ گئی تھی اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ عربی شعر کو آسان تر بنانے میں حفظ قرآن و حدیث اور ان کے پڑھنے پڑھانے کو بڑا دخل ہے ۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے ۔

اَوزان و قوافی

اَوزان اشعار عَربی میں کسی قسم کا تغیّر نہیں آیا، وُہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوزان و قوافی رہے جو جاہلیت میں تھے، ہاں یہ ضرور ہوا کہ اس زمانہ میں رجزیہ شاعری کا زیادہ رواج ہو گیا اور اس میں طوالت پسندی آ گئی۔ طویل طویل ارجوزے لکھے گئے، ان کا قصائد کی جگہ استعمال کیا گیا۔ یہاں تک کہ ارجوزہ کی ابتدا نسیب سے ہونے لگی اور اختتام مدح و ذم پر

اشعار کے نمونے

۱۔ الحماسۃ ——— قطری بن الفجاءۃ کہتا ہے:۔

اقول لها وقد طارت شعاها — من الابطال ویحك لن تراعی
فانك لو سالت بقاء یوم — علی الاجل الذی لك لم تطاعی
فصبرًا فی مجال الموت صبرا — فما نیل الخلود بمستطاع
ولا ثوب البقاء لثوب عز — فیطوی عن اخی الخنع الیراع
سبیل الموت غایة كل حی — فداعیه لاهل الارض داع
ومن لا یعتبط یسأم ویهرم — وتسلمه المنون الی انقطاع
وما للمرء خیر فی حیاة — اذا ما عد من سقط المتاع

(۱) میں نے اپنی جان سے اس وقت کہا، جبکہ وہ بہادروں کے خوف اور گھبراہٹ سے بے چین ہو رہی تھی۔ تجھے کیا ہو گیا ہے (تجھے خدا کی مار) مت ڈر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) اگر تو اپنی مقررہ میعاد سے ایک دن بھی زیادہ کی خواہش کرے تو تیری رعایت نہ کی جائے گی۔

(۳) تجھے موت کے میدان میں صبر کرنا چاہیے، اس لیے کہ ہمیشہ کی زندگی ممکن نہیں۔

(۴) اور باقی رہنے کا لباس کوئی عزت کا لباس نہیں ہے جو ناکارہ اور بزدل آدمی سے اُتار لیا جائے۔

(۵) موت کے راستہ پر چلنا ہر زندہ آدمی کا انجام و مقصد ہے۔ اس لیے کہ موت تمام روئے زمین پر بسنے والوں کو بلاتی رہتی ہے۔

(۶) جو جواناں مرگ نہیں مرتا وہ زندگی سے تنگ پڑ جاتا وہ نا اُمید ہو کر بوڑھا ہو جاتا ہے اور پھر موتیں اس کو فنا کے سپرد کر دیں گی۔

(۷) انسان کے لیے زندگی میں کوئی فائدہ نہیں۔ جبکہ وہ گرے پڑے سامان کی طرح بے کار سمجھا جائے۔

ربیعہ بن مقروم ضبّی کہتا ہے:۔

ولقد شهدتُ الخيل يوم طرادها ... بسليم اوظفة القوائمَ هيكل
فدعوا نزالِ، فكنت اول نازل ... و علام اركبه اذا لم انزل
والدَّ ذی حنقٍ علیّ كانما ... تغلی عداوةُ صدره فی مِرجل
اوجبته عنی فابصر قصده ... وكويته فوق النواظر من عل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) میں لشکر میں لڑائی کے دن شریک ہوا ایسے گھوڑے پر سوار ہو کر جو بے عیب مضبوط و محفوظ پاؤں والا چوڑا چکلا تھا۔

(۲) (مقابل نے) پکارا۔ مقابلہ کے لیے اُترو تو میں پہلا میدان میں اُترنے والا تھا اور میں کیسے سوار کہلایا جا سکتا تھا، اگر میدان میں نہ اُترتا۔

(۳) اور بہت سے کمبخت دشمنوں کو جن کا کینہ میرے بارہ میں اس قدر تھا کہ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ ان کے سینہ میں عداوت (کی آگ) ہانڈی کی طرح جوش مار رہی ہے۔

(۴) میں نے اس کے ارادے کو پہچانتے ہوئے اسے زیر کر لیا اور میں نے اس کی پیشانی پر اسے داغ لگایا۔ (یعنی اس کا سر پھاڑ ڈالا۔

مداح ——— ابودھبل جمحی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کر رہا ہے۔

ان البیوت معادن فنجارہ ذھب وکل بیوتہ ضخم

عقم النساء فما یلدن شبیھہ ان النساء بمثلہ عقم

متھلل بنعم بلا متباعد سیان منہ الوفر والعدم

(۱) اُونچے گھرانے معدنیات کی کانوں کی طرح ہیں۔ جہاں سونا پایا جاتا ہے۔ یہ سب گھرانے بڑے معزز ہیں۔

(۲) عورتیں اس کا مثیل پیدا نہ کر سکیں اور حقیقت ہے کہ اس کا مثیل پیدا کرنے سے عاجز ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۳) نعم (ہاں) الفاظ کہہ کر خوش ہوتا ہے اور لا (نہیں) کہنے سے بہت دُور ہے اور ان کے نزدیک مال کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔

حطیئہ بغیض بن لائی کی مدح کرتا ہے۔

تزورُ امرءًا یؤتی علی الحمد مالَہٗ ومن یؤتِ اثمان المحامد یُحمدِ

یری البخل لا یبقی علی المرء مالہ و یعلم ان البخل غیر مخلّد

کسوب و متلاف اذا ما سألتہٗ تہلل فاھتز اھتزاز المہند

متی تأتہٖ تعشوا الی ضوء نارہٖ تجد خیر نار عندھا خیر مُوقد

(۱) اے اونٹنی تو ایک ایسے شخص کی زیارت کو چلی ہے جو حمد کے صلہ میں مال دیا کرتا ہے اور جو شخص مدح کے صلے دے سکتا ہے۔ اسی کی ہی تعریف کی جاتی ہے۔

(۲) وہ سمجھتا ہے کہ بخل مال کو مرد کے پاس رہنے نہیں دیتا اور یہ بھی جانتا ہے کہ بخل ہمیشہ نہیں رہتا۔

(۳) وہ بہت کماتا (اور اس طرح) خرچ بھی بہت کرتا ہے، جب تو اُس سے مانگے تو وہ خوش ہوتا ہے اور خوشی میں ایسے جھومنے لگتا ہے، جیسے ہندی "تلوار" حرکت کرتی ہے۔

(۴) جب تو رات کو قصد کرکے اس کی آگ کی روشنی پر آئے گا تو وہاں اچھی آگ اور اچھا مہمان نواز پائے گا۔

اخطل نے بنی اُمیہ کی مدح میں

حُشُدٌ علی الحق عُیّاف الخنا اُنُفٌ اذا أَلَمّت بھم مکروھۃٌ صبروا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شُمُس العداوة حتّٰی یستقاد لهم   واحلم الناس احلاماً اذا قدروا

(۱) وُہ دعوتِ حق کی جانب تیزی سے لپکتے ہیں، بدزبانی سے بہت نفرت کرتے ہیں۔ جب مصیبت ان پر نازل ہوتی ہے تو ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں، (صبر و شکیب کا دامن نہیں چھوڑتے)

(۲) دشمنی اور عداوت کے مقابلے پر بڑے سخت ہیں، یہانتک کہ وہ دشمن کو ختم کرکے چین لیتے ہیں اور جب غلبہ پالیتے ہیں تو بڑے بُرد بار اور متحمّل مزاج بن جاتے ہیں۔

عبدہ بن الطبیب، قیس بن عاصم منقری کا مرثیہ کہتا ہے:۔

علیك سلام الله قیس بن عاصم   و رحمة ما شاء ان یترحّما

تحیة من غادرته غرض الردی   اذا زار عن شحط بلادك سلّما

فما كان قیس هلكه هلك واحد   ولكنه بنیان قوم تهدّما

(۱) تجھ پر اللہ کی سلامتی ہو اے قیس بن عاصم اور اس کی رحمت تجھ پر نازل ہو، جس قدر کہ رحمت کرنا چاہے۔

(۲) اس شخص کی طرف سے تجھ پر سلام ہو جس کو تو ہلاکتوں کا نشانہ بنا کر چھوڑ گیا ہے۔ جبکہ وہ دور سے آ کر تیرے شہر کی زیارت کرتا تو سلام کہتا تھا۔

(۳) قیس کی موت ایک آدمی کی موت نہیں ہے۔ بلکہ وُہ ایک قوم کی دیوار تھا جو گر پڑی۔

حارثہ بن بدر غُدانی زیاد بن ابیہ کا مرثیہ کہتا ہے:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صلّی الالہ علیٰ قبر وطهّرهٗ — عند الثوية يسفى فوقه المورُ

زفّت اليه قريش نعش سيدها — فثم كل التقى والبر مقبورُ

ابا المغيرة اوالدنيا مفجّعة — وان من غرّت الدنيا لمغرورُ

قد كان عندك بالمعروف معرفة — وكان عندك للنكراء تنكيرُ

وكنت تغشى وتعطى المال من سعةٍ — ان كان بيتك اضحى وهو مهجورُ

ولا تلينُ اذا عوسِرْت معسرة — وكل امرك ما يوسرت ميسورُ

فالحمد زادك لم تلحقك بائرة — وانت فى صالح الاقوام مذكورُ

لوخلد الخير والاسلام ذا قدم — اذًا لخلدك الاسلامُ والخيرُ

لم يعرف الناس مُذ كفّنت سيدهم — ولم يُجلّ ظلاما عندهم نورُ

الناس بعدك قد خفّت حلومهم — كانما نفخت فيها الاعاصير

(۱) اللہ کی رحمتیں نازل ہوں اس قبر پر جس پر مٹی اور غبار اُڑ رہا ہے، جو مقام ثویہ میں ہے، اللہ اس کو پاک کرے۔

(۲) قریش نے اس میں اپنے سردار کی نعش کو لبسا رکھا ہے گویا اس جگہ نیکی و تقویٰ دفن کیا ہوا ہے۔

(۳) اے ابا مغیرہ! دنیا تیرے لیے سخت غمگین ہے اور دنیا جس کو دھوکا دیتی ہے تو وُہی دھوکا میں آ جاتا ہے۔

(۴) اور تجھے ہی نیکیوں کی پہچان تھی اور تو بُرائی کو ناپسند کرتا تھا۔

(۵) تو بخشش و انعامات، عطیات سے ڈھانپ دیا کرتا تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگرچہ آج تیرا گھر خالی و ویران پڑا ہُوا ہے۔

(۶) جب تجھ پر غُربت چھا جاتی تھی تو ایسے وقت میں اپنے آپ کو نرم نہیں کرتا تھا اور جب تو مال دار ہوتا تو ہر کام آسانی سے ہو جاتا تھا۔

(۷) تعریف تیری زاد راہ ہے۔ اس میں کوئی نیکی تجھ تک نہیں پہنچ سکتی اور تیرا قوم کے اچھّوں میں ذکر ہو گا۔

(۸) اگر بھلائیاں اور اسلام بہت زمانہ تک رہے تو تجھے اسلام اور بھلائیاں اپنے ساتھ ہمیشہ رکھیں گی۔

(۹) جس وقت سے تجھے کفن پہنایا گیا ہے، لوگ اپنے سردار کو نہیں پہچانتے اور ان کے نزدیک ابھی نور ہونے سے تاریکیاں دُور نہیں ہوئیں۔

(۱۰) تیرے بعد لوگوں کی عقلیں سٹھیا گئی ہیں۔ گویا ان میں طوفانوں نے ہوا بھر دی ہے۔

ھجوگوئی ۔ قعنب بن ضمرہ کہتا ہے۔

ان یسمعوا ریبۃ طاروبھا فرحا — منی وما سمعوا من صالح دفنوا

صمٌّ اذا سمعوا خیرٌ ذُکِرتُ بہ — وان ذکرت بشر عندھم اَذِنُوا

جھلاً علینا وجبنا من عدوھم — لبئست الخلتان الجھل والجُبُنُ

(۱) اگر وہ میرے بارہ میں کوئی بُری بات سُنتے ہیں تو خوشی سے اڑنے لگتے ہیں، اور اگر میرے متعلق ان کو کوئی اچھّی بات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہو جائے تو اسے دفن کر دیتے ہیں۔

(۲) جب میرا اچھی باتوں میں نام لیا جائے تو بہرے بن جاتے ہیں اور اگر بُری بات میں میرا نام لیا جائے تو اس پر کان دھرتے ہیں۔

(۳) ہمارے بارہ میں جہالت سے کام لیتے ہیں اور دشمن کے مقابلہ میں بُزدلی سے، یہ دو دوست جہالت اور بُزدلی بہت بُرے دوست ہیں۔

عبدالرحمٰن بن الحکم کہتا ہے:۔

لحا اللّٰہ قیسًا قیس عیلان انّھا اضاعتْ ثغور المسلمین وولّتِ

فشاول بقیس فی الطعان ولاتکن اخاھا اذا ما المشرفیۃ سُلّتِ

(۱) اللہ تعالیٰ قبیلۂ قیس کو (قیس عیلان کو) تباہ کرے اس نے مسلمانوں کی سرحدات کو ضائع کیا اور پیٹھ دکھا کر بھاگ گیا۔

(۲) قیس کو نیزہ بازی کے وقت نیزہ مار اور جس وقت مشرقی تلواریں کھنچ جائیں تو اس وقت اس کا بھائی مت بن

بجواس بن القعطل کلبی کہتا ہے:۔

صبغت امیۃ بالدماء رماحنا وطوت امیۃ دوننا دنیاھا

أَأُمَیَّ رُبَّ کتیبۃ مجھولۃ صِیْدِ الکماۃ علیکم دعواھا

کنا ولاۃ طعانھا وضرابھا حتّٰی تجلت عنکم غمّاھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاللہ یجزی لا امیۃ سعینا   وعُلاً شددنا بالرماح عراھا
جئتم من الحِجَز البعید نیاطہ   والشام تُنکر کھلھا وفتاھا
اذ اقبلت قیس کأن عیونھا   حداق الکلاب واظھرت سیماھا

(۱) اُمیّہ نے ہمارے نیزوں کو خون سے رنگوایا اور اُمیہ ہی نے اپنی دُنیا کو ہم سے لپیٹ دیا (یعنی بیزار کر دیا)

(۲) اے اُمیہ جس وقت بہت سے لشکر ہائے مجہول نے جن کے سردار تیرے شکاری تھے۔ تم پر حملہ کر دیا۔

(۳) اس وقت ہم ہی تمہاری طرف سے نیزہ بازی و شمشیر زنی کر رہے تھے۔ حتیٰ کہ تم سے ان کی بدلیوں کو چھٹا دیا۔

(۴) اُمیہ ہماری کوششوں کا کیا بدلہ دے گی۔ بلکہ اللہ ہماری کوششوں کی جزا دے گا۔

(۵) تم دور کے رشتے سے ہو۔ شام کے نوجوان اور بوڑھے عدم واقفیت کا اظہار کرتے ہیں۔

(۶) جب بنو قیس سامنے آئے تو ان کی آنکھیں ایسی معلوم ہوتی تھیں، گویا کُتّوں کی ہیں اور ان میں ہو بہو وُہی علامات تھیں۔

عذر — حطیئہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں زبرقان بن بدر کی ہجو کا عذر پیش کر رہا ہے:

اتتنی لسان فکذبتھا   وما کنت ادھبھا ان تفالا
بان الوشاۃ بلاحرمۃ   اتوک فراموالدیک المحالا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فجئتك معتذرا راجيا ۔۔۔ لعفوك ارهب منك النكالا
فلا تسمعن بي مقال العدا ۔۔۔ ولا تؤكلني رهديت الرجالا
فانك خير من الزبرقان ۔۔۔ اشد نكالا وخير نوالا

(۱) میرے پاس ایسی باتیں پہنچیں جن کو میں نے جھٹلایا، حالاں کہ میں ان کے کہنے سے نہیں ڈرتا۔

(۲) لیکن حقیقت یہ ہے کہ چغل خور عزّت کا پاس نہ رکھتے ہوئے آپ کے پاس آئے اور ایک محال بات کہی، تہمت تراشی۔

(۳) میں آپ کے پاس عذر پیش کرتا ہوں۔ آپ کی معافی کا امیدوار بن کر آیا ہوں اور آپ کی سزا سے ڈرتا ہوں۔

(۴) میرے بارہ میں دشمنوں کی باتوں پر کان نہ دھریں اور خدا آپ لوگوں کو راہ راست پر رکھے۔ مجھے لوگوں کے سپرد نہ کر دیں۔

(۵) آپ زبرقان سے بہتر ہیں۔ آپ کا عذاب اس کے عذاب سے سخت ہے اور آپ کی عنایات اس کی عنایات سے کہیں زیادہ۔

کمیت ہشام بن عبدالملک کے سامنے عذر بیان کرتا ہے:۔

کم قال قائلکم لعا ۔۔۔ لک عند عثرته لعاثر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غفرتم لذوی الذنوب من الاکابر والاصاغر
ابنی امیۃ انکم اھل الوسائل والاوامر
ثقتی لکل ملمۃ و عشیرتی دون العشائر
انتم معادن للخلافۃ کابرا من بعد کابر
بالتسعۃ المتتابعین خلائفا وبخیر عاشر
والی القیامۃ لا تزال لشافع منکم و آثر

(۱) تم میں سے بہت سے بزرگوں نے گنہگار کی لغزش کے وقت کہا کہ اللہ تمہارا قصور معاف فرمائے۔

(۲) تم نے چھوٹے بڑے سب گنہگاروں کے سب گناہ معاف کر دیئے

(۳) اے بنی اُمیہ! تم تو وسائل و ذرائع اور حکموں کے مالک ہو۔

(۴) ہر مصیبت اور آفت کے وقت تم میرا سہارا اور خاندان ہو۔

(۵) تم تو خلافت کی کان ہو، ایک بزرگ دوسرے بزرگ کے بعد سریر آرائے خلافت ہوتا ہے۔

(۶) تم سے پہلے مسلسل نو خلفا اس خاندان میں گزر چکے ہیں اور تم بڑے اچھے دسویں خلیفہ ہو۔

(۷) یہ سلسلۂ خلافت قیامت تک تم میں جاری رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تم لوگ سفارش بھی کرتے ہو اور بدلہ بھی لیتے ہو۔

منظر کشی

ابو عثمان مسلمانوں کی تعریف کرتے ہوئے ان کی مصیبتوں کا جو انھوں نے فتح مکّہ میں اُٹھائیں بیان کرتا ہے۔ اس کی بیوی نے ہزیمت پر ملامت کی تھی، جو اس وقت انھیں میں تھی جس وقت خالد بن ولید جبلِ خندمہ میں داخل ہوئے تھے:۔

انّكِ لوشهدت يوم الخندمة　　اذ فرّ صفوانُ وفرّ عِكرمَةُ

ولحقتنا بالسيوف المُسْلِمَه　　يَفْلِقْنَ كل ساعد وجمجمهٔ

ضربا ولا تسمع الّا غمغمه　　لَهُمْ نهيتٌ حولنا وحمحمة

لم تنطقی فی اللوم ادنیٰ کلمه

(۱) اگر تو خندمہ کی لڑائی میں ہوتی جب کہ صفوان و عکرمہ بھاگ چکے تھے۔

(۲) اور مسلمان اپنی تلواریں چلاتے ہوئے ہم سے آ ملے جو کلائیوں اور کھوپریوں کو توڑ رہی تھیں۔

(۳) اس وقت سوائے بہادروں کے نعروں کے اور کچھ سُنائی نہ دیتا تھا۔ وہ ہمارے اِرد گرد شیروں کی طرح گرجتے تھے (ان کے دشمن سہمے ہوئے تھے۔

(۴) تو تُو میری بُرائی اور مُلامت میں ایک لفظ بھی نہ کہتی۔
ایک بھیڑیے نے نیل گائے کے بچے کو پھاڑ ڈالا، نابغہ جعدی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس واقعہ کا بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:۔

فبات یذکیه بغیر حدیدة ۔۔۔ أخو قنص یمسی و یصبح مفطرا

اذا ما رأی منه کراعاً تحرکت ۔۔۔ أصلب مکان القلب منه و فرفرا

(۱) بھیڑیا اس بچہ نیل گائے کو بغیر کسی ہتھیار کے ذبح کرتا رہا۔ اس کمینے بھیڑیے نے رات کو بھی کھایا اور صبح کو بھی۔

(۲) جب وہ اس کے کسی پاؤں کو ہلتے ہوئے دیکھتا تو اس کے سینے پر چڑھ بیٹھتا اور پھاڑنے لگتا۔

ابو زبید طائی گرمی کی شدّت کے وقت جانوروں کی حالت بیان کرتے ہوئے کہتا ہے:۔

لیت شعری و این منی لیت ۔۔۔ انّ لیتًا و انّ لوًّا عناءُ

أیُّ ساعٍ سعی لیقطع شربی ۔۔۔ حین لاحت للصابح الجوزاءُ

واستظل العصفور کرها مع الضب ۔۔۔ وأذکت نیرانها المعزاءُ

و نفی الجندب الحصی بکراعیه ۔۔۔ و أوفی فی عوده الحرباءُ

(۱) کاش میں جانتا، مگر مجھے آرزو سے کیا سروکار؟ تمنا کا بر آنا نظر بھی آئے۔ تو پھر بھی تمنّا تکلیف دہ ہوتی ہے۔

(۲) جب گرمی پورے جوبن پر تھی تو کس کی کوشش نے مجھے پانی سے روک دیا۔

(۳) جب سنگلاخ اور پتھریلی زمین آگ اگلنے لگی، تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چڑیاں مجبور ہو کر گوہ کے ساتھ سایہ تلاش کرنے لگیں۔
(۴) ٹڈی اپنے دونوں پاؤں سے کنکریاں ہٹانے لگی اور گرگٹ درخت کی ٹہنی سے لگ گیا۔

حصین بن معاویہ راعی شتر مرغ کے انڈے کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے، جسے نر شتر مرغ رات بھر سیتا ہے اور دن نکلتے ہی پر جھاڑ کر چھوڑ جاتا ہے:۔

وما بيضة بات الظليمُ يَحُفُّها ... بوعساءَ أعلى تربها قد تَلَبَّدا
فلما علته الشمس في يوم طلقة ... وأشرف مُكّاء الضحى فتغرّدا
أراد قياماً فازبأرّ عِفاؤُه ... وحرك أعلى جيده فتأوّدا
وهزّ جناحيه فساقط جيده ... فراشاً وهي عن متنه فتبدّدا
فغادر في الأدحيّ صفراء تركة ... هجانا إذا ما الشرق فيها توقدا
بألين مَسّاً من سعاد للامس ... وأحسن منها حين تبدي مجرّدا

(۱) شتر مرغ نرم ریتلی زمین میں جس کا اوپر کا حصہ ٹھوس ہو گیا ہے۔ رات بھر انڈا سیتا رہتا ہے۔
(۲) لیکن جب خوشگوار دن کے وقت (جبکہ نہ گرمی ہو نہ سردی) سورج اس پر طلوع ہوتا ہے، اور صبح کے وقت سفید رنگ کا خوش آواز پرندہ نمودار ہو کر نغمہ سنج ہوتا ہے۔
(۳) تو وہ اٹھ کھڑا ہونے کی ٹھان لیتا ہے۔ اس کے گھنے بال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنی گردن کے اوپر کے حصے کو حرکت دیتا اور ٹیڑھا ہوتا ہے۔

(۴) وہ اپنے دونوں بازو ہلاتا ہے۔ پھر اس کی گردن گھونسلے کو گراتی ہے، جس کی بندش آہستہ آہستہ ڈھیلی اور کمزور ہوتی جاتی ہے اور آخر کار وہ برباد ہو جاتا ہے۔

(۵) پھر جب مشرق خوب روشن ہو جاتا ہے تو وہ ریت میں انڈے دینے کی جگہ پر سفید اور پیلے انڈے کو چھوڑ جاتا ہے۔

(۶) وہ انڈا چھونے والے کے لیے سعاد سے بھی زیادہ نرم و نازک اور حسین ہے، جب وہ برہنہ جلوہ گر ہو۔

---

۷ — حکیمانہ اقوال اور ضرب الامثال

سیدنا کعب بن زہیر نے یہ شعر کہے:

لو کنت أعجب من شیء لأعجبني ‎ ‎ سعيُ الفتى وهو مخبوءٌ له القدَرُ

يسعى الفتى لأمور ليس يدركها ‎ ‎ والنفس واحدة والهم منتشر

فالمرء ما عاش ممدود له أملٌ ‎ ‎ لا ينتهي العمر حتى ينتهي الأثرُ

(۱) اگر میں کسی چیز پر تعجب کرتا تو اس نوجوان کی کوشش پر کرتا۔ جس کی گھات میں تقدیر لگی ہوئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) نوجوان اپنے کام میں کوشاں ہے۔ مگر اس کو حاصل نہیں کر پاتا۔ دل غمگین ہے اور رنج و غم پھیلا ہوا ہے۔

(۳) انسان جب تک زندہ ہے، آرزوؤں کے جال میں گرفتار ہے۔ جب موت آتی ہے تو زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ (اور اس کے ساتھ آرزوئیں بھی)

ابوالاسود دؤلی نے کہا:

لا تُهنّي بعد إكرامك لي، فشديدٌ عادةٌ مُنتزَعهُ

لا يكن برقك برقاً خُلّبا، إنّ خير البرق ما الغيث معهُ

(۱) تو میری عزت و تکریم کے بعد میری توہین و تذلیل نہ کر، قدیم عادت سے دستبرداری مجھ پر شاق گزرتی ہے۔

(۲) تیری بجلی بے بارش کی بجلی نہ ہو۔ بہترین بجلی تو وہ ہوتی ہے جو بارش ساتھ لائے۔

مسکین دارمی کہتا ہے:

اصحب الأخيار وارغب فيهم، رُبَّ من صاحبته مثل الجرب

واصدق الناس اذا حدثتهم، ودع الكذب لمن شاء كذب

رب مهزول سمينٌ عرضه، وسمين الجسم مهزول الحسب

(۱) نیکوکاروں کے ساتھ اُٹھو بیٹھو، اور انھیں کی طرف میلان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھو۔ کیوں کہ تیرے اکثر ساتھی خارش والے اُونٹ کی طرح ہوتے ہیں۔

(۲) جب تو لوگوں سے بات چیت کرے تو سچائی اختیار کر۔ اور جھوٹ کو جھوٹ بولنے والوں کے لیے رہنے دے۔

(۳) اکثر کمزور اور دُبلے پتلے لوگوں کی عِزّت محفوظ و مضبوط ہوتی ہے۔ اور موٹے تازے لوگوں کی عِزّت دُبلی پتلی اور لاغر ہوتی ہے۔

۸۔ معاشرہ اور سیاست

جب معاویہ نے یزید کی بیعت کا ارادہ کیا تو ولیعہدی کے لیے بہت سے لوگوں کی تیاری نے اسے گھبراہٹ اور خوف میں ڈال دیا۔ معاویہ کو سعید بن عاص، مروان حکم اور عبداللہ بن عامر کی روش قطعاً ناپسند تھی۔ جب یہ سب لوگ معاویہ کے ہاں جمع ہوئے تو مسکین دارمی نے معاویہ کی طرف سے اشارہ پا کر ایک طویل قصّہ پڑھا۔ جس کے چند اشعار یہ ہیں:-

أَلَا لیت شعری ما یقول ابن عامر — ومروان أم ماذا یقول سعیدُ

بنی خلفاء اللہ مهلاً فإنما — یبوئها الرحمٰن حیث یریدُ

اذا المنبر الغربیُّ خلّاه ربه — فإن امیر المومنین یزیدُ

علی المیمون والجدُّ صاعد — لکل اناس طائر وجدودُ

فلا زِلت أعلی الناس کعباً ولا تزل — وفود تسامیها الیک وفودُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولا زال بيت الملك فوقك عاليًا تُشَيَّدُ أطناب لـه وعمودُ
قدور ابن حرب كالجوابي وتحتها أثاف كأمثال الرئال ركودُ

(۱) کاش مجھے علم ہوتا کہ ابن عامر، مروان اور سعید کیا کہتے ہیں۔
(۲) اے خلفائے خدا کی اولاد! نرم روی اختیار کرو۔ خدا جہاں چاہتا ہے، خلافت عطا کرتا ہے۔
(۳) جب مغربی منبر کو اس کا مالک خالی کر دے تو پھر امیرالمومنین یزید ہوگا۔
(۴) وہ با برکت پرندے پر سوار ہے اور خوش نصیبی اس کو اوپر لے جاتی ہے۔ ہر انسان اپنی قسمت اور خوش نصیبی کا مالک ہوتا ہے۔
(۵) اے یزید! تو ہمیشہ تمام لوگوں سے بُلند و بالا رہے۔ اور ہمیشہ وفد ایک دُوسرے پر فخر کرنے میں مقابلہ کرتے رہیں۔
(۶) سلطنت و حکومت کا خیمہ ہمیشہ تیرے سر پر سایہ کیے رہے اور تو اس خیمے کی رسیّوں اور عمُود کو مضبُوط و مُحکم بناتا رہے۔
(۷) حرب کے بیٹے کی دیگیں چولہوں پر رکھی ہوئی ہیں جو شتر مُرغ کے بچّوں کی طرح کھڑی نظر آتی ہیں۔
جب مسکین دارمی شعر کہہ چکا تو معاویہ کہنے لگے کہ آؤ، جو کچھ مسکین نے کہا ہے، اس پر غور کریں اور اللہ تعالےٰ سے استخارہ کریں۔ یہ کہنا ہی تھا کہ تمام حاضرین نے یکزبان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو کر لبیک کہا۔

کعب بن جُعیل نے جو اہل شام کا شاعر تھا، یہ شعر کہے، اور معاویہ نے حضرت علیؓ کے خط کے جواب میں وُہی شعر دُہرا دیئے۔

أرى الشام تكره مُلكَ العراق ــــ واهل العراق له كارهينا

وكلّا لصاحبه مبغضًا ــــ يرى كل ما كان من ذاك دينا

اذا ما رمونا رمينا هُمُ ــــ ودِنّاهُمُ مثل ما يُقرضونا

فقالوا علىٌّ امام لنا ــــ فقلنا أ لا لا نرى أن نَدِينا

ومن دون ذلك خرط القتاد ــــ وضرب وطعن يفضّ الشؤنا

(۱) میں دیکھتا ہوں کہ شام والے شاہ عراق کو ناپسند کرتے ہیں اور عراق والے بھی اسے اچھا نہیں جانتے۔

(۲) ہر ایک دوسرے سے نفرت و بغض رکھتا ہے اور اس نفرت کو وُہ اپنا عقیدہ سمجھتے ہیں۔

(۳) جب ہم پر تیر پھینکا جائے تو ہم ان پر تیراندازی کرتے ہیں۔ ہم اولے کا بدلہ ضرور دیتے ہیں۔

(۴) انھوں نے کہا کہ حضرت علیؓ ہمارے امام ہیں۔ اس پر ہم بولے کہ ہم اس بات کو ہرگز تسلیم نہیں کر سکتے۔

(۵) اس بات کو تسلیم کرنا نہایت دشوار ہے۔ اس کو ماننے سے پہلے تلوار اور نیزے سے ایسی لڑائی لڑی جائیگی جو سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کام کاج برباد کر دے گی۔ (ابتری پھیلا دے گی)

حضرت علیؓ نے اس کے جواب میں نجاشی کے، جو کہ بنو حارث بن کعب کے گھرانے کا عراقی شاعر تھا، یہ شعر پڑھے:-

دعًا یا معاوی مالن یکونا فقد حقق اللہ ما تحذرونا

أتاکم علیّ باھل العراق واھل الحجاز فما تصنعونا

(۱) اے معاویہ! جو چیز ہرگز نہیں ہو سکتی، اسے چھوڑ دے تمھیں جس چیز کا ڈر تھا۔ اللہ نے اسے پورا کر دکھایا۔

(۲) حضرت علیؓ اہلِ عراق اور اہلِ حجاز کے ساتھ تم پر حملہ آور ہوئے۔ اب تم کیا کروگے؟

شعراء

اس عہد کے شاعر خالص عربیّت کے مالک تھے، وہ ٹھیٹھ عربی زبان بولتے تھے۔ غلط تلفظ اور غلط زبان نے ان تک راہ نہ پائی تھی۔ اس پر طرہ یہ کہ قرآن کریم نے انکی فصاحت و بلاغت کو چار چاند لگا دیے تھے۔ ان کی زبان کو مضبوط و محکم تر بنا دیا، یہاں تک کہ بعض راویانِ شعر نے اس عہد کے شاعروں کو جاہلی دور کے شاعروں پر فوقیت دی اور یہی وجہ تھی کہ علمائے لغت کو ان کے شعر بطور استشہاد نقل کرنے کے بغیر اور کوئی چارۂ کار نظر نہ آیا۔ ان میں بعض تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسے مخضرمی شاعر بھی شامل ہیں، جنھوں نے بنو امیہ اور بنو عباس کے زمانہ خلافت کو بھی پایا، جیسے ابن ہرمہ[1] اور بشّار۔

اس زمانہ کے مشہور ترین مخضرمی شعراء میں کعب بن زہیر، خنساء، حُطَیئہ، حسان بن ثابت، نابغۂ جعدی، عمرو بن معدیکرب اور اسلامی شعراء میں عمر بن ابی ربیعہ، اخطل، فرزوق، جریر، کمیت، جمیل، کُثَیِّر، نُصیب، الراعی اور ذوالرّمہ شامل ہیں۔

شاعری ذریعۂ روزگار

زمانۂ جاہلیت میں پُرانے شاعروں کا مدحیہ قصائد سے یہ مقصد تھا کہ ممدوح کے حسنِ سلوک اور نیکی و احسان کا شکریہ ادا کیا جائے یا اس کی خوبیوں پر باہمی فخر و غرور کا اظہار، یا مدح کو مدد طلب کرنے کا ذریعہ بنایا جاتا تھا۔ مدح سے یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ ممدوح کے مال و دولت کو شکار کیا جائے یا اس سے سخاوت طلب کی جائے۔ پھر وہ زمانہ آیا کہ ان میں زہیر

---

[1] یہ ابن ہرمہ دراصل ابواسحاق ابراہیم ہے اور آخری شاعر ہے۔ جس کے اشعار لغت میں بطور دلیل و حجّت پیش کیے جاتے ہیں۔ وہ شراب کا بڑا دلدادہ تھا اور خاندان حضرت علیؓ کی مدح کے لیے وقف تھا۔ اس نے خلیفہ ہارون رشید کے عہد میں وفات پائی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی طرح کے شاعر پیدا ہو گئے جو مدح کہنے پر بلا مانگے اجر قبول کرنے لگے۔ اس کے بعد وہ دَور آیا کہ نابغہ اور اُمیہ جیسے شعراء نمودار ہوئے۔ جنھوں نے محض بادشاہوں سے اشارہ کنایہ کے ذریعے صلہ مانگا اور انعامات قبول کیے۔ بعد ازاں اعشیٰ جیسے شاعروں نے بادشاہوں، عوام الناس اور عربیوں اور عجمیوں سب سے مُنہ مانگ کر لیا۔ پھر وہ دَور بھی آیا کہ حُطَیئہ جیسے شعراء نمودار ہوئے اور انھوں نے اصرار سے مانگا اور نہ دینے والے کو ہجو اور بدگوئی سے ڈرایا دھمکایا۔ بس پھر کیا تھا۔ فن شعر گوئی روپیہ کمانے کا ایک ہُنر بن کر رہ گیا۔ معزز اور شریف لوگ اس فن سے بغض و نفرت کرنے لگے اور مقصد بیان کرنے کے لیے خطابت کو شاعری پر ترجیح دی جانے لگی۔

اسلام کا ظہور ایسے وقت میں ہوا جب کہ لوگ مدح کہتے اور اس کا صلہ پاتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کعب بن زہیر اور چند ایک دُوسرے شاعروں کو انعامات سے نوازا۔ ان کے بارے میں خلفائے راشدین نے آنحضرت کی سُنّت سے انحراف نہ کیا۔ ان کے صلہ کا مقصد محض ہدیہ، عزت افزائی اور مسافر کے حق کی ادائیگی تھا۔ ان کا مقصد یہ ہرگز نہ تھا کہ کسل مندی، سستی، یا ذلت نفسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیدا کی جائے اور نہ یہ کہ جواں مردی کے اصول ختم کر دیے جائیں ۔ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا : عربوں نے کیا خوب تعلیم حاصل کی ہے ، ایک شخص حاجت بیان کرنے سے پہلے اشعار پیش کرتا ہے ۔

لیکن جب اموی حکومت نے غلبہ و قہر اور مکر و حیلہ سازی کی سیاست پر عمل کرنا شروع کیا تو ان کے لیے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ رہا کہ وہ مال و دولت کے ذریعے شاعروں کی زبانیں خرید لیں تاکہ ایک طرف تو انکی ہجو گوئی کا ہدف بننے سے محفوظ رہیں اور دوسری طرف ان کی مدح کے مستوجب ٹھہریں ، بنو اُمیہ نے شاعروں کو اپنا نرسنگھا بنایا ۔ ان کے ذریعے وہ لوگوں کو بھگاتے اور سلطنت کی حفاظت کرتے تھے ۔ اپنی حکومت کی دعوت پر شاعروں کو جمع کرتے اور انھیں ایک دوسرے کے خلاف بر انگیختہ کرتے تھے تاکہ انھیں موقع ہی نہ مل سکے کہ وہ ان کی سیاست سے تعرض کریں ، اور ان کے استبداد اور میلانات و رجحانات کو ظاہر کر پائیں ۔ ان کی یہ رَوش بعینہٖ ایسی تھی ، جیسے ہمارے زمانے میں ارباب حکومت اور بڑی بڑی سیاسی جماعتیں اخباروں کو خرید لیتی ہیں ۔ جریر ، فرزدق ، اخطل اور کمیت وغیرہ کے اشعار ان کے آپس میں ایک دوسرے پر حملہ کرنے کا پتہ دیتے ہیں ۔ نیز اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حقیقت کو بے نقاب کرتے ہیں کہ خلفاء کتنے زیرک اور عقل مند تھے۔ اس کے ساتھ ہی زبان بھی بڑھی اور پھیلی۔ عربی ادب نے ترقی کی منازل طے کیں اور یہ دونوں چیزیں سیاست دان عربوں کے بہت مضبوط حربے تھے، یہی وجہ ہوئی کہ اس زمانے میں شعر گوئی ایک منفعت بخش تجارت بن گئی، اور شعراء خلفاء کی مجلسوں میں علماء اور سالارانِ لشکر سے اُلجھتے تھے۔ خلفاء سے انعامات حاصل کر کے شاعر بھی دولتمند طبقہ میں شمار ہونے لگے۔ اس عہد اور عباسی دَورِ حکومت میں شاعری اسی نہج اور رَوش پر گامزن رہی۔

ہر زمانے اور ہر جگہ میں شعر سے حصُول دولت میں فائدہ اُٹھایا گیا۔ مذہب و عقیدے کی تائید، تسکین قلب یا عشق و محبّت کے شکوہ شکایت میں استعمال کیا گیا۔ جیسے اس عہد کے شاعروں میں جمیل بن عبداللہ بن معمر اور عُمر بن ابی ربیعہ نے کیا۔

۱۔ کعب بن زہیر

کعب بن زہیر بن ابی سُلمیٰ مخضرمی شاعروں میں بڑا شاعر ہے اور اسی نے "قصیدۂ بانت سعاد" نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی مدح میں کہا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ زہیر صاحب معلقہ کا بیٹا تھا، بچپن ہی سے شعر کہا کرتا تھا۔ اس کا والد اس کو منع کیا کرتا تھا کہ مبادا کہیں کوئی بے ہودہ بات کہہ بیٹھے اور وہ پھیل جائے تو تمام عمر کے لیے ذلیل ہو جائے گا۔ لیکن وہ باز نہ رہا۔ باپ نے باز رکھنے کے لیے سزائیں بھی دیں، لیکن وہ باز نہ آیا۔ اس پر بہت سختیاں برتی گئیں، جب سے زہیر کے مقرّر کردہ عنوانات پر شعر کہنا شروع کئے تو اس نے اسے اجازت دے دی اور یہ کلام کہتا رہا۔ یہاں تک کہ اپنے زمانہ کے اونچے شاعروں میں شمار کیا جانے لگا۔

جب اسلام کا زمانہ آیا تو اس کا بھائی بجیر نبی صلی اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام سے مشرّف ہوا تو اس پر کعب کو غصّہ آ گیا اور اسے اسلام سے روکنا چاہا۔ اس کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلّم اور صحابہؓ کی ہجو کی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلّم نے اس کو ڈرایا اور اس کا قتل جائز قرار دے دیا۔ تو اس کے بھائی نے اسے انجام سے ڈرایا اور مشورہ دیا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تائب ہو کر آ جائے۔ کعب اِدھر اُدھر قبائل میں پناہ مانگنے کے لیے پھرتا رہا۔ لیکن اسے کسی قبیلہ نے پناہ نہ دی اور لوگوں نے افواہیں پھیلا دیں کہ یہ یقیناً قتل کر دیا جائے گا۔ جب کعب پر زمین تنگ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو گئی تو وہ مدینہ میں حضرت ابوبکرؓ کے پاس آیا اور ان کے ذریعہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک رسائی چاہی، چنانچہ وہ اسے لے کر آپؐ کے پاس حاضر ہوئے تو کعب نے آنحضرتؐ کی پناہ لی اور ایمان لایا۔ پھر اس نے اپنا مشہور قصیدہ آپؐ کی مدح میں پڑھا اور یہ اس کے اشعار میں اعلٰے درجہ کے شعر ہیں، جس کا مطلع یہ ہے:

بانت سعاد فقلبی الیوم متبول متیمٌ اثرھا لم یفد مکبول

سعاد چل دی، میرا دل ضعف لاغری سے مضمحل ہو رہا ہے۔ اس کے پیچھے بے چین ہے۔ قید عشق سے چھٹکارا نہیں پایا۔

اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر بطور خلعت عطا فرمائی جو اس کے گھر والوں کے پاس کافی دیر رہی۔ یہاں تک کہ انھوں حضرت معاویہ کے پاس بیس ہزار درہم میں فروخت کر دی اور پھر خلیفہ منصور عباسی کے ہاتھ چالیس ہزار کو بکی۔

کعب کے اشعار پر تبصرہ

کعب اچھے شعر کہنے والوں میں اونچا مرتبہ رکھتا تھا۔ خلف الاحمر جو شعر و سخن کا ماہر اور ممتاز عالم ہے۔ کہتا ہے کہ اگر زہیر کے قصائد نہ ہوتے تو میں کبھی بھی اس کو اسکے بیٹے کعب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر فضیلت نہ دیتا اور اس کی فضیلت کے لیے یہ کیا کم ہے کہ حُطیئہ جیسے شہرہ آفاق شاعر نے تمنّا کی تھی۔ کہ وہ اپنے شعر میں اس کے نام کو بُلند کرے ، تو اس نے کہا۔

فمن للقوافی شانَھا من یحوکھا اذا ما مضی کعب و فوّز جرول

کعب اور جرول (حطیئہ) کے مرنے کے بعد کون شعروں کا خیال رکھے گا اور کون شعر کہے گا۔

کعب اپنے کلام میں غریب الفاظ کا استعمال عام کرتا تھا۔ کئی جگہ تو نہایت عُمدگی و سلاست اور سلیس عبارت میں بیان کرتا۔ لیکن بعض موقع پر بیان و مطالب نہایت مشکل بنا دیتا۔

اس کے اشعار سے قصیدہ بانت سعاد کا نمونہ

وقال کُلُّ خلیل کنتُ اٰمُلُہٗ لاَ اُلْھِیَنَّکَ انّی عنک مشغول

فقلتُ خلوا سبیلی (لا ابا لکم) فکل ما قدر الرحمٰن مفعول

کل ابن انثیٰ وان طالت سلامتہ یوماً علی الۃ حدباء محمول

اُنبئتُ انَّ رسول اللہ اوعدنی والعفو عند رسول اللہ مأمول

لہ یہ ترجمہ ابن قتیبہ کی کتاب الشعر کے مَتن کے مطابق ہے لیکن "الوسیط" کے متن کے مطابق ترجمہ حسب ذیل ہے :۔ کعب اور جرول کی موت کے بعد شعروں کا خیال کون رکھے گا۔ جو کوئی شعر کہے گا۔ وہ تو بد زیب بنائے گا۔ مترجم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہلا ھداک الذی اعطاک نافلۃ الـ ـقران فیہا مواعیظ وتفصیل
لا تأخذنی باقوال الوشاۃ ولم اذنب وقد کثرت فیّ الاقاویل

(۱) ہر دوست جس سے میں اُمید وابستہ کیے بیٹھا تھا۔ کہنے لگا: میں تمھیں ہرگز تمھارے کام سے غافل نہیں کروں گا، کیوں کہ میں تم سے غافل ہوں (یعنی میں تمھارے کام نہیں آ سکتا، تم اپنی مدد آپ کرو)

(۲) میں نے ان سے کہا: مجھے میرے حال پر چھوڑ دو خدا تمھارا بھلا کرے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو چیز مقدر کر دی ہے وہ ہو کر رہے گی۔

(۳) ہر شخص جسے ماں نے جنا ہے، خواہ کتنی مدت تک زندہ رہے۔ آخر کار اس کا جنازہ ضرور اٹھایا جائے گا۔

(۴) مجھے بتایا گیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلّم نے مجھے موت کی دھمکی دی ہے۔مگر مجھے آنحضرت کے ہاں معافی کی توقع ہے۔

(۵) ٹھہریے تو (نرمی اختیار کیجیے) وہ ذات جس نے آپ کو قرآن مجید بطور عطیّہ کے دیا۔ آپ کو ہدایت پر رکھے' وہ قرآن جس میں نصیحتیں اور تفصیلات ہیں۔

(۶) مجھے چغلخوروں کی باتوں پر گرفت نہ کیجیے۔ میں نے تو کوئی گناہ نہیں کیا۔ میری بابت تو محض باتیں ہی بہت پھیل گئی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے چند اور اشعار

ان کنت لا ترھب ذمّی لما تعرف من صفحی عن الجاھل
فاخش سکوتی اذ أنا منصت فیك لمسموع خنا القائل
فالسامع الذم شریك لہ ومطعم المأکول کالاٰکل
مقالۃ السوء الی اھلھا اسرع من منحدر سائل
ومن دعا الناس الی ذمہ ذموہ بالحق وبالباطل

(۱) اگر تو جاہل کے بارے میں میرا عفو و درگذر جاننے کی وجہ سے میری مذمت و بدگوئی سے نہیں ڈرتا۔

(۲) تو میری خاموشی سے ڈر، جبکہ میں تیرے بارے میں کہنے والے کی بُری باتوں پہ کان دھرتا ہوں۔

(۳) بُرائی اور مذمت کا سُننے والا بھی اس مذمت میں شریک ہوتا ہے۔ کسی چیز کا کھلانے والا بھی کھانے والے کے برابر ہوتا ہے۔

(۴) بُری بات اپنے کہنے والوں کی طرف اسی تیزی سے لوٹتی ہے۔ جس طرح ڈھلوان جگہ سے پانی بہتا ہے۔

(۵) جو شخص لوگوں کو اپنی مذمت کی دعوت دے، تو پھر لوگ جھوٹی سچی مذمت پر اُتر آتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ عمرو بن معدی کرب زبیدی

کنیت ابو ثور، عمرو بن معدی کرب زبیدی نام تھا، مذحج قبیلہ کا ایک فرد تھا۔ یمن کا مشہور شہسوار، معمر شاعر اور بڑا خطیب و نمائندہ تھا۔

زندگی کے ابتدائی حالات اور اس کی صفات

ابتدائی زمانہ میں عمرو اپنی قوم میں ایک پیٹو اور احمق شمار کیا جاتا تھا، جس سے نہ کسی قسم کی بھلائی کی امید کی جاتی تھی، نہ اس میں کوئی سرداری کی شان تھی۔ موٹا، بھدا جسم، بھونڈی آواز، ایک مرتبہ قبیلہ زبید کو خبر ملی کہ خثعم ان پر شدید حملہ کرنے والے ہیں تو وہ تیار ہو رہے تھے کہ عمرو بہن کے پاس آیا اور کہا کل تو جنگ ہو رہی ہے، آج تو مجھے پیٹ بھر کر کھانا کھلا دے۔ اس نے یہ بات اپنے باپ کو جا سنائی تو اس نے کہا:

اس نالائق سے پوچھ کیا کھائے گا، تو اس حضرت نے ایک بکری اور تین صاع جوار یا مکی کی روٹیاں تناول فرمائیں۔ ابھی تناول فرما کر فارغ نہیں ہوئے تھے کہ خثعم نے حملہ کر دیا تو ان حضرت کے اوسان خطا ہو گئے۔ حتیٰ کہ یہ دیکھا کہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے باپ کا جھنڈا گرنے کو ہے اور زبید کے پاؤں اُکھڑ گئے ہیں تو یہ غصّے میں دوڑا اور خثعم پر حملہ کر دیا، اس کو دیکھ کر ساری قوم لوٹ آئی اور سب نے مل کر دشمنوں کو شکست دے دی۔ اس دن سے فارس زبید (زبید کا شہسوار) کہلایا جانے لگا۔ حالاں کہ اس سے پہلے اسے احمق زبید کہا کرتے تھے۔ اس کی شجاعت کی اس قدر دھوم مچی کہ بڑے بڑے بہادر اس سے ڈرا کرتے تھے اور اس کی بہادری ضرب المثل بن گئی، اسی کے بارہ میں ابو تمام کہتا ہے۔

اقدام عمرو، فی سماحۃ حاتم　　فی حلم احنف فی ذکاء ایاس

اس میں عمرو کی سی جرأت ہے، سخاوت میں وہ حاتم ہے۔
حلم میں احنف کی طرح اور ذکاء میں ایاس کی طرح ہے۔

اس کے باوجود وہ اپنے متعلق سچ کہتا ہے، کہ بسا اوقات میدان جنگ میں اس پر خوف چھانے لگتا اور چاہتا کہ بھاگ جائے۔ لیکن غیرت و شرم غالب آ جاتی تو جم کر کھڑا ہو جاتا، یہاں تک کہ کامیاب ہو جاتا اور فتح اس کی پیشانی کو بوسہ دیتی۔ اس ضرب المثل کی حقیقت بھی یہی ہے۔ الشجاعۃ صبر ساعۃ" ایک گھڑی صبر کا نام شجاعت ہے۔ وہ اپنی بہادری کے متعلق کہا کرتا تھا کہ اگر میں ہودج نشین عورت کے ساتھ اکیلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سعد کے پانیوں پر سے گزر جاؤں تو مجھے اس بات کا ڈر نہیں لگتا کہ کوئی شخص وہ عورت مجھ سے چھین لے گا، حتیٰ کہ سعد کے دو حر، اور دو غلام نہ آئیں۔ دو حروں سے مراد عامر بن طفیل اور عیینۃ بن حارث بن شہاب تھے اور دو غلاموں سے اسود بن عبس یعنی عنترہ اور سلیک بن سلیکہ مراد ہیں، اور میں ان سب سے جاہلیت کی لڑائیوں میں لڑ چکا ہوں۔ زمانۂ جاہلیت و اسلام میں اپنی اتنی لمبی عمر اور بہت سی جنگوں میں شرکت کے باوجود اس نے کئی معرکوں میں شکست کھائی۔ جاہلیت میں ربیعہ بن مکدّم اور اسلام میں خالد بن سعید بن عاص نے بھی اس پر فتح پائی۔

جب عرب قبائل میں اسلام کا چرچا ہوا تو وہ بھی اپنی قوم کے ہمراہ ۹ھ میں جنگ تبوک سے آنحضرتؐ کی واپسی پر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اسلام سے مشرف ہو کر اپنی قوم میں واپس چلا گیا۔ اور جب عرب مرتد ہونا شروع ہوئے تو یہ بھی مرتد ہو گیا۔ اس وقت خالد بن سعید بن عاص اس کے مقابلے کے لیے گئے اور شکست دی اور یہ پکڑا گیا۔ اس کی تلوار خالد نے لے لی۔ جب حضرت ابوبکرؓ کے لشکر کی پے در پے فتوحات دیکھیں تو یہ لشکر کے ایک سردار مہاجر کے پاس بغیر امان کے آیا تو اس نے اس کو پا بزنجیر کر کے حضرت ابوبکرؓ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے پاس روانہ کیا، حضرت ابوبکرؓ نے اس کو دیکھ کر فرمایا:
ارے تجھے کیا ہو گیا ہے۔ تجھے شرم نہیں آتی کہ تو ہمیشہ شکست
کھا کر قید ہو کر آتا ہے۔ اگر تو اللہ کے دین کی مدد کرتا تو
اللہ تجھے بلند مرتبہ بخشتا، اس نے جواب دیا۔ جناب! میں
اب اسلام لاتا ہوں اور پھر کبھی مُرتد نہ ہوں گا؛ تو انھوں
نے اسے چھوڑ دیا، وہ لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا، اور
پھر واپس مدینہ آیا تو حضرت ابوبکرؓ نے اسے شام میں جہاد
کے لیے بھیجا۔ جنگ یرموک میں بہادری کے جوہر دکھائے حتیٰ کہ اس کی
ایک آنکھ بھی لڑائی میں جاتی رہی۔ پھر حضرت عمرؓ نے اسے
عراق بھیجا، وہاں جنگ قادسیہ میں شریک ہوا اور یہی وہ شخص
تھا، جس نے ہاتھی کی سونڈ تلوار سے اُڑائی تھی اور یہی فتح
کا سبب بنی۔ پھر جب کوفہ آباد کیا گیا تو یہ وہیں بس گیا
حتیٰ کہ جنگ نہاوند پیش آئی اور یہ نعمان بن مقرن کے جھنڈے
کے نیچے لڑا اور وہیں ۲۱ھ میں وفات پائی۔ اس کی تاریخ
وفات میں اختلاف ہے۔

عمرو شعراء مخضرمین میں شمار کیا جاتا ہے اور کلام کا رنگ
طبقہ ثانی کا ہے۔ اکثر اس کے کلام میں حادثات کے مناظر اور
اپنی شجاعت کا زیادہ ذکر ہے۔ اس کا ایک دیوان بھی ہے۔ آئمہ
لغت میں سے کسی نے اس کی شرح کی ہے اور یہ ان خطیبوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سے ایک خطیب ہے جو نعمان نے کسریٰ کے پاس وفد کی صورت میں بھیجے تھے۔

اپنے اشعار میں ایک جگہ لڑائی میں اپنی استقامت کی تعریف کرتا ہے:۔

و لما رایتُ الخیل ذُورًا کأنھا جُدا وِل زرع ارسلت فاسْبَطَرَّتِ
فجاشت اِلیَّ النفسُ اوّل مرۃ فرُدَّتْ علی مکروھھا فاستقرت
عَلامَ تقول الرمح یثقل عاتقی اذا انا لم أطعن اذا الخیل کرت

(۱) جب میں نے شہسواروں کو تیزی سے اترتے دیکھا، جیسے کھیت کی گولیں جن میں پانی چھوڑا جاتا ہے تو وہ پھیل جاتی ہیں۔
(۲) سو میری جان پہلی مرتبہ نکلنے لگی۔ لیکن جب میں نے اسے واپس سختی و جنگ پر آمادہ کر لیا تو وہ قرار پا گئی۔
(۳) تو کیسے کہہ سکتا ہے کہ نیزے کے بوجھ سے میرے کندھے بھاری ہو گئے۔ جب کہ میں شہسواروں کے حملے کے وقت نیزہ بازی نہ کروں۔

ایک اور جگہ لکھتا ہے۔

اَمِن رَیحانۃ الداعی السمیعُ یؤرّقنی و اصحابی ھُجوعُ
اَشابَ الرأسَ ایامٌ طِوالٌ و ھمٌّ ما تَضَمَّنَہُ الضلوعُ
وسوق کتیبۃٍ دَلفتْ لاخری کأنَّ نھارھا رأس صَلیعُ
اذا لم تستطع شیئا فدعہ و جاوزہ الی ما تستطیعُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وسملہ بالزماع فکل امر　　سمالک اوسموت لہ ولوع

(۱) کیا پکارنے والی ریحانہ کی آواز کوئی سُن رہا ہے؟ وہ مجھے جگاتی ہے۔ جب کہ میرے ساتھی سو رہے ہوتے ہیں۔

(۲) طویل لڑائیوں نے سر سفید کر دیا اور ایسے غم عشق نے جس کو پسلیاں چھپائے ہوئے ہیں۔

(۳) اور پے در پے لشکروں کے جانے نے گویا کہ ان کے دن ایسے ویران اور بھیانک تھے۔ جیسے گنجے کا سر۔

(۴) جب تو کوئی کام نہ کر سکے تو اسے چھوڑ کر وہ کام کر جو تو کر سکتا ہے۔

(۵) پھر مضبوط ارادہ سے کام پر لگ جا' اس لیے کہ ہر ایک کام جو تیرے لیے اُٹھے، یا تو اس کے لیے اُٹھے محبوب و پسندیدہ ہو جاتا ہے۔

دیگر:۔

کَم مِن اخٍ لی صالحٍ　　بوّأتُہ بیدی لحدا

ما ان جزعتُ ولا ھلعتُ　　ولا یرد بکای رشدا

ذھب الذین احبھم　　وبقیتُ مثل السیف فردا

(۱) میں نے بہت سے نیک نام بھائیوں کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں اُتارا۔

(۲) اس وقت میں رویا دھویا نہیں، نہ ہی غم کا اظہار کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیوں کہ اس سے کوئی بہتر نتیجہ نہیں نکل سکتا۔

(۳) میں جن سے محبت کیا کرتا تھا، وہ مر گئے، اور میں تلوار کی طرح اکیلا رہ گیا۔

—— اس نے وہ خطبہ جو کسریٰ کے سامنے دیا تھا **العقد الفرید** میں یوں مذکور ہے:-

"انما المرء باصغریه، قلبه و لسانه، فبلاغ المنطق السداد و ملاك النجعة الارتیاد وعفو الرأی خیر من استکراه الفکرة و توقیف الخبرة خیر من اعتساف الحیرة فاجتبذ طاعتنا بلفظك و اکتظم بادرتنا بحلمك و ألن لنا کنفك یسلس لك قیادنا، فانا اناس لم یوقس صفاتنا قراع مناقیر من اراد لنا قضمًا و لکن منعنا حمانا من کل رام لنا هضمًا۔

مرد کا انحصار اس کے دو چھوٹے اعضاء پر ہے، اور وہ دل اور زبان ہیں۔ بات چیت کی بلاغت سچائی ہے۔ چراگاہ کی تلاش کا انحصار کوشش پر ہے۔ رائے بغیر کلفت و محنت کے جبر و اکراہ کی رائے سے بہتر ہے۔ حقیقت سے آگاہی حیرت و استعجاب کی بھول بھلیوں سے بہتر ہے۔ ہماری اطاعت نرم الفاظ سے حاصل کر۔ ہمارے غصے کو اپنے حلم و بردباری سے ٹھنڈا کر۔ ہمارے لیے اپنے پہلو کو نرم کر دے، ہم بآسانی مطیع ہو جائیں گے۔ ہم تو ایسے لوگ ہیں، جو دشمن کی سختی کے سامنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کبھی نہیں جھکے، ہم نے اپنی چراگاہ کی ہمیشہ حفاظت کی۔

۳۔ الخنساء

خنساء بنت عمرو بن شرید السلمیہ جس کا اصلی نام تماضر تھا۔ عرب کے مرثیہ لکھنے والوں اور رونے والوں میں سے سب سے بلند ہے۔ اس کے والد عمرو اور اس کے دو بھائی معاویہ اور صخر بنو سلیم کے سردار تھے، یہ اپنے زمانہ کی بڑی حسین عورت تھی؛ بنی جشم کے مشہور سپہ سالار نے رشتہ کے سلسلہ میں پیغام بھیجا تو اس نے اپنے قبیلہ میں شادی کرنا پسند کیا اور اس کا پیغام لوٹا دیا اور اپنے ہی قبیلہ میں شادی کی۔ یہ اشعار میں قطعات کہا کرتی تھی۔ جب اس کے دونوں بھائی صخر اور معاویہ قتل ہو گئے تو ان کے قتل پر اسے بہت رنج ہوا، اور ان پر بہت روئی دھوئی۔ خصوصاً صخر کی موت کا اس پر بڑا اثر ہوا، اس لیے کہ وہ اس کی اور اس کے خاوند کی مالی امداد کرتا رہتا تھا۔ اس کے غم نے اسے شاعر بنا دیا اور اس نے بڑے بڑے طویل مرثیے کہے اور تمام عورتوں اور مردوں سے مرثیہ گوئی میں بڑھ گئی اور ان دونوں بھائیوں پر اس قدر روئی، کہ اس کی آنکھیں دکھنے لگیں۔ حتیٰ کہ رنج و الم میں ضرب المثل بن گئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں اپنی قوم کے وفد میں حاضر ہوئی اور اسلام قبول کیا۔ آنحضرتؐ کو اس کے اشعار اچھے معلوم ہوئے اور آپ نے اس سے پڑھنے کی فرمائش بھی کی اور اس کو اشارہ کرکے فرماتے تھے۔ "واہ خنسا"۔ وہ صخر پر اسلام سے قبل اور اس کے بعد بھی مرثیہ کہتی رہی تھی حتیٰ کہ اندھی ہو گئی۔ آخر زمانہ میں جنگ قادسیہ میں چار بیٹوں سمیت شریک ہوئی اور انھیں جنگ میں جمے رہنے پر ابھارتی رہی، حتیٰ کہ وہ شہید ہو گئے۔ تو اس نے کہا۔

(الحمدللہ) اللہ کا شکر ہے، جس نے مجھے ان کی شہادت سے مشرف فرمایا اور ان پر کسی قسم کے غم کا اظہار نہ کیا، جیسا کہ وہ اپنے بھائیوں کے متعلق غم کیا کرتی تھی۔ بادیہ میں حضرت معاویہ کی خلافت میں وفات پاگئی

کلام پر تبصرہ

اکثر علماء فن کا اتفاق ہے کہ اسلام سے قبل اور اس کے بعد خنساء سے بڑھ کر کوئی عورت شاعرہ نہیں تھی۔ بعض لیلیٰ الأخیلیّہ کو بڑھاتے ہیں۔ مگر انھیں بھی یہ ماننا پڑتا ہے کہ خنساء کا مرثیہ گوئی میں رتبہ کہیں بلند تھا۔ بشار کہتا ہے کہ کسی عورت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے جب کبھی شعر کہا تو اس میں خرابی رہ جاتی ہے، تو کسی نے پوچھا خنساء کے بارے میں کیا رائے ہے؟ تو اس نے کہا کہ یہ تو مردوں سے بھی اچھا کلام کہتی ہے۔ اس کا شعراء جاہلیت میں جو مرتبہ تھا، اس کے مقابلہ میں اسلامی شاعروں میں بھی کچھ کم نہ تھا۔ ایک مرتبہ جب اس نے سوق عکاظ میں اپنے قصیدہ کا مطلع پڑھا۔

قذى بعينيك ام بالعين عوار ام ذرّفت اذ خلت من اهلها الدار

تیری آنکھوں میں خاک پڑ گئی ہے یا یہ بیمار ہیں، یا گھر والوں سے گھر خالی ہو جانے کے بعد آنسو بہنے لگے۔ تو نابغہ ذبیانی نے کہا۔ اگر اس سے پہلے ابو بصیر یعنی اعشی اپنا کلام نہ سنا چکا ہوتا تو میں کہتا کہ میلہ بھر میں یہی ایک شاعر ہے۔ خنساء کے اشعار کانوں کو دردناک معلوم ہوتے ہیں دل پر اثر کرتے ہیں اور دل میں جم جاتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ ایک محزون دل کی آواز ہوتے تھے اور سچ ہے، کہ "دل کو دل سے راہ ہوتی ہے" اس پر مزید یہ کہ اس کے اشعار کے الفاظ نرم و نازک آسان تراکیب اور خوب صورت ابتداء کے حامل ہوتے ہیں۔

جریر سے پوچھا گیا کہ سب سے بڑا شاعر کون ہے تو اس نے جواب دیا میں تھا، اگر خنساء نہ ہوتی، تو اس نے پوچھا، وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کس بات میں آپ سے آگے ہے، تو اس نے کہا اس شعر کی بنا پر۔

ان الزمان (و ما یفنی له عجب) ابقی لنا ذنبا واستؤصل الراس
ان الجدید فی طول اختلافهما لا یفسدان ولکن یفسد الناس

(۱) تعجب ہے کہ زمانہ فنا نہیں ہوتا اور ہمیں گناہگار بنا کر پھر ابتداء سے شروع ہو جاتا ہے۔
(۲) یہ دن اور رات بے انتہا اختلاف کے باوجود تباہ و برباد نہیں ہوتے، لیکن لوگوں کو فنا کر دیتے ہیں۔

——— اس کے وہ اچھے اشعار جو اس نے اپنے بھائی صخر کے ماتم میں کہے۔

یذکرنی طلوع الشمس صخرا واذکرہ لکل غروب شمس
فلولا کثرة الباکین حولی علی اخوانهم لقتلت نفسی
ولکن لا ازال اری عجولا ونائحة تنوح لیوم نحس
هما کلتاهما تبکی اخاها عشیة رزئه او غب امس
وما یبکین مثل اخی ولکن اسلی النفس عنه بالتأسی
فقد ودعت یوم فراق صخر ابی حسان لذاتی وانسی
فیا لهفی علیه ولهف امی ایصبح فی الضریح وفیه یمسی

(۱) سورج کا طلوع ہونا مجھے صخر یاد دلاتا ہے اور میں اسے ہر روز شام کو یاد کرتی ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) اگر میں اپنے آس پاس اپنے اپنے بھائیوں پر رونے کو نہ دیکھ پاتی تو خنساء اپنے آپ کو قتل کر ڈالتی۔

(۳) لیکن میں ہمیشہ ایسی عورت کو دیکھ پاتی ہوں، جس کا بچہ مر گیا ہوتا ہے اور ایسی رونے والی کو دیکھتی ہوں، جو برے دن پر روتی ہے۔

(۴) وہ دونوں اپنے بھائیوں پر مصیبت کی شام یا گزشتہ رات کے آنے پر روتی رہتی ہیں۔

(۵) اور اگرچہ وہ میرے بھائی جیسوں پر نہیں روتیں، لیکن پھر بھی میں ان کی پیروی کرتے ہوئے اپنے آپ کو تسلّی دے لیتی ہوں۔

(۶) میں نے ابی حسان صخر سے جدا ہونے کے دن اس کے ساتھ اپنا عیش و آرام بھی رخصت کر دیا۔

(۷) ہائے افسوس اس پر میری طرف سے اور میری ماں کی طرف سے وہ صبح و شام قبر میں کیسے گزارتا ہوگا۔

——— اس کے قصیدہ کے وہ اشعار جن کا مطلع پہلے ذکر کیا جا چکا ہے۔

ان صخرا لکافینا وسیدُنا وان صخرا اذا نشتو لنحّار

اَغَرُّ اِبلج تأتم الهداۃ به کأنہ علم فی رأسه نار

حمّال اَلویۃ، هبّاط اودیۃ شُهّاد اندیۃ للجیش جرّار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) صخر ہمارا وقار و سردار تھا اور صخر ایسے اوقات میں جبکہ قحط چھا جاتا تھا تو جانور ذبح کیا کرتا تھا۔

(۲) وہ مشہور و معروف تھا، رات کو آنے والے اسی کا ہی قصد کرتے تھے، گویا وہ ایک ایسے اونچے پہاڑ کی چوٹی تھا۔ جس پر آگ جلتی ہو۔

(۳) جھنڈوں کو اکثر بلند کرنے والا، وادیوں میں اترنے والا، محفلوں کی رونق اور لشکروں کا سالار تھا۔

اس کے مرثیہ میں ایک جگہ کہتی ہے :۔

الا یا صخر ان ابکیت عینی فقد اضحکتنی زمنا طویلا

دفعت بك الخطوب وانت حی فمن ذا یدفع الخطب الجلیلا

اذا قبح البكاء علی قتیل رأیت بكاءك الحسن الجمیلا

(۱) اے صخر اگر تیری وجہ سے میری آنکھ رو رہی ہے، تو کیا بات ہے۔ آخر مدتوں تونے ہنسایا بھی تو تھا،

(۲) جب تو زندہ تھا تو مصائب کو دور کرتا رہتا تھا، اب تیرے بعد کون سخت مصائب کو دور کرے گا۔

(۳) جب کہ کسی میت پر رونا برا سمجھا جاتا ہو تو میں تجھ پر رونا بہتر اور اچھا سمجھتی ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ حسّان بن ثابت رضؓ

کنیت ابو ولید، نام حسّان بن ثابت انصاریؓ شاعر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم، شہریوں کے بڑے شاعر تھے، مخضرمی شاعروں میں بڑا پایہ رکھتے تھے۔ مدینہ کے بنی نجّار قبیلہ سے آپ کا تعلّق تھا۔

جاہلیّت کے زمانہ میں آپ پروان چڑھے اور آپ کی شہرت اس زمانہ میں پھیلی۔ حتیٰ کہ بڑے بڑوں سے ٹکّر لی اور ان سے کسی طرح کم نہ رہے اور بہت سے شاعروں سے آگے نکل گئے۔ جاہلیّت کے زمانہ میں ملوک حِمیَر و غسّان کی تعریفیں کرتے رہے اور وہاں جا کر بڑے بڑے انعامات حاصل کیا کرتے تھے۔ زیادہ تر آپ نے ملوک غسّان میں آل جفنہ کی تعریفیں کی ہیں۔ اس لیے کہ ان کی اہلِ یثرب سے رشتہ داری تھی تو وہ ان پر ہمیشہ پے در پے انعامات کرتے رہتے تھے۔ حتیٰ کہ جب آپ اسلام لائے اور وہ نصرانی تھے۔ تب بھی آپ کو بدستور انعامات آتے تھے۔ جب آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لائے اور انصار نے اسلام قبول کیا تو آپ بھی اسلام لے آئے اور آپ نے اپنی زبان سے دشمنان اسلام کا مقابلہ کیا۔ جیسے کہ آپ کی قوم تلواروں سے مقابلہ کرتی تھی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کے قول کا اثر دشمنان اسلام پر بہت سخت پڑتا تھا۔

حسانؓ بن ثابت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد خلفاء کے منظورِ نظر تھے، اور بیت المال سے بڑا وظیفہ مقرر تھا۔ آپ کی عُمر تقریباً ۱۲۰ سال کی ہوئی اور اکثر حصّہ عمر میں آپ کے ہوش و حواس دُرست رہے۔ آخیر زمانہ میں کمزور ہو گئے تھے۔ آنکھوں کی بینائی ختم ہو چکی تھی، خلافت حضرت معاویہؓ میں ۵۴ھ میں وفات پائی۔

کلام پر تبصرہ

حسانؓ بن ثابت جاہلیّت میں شہری شاعر تھے اور اسلام کے زمانہ میں یمنی شاعر کہلائے۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے صحابہؓ میں تھے۔ آپؐ کے دشمنوں میں دین کی طرف دعوت دینے کے وقت ان سے بڑا کوئی شاعر نہ تھا۔

اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے حضرت حسّان کی زبان حقیقت ترجمان سے مشرکین قریش پر ایسی خوفناک تیراندازی کرائی کہ وہ اسکی تاب نہ لا سکے۔ چنانچہ حضرت حسّانؓ نے کسی قسم کی بیہودگی اور فحش گوئی کے بغیر ان پر ایسی ضرب لگائی کہ ان کی زبانیں بند ہو گئیں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے انھیں قریش کی ہجو کہنے کی اجازت دی تو فرمایا کہ میں بھی انھی میں سے ہوں۔ بھلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تم ان کی ہجو کیسے کروگے؟ حضرت حسانؓ نے عرض کیا۔ میں آپ کو ان سے اس طرح الگ کر لوں گا۔ جس طرح آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے مسجد نبوی میں منبر رکھ دیتے اور اپنے دشمنوں کے بارے میں ان کی ہجو سنتے۔ اور فرماتے: میری طرف سے جواب دو۔ اے اللہ! اس کی تائید کے لیے روح القدس بھیج۔ حضرت حسانؓ کے جاہلی اشعار میں مشکل اور غیر مانوس الفاظ کے ساتھ اسلوب کی ناہمواری بھی موجود ہے۔ جب حلقہ بگوش اسلام ہونے کے بعد قرآن حفظ کر لیا تو الفاظ آسان اور اسلوب سہل ہو گیا۔ مطالب و معانی میں سلاست و شگفتگی آ گئی۔ حتیٰ کہ بعض علماء شعر کی رائے ہے کہ ان کے اسلامی زمانہ کے اشعار جاہلیت کے اشعار کے مقابلہ میں فروتر ہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ شعر کو شر سے تقویت پہنچتی ہے اور شر سے ہی اسلام روکتا ہے۔ ممکن ہے یہ بھی وجہ ہو کہ حسان بن ثابت کی زیادہ بدیہہ گوئی اور بوڑھے ہو جانے کا اثر بعض اشعار میں ملتا ہے۔ اشعار میں مدح اور ہجا[1] کے بعد عموماً اپنی قوم اور اپنے مفاخر بیان کرنے کا ذکر زیادہ ملتا ہے۔

---

[1] حارث بن عوف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ آپ مجھ کو ایسا آدمی دیں جو ہمارے یہاں اسلام کی اشاعت کرے اور ہمارا پڑوسی بن کر رہے۔ آپؐ نے منظور کر لیا۔ لیکن حارث کی قوم نے غداری

باقی برصفحہ ۳۷۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کے جاہلی شعر

لقد تقلدنا العشیرۃ امرھا ۔۔۔ و نسود یوم النائبات و نعتلی

و یسود سیدنا جحاجح سادۃ ۔۔۔ و یصیب قائلنا سواء المفصل

و نحاول الامر المھم خطابۃ ۔۔۔ فیھم و نفصل کل امر معضل

و تذود ابواب الملوک رکابنا ۔۔۔ و متی نحکم فی البریۃ نعدل

(۱) قبیلہ اپنے معاملات ہمارے سپرد کر دیتا ہے اور ہم مصائب و تکالیف کے دن اس کی سرداری کے فرائض انجام دیتے ہیں،

بقیہ صفحہ ۳۷۶: کی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا کہ حسانؓ کو بلاؤ! انھوں نے جب حارث کو دیکھا تو یہ شعر پڑھا:

یا حار من یغدر بذمۃ جارہ ۔۔۔ منکم فان محمدا لم یغدر

و امانۃ المری حیث لقیتہ ۔۔۔ مثل الزجاجۃ صدعھا لم یجبر

ان تغدروا فالغدر منکم شیمۃ ۔۔۔ والغدر ینبت فی اصول السخبر

(۱) اے حارث تم میں کس نے پڑوسی کے عہد کو توڑا اور بلا شبہ حضرت محمدؐ نے غدر نہیں کیا۔

(۲) انسان کی امانت جہاں کہیں تو ملے گا ایک شیشہ کی طرح ہوا کرتی ہے۔ جس میں ٹوٹ جانے کے بعد جوڑ نہیں لگتا۔

(۳) اگر تم نے غداری کی تو یہ تمھاری عادت ہے اور غدر سخبر درخت کی جڑوں میں اگتا ہے

یہ سن کر حارث نے کہا اس کی شرارت سے مجھے بچائیے اور میں دیت ادا کروں گا۔ چنانچہ اس نے ستر اونٹنیاں دیت میں ادا کیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور غالب رہتے ہیں۔

(۲) ہمارا سردار جو فیاضی کی طرف سبقت کرنے والا ہے، دوسرے سرداروں کی قیادت کرتا ہے اور ہمارا مقررہ پتہ کی بات کہتا ہے۔ (جوڑ کے درمیان میں مارتا ہے)۔

(۳) ہم ان بیں بڑے اہم کام کا بذریعہ خطابت ارادہ کرتے ہیں اور ہر مشکل اور دشوار کام کا باحسن تقویم فیصلہ کرتے ہیں۔

(۴) ہمارے اونٹ پادشاہوں کے دروازوں پر پہنچتے ہیں، اور جب ہم مخلوق کے درمیان منصف بنائے جاتے ہیں تو عدل و انصاف کرتے ہیں۔

عہد اسلامی میں ان کے فخریہ اشعار ملاحظہ ہوں، جو اس وقت کہے گئے تھے، جب کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قوم کا قصد کیا تھا۔

إن الذوائب من فِهرٍ و إخوتهم
قد بينوا سُنَنًا للناس تُتّبَعُ

يرضى بها كل من كانت سريرته
تقوى الإله وبالأمر الذى شرعوا

قوم إذا حاربوا ضرّوا عدوّهم
او حاولوا النفع فى اشياعهم نفعوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سجیة تلک فیهم غیر محدثة
ان الخلائق فاعلم شرها البدع

لا یرقع الناس ما أوهت أکفهم
عند الدفاع ولا یوهون مار قعوا

إن کان فی الناس سبّاقون بعدهم
فکل سبق لأدنیٰ سبقهم تبع

(۱) سردارانِ قوم اور ان کے بھائی بند بنوفہر میں سے ہیں۔ انھوں نے لوگوں کے لیے طریقے ظاہر کر دیے جن پر لوگ چلتے ہیں۔

(۲) ہر وہ شخص جس کی نیت خوفِ خدا پر مبنی ہے ان کے طریقوں اور ان کے شروع کیے ہوئے کام پر راضی ہے۔

(۳) وہ ایسے لوگ ہیں کہ جب دشمن سے لڑتے ہیں، تو اسے نقصان پہنچاتے ہیں، یا جب وہ اپنے ساتھیوں اور معاونین کو نفع پہنچانے کا ارادہ کرتے ہیں تو انھیں نفع پہنچاتے ہیں۔

(۴) یہ ان کی پرانی عادت ہے اور تمھیں معلوم ہونا چاہیے کہ نت نئی عادات بری ہوتی ہیں۔

(۵) مدافعت کے وقت ان کے ہاتھ جس چیز کو خراب کر دیں تو پھر لوگ اسے درست نہیں کر سکتے اور جس چیز کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ درست کر دیں، پھر لوگ اسے بگاڑ نہیں سکتے۔

(۶) اگر ان کے بعد لوگ سبقت لے جانے والے ہوں، تو پھر بھی ان کا ہر اگلا قدم ان کے پچھلے قدم پر پڑے گا۔

ہجو کے اشعار ملاحظہ ہوں :-

أبوك أب حرّ، وأمك حرّة　　　وقد يلد الحُرّان غيرَ نجيب

فلا يعجبن الناس منك ومنهما　　　فما خبث من فضة بعجيب،

(۱) تیرا باپ بھی شریف ہے اور تیری ماں بھی۔ کتنا تعجب ہے، کہ دو شریف ایک رذیل اور کمینہ انسان پیدا کرتے ہیں۔

(۲) لوگوں کو تجھ پر اور ان پر حیران نہیں ہونا چاہیے۔ چاندی کی کھوٹ کوئی حیرانی کی بات نہیں ہے۔

ان کے مشہور اشعار میں سے یہ ہیں :-

وإنّ امرأً يمسي ويصبح سالماً

من النّاس إلّا ما جنى لسعيد

وہ آدمی خوش قسمت ہے جو صبح و شام لوگوں کی زبان سے محفوظ رہے

رُبّ حلمٍ أضاعه عدم الما　　　ل وجهلٍ غطى عليه النعيمُ

بسا اوقات حلم افلاس کے باعث اکارت جاتا ہے اور دولت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و ثروت بے وقوفی کی پردہ پوشی کرتی ہے۔

فلو کان مجد یخلد الدھر واحدًا
من الناس ابقی مجدہ الدھر مُطعِماً[۱]

اگر بزرگی لوگوں میں سے کسی ایک کو بھی ابدی زندگی بخش سکتی تو مطعم بن عدی کو اس کی بزرگی ہمیشہ زندہ رکھتی۔

۵۔ حُطَیئہ

اس کا نام جرول، کنیت ابوملیکہ اور لقب حطیئہ ہے۔ قبیلہ عبس کا مشہور شاعر ہے۔ عرب کے بڑے بڑے ہجو گو، مدح سرا اور خوش گو شاعروں میں سے تھا۔ اس کی ماں بنو عبس کے ایک آدمی کے گھر میں تھی، حطیئہ اس کے یہاں پیدا ہوا۔ لیکن اس سے اس کی نسب پایہ ثبوت کو نہیں پہنچ سکی لہذا وہ بچپنے ہی سے مشتبہ نسب، کم قدر، ماں باپ

---

[۱] مطعم بن عدی نے قریش کا عہد نامہ توڑ دیا مگر اسلام قبول کئے بغیر موت کی آغوش میں چلا گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بنو ثقیف کو دعوتِ اسلام دینے کے بعد طائف سے مکہ آ رہے تھے تو اس نے آپ کو پناہ دی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ناراض اور تمام لوگوں سے بیزار تھا۔[1] اس کا غصہ اس وقت تک فرو نہیں ہوا۔ جب تک کہ شعر کی تعلیم لے کر تمام لوگوں کی ہجو گوئی نہیں کی۔ اس کی ہجو سے نہ تو اس کی ماں محفوظ رہی[2] اور نہ ہی باپ[3]، اس نے اپنے تمام اعزہ، برادری اور بیوی[4] کی ہجو لکھی، بلکہ اپنے آپ کو بھی نہیں چھوڑا۔[5] آلاصمعی نے ٹھیک

---

[1] کیونکہ انھوں نے شرف و مجد کو چند حدود کے اندر مقید کر رکھا تھا۔

[2] کقولہ : جزاك الله شرا من عجوز ولقاك العقوق من البنينا

مثلاً وہ کہتا ہے :۔ اے بوڑھی عورت! تجھے اللہ شر میں مبتلا کرے۔ نیز گستاخ اور نافرمان اولاد سے تجھے پالا پڑے

[3] کقولہ : لحاك الله ثم لحاك حقا ابا ولحاك من عم وخال

(مثلاً) تجھ ایسے باپ پر خدا کی پھٹکار ہو اور تجھ ایسے چچا اور ماموں ذلیل و رسوا ہوں۔

[4] کقولہ : اطوف ما اطوف ثم آوی الی بیت قعیدتہ لکاع

(مثلاً) میں دن کو پھر پھرا کر رات کو ایسے گھر میں ٹھکانہ پکڑتا ہوں۔ جس کی مالکہ کمینی اور ذلیل ہے۔

[5] کقولہ : اری لی وجہا سوہ اللہ خلقہ فقبح من وجہ وقبح حاملہ

(مثلاً) میں دیکھتا ہوں کہ میرے چہرے کو اللہ نے برا بنایا ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسے چہرے اور اس کے حامل کا برا کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا ہے کہ وہ ابتداء ہی سے حریص، بہت مانگنے والا، رذیل النفس، شریر، کم خیر، بخیل، بد صورت، بد ہیئت، مجہول النسب اور بے دین تھا، عمر کا کچھ حصّہ جاہلیت میں گزرا، اسلام آیا تو مسلمان ہو گیا، لیکن صحبت نبوی کے شرف سے محروم رہا، مسلمان ہونے کے بعد مختلف قبائل میں منتقل ہوتا رہا۔ کسی قبیلہ کی ہجو گوئی کرتا اور کسی کی مدح، اپنا نسب کبھی قبیلہ عبس سے ظاہر کرتا اور کبھی بنی ذہل سے، کل جس کی مدح سرائی کی آج اس کی ہجو کہہ ڈالی، اس سبب سے ہر قبیلہ اس سے دوستی کرتا اور اس کی گزند لسانی سے بچنے کی کوشش کرتا۔

—— زبرقان بن بدر نے، جو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کا صحابی اور حضرت عمرؓ کا عامل تھا، اس کو اپنے جوار میں ٹھہرایا، اور اس پر بہت احسان کیا تھا، لیکن اس کو بھی نہیں چھوڑا، جب بغیض نے جو قبیلہ بنی انف الناقہ کا ایک فرد تھا، کچھ لالچ دے کر اپنی طرف مائل کیا اور بطور معزز مہمان کے اپنے پاس ٹھہرایا تو بہت سے اشعار کے ساتھ اس کی اور اس کی قوم کی ستائش کی اور اس کی قوم پر جو نام کی عار کا دھبہ لگا ہوا تھا۔ اس کو اپنے مشہور بیت کے ساتھ دور کیا کہ:

قوم هم الانف والاذناب غيرهم ۔۔۔ ومن يسوى بانف الناقة الذنبا

اس کی قوم کا کیا کہنا، وہ تو بمنزلہ ناک کے اور دوسرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ دُمیں ہیں تو کیا ناقہ کا دم اس کی ناک کے برابر ہو سکتا ہے۔"

اور بغیض کے ابھارنے پر زبرقان کی ہجو لکھی، زبرقان نے حضرت عمرؓ کے پاس شکایت کی تو خلیفہ نے اس جرم میں حطیئہ کو قید کر دیا، وہ حضرت عمرؓ کی بارگاہ میں اپنے اشعار اور لوگوں کے ذریعہ سے برابر سفارش کرتا رہا۔ یہاں تک کہ خلیفہ نے اسے رہا کر دیا اور کہا کہ اگر دوبارہ کسی کی ہجو کی، تو تمہاری زبان کاٹ دی جائے گی۔ لیکن حطیئہ اس عہد پر قائم نہ رہا اور حضرت عمرؓ کی وفات کے بعد پھر ہجو گوئی شروع کر دی۔ مرتے دم تک یہ لپکا نہ چھوٹا۔ یہاں تک کہ ۵۹ھ میں وفات پائی۔

اس کے کلام پر تبصرہ

حطیئہ کی ذات اگر رذالت نفس، زشت خوئی، جہالتِ نسب، فسادِ دین، غدر، شدّت بخل، احسان فراموشی اور ہر جائز و ناجائز طریقہ سے مال جمع کرنے کی حرص اور عوام الناس اور ذی لوگوں سے مانگنے کی عادت سے ملوث نہ ہوتی تو وہ بلا شبہ شعر و سخن کی تمام اصناف میں عمدہ کہنے کی وجہ سے مخضرمین میں مسلّم شاعر تھا۔ لیکن اس نے اپنی بلاغت و فصاحت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زعم میں نہ تو خدا کا خوف کیا اور نہ ہی شرافت و جوانمردی اور مروت کا لحاظ رکھا اور پھر یہ بات اور بھی زیادہ تعجب انگیز ہے کہ اس نے مداحی میں فصاحت و بلاغت زہیر سے حاصل کی اور شعر میں خوبی اور پختگی پیدا کرنا اس کی مصاحبت اور روایت سے سیکھا، لیکن اس کے باوصف زہیر کی پاکیزگی حکمت اور حسن خلق سے بالکل متاثر نہیں ہوا۔ حطیئہ کی کلام میں رکاکت لفظی، معنی کا ابتذال اور اضطراب قافیہ کا عیب بہت کم پایا جاتا ہے۔

اشعار کی چند مثالیں

چند منتخب اشعار جو مداحی میں بلند پایہ شمار ہوتے ہیں:-

یسوسون احلاما بعیدًا أناتہا[1][2] وان غضبوا جاء الحفیظۃ[3] والجدُ

اقلوا[4] علیہم لا ابا لابیکم من اللوم أوسُدُّوا المکان الذی سَدُّوا

اولئک قوم ان بنوا احسنوا البناء وان عاھدوا اوفوا وان عقدوا شدُّوا[4]

وان کانت النعماء فیہم جزوا بہا وان انعموا لا کدروھا ولا کدُّوا[5]

مطاعین فی الھیجا مکاشیف للدجی بنی لہم آباؤھم وبنی الجد

---

[1] عقولا [2] حلمھا:- یعنی جلدی غصہ میں نہیں آتے۔ [3] الغضب [4] وثقوا [5]۔ یعنی جس پر بخشش کریں ان کو احسان جتلا کر، یا ایذا رسانی سے دق نہیں کرتے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ویعذ لنی ابناءُ سعد علیھم   وما قلت الا بالذی علمت سعد

(۱) وہ لوگ نہایت دانش مندی سے اپنے کاموں کی دیکھ بھال کرتے ہیں، حلیم اور بردبار ہیں۔ جب وہ برہم ہوتے ہیں، تو غیض و غضب سے بپھر جاتے ہیں۔

(۲) تمھارے باپ کا باپ نہ ہو! انھیں ملامت مت کرو، یا پھر ان کے قائم مقام ہو کر دکھاؤ۔

(۳) وہ لوگ ہمیشہ اعلیٰ کاموں کی بنیاد ڈالتے ہیں اور وعدہ کا ایفا کرتے ہیں اور بات کے پکے ہیں۔

(۴) اگر ان پر کوئی احسان کرے تو اس کی مکافات کرتے ہیں۔ اگر خود احسان کریں تو ایذا رسانی سے اس کو مکدر نہیں کرتے۔

(۵) لڑائیوں میں نیزہ بازی کے دھنی اور اندھیروں کو روشن کرنے والے ہیں اور آباء واجداد سے بزرگ چلے آتے ہیں۔

(۶) ان لوگوں کی ستائش کرنے پر بنوسعد مجھے ملامت کرتے ہیں۔ حالاں کہ میں نے ان کی مدح سرائی میں وہی کچھ کہا ہے، جس کا بنو سعد بھی اعتراف کرتے ہیں۔

(اس کے وہ ابیات جن کے ذریعہ حضرت عمرؓ سے رحم کی اپیل کی، جب کہ شاعر آپ کی قید میں تھا)

ماذا تقول لأفراخ بذی مرخ   زغب الحواصل لا ماء ولا شجر

القیت کاسبھم فی قعر مظلمة   فاغفر علیك سلام الله یا عمر!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انت الامین الذی من بعد صاحبہ　　　القی الیک مقالید النھی البشر
لم یوثروک بھا اذ قدموک لھا　　　لکن لانفسھم کانت بک الخیر

(۱) بتایئے! ذو مرخ جیسے بے آب و گیاہ میدان میں جو میرے چھوٹے چھوٹے بچے پرندوں کے چوزوں کی طرح عاجز پڑے ہیں، ان کا کیا حشر ہوگا؟

(۲) ان کے کما کر کھلانے والے کو تونے تاریک گڑھے میں ڈال رکھا ہے۔ اے عمرؓ! اللہ تجھے سلامت رکھے۔ للہ معاف فرمایئے۔

(۳) اپنے رفیق یعنی ابوبکرؓ کے بعد تو ہی وہ امین ہے۔ جس کے حوالہ تمام انسانوں نے اختیار کی کنجیاں کی ہیں۔

(۴) جب انھوں نے خلافت کے لیے تجھے منتخب کیا تو تجھے اس لیے منتخب کیا کہ ان کی بہتری بھی اسی میں تھی۔

ان کے وہ اشعار جن میں زبرقان کی ہجو کی طرف اشارہ کیا ہے۔

ازمعت یأسا مبینا من نوالکم　　　ولا یری طارداً للحر کالیاس
دع المکارم لاترحل لبغیتھا　　　واقعد فانک أنت الطاعم الکاسی
من یفعل الخیر لا یعدم جوازیہ　　　لایذھب العرف بین اللہ والناس

(۱) میں تمھارے عطیہ سے بالکل مایوس ہو گیا ہوں اور آزاد مرد کو بھگانے کے لیے مایوسی سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں۔

(۲) عزت و شرافت کے کاموں کے پیچھے نہ پڑ اور ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلب میں سفر کی مشقتیں بے فائدہ برداشت نہ کر اپنے گھر آرام سے بیٹھا رہ، تیرا کام صرف کھانا پینا ہے۔

(۳) جو کوئی بھلائی کرتا ہے، اس کا صلہ ضرور پاتا ہے۔ اللہ کسی بندے کی نیکی ضائع نہیں کرتا۔

۶۔ نابغہ الجعدی

اس کی کنیت ابولیلی اور نام حسان بن قیس بن عبداللہ الجعدی العامری ہے۔ اس کا شمار شعراء مخضرمین اور سن رسیدہ پرانے استادوں میں ہے۔ گھوڑے کا وصف بیان کرنے میں شہرت حاصل کی۔

اس شاعر کا تعلق قبیلہ بنو جعدہ بن کعب بن ربیعہ سے ہے۔ کچھ زمانہ جاہلیت میں پایا اور جاہلیت کی بہت سی لڑائیوں اور جنگوں میں حصہ لیا، یوں تو جاہلی زمانہ میں ہی شعر کہنا شروع کر دیا تھا لیکن کچھ عرصہ تک دل گرفتگی کا عالم طاری رہا۔ اور آمد بند ہو گئی، پھر ظہور اسلام کے بعد شعر کہنا شروع کیا اور خوب نام پیدا کیا اور نابغہ کے لقب کے ساتھ شہرت حاصل کی، یہ ان لوگوں سے ہے، جنھوں نے جاہلیت ہی میں حقیقت کی جستجو کی اور شراب کو اس وجہ سے ناپسند کیا کہ عقل میں فتور پیدا کرتی ہے۔ ازلامؔ یعنی تیروں کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذریعہ قسمت معلوم کرنا، اور صنم پرستی کو ترک کیا، دین ابراہیم کی اتباع کی، روزہ رکھا اور استغفار کی۔ آخر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا اور آنحضرتؐ کو اپنا قصیدہ پڑھ کر سنایا، جس کا مطلع یہ ہے:-

خلیلی عُوجا ساعۃ وتھجرا　　ونوحا علی ما احدث الدھر اوذرا

میرے "دوستو! تھوڑی دیر تک یہاں ٹھہرو، اور دوپہر کو چلو، (اور یہ تمھارا اختیار ہے) کہ زمانہ کے حوادثات پر نوحہ خوانی کرو یا نہ کرو۔

آنحضرتؐ یہ قصیدہ سُن کر بہت خوش ہوئے اور اس کے لیے دعائے خیر کی، عہد اسلام میں عرصہ دراز تک زندہ رہا، حضرت عثمانؓ کے عہدِ خلافت تک تو مدینہ میں مہاجرانہ زندگی بسر کی، پھر آخر عمر میں جب جان میں کمزوری محسوس کی، تو حضرت عثمانؓ سے بادیہ میں منتقل ہونے کی اجازت طلب کی اور صحرا (جنگل) میں زندگی بسر کرنے لگا۔ پھر حضرت علیؓ کے عہدِ خلافت میں جب جنگِ صفین ہوئی تو حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ میں شریک ہو کر تیغ و سنان سے حضرت علیؓ کی مدد کی اور حضرت معاویہؓ اور بنو اُمیہ کو خوب نوچا۔

جب حضرت معاویہ خلیفہ ہوئے، تو انھوں نے مروان کو جو اس کی طرف سے مدینہ کا عامل تھا، لکھ بھیجا کہ نابغہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام اہل و عیال کو مال سمیت گرفتار کر لو، تو نابغہ حضرت معاویہ کی خدمت میں حاضر ہُوا۔ اس وقت مروان بھی اس کے پاس موجود تھا اور انھیں چند اشعار پڑھ کر سنائے، دو بیت ملاحظہ ہوں :-

فان تأخذوا اھلی و مالی بظِنة   فانی لحراب الرجال محرّب
صبور علی ما یکرہ المرءُ کلہ   سوی الظلم انی ان ظلمت ساغضب

(۱) اگر تم محض تہمت سے میرا اہل و عیال اور مال چھین لوگے تو یہ اچھا نہیں ہوگا۔ کیوں کہ مَیں سب سے نیزہ باز اور بہادر ہوں۔
(۲) میں ظلم کے سوا تمام مصائب برداشت کر سکتا ہوں۔ لیکن اگر مجھ پر ظلم کیا جائے تو غضب ناک ہو جاتا ہوں۔

یہ اشعار سن کر حضرت معاویہؓ نے مروان کی طرف دیکھا اور کہا۔ کہیے کیا رائے ہے؟ مروان نے کہا:۔ میری رائے تو یہ ہے کہ اس کی کوئی چیز بھی واپس نہ کی جائے، تو معاویہ نے کہا:۔ گویا تیرے نزدیک یہ بالکل معمولی بات ہے کہ یہ کسی غار کی کھوہ میں جا کر بیٹھ جائے اور ہجو گوئی کے ذریعہ میری عزت کو کاٹنا شروع کر دے۔ عرب میں اس کی شہرت ہے اور وہ ان اشعار کو روایت کرنا شروع کر دیں، اور تم بھی ان کو رعایت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھو گے، ابھی جاؤ اور اس کا تمام مال واپس کرو، پھر جب عبداللہ بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زبیر نے یزید، مروان اور عبدالملک کے خلاف بغاوت کی، تو نابغہ شیعان عبداللہ میں شامل ہو گیا اور عبداللہ کے پاس حاضر ہو کر اس کی مدح سرائی کی، عبداللہ بن زبیر نے اس کو گراں قدر انعام دیا۔ حالاں کہ انعام و اکرام کے سلسلہ میں حضرت عبداللہ بن زبیر بہت بخل سے کام لیتے تھے، پھر جب فتنے فرو ہوئے تو نابغہ ہجرت کر کے مفتوحہ شہروں میں چلا گیا اور ۱۸۰ سال کی عمر پا کر اصبہان میں انتقال کیا۔

کلام پر تبصرہ

نابغہ جعدی کو شعر کے ساتھ فطرتی لگاؤ تھا، شعر میں سب سے پہلے معشوق کے نام کو بطور کنایہ کے اس نے استعمال کیا پھر دوسرے شاعر بھی اس کے نقش قدم پر چلے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے:-

أكنی بغير اسمها وقد علم الله خفيات كل مكتتم

میں اس کے نام سے کنایہ کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ ہر مخفی چیز کو جانتا ہے۔

نابغہ ان شاعروں سے ہے، جنھوں نے گھوڑے کا وصف بیان کرنے میں شہرت حاصل کی، اور وہ اس نوع سخن میں بلند پایہ اور ضرب المثل شاعر تھا، چنانچہ اصمعی لکھتا ہے:-

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تین شخص گھوڑے کا وصف بیان کرنے میں ماہر ہیں، جن کا مثیل نہیں مل سکتا۔ طفیلؔ غنوی، ابو دؤادؔ الایادی اور نابغہ، اور یہ زہیر، حطیئہ اور ان کے ہم مسلک شعراء کی طرح مبالغہ کے ساتھ الفاظ کی کانٹ چھانٹ کرنے اور معانی کو منقح کرنے کا عادی نہیں تھا۔ بلکہ ہمیشہ بدوں غور و فکر جو ذہن میں آتا فی البدیہہ کہتا، اس لیے اس کے کلام میں کبھی تو جودت و متانت نمایاں ہوتی ہے اور کبھی بالکل ناقص اور ردّی ہوتا ہے اور کبھی درمیانہ درجہ کا، اصمعی نے لکھا ہے:

عنده مطرف بآلاف وخمار بواف :-

کہ اس کے پاس ہزاروں کا قیمتی قالین بھی ہے، ایک درہم کا دوپٹہ بھی۔

مطلب یہ ہے کہ اس کے کلام میں ہر طرح کا نمونہ مل سکتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود وہ "مغلّب" شاعر تھا، یعنی جس کی ہجو کوئی کرتا، اُس سے مُنہ کی کھاتا، اس نے اوس بن مَغراء کی ہجو لکھی، حالاں کہ اوس اس کا ہم پایہ شاعر بھی نہیں تھا، لیکن وہ اس پر غالب رہا، کعب بن جعیل کے ساتھ بازی لگائی تو اس سے بھی ہار گیا، لیلی الاخیلیۃ کے مقابلے میں نکلا تو چت گِرا، اس شاعر کا فخر، ہجا، مدیح اور رثاء میں بہت سا کلام بطور یادگار کے محفوظ ہے، لیکن سب سے بہتر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قصیدہ وُہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی مدح میں کہا۔

چند اشعار

خلیلیّ عوجا ساعۃً وتھجرا ... ونوحا علی ما احدث الدھر اوذرا
ولا تجزعا، ان الحیاۃ ذمیمۃ ... فخفا لروعات الحوادث اوقِرا
وان جاء امر لا تطیقان دفعہ ... فلا تجزعا مما قضی اللہ واصبرا
الم تریا ان الملامۃ نفعھا ... قلیل، اذا ما الشیئ ولّی وادبرا
تھیج البکاء والندامۃ ثم لا ... تغیر شیئا غیر ما کان قدّرا
انیت رسول اللہ اذ جاء بالھدی ... ویتلو کتابا کالمجرّۃ نیّرا
اقیم علی التقوی وارضی بفعلھا ... وکنت من النار المخوفۃ احذرا

(۱) اے میرے دونوں دوستو! لمحہ بھر کے لیے یہاں ٹھہرو اور دوپہر کو چلو، پھر زمانہ کے حوادثات پر نوحہ کرو یا نہ کرو۔

(۲) اور گھبراؤ نہیں! کیوں کہ دُنیا کی زندگی سراسر وبال ہے، تو مصائب کی خوفناکیوں پر گھبراؤ یا صبر و تحمّل سے ان کا مقابلہ کرو۔ دونوں امر برابر ہیں۔

(۳) اگر کوئی ایسی مصیبت آ پڑے۔ جس کے دفع کرنے کی تمھیں طاقت نہ ہو، تو گھبراؤ نہیں، بلکہ قضا الٰہی کے سامنے صبر و رضا سے کام لو۔

(۴) کیا تمھیں معلوم نہیں؟ کہ جب کوئی چیز ہاتھ سے نکل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے تو اس پر آہ و بکا اور حسرت کچھ فائدہ نہیں دیتی۔

(۵) ہاں! گریہ وزاری اور ندامت سے غم میں اضافہ ضرور ہوتا ہے، لیکن جو مقدر ہو چکا ہے اس کو ردّ نہیں سکتا۔

(۶) اللہ کا شکر ہے کہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں اس وقت آ حاضر ہوا۔ جب آپ ہدایت لے کر مبعوث ہوئے، اور کہکشاں کی طرح روشن کتاب پڑھنے لگے!

(۷) میں راہ تقوےٰ پر قائم ہوں اور اس کے کرنے سے خوش ہوتا ہوں۔ اور میں پہلے ہی خوفناک آگ سے ڈرا کرتا تھا۔

فخریہ اشعار کا نمونہ:۔

وانا لقوم ما تعود خیلنا اذا ما التقینا ان تحید وتنفرا

وننکر یوم الروع الوان خیلنا من الطعن حتی تحسب الجون اشقرا

بلغنا السماء مجدنا وجدودنا وانا لنرجو فوق ذالک مظھرا

(۱) ہم ایسے لوگ ہیں کہ مقابلہ کے دن ہمارے گھوڑے پہلو تہی کرکے یا خوف زدہ ہو کر بھاگ جانے کے عادی نہیں ہیں۔

(۲) اور لڑائی کے دن زخموں کی وجہ سے ہم اپنے گھوڑوں کے رنگ پہچان نہیں سکتے۔ حتیٰ کہ سیاہ گھوڑے کو سرخ سمجھ لیتے ہیں۔

(۳) ہماری بزرگی اور خوش نصیبی نے ہمیں عزّو شرف کے بلند آسمان پر چڑھا دیا ہے اور ہم اس سے اوپر بلندی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلب گار ہیں۔

جب آنحضرتؐ نے اس بیت (بلغنا السماء الخ) کو سُنا تو فرمانے لگے کہ اے ابا لیلیٰ! آسمان سے اوپر کونسا مرتبہ ہے تو اس نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول۔ "جنّت"۔ تو آنحضرت نے فرمایا کہ:۔ ان شاء اللہ۔ یعنی اللہ کو منظور ہوا تو پہنچ جاؤ گے۔ پھر اس نے اپنا قصیدہ ختم کیا تو آنحضرتؐ نے اس کے لیے دُعائے خیر کی اور فرمایا بہت خوب کہا۔ اللہ تعالےٰ تمھارے مُنہ کو سلامت رکھے، اس نے سو سال یا اس کے لگ بھگ عمر پائی۔ لیکن آنحضرتؐ کی دُعا کی برکت سے اس کے مُنہ کا ایک دانت بھی نہیں گِرا۔

اس مرثیہ کا نمونہ جو اس نے اپنے بیٹے محارب اور اپنے بھائی وَحوح کی موت پر کہا:۔

بدت فعلَ ذی ودٍ فلما تبعتها   تولت وابقت حاجتی فی فوءادیا

وحلّت سوادا لقلب لا انا باغیا   سواها ولا عن حبها متقالیا

اتیحت له والهم یختضر[1] الفتی   ومن حاجته الانسان ما لیس لاقیا

(۱) وہ ایک محب صادق کی طرح میرے پاس آئی، لیکن جب میں نے اس سے ملنا چاہا تو غائب ہو گئی اور دل میں تمنّا باقی

---

[1] اختضر النبات۔ ترو تازہ گھاس کاٹ لی گئی۔ اختضر الشاب۔ جوان عمر میں مرگیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ گئی۔

(۲) وہ دل کی گہرائیوں میں اُتر چکی ہے تو اب میں نہ تو اس کے بدل ہی کا خواہش مند ہوں اور نہ محبّت کے عہد و پیمان کو توڑ سکتا ہوں۔

(۳) وہ میرے دل کے لیے مقدر ہو چکی ہے اور حال یہ ہے کہ غم انسان کو جوانی میں ہی گھلا دیتا ہے اور انسان کی بعض آرزوئیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو کبھی پوری نہیں ہو سکتیں۔

اور ملاحظہ ہو:۔

الم تعلمی انی رزئت محاربا — فمالك منه اليوم شيئ ولا ليا

ومن قبله ما قد رزئت بوحوح — وكان ابن امی والخليل المصافيا

فتی كان فيه ما يسر صديقه — علی ان فيه ما يسوء الاعاديا

فتی كملت خيراته غير انه — جواد فما يبقی من المال باقيا

(۱) تو جانتی ہے کہ مجھے میرے بیٹے محارب کی موت کا صدمہ پہنچایا گیا ہے اور اس پر غم و اندوہ کے سوا ہم دونوں کے حصّہ میں کچھ بھی نہیں۔

(۲) اس سے پہلے مجھے میرے بھائی وحوح کی موت کا صدمہ پہنچ چکا ہے۔ وہ میرا بھائی اور مخلص دوست تھا۔

(۳) اس نوجوان میں ایسے خصائل موجود تھے، جو اس کے دوست کو خوش کریں، ہاں اس میں ایسے اوصاف بھی تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو دشمنوں کو ناخوش کریں۔

(۴) اس میں تمام خوبیاں موجود تھیں، لیکن وہ اتنا بڑا سخی تھا کہ اپنے مال کو باقی نہیں چھوڑتا تھا۔

۷۔ عمر بن أبی ربیعۃ

کنیت ابو الخطاب۔ نام عمر بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ ہے، اس کا تعلق قبیلۂ بنی مخزوم سے ہے، قریش کا سب سے بڑا شاعر لطیف غزل گو اور عورتوں کے حالات بیان کرنے میں بڑا مشاق سخنور تھا۔ جس رات حضرت عمر بن الخطابؓ نے انتقال فرمایا۔ یہ شاعر اسی رات مدینہ میں پیدا ہوا۔ اس کی ماں ایک نصرانی عورت تھی اور باپ ایک دولت مند تاجر تھا۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلفاء ثلاثہ کی طرف سے مدینہ میں حاکم رہا۔ اس امارت کے سبب سے ناز و نعمت سے پرورش پائی، کم سنی ہی میں شعر و سخن کا شوق کودا اور غزل کے طریقہ پر شعر کہنا شروع کیا، اپنے اشعار میں عورتوں کے واقعات، ان کی آپس کی ملاقاتیں، بذلہ سنجیاں، اور جس قسم کی گفتگو کی عادی ہوتی ہیں، خوب بیان کرتا، جن سے اس زمانہ کے ماہرین سخن از راہِ وقار گریز کرتے تھے، اس لیے شعراء نے اوّلاً تو اس کے کلام کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناقابلِ التفات سمجھا، لیکن جب اس نے اپنا مشہور رائیہ قصیدہ ایک جدید اسلوب پر پڑھا، جس کا مطلع یہ ہے:۔

امن ال نعم انت غاد فمبکر غداۃ نمدا أم رائح فمھجر

کہ تو آل نعم کے پاس سے کل سویرے جائے گا یا شام کو، یا پھر دوپہر کو ہی چل پڑے گا۔

تو جریر نے یہ قصیدہ سُن کر کہا:۔ "ارے یہ قریشی تو بکواس کرتے کرتے شاعر بن گیا" پھر اس نے تشبیب کے دائرہ کو وسیع کیا اور ہر عورت کے محاسن بیان کرنے شروع کر دیے، تو وہ سخت مصیبت میں مبتلا ہو گئیں اور ڈر کے مارے حج کا سفر بھی نہ کرتیں، کیوں کہ یہ مکّہ کے راستوں میں ان کو جا ملتا، اور ان کے طواف و سعی کے اوقات کا انتظار کرتا رہتا۔ وہ احرام میں ہوتیں اور یہ ان کی تعریف کرنا شروع کر دیتا۔ یہ حالت دیکھ کر قریش کے سربرآوردہ لوگوں نے اوّل تو ہم قوم اور اعلیٰ خاندان سے ہونے کی وجہ درگزر سے کام لیا اور انتظار کرتے رہے کہ خود ہی باز آ جائیگا، لیکن جب اس نے اپنی حدود سے تجاوز کیا، اور امراء و خلفاء کی لڑکیوں کا بھی اپنے اشعار میں ذکر کرنے لگا تو عمر بن عبدالعزیز کو غصّہ آ گیا اور آپ نے "دھلک"[1] کی طرف اسے جلاوطن کر دیا پھر اس کے

---

[1] شہر مصوع کے مقابل ایک جزیرہ کا نام ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دل میں خیال پیدا ہوا کہ توبہ اور جہاد کر کے اپنے سابقہ گناہوں کا کفارہ ادا کرے تو ایک بحری مہم میں شریک ہو کر چلا گیا۔ اتفاق سے جس جہاز میں یہ سوار تھا۔ وہ آگ لگنے کی وجہ سے جل گیا اور یہ بھی ۹۳ھ کو اسی حادثہ کا شکار ہو گیا۔

کلام پر تبصرہ

شعر و شاعری کے علاوہ عرب ہر چیز میں قریش کی فضیلت کے قائل تھے، جب عمر بن ابی ربیعہ نے شاعری میں نام حاصل کیا تو انھیں قریش کے لیے اس فضیلت کا بھی اعتراف کرنا پڑا۔ اسلامی شاعروں کی اکثریت، دینی حکم کی پابندی اور آداب اسلامیہ کے پاس سے تسبیب میں عورتوں کے ذکر سے گریز کرتی تھی اور ان کی تشبیب کا زیادہ حصّہ کھنڈرات اور دمنوں کے اجڑے ہوئے دیار پر رونے کے لیے وقف ہوتا تھا۔ جب عمر نے شعر کہنا شروع کیا تو غزل میں ایک نئی راہ اختیار کی، جس سے متقدمین بالکل نا آشنا تھے، یعنے وہ اپنے اشعار میں عورتوں کی گھریلو زندگی، ان کی ملاقاتیں، بذلہ سنجیاں اور اٹکھیلیاں نوک جھونک، اور جس قسم کی باتوں کی وہ عادی ہوتی ہیں۔ وغیرہ مضامین کو ایسے اسلوب سے باندھتا، جس پر افسانوی رنگ غالب ہوتا اور اپنے مشاہدات کو رواں اشعار، شستہ الفاظ اور دلکش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مضامین کی صورت میں پیش کرتا، اس اسلوب بیان سے اس نے تمام شاعروں کو حیرت زدہ کر دیا۔ اور جریر جیسے غزل گو شاعر نے کہا :۔ کہ پہلے شاعر بھی یہی کہنا چاہتے تھے، لیکن وہ چوک گئے اور انھوں نے دیار محبوب کا ذکر کرکے اپنے دلوں کو بہلا لیا، اسی قسم کا قول فرزدق سے بھی منقول ہے۔

گانے میں اس کے اشعار کی قبولیت کا سبب

اس کے اشعار چوں کہ نہایت سہل اور آسان فہم تھے، اور رند مزاج اور مشغلہ پسند لوگوں پر بہت زود اثر تھے، اس لیے عجمی غلاموں اور لونڈیوں میں سے مغنیوں نے انکو گایا اور خوش الحانی سے پڑھا۔ بعض پاکباز انصار مدینہ نے کہا کہ جتنی ربیعہ کے اشعار کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہوئی ہے۔ دوسری کسی چیز کے ذریعہ نہیں ہوئی[1]۔

---

[1] طبیہ لونڈی نے اپنی مالکہ فاطمہ بنت عمر بن مصعب کو بتایا کہ ایک دفعہ تیرے دادا عبداللہ کے پاس سے گزری، میں گھر کے اندر جا رہی تھی اور وہ اس کے صحن میں کھڑے تھے۔ میرے ہاتھ میں ایک مجموعہ تھا۔ اس نے مجھے اپنے پاس بلایا اور پوچھا کہ یہ ہاتھ میں کیا چیز ہے ؟ میں نے عرض کی کہ یہ عمر بن ابی ربیعہ کے اشعار کا مجموعہ ہے تو وہ فرمانے لگے کہ یہ اشعار مستورات کے پاس لے کر جا رہی ہو، یہ تو دل کی گہرائیوں

باقی بر صفحہ ۴۰۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلام کا نمونہ

لیت ھندا أنجزتنا ماتعد	وشفت انفسنا مما نجد
واستبدت مرۃ واحدۃ	انما العاجز من لم یستبد
ولقد قالت لجارات لھا	ذات یوم وتعرت تبترد
اکما ینعتنی تبصرننی	(عمرکن اللہ) ام لا یقتصد؟
فتضاحکن وقد قلن لھا	حسن فی کل عین من تود
حسدًا حمّلنہ من اجلھا	وقدیما کان فی الناس الحسد

(۱) کاش ہند اپنے وعدہ وصال کو پورا کرتی اور میری جان کو صدمہ فراق سے نجات دیتی۔

(۲) اور کبھی تو اپنے اختیار سے کام لیتی، جو شخص اپنے اختیار سے کام نہیں لیتا وہ بالکل درماندہ اور عاجز ہے۔

(۳) ایک دن جب کہ اس نے غسل کے لیے کپڑے اتارے تو اپنی پڑوسنوں سے کہنے لگی۔

(۴) کہ تمھاری آنکھیں مجھے ویسا ہی پاتی ہیں، جیسا کہ وہ

بقیہ صفحہ ۴۰۰:- میں اثر کر جاتے ہیں اور جی کو بھا جاتے ہیں۔ اگر کسی کے اشعار میں جادو کا اثر ہوتا تو میں کہتا کہ ان میں ہے، ان کو واپس لے جا، تو میں وہیں سے واپس لوٹ آئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(خود شاعر) بیان کرتا ہے، یا وہ انصاف سے ہٹی ہوئی بات کہتا ہے (خدا تمھاری عمر دراز کرے)

(۵) وہ تو طنزاً مسکرا کر یوں کہنے لگیں کہ ہاں جو کسی پر ریجھا ہوا ہو، وہ اس کی آنکھوں میں بسا جاتا ہے۔

(۶) اور حسد کی بیماری قدیم سے لوگوں میں چلی آتی ہے۔

اس کا وہ خط جو اس نے ثریا کو لکھا

كتبت اليك من بلدی | كتاب موله كمد
كيب واكف العينين | بالحسرات منفرد
يؤرقه لهيب الشوق | بين السحر والكبد
فيمسك قلبه بيد | ويمسح عينه بيد

(۱) یہ ایک مغموم، رنجیدہ خاطر اور بچھڑے ہوئے دیوانے کا خط ہے جو اپنے وطن سے تیری طرف لکھ رہا ہے۔

(۲) اس کی آنکھیں حسرت سے اشکبار ہیں۔

(۳) اور عشق کی آگ جو اس کے تن بدن میں لگی ہوئی ہے، وہ اسے رات کو چین سے سونے نہیں دیتی۔

(۴) وہ ایک ہاتھ سے اپنے دل کو تھامے ہوئے ہے۔

---

[1] ارقه = اس کو بےچین رکھا۔ السحر۔ پھیپھڑا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرے ہاتھ سے آنسو پونچھ رہا ہے۔
سفر کی کیفیت بیان کرتا ہے۔

رأت رجلا اما اذا الشمس عارضت　　فیضحی[1] واما بالعشی فیخصر[2]
اخا سفر جواب ارض تقاذفت　　بہ فلوات فھو اشعث اغبر
قلیلا علی ظھر المطیۃ ظلہ　　سوی ما نفی عنہ الرداء المحبر

(۱) اس نے ایک مرد کو دیکھا کہ جب سورج چمکتا ہے تو اسے دھوپ لگنی شروع ہو جاتی ہے اور جب شام ہوتی ہے تو سردی سے ٹھٹھرنے لگتا ہے۔
(۲) وہ ہمیشہ سفر کرنے کا عادی اور بادیہ پیما ہے۔ جس کو کہیں ٹھکانا نہیں ملتا تو وہ پراگندہ مو اور غبار آلود ہے۔
(۳) سواری کی پشت پر سوائے اس سایہ کے جس کو یمنی چادر نے ظاہر کیا ہے، اس کا سایہ نظر نہیں آتا۔

۸- اخطل

ابو مالک کنیت، غیاث بن غوث نام، اور اخطل لقب ہے۔ اس کا تعلق قبیلۂ بنی تغلب سے ہے، مذہب کے

---

[1] تصیبہ الشمس - یعنی اس کو دھوپ ستاتی ہے۔
[2] یبرد۔ پانی سے بدن کو ٹھنڈا کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لحاظ سے عیسائی تھا اور بنو اُمیہ کے درباری شاعروں سے ہے، اپنے پیش رو تینوں شاعروں پر مدح گوئی میں فائق تھا، اور شراب کا نہایت بلاغت کے ساتھ وصف بیان کرنے میں تمام اسلامی شاعروں سے ممتاز تھا۔

اس نے اپنی قوم بنو تغلب ہی میں تربیت حاصل کی، جو سرزمین الجزیرہ میں فرات جیسے سرسبز و شاداب خطّہ میں آباد تھے۔ ابتداء شعور ہی سے شعر گوئی کا شوق تھا۔ ابھی تک دشتِ سخن کی سیاحی کرتے ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ کعب بن جُعیل کے ساتھ جو بنی تغلب کا مشہور شاعر تھا، مقابلہ ٹھن گیا، اس کی ہجو لکھی، بالآخر غالب رہا اور اس کی آواز کو پست کر دیا، جب یزید بن معاویہ نے جو ابھی تک خلیفہ نہیں بنا تھا۔ کعب سے انصار کی ہجو کا مطالبہ کیا۔ جس کا سبب یہ تھا کہ عبدالرحمٰن بن حسان الانصاری نے اپنے ایک قصیدہ میں یزید کی بہن کا ذکر کیا تھا، تو کعب نے نفی میں سر ہلایا اور کہا مجھے دوبارہ شرک میں مبتلا کرنا چاہتے ہو؟ بھلا میں اس قوم کی مذمت کر سکتا ہوں جنھوں نے رسُول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی مدد کی اور آپ کو اپنے گھروں میں جگہ دی؟ البتہ ہماری قوم میں ایک عیسائی لونڈا ہے، جس کی زبان بیل کی طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دراز ہے، وہ ان کی ہجو گوئی میں مضائقہ نہیں سمجھے گا۔ یہ کہہ کر اس نے اخطل کا نام لیا۔ کعب چاہتا تھا کہ کسی طرح وہ مصیبت میں گرفتار ہو، اسے پوری طرح توقع تھی کہ اگر اس نے انصار کی مذمت کی تو وہ اسے ضرور قتل کر ڈالیں گے۔ لیکن اس کے علی الرغم یہ واقعہ اُلٹا اس کی عظمت و شان کا سبب بنا، یزید نے اس کو بلا بھیجا اور انصار کی ہجو کرنے کو کہا، اس نے ان کی ہجو میں ایک پورا قصیدہ لکھ مارا، جس کا نمونہ یہ ہے:

ذهبت قريش بالسماحة والندى　　　واللوم تحت عمائم الانصار

فدعوا المكارم لستم من اهلها　　　وخذوا مساحيكم بنى النجار

(۱) فیاضی اور سخاوت کے کام تو قریش نے سنبھال لیے، انصار کے یہاں سوائے ملامت کے رکھا ہی کیا ہے۔

(۲) اے بنی نجار! تعلی اور تفاخر کے کاموں کے پیچھے مت پڑو اور اپنی کدالیں پکڑ لو، تم ان کاموں کے اہل نہیں ہو۔

جب یہ اشعار اکابر انصار نے سُنے تو وہ سخت برہم ہوئے اور حضرت معاویہ کے پاس آ کر اخطل کی شکایت کی تو حضرت معاویہ نے اس کی زبان قطع کر دینے کا وعدہ کیا، لیکن وہ یزید کی پناہ میں چلا گیا اور یزید اپنے والد کو برابر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہتا رہا۔ یہاں تک کہ معاویہ نے اسے معاف کر دیا۔ جب خلافت کی لگام یزید نے اپنے ہاتھ میں لی تو اخطل کو اپنا مقرب بنا لیا اور دیگر خلفاء بنی امیہ بھی اس میں یزید کے نقش قدم پر چلے۔ خصوصاً عبدالملک نے تو اسے بہت ہی بڑھایا اور مضری شعراء کے مقابلہ میں اسے استعمال کرتا رہا۔ کیوں کہ مضری شعراء اس کے سیاسی حریفوں یعنی آل زبیر اور اور دوسرے مخالفین کے ساتھ مل گئے تھے، اس نے عبدالملک کی مدح میں جلیل القدر قصائد لکھے، جن کی نظیر اس کے ہم عصر شعراء میں مشکل ہی سے ملے گی، عبدالملک نے اسے اپنا خاص مصاحب اور ہمنشین بنا لیا اور اسے اجازت دے دی کہ تم جس وقت چاہو میرے پاس بلا اطلاع آ سکتے ہو، اسے بڑے بڑے انعامات بخشے اور شاعر الخلیفہ کا لقب عنایت کیا۔

جریر اور فرزدق کی رزم شعری میں شرکت کا سبب

جب جریر اور فرزدق کے درمیان رزمیہ بیت بازی شروع ہوئی اور اخطل سے دریافت کیا گیا کہ دونوں میں بڑا شاعر کون ہے؟ تو اس نے اشارۃً فرزدق کو ترجیح دی۔ جریر نے جب یہ فیصلہ سنا تو اس پر برس پڑا۔ اخطل نے جواب دیا لیکن سال خوردہ ہونے کے سبب اس کا مقابلہ نہ کر سکا، یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیادہ عرصہ تو دمشق میں رہتا مگر تاہم کبھی کبھار اپنے وطن الجزیرۃ کی سرزمین کو بھی رونق بخشتا، ستر سال سے کچھ اوپر عمر پائی اور ولید کی خلافت کے شروع میں انتقال کیا۔

کلام پر تبصرہ

ہمارے شاعر کا شمار چوٹی کے ان تین شاعروں میں ہے جو اسلامی دور کے مشاہیر سخن میں ممتاز درجہ رکھتے تھے، طبع نہایت موزوں اور تکلف و تعمق سے پاک تھی، اور اس کی شخصیت عمدہ مدح سرائی کرنے، اس میں نئے نئے مضامین باندھنے، تمام مدح میں رنگینیاں دکھانے اور غور و فکر کرنے میں ممتاز تھی، بعض مدحیہ قصائد میں تو سال بھر غور و فکر کرتا رہتا اور بسا اوقات ایسا بھی ہوتا کہ پورے ۹۰ بیت کا قصیدہ نظم کرتا، لیکن حک و ترمیم کے بعد ۶۰ ابیات کاٹ دیتا اور صرف تیس اشعار باقی رہ جاتے۔ اسی طرح عیسائی المذہب ہونے کے سبب شراب کی تعریف و ترغیب میں خوب نام حاصل کیا۔ ہجو گوئی میں اپنے دونوں معاصروں سے کم پایہ نہیں تھا، بلکہ اس میں فحاشی اور رذالت کا رنگ اختیار نہ کرنے کی وجہ سے فضیلت رکھتا تھا، ہاں بقیہ اصناف سخن میں ان کا ہم پلہ نہیں تھا اور مرثیہ گوئی میں تو اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوتیں ہی بند ہو جاتیں[1] اور کچھ نہ کہہ سکتا۔ جب یزید فوت ہوا تو حالاں کہ وہ اس کا محسن اور منعم تھا۔ لیکن اس کے مرثیہ میں چار ابیات سے زیادہ نہ کہہ سکا۔ اخطل کے ہاں صرف سات طویل قصائد ہی عُمدہ اور اعلےٰ ہیں۔ جن میں وہ اپنے دونوں معاصروں سے بازی لے گیا۔ اس لیے قدماء سخن اور راویانِ کلام نے اس کو ان کے برابر کا نہیں سمجھا، کیونکہ اسے تمام اصناف سخن میں تصرف کرنیکی ان کے برابر قدرت نہیں تھی۔

کلام کا نمُونہ

اس قصیدہ میں بنو اُمیہ کی عمُوماً اور بشر بن مروان کی خصوصاً مدح سرائی کی ہے۔

ان یحلموا عنك فالاحلام[2] شیمتهم — والموت ساعة یحمی منهم الغضب

کأنهم عند ... اکم لیس بینهم — و بین من حاربوا قربی ولا نسب

کانوا موالی ... یطلون به — فأدرکوه وما ملوا ولا لغبوا[3]

---

[1] ناقة بكئ وبكیئة ... کا دُودھ خشک ہو گیا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ بڑھا میں بہت کم کہہ سکتا تھا [2] جمع حلم۔ سنجیدگی۔ متانت [3] اللغب۔ حد سے زیادہ تھکان۔ درماندگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان یک للحق اسباب[1] یمد بھا ففی اکفھم الارسان[2] والسبب
ھم سعوا بابن عفان الامام وھم بعد الشماس[3] مروھا ثمت احتلبوا

(۱) اگر وہ تجھ سے درگزر کریں تو یہ ان کی فطرت میں داخل ہے، اور جب غصّہ میں آئیں تو اُسی وقت موت آ موجود ہوتی ہے۔

(۲) اس طرح محسوس ہوتا ہے کہ گویا اس وقت ان کے اور ان کے دشمنوں کے درمیان قرابت اور نسب کا تعلق ہی نہیں ہے۔

(۳) وُہ خلافت کے حقدار تھے، اس کے برابر کوشاں رہے، حتّٰی کہ اس کو حاصل کر لیا اور وہ ملول یا درماندہ نہیں ہوئے۔

(۴) اگر حق (خلافت) کی رسیاں ہوتیں، جن سے اسے کھینچا جا سکتا تو ان کی نکیلیں اور مہاریں ان کی مٹھیوں میں ہوتیں۔

---

[1] حبال : رسیاں [2] جمع رسن : جو مہار وغیرہ اونٹ کی ناک میں ڈالی جاتی ہے۔ [3] الشماس : دولتی اچھالنا، گھوڑے اونٹ وغیرہ کا سرکش ہونا۔ مری الناقۃ : اونٹنی کے تھنوں کو چھونا تاکہ دودھ دے پنسانا۔ یعنی انھوں نے حضرت عثمانؓ کا قصاص لینے کے لیے خلافت کے حصول کی جد و جہد کی اور وہ ناممکن الحصول ہونے کے بعد انھیں حاصل ہو گئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۵) انھوں نے خلیفہ عثمان بن عفان کا قصاص لینے کی غرض سے اس (خلافت) کے لیے جد و جہد کی اور بہت سی مشکلات کا مقابلہ کرنے کے بعد اس کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

عبدالملک کی تعریف میں چند اشعار

اذا اتیت ابا مروان تسألہ ۔۔۔ وجدتہ حاضراہ الجود والحسب

ترى الیہ رفاق[1] الناس سائلۃ ۔۔۔ من کل اَوب[2] علی ابوابہ عصب

یختضرون سجال[3] الامن فواضلہ ۔۔۔ والخیر محتضر الابواب منتہب[4]

والمطعم الکوم[5] لا ینفک یعقرھا ۔۔۔ اذا تلاقی رواق البیت واللھب[6]

کان جیرانھا فی کل منزلۃ ۔۔۔ قتلی مجردۃ الاوصال تستلب

(۱) جب تو ابن مروان کے پاس حاجتمند بن کر آئے

---

[1] جمع رفقۃ، قافلہ۔ قافلہ سفر کرنے والے ہمراہی۔ [2] فج، چوڑا راستہ سڑک [3] السجل: بڑا ڈول جو پانی سے بھرا ہوا ہو، جمع سجال۔ [4] یعنی لوگ سخی اور فیاض آدمیوں کے دروازوں میں ایک دوسرے سے آگے گھسنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ انکے عطیات یا کرم سے کچھ پا لیں۔ [5] جمع کوماء: بڑی کوہان والی اونٹنی۔ [6] یعنی مہمان نوازی کی آگ اتنی بلند ہو کہ رواق تک پہنچ جائے اور رواق جو مکان کے آگے بناتے ہیں اور یہ موسم شتاء یعنی سخت قحط سالی اور شدت ضیق میں ہونے سے کنایہ ہے۔ [7] الجیران = جمع جوار۔ اونٹ کا شیرخوار بچہ۔ الاوصال یعنی جوڑ بند۔ یعنی ان کے جوڑ بند اور ہڈیاں گوشت کے خالی ہونیکی وجہ سے ایسی معلوم ہوتی ہیں۔ جیسے مقتول سے اسکے کپڑے اور ہتھیار وغیرہ اتار لیے جائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو اس کے دونوں پہلوؤں میں سخاوت اور بزرگی موجود پائے گا۔
(۲) اس کے دروازے پر مانگنے والوں کے ہزارہا قافلے نظر آئیں گے جو دور دراز شہروں سے جماعتیں بن کر اس کے دولتکدہ پر حاضر ہوئے ہیں۔
(۳) (اس لیے حاضر ہوئے ہیں) کہ اس کی بخشش کے ڈولوں سے کچھ حصّہ لے لیں، اور حال یہ ہے کہ کرم و سخا کے دروازوں پر حاضر ہو کر لوگ لوٹا ہی کرتے ہیں۔
(۴) جب کہ شامیانے تک آگ کی لپٹ پہنچ جائے۔ یعنی موسم سرما اور قحط سالی کا زمانہ ہو تو ممدوح موٹی تازی بڑی بڑی کوہانوں والی اونٹنیاں ذبح کر کے حاجتمندوں کو کھلاتا ہے۔
(۵) ان ناقوں کے شیر خوار بچّوں کی ہڈیاں اور جوڑ بند اس طرح گوشت سے خالی معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے وہ مقتول جس کے کپڑے اُتار کر اس کو ننگا کر کے پھینک دیا گیا ہو۔

چند اشعار جو یزید بن معاویہ کے مرثیہ میں کہے

لعمری لقد دلی الی اللحد خالدٌ[1] — جنازۃ لا کابی المزنادولا غمر

مقیم بحوارین لیس یریمھا — سفتہ الغوادی من ثوِیّ ومن قبر

---

[1] یہ یزید کا بیٹا ہے اور یزید کی کنیت اسی کے نام پر تھی۔ یعنی ابو خالد
[2] یزید فوت ہوا اور حوارین میں دفن ہوا، جو صوبہ حمص کا ایک شہر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصیح الموالی ان رات ام خالد مستلبۃ[1] تبکی علی الماجد الغمر
اذا جاء سرب من نساء یعدنہا تعرین الا من جلابیب اوخمر

(۱) مجھے اپنی زندگی کی قسم! خالد نے ایسے شخص کی لاش کو قبر میں اُتارا جو بخیل اور ناتجربہ کار نہ تھا۔
(۲) وہ (مرحوم) حوارین میں ہمیشہ مقیم رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس قبر اور قبر والے کو اپنی رحمت کی بارش سے ہمیشہ سیراب رکھے۔
(۳) غلاموں نے جب ام خالد (اس کی بیوی) کو دیکھا کہ وہ سوگ کے کپڑے پہن کر ایک فیاض اور شریف مرد پر رو رہی ہے تو وہ شدّتِ غم سے چلا اُٹھے۔
(۴) جب عورتیں تعزیت کے لیے اس کے پاس آئیں تو انھوں نے چادر یا دوپٹہ کے سوا ہر چیز کو اپنے اوپر سے اُتار دیا۔

چند ہجویہ اشعار

وکنت اذا لقیت عبید تیمٍ وتیمًا قلت : ایھم العبید
لئیم العالمین یسود تیمًا وسیدھم۔ وان کرھوا۔ مسود

(۱) جب تجھے بنی تیم اور اس کے غلاموں سے ملنے کا اتفاق ہو تو تجھے استفسار کے بغیر پتہ نہیں چل سکے گا کہ ان

---

[1] یعنی سوگ کے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے غلام کون سے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ وہ سب کے سب غلاموں کی طرح کمینے ہیں۔

(۲) سارے جہاں کا کمینہ ان پر حکم چلاتا ہے، اور وہ ان کی مرضی کے بغیر ہی ان کا سردار بن جاتا ہے۔

چند اشعار جن میں مخمور کی صفت بیان کرتا ہے

صریع مدام یرفع الشرب رأسه ۔۔۔ لتحیا، وقد ماتت عظام ومفصل

تهادیه احیانا، وحین نجرہ ۔۔۔ وما کان الا بالحشاشة یحقل

اذا رفعوا عظما تحامل صدرہ ۔۔۔ وآخر مما نال منها مخبّل

(۱) شراب سے متوالے کے سر کو شراب اوپر اٹھاتی ہے کہ ہوش میں آ جائے، لیکن اس کی ہڈیاں اور جوڑ بند بجس ہو چکے ہوتے ہیں۔

(۲) کبھی اس کو ہانکتی ہے اور کبھی گھسیٹتی ہے اور وہ صرف آخری سانس کے ساتھ سمجھتا ہے۔

(۳) جب اس کی ہڈیوں کو اوپر اُٹھاتے ہیں تو سینہ نیچے کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور دُوسرا اس کے نشہ سے پاگل ہوا ہے۔

اس کا کلام جو بطور ضرب المثل کے مشہور ہے

وان امرأ لا ینتنی عن غوایة[1] ۔۔۔ اذا ما اشتهتها نفسه لجهول

---

[1] الغوایة :- گمراہی، فساد، شرارت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) جو آدمی اپنی نفسانی خواہش کے وقت گمراہی یا شرارت سے باز نہ آئے وہ جاہل مطلق ہے۔

۹۔فرزدق

اس کی کنیت ابوفراس، نام ہمام بن غالب الدارمی، قبیلہ بنوتمیم سے تعلق رکھتا ہے۔ تینوں اموی شاعروں سے فخریہ کہنے میں ممتاز تھا اور فخر و مدح گوئی اور ہجوگوئی میں تمام سر برآوردہ شاعروں سے پُرگو تھا۔

سنہ ۱۹ھ میں پیدا ہوا اور بصرہ میں اس کی ابتدائی بنیاد پڑنے کے دنوں میں اپنے آباء و اجداد اور قوم کے فصیح لوگوں کے درمیان پرورش پائی۔ بصرہ ان دنوں عرب کا متمدن شہر تھا۔ اس لیے قدرتی طور پر عجمیت اور لحن سے محفوظ رہا۔ والد نے شعر کی روایت اور اس کو نظم کرنے کی تعلیم دینی شروع کی۔ اس نے شعر کو روایت اور نظم کیا، اور اس میں شہرت حاصل کی، اس کا باپ ایک دن اس کو حضرت علیؓ کی خدمت میں لایا، تو حضرت علیؓ نے دریافت کیا کہ یہ کون ہے؟ وہ کہنے لگا، یہ میرا فرزند ہے، اور عنقریب نامی شاعر بننے والا ہے۔ حضرت علیؓ نے کہا اس کو قرآن پڑھائیں تو اس کے حق میں بہتر رہے گا۔ فرزدق کے دل میں ان الفاظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا گہرا اثر ہوا۔ حتیٰ کہ ایک دن اس نے اپنے آپ کو بیڑی میں جکڑ لیا اور قسم کھائی کہ جب تک قرآن حفظ نہ کر لوں گا، اس کو اپنے پاؤں سے نہیں اُتاروں گا، تو فعی اس نے اس وقت تک بیڑی نہ کھولی، جبتک قرآن پاک حفظ نہ کر لیا، حالاں کہ وہ بالکل امی اور لکھنے پڑھنے سے عاری تھا، چوں کہ فرزدق کی تربیت ایک ایسے شہر میں ہوئی، جس کی حدُود بادیہ عرب کے ساتھ ملتی ہیں۔ اس لیے اسے بصرہ اور کوفہ کے گورنروں اور حاکموں کو بہت قریب سے پہچاننے کا موقعہ ملا، ان کی کبھی مدح کرتا اور کبھی ہجو لکھتا، ایک اس کو قید کرتا تو دُوسرے سے بھاگ جاتا۔ اسی اثناء میں کبھی خلفاء بنو اُمیہ کے پاس شام چلا جاتا اور ان کی تعریف کرکے ان سے انعام حاصل کرتا۔ خصُوصیت کے ساتھ عبدالملک اور اس کے بعد اس کی اولاد کی مدح کرتا رہا۔ شعرگوئی میں جریر کی منافست اور مہاجات کی وجہ سے سخت امتحان میں ڈال دیا گیا۔

جریر اور فرزدق کے درمیان رزمِ سخن

ان کے درمیان یہ معرکہ قائم ہونے کا سبب یہ تھا کہ جریر بعیث نامی شاعر کی مذمت کیا کرتا تھا۔ جس کی وجہ یہ تھی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اس نے جریر کے خلاف ایک دوسرے شاعر غسّان کی مدد کی تھی، فرزدق کو فن شعر گوئی میں جریر پر حسد پیدا ہوا تو اس نے اس کے حریف بعیث کی حمایت کرنا شروع کر دی۔ اس منافست کی وجہ سے ہجو گوئی اور گالی گلوچ تک نوبت پہنچ گئی اور عمر بھر دونوں کا یہی مشغلہ بنا رہا۔ فرزدق خاندان کے لحاظ سے عالی اور بلند تھا اور اس کے آباء و اجداد جاہلیت اور اسلام میں سردار تھے۔ اس کے مقابلہ میں جریر کے آباء و اجداد حقیر اور معمولی درجے کے تھے۔ اس سبب نے فرزدق پر اس کی ہجو کو اور زیادہ آسان کر دیا اور اس نے جریر کے خلاف اسی شاعروں کو اس کی ہجوگوئی کے لیے کھڑا کر دیا۔

فرزدق ہجوگوئی میں فحش بکنے، غلیظ گالیاں سنانے، اور پاک دامن عورتوں پر الزام تھوپنے کے علاوہ بدکاری اور شعائر دین کا پابند نہ ہونے کے ساتھ بھی متہم تھا۔ پھر آخر عمر میں اس نے حسن بصری کے ہاتھ پر توبہ کر لی اور محصنات پر پر الزام تھوپنے اور لوگوں کی عزتیں نوچنے سے رک گیا، زاہدانہ زندگی بسر کرنے لگا۔ آخر خاتمہ نیک ہوا۔

بنو امیہ کے آستانہ پر حاضر ہونے کے پہلے دنوں میں بھی اس کے باطن میں شیعیت تھی۔ لیکن اس کو ظاہر نہیں ہونے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا۔ پھر جب اس نے آخری عمر میں اپنی آنکھوں سے یہ منظر دیکھا کہ لوگ علی بن حسین کے اجلال و اکرام کے سبب بیت اللہ کا طواف کرنے کے لیے اس کے راستہ سے ہٹ رہے ہیں تو اپنے شیعہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ حتیٰ کہ ہشام کے سامنے بھی جو ولیعہد تھا، اس کے اظہار سے نہ چوکا۔ ہشام نے جب جاہل بن کر لوگوں سے ان کے متعلق پوچھا تو فرزدق پر یہ بات ناگوار گزری اور اپنا میمیہ قصیدہ پڑھا۔ جس میں علی بن حسین کا تعارف اور ہشام کے سوال پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ ہشام نے اسے قید کر دیا۔ پھر کچھ تھوڑے عرصہ کے بعد رہا کر دیا۔ تقریباً سو سال عمر پائی اور ۱۱۰ھ میں انتقال کیا۔

کلام پر تبصرہ

فرزدق کا کلام، عبارت کی عظمت، الفاظ کی رونق اور کثرت غرابت، تقدیم و تاخیر اور فصل و وصل کے لحاظ سے ایک دوسرے میں مداخلت[1]، تراکیب و اسالیب کے تنوع اور معانی وتیھ

---

[1] مثلاً۔ وما مثلہ فی الناس الا مملکا * ابو امہ حی ابوہ یقاربہ۔ ترجمہ: مرحوم جیسا اس بادشاہ کے سوا جس ماں کا باپ اس کا باپ ہے یعنی اس کا بھانجا ہے اور کوئی نہیں ہے اور مثلاً وکل رفیقی کل رحل وان ھما * تعاطی القنا قوماھما اخوان۔ ترجمہ: اور ایک منزل میں رہنے والے دو رفیق بھائی بھائی ہیں۔ اگرچہ ان کی قوم نیزے لے کر آپس میں لڑے

www.KitaboSunnat.com

پر مشتمل ہونے کے لحاظ سے ممتاز تھا، یہ ہمیشہ جاہلی طرز پر شعر کہتا، یہی وجہ ہے کہ اہل لغت نے اس کے اشعار پر بہت پسندیدگی کا اظہار کیا ہے اور اس کا کلام لغوی مباحث اور مسائل میں وسعت قیاس کا باعث بنا، عام طور پر مشہور ہے کہ:- لولا شعر الفرزدق لذهب ثلث اللغة:- اگر فرزدق کا کلام نہ ہوتا تو تہائی لغت ضائع ہو جاتا اور فرزدق شعراء عرب میں بہت بڑا فخر گو اور اپنے آباء و اجداد کے مآثر شمار کرنے میں سخت حریص سمجھا جاتا ہے، وہ اپنے حریفوں کو اپنے آباء کے مکارم بیان کر کے خاموش کرتا، حتیٰ کہ خلفاء کی مدح گوئی میں بھی اپنے اسلاف کے اوصاف ذکر کرنے سے باز نہ رہتا اور بعض خلفاء نے یہ کہہ کر اس کو انعام سے محروم کر دیا کہ: اس کا صلہ اپنے بڑوں ہی سے طلب کرو[1]

---

[1] ایک دفعہ سلیمان بن عبدالملک نے فرزدق سے کچھ شعر سننے کی خواہش ظاہر کی تو فرزدق نے اسپر فخر کرتے ہوئے کہا کہ: اذا استوضحوا نارا يقولون ليتها . وقد خصرت ايديهم نار غالب کہ جب لوگ آگ کو دیکھتے ہیں اور ان کے ہاتھ سردی سے کانپ رہے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کاش! یہ غالب کی آگ ہو اور غالب سے مراد اپنا باپ غالب تھا، تو سلیمان کو غصہ آ گیا: اس کے بعد نصیب نے شعر پڑھ کر سنائے، تو سلیمان نے اپنے غلام کو کہا کہ نصیب کو پانچ سو درہم گن دو۔ اور فرزدق کو کہو کہ اپنے باپ کی آگ پر چلا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہی وجہ ہے کہ اس کے کلام میں عرب کی لڑائیوں، ان کے مفاخر و معائب اور انساب کے سلسلوں کا بہت ذکر ملتا ہے، جس سے عرب کے انساب اور ان کے احوال کا بہت کافی حد تک علم ہو سکتا ہے۔

نمونہ کلام

جس میں ایک بھیڑیے کا وصف بیان کرتا ہے۔ جس سے دورانِ سفر میں رات کو ملاقات ہوئی، اور اس کو اپنے زاد سفر سے کچھ کھانا کھلایا۔

وأطلس[1] عسّال[2] وما کان صاحبا دعوت لناری موھنا[3] فأتانی

فلما أتی قلت: ادنُ دونك اننی وایاك فی زادی لمشترکان

فبت اقدّ[4] الزاد بینی وبینه علی ضوء نار مرة ودخان

وقلت له لما تکشر ضاحکا وقائم سیفی من یدی بمکان

تعش، فان عاھدتنی لا تخوننی نکن مثل من (یا ذئب) یصطحبان

وانت امرؤ یا ذئب والغدر کنتما اخیین کانا ارضعا بلبان

---

[1] اغبر اللون: خاکستری رنگ کا۔ [2] مضطرب فی مشیه: جس کی چال میں تیزی ہو۔ [3] نحوا من نصف اللیل، تقریباً آدھی رات۔ [4] اقطع: میں اسے کاٹتا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولو غیرنا نبهت تلتمس القری　　رماك بسهم او شباة[1] سنان

وكل رفيقي كل رحل؛ وان هما　　تعاطى القنا قوما هما، اخوان

(۱) ایک خاکستری رنگ کے تیز رو بھیڑیے کو آدھی رات کے قریب میں نے اپنی آگ پر آنے کی دعوت دی (حالاں کہ وہ میرا دوست نہیں بن سکتا تھا) تو وہ میرے پاس آیا۔

(۲) جب وہ میرے پاس آیا، تو میں نے کہا: قریب چلے آؤ اور یہ کھانا تناول فرماؤ، بلاشبہ تم میرے کھانے میں برابر کے شریک ہو۔

(۳) تو میں رات بھر کبھی آگ کی روشنی اور کبھی دھوئیں میں اپنے اور اُس کے درمیان گوشت کو کاٹ کاٹ کر تقسیم کرتا رہا۔

(۴) جب اس نے ہنس کر دانت نکالے تو میں نے اس کو کہا اور حال یہ تھا کہ میں مضبوطی کے ساتھ اپنی تلوار کو تھامے ہوئے تھا۔

(۵) کہ کھانا کھاؤ، اے بھیڑیے اگر تم یہ عہد کرو کہ خیانت نہیں کروگے، تو ہم دوستوں کی طرح رہیں گے۔

(٦) لیکن اے بھیڑیے! تو اور غدر، بھائیوں کی طرح ہو، جنھوں نے ایک ہی ماں کا دودھ پیا ہو، یعنی غدر کرنا تیری

---

[1] طرف۔ نوک۔ کنارہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فطرت میں داخل ہے۔

(۷) اگر تو ہمارے علاوہ کسی دوسرے کو کھانا کھانے کے لیے بیدار کرتا تو وہ تجھے تیر مارتا یا نیزے کی نوک سے زخمی کرتا۔

(۸) اور ایک منزل میں رہنے والے دو رفیق بھائی بھائی ہیں۔ اگرچہ ان کی قوم آپس میں نیزوں سے لڑے۔

اس کے مشہور اشعار

فیا عجبا حتی کلیب تسبنی ۔۔۔ کان اباھا نہشل ومجاشع[1]

وکنا اذا الجبار صعّر خدہ[2] ۔۔۔ ضربناہ حتی تستقیم الاخادع[3]

قوارض[4] تاتینی وتحتقرونھا ۔۔۔ وقد یملأ القطر الاناء فیفعم[5]

اذا ما وُرِدنَا با لجبال رأیتنا ۔۔۔ نمیل باطواد الجبال الاضاخم

احلامنا تزن الجبال رزانۃ ۔۔۔ و تخالنا جنا اذا ما نجھل

تری الناس ما سرنا یسیرون حولنا ۔۔۔ وان نحن اومأنا الی الناس وقّفوا

(۱) تعجب ہے کہ بنو کلیب بھی مجھے گالی دیتے ہیں۔ جیسے کہ

---

[1] یہ دونوں دارم تمیمی کے بیٹے ہیں جو اس کے اجداد سے ہے [2] امالۃ عن الناس اعراضا وتکبرا۔ یعنی تکبر سے اپنی گردن لوگوں سے موڑے [3] جمع اخدع۔ رگ۔ گردن [4] جمع القارضۃ: تکلیف دہ بات [5] فعم الاناء برتن کو بھر دیا اور یہ انعم کے ہم معنی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کا باپ نہشل اور مجاشع ہے۔

(۲) اور ہمارے سامنے جب بھی کوئی متکبر مُنہ موڑتا تو ہم اسے مارتے، حتیٰ کہ اس کی رگ رگ سیدھی ہو جاتی۔

(۳) نہایت ہی تکلیف دِہ کلمات میرے پاس آتے ہیں۔ اور تم اسے حقیر سمجھتے ہو اور حقیقت یہ ہے کہ ایک ایک قطرہ سے برتن بھر جاتا ہے اور چھلکنے لگتا ہے۔

(۴) جب پہاڑوں کے ساتھ ہمارا وزن کیا جائے تو ہم بڑے بڑے پہاڑوں سے بھی جُھک جاتے ہیں۔

(۵) ہماری عقلیں سنجیدگی اور وقار میں پہاڑوں کے برابر ہیں، اور ہم جہالت کے وقت بالکل دیوانے ہو جاتے ہیں۔

(۶) جب تک ہم چلیں لوگ ہمارے گرد چلتے ہیں، اور جب ہم اشارہ کریں تو ٹھہر جاتے ہیں۔

ہجو میں کہتا ہے

ولو ترُمیٰ بلوم بنی کلیب ... نجومُ اللیل ما وضحت لسارٍ

ولو یرمی بلومھم نہار ... لدنّس لومھم وضح النھار

وما یغدو عزیز بنی کلیب ... لیطلب حاجۃ الا بجار

(۱) اگر بنی کلیب کی ملامت رات کے وقت چمکتے ہوئے ستاروں پر ڈال دی جائے تو کسی مسافر کو نظر نہ آئیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) اگر ان کی ملامت دن کی روشنی پر ڈال دی جائے تو اس کو بھی میلا کچیلا کر دے۔

(۳) اور بنی کلیب کا معزز آدمی بھی کسی حاجت کو بھی تو بغیر پڑوسی کے طلب نہیں کر سکتا۔

اور اس کے وہ عمدہ اشعار، جن میں علی بن حسین کی مدح کی ہے (اور اس قصیدہ کے چند اشعار کسی اور کی طرف بھی منسوب ہیں)

هذا الذی تعرف البطحاء[1] وطأته	والبیت یعرفه والحل والحرم
هذا ابن خیر عباد الله کلهم	هذا التقی النقی الطاهر العلم
ولیس قولك: من هذا؟ بضائره	العرب تعرف من انکرت والعجم
اذا رأته قریش قال قائلها:	الی مکارم هذا ینتهی الکرم
یغضی حیاء ویغضی من مهابته[2]	فلا یکلم الا حین یبتسم
بکفه خیزران ریحها عبق	من کف اروع[3] فی عرنینه[4] شمم
یکاد یمسکه عرفان راحته	رکن الحطیم[5] اذا ما جاء یستلم

---

[1] مسیل واسع فیه دقاق الحصی:۔ وسیع وادی۔ جس میں چھوٹے چھوٹے سنگریزے ہوں۔ [2] یعنی اس کی ہیبت کی وجہ سے [3] اروع:۔ اس شخص کو کہتے ہیں جو اپنے حسن یا شکل کی خوشنائی یا شجاعت کے سبب تعجب میں ڈالے اور رائع اسکے ہم معنی ہیں [4] العرنین ناک۔ الشمم بلندی یعنی اعلےٰ سردار۔ [5] الحطیم:۔ کعبہ کا پتھر یا اسکی دیوار، رکن اور زمزم کے درمیان کا حصہ۔ مقام ابراہیم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ینشق ثوب الدجی عن نور غرّته — کالشمس تنجاب عن اشراقها الظلم

من معشر حبهم دین وبغضهم — کفر وقربهم منجی ومعتصم

ان عدّ اهل التقی کانوا ائمتهم — او قیل: من خیر اهل الارض قیل: هم

(۱) ہاں یہ وہی ہے، بطحاء کی زمین جس سے آگاہ ہے، اسے بیت اللہ اور حرم و غیر حرم کے لوگ بخوبی جانتے ہیں۔

(۲) یہ تمام مخلوق سے بہتر کی اولاد ہے اور پرہیزگار، تمام عیوب سے پاک اور مشہور شخصیّت ہے۔

(۳) اے ہشام! تیرا من ھذا (کہ یہ کون ہے) کہنا اس کی شان میں نقص کا سبب نہیں بن سکتا، کیوں کہ جس شخصیت کے متعلق تو ناواقفی کا اظہار کرتا ہے۔ اس کو تمام عرب و عجم جانتے ہیں۔

(۴) جب قریش اس کو دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ تمام خوبیاں اس پر بس ہیں۔

(۵) وہ اپنی نگاہ نیچی رکھتا ہے اور اس کی ہیبت کے سامنے تمام کی نگاہیں جُھک جاتی ہیں، تبسّم کے اوقات کے بغیر کسی کو اس سے تاب سخن نہیں۔

(۶) اس کے ہاتھ میں چھڑی ہے، جس کی خوشبو خوبصورت سردار کی ہتھیلی سے مہک رہی ہے۔

(۷) جب وہ رکن حطیم کو چومنے کے لئے آتا ہے تو ایسا معلوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے کہ وہ پتھر اس کی ہتھیلی کے خوشبودار ہونے کی وجہ سے اس کو روک لے گا۔

(۸) اندھیرے کی چادر اس کے چہرے کے نور سے اس طرح پھٹ جاتی ہے۔ جس طرح کہ سورج کے نکلنے سے ظلمت نکل جاتی ہے۔

(۹) اس کا تعلق ایسے گروہ کے ساتھ ہے، جن کی محبت عین ایمان ہے اور ان سے بغض رکھنا کفر ہے اور جن کا قرب باعث نجات ہے۔

(۱۰) اگر اہل تقویٰ کا شمار کیا جائے تو وہ ان کے امام ہیں۔ اور اگر کوئی تمام روئے زمین کے بہتر کے متعلق پوچھے تو کہا جائے گا۔ یہی لوگ ہیں (جو تمام اہلِ دنیا سے بہتر ہیں)

۱۰۔ جریر

کنیت ابو حزرہ، نام جریر بن عطیہ بن الخطفی التمیمی الیربوعی ہے۔ بڑے بڑے اسلامی شاعروں، بلیغ مدح سرایوں اور ہجوگویوں میں سے ایک ہے اور تین ممتاز شاعروں میں اعلیٰ غزل گو تھا، اس کا تعلق بنی یربوع سے ہے، جو بنو تمیم کی ایک شاخ ہے۔ یمامہ میں پیدا ہوا، اس کا خاندان شعر گوئی میں مشہور تھا۔ بادیہ میں نشو و نماء پایا، اور وہیں شعر کہنا شروع کر دیا، اور اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نام حاصل کیا، وہ بصرہ میں ذخیرہ اندوزی اور امراء کی
مدح سرائی کے لیے جایا کرتا اور وہاں اپنی قوم کے لوگوں
کے پاس ٹھہرتا، تو بصرہ میں جب اس نے فرزدق کو دیکھا
کہ اس نے امراء اور وُلاۃ کے نزدیک شعر کہنے کی وجہ
سے بڑا مرتبہ حاصل کر لیا ہے۔ حالاں کہ وہ بھی اس کی
طرح بنی تمیم کا ایک فرد ہے؛ تو اس کے دل میں امنگ
پیدا ہوئی کہ اس سے سبقت لے جانی چاہیے اور اس کی قوم
نے اپنی برتری اور شہرت کے لیے اسے اس کام پر اکسایا
کیوں کہ اس زمانہ میں شعر ہی عزت و شرف اور اعلیٰ خصائل
کے اعلان کا ذریعہ تھا۔ ان کے درمیان رزم سخن، اور
سبّ و شتم کا سلسلہ دس سال تک جاری رہا، اس اثناء میں
جریر تو بادیہ میں رہتا، اور فرزدق بصرہ میں جوکہ تمام عرب کا
مرکز تھا۔ مقیم تھا، اور تمام دنیا کو اس کی مذمت اور گالی
سے پُر کر رہا تھا پھر بنو یربوع اصرار کر کے اس کو بصرہ
لائے وہ اکثر وہیں ٹھہرا کیا اور حجاج سے تعلق پیدا
کر لیا اور اس کی تعریف کی، تو حجاج نے بھی اس کی تکریم
کی اور اسے دربار میں اعزاز بخشا، اس وجہ سے اس
کا مرتبہ بلند ہو گیا اور اس کا کلام مشرق و مغرب میں پھیل
گیا۔ جب عبدالملک کو اس کا پتہ چلا تو اس نے حجاج پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رشک کیا۔ حجاج نے خلیفہ کے ارادہ کو بھانپ کر اسے اپنے بیٹے محمد کی معیت میں دمشق بھیج دیا تاکہ خلیفہ کی تعریف کرے، جب وفد خلیفہ کے دربار میں پہنچا، تو اس نے شعر کہنے کی اجازت چاہی۔ خلیفہ نے انکار کر دیا اور کہا کہ تو تو حجاج کے لیے ہے، لیکن جریر برابر اس کے لیے کوشاں رہا۔ حتیٰ کہ اسے مدح کرنے کی اجازت مل گئی، اور خلیفہ نے اس کو گراں قدر عطیہ بخشا، اس وقت اس کا شمار بھی خلفاء بنی اُمیہ کے مدح سراؤں میں ہونے لگا اور وہ بھی ان کے دروازوں پر عطیات کے حصول میں منافست کرنے والوں کی بھیڑ میں داخل ہو گیا اور یہ چیز اس کی ہمسری کرنے والوں سے دشمنی اور ان کی ہجو گوئی کا سبب بنی، فرزدق نے فساد کی آگ کو ہوا دی اور مال کے ذریعہ اس کے ہمسروں کو اس کے خلاف اُبھارا اور ۸۰ شاعروں کو اس کے خلاف کھڑا کر دیا، جریر سب پر غالب رہا اور ان کی زبانیں بند کر دیں اور بجز فرزدق اور اخطل کے کوئی بھی اس کے مقابلے میں نہ ٹھہر سکا۔ ان کے درمیان برابر کی چوٹیں ہوتی رہیں، حتیٰ کہ اخطل فوت ہو گیا اور جریر اور فرزدق سوائے اس تھوڑی مدت کے جس میں فرزدق تائب ہو گیا تھا۔ عمر بھر ایک دوسرے کو گالیاں دیتے رہے۔ پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرزدق مر گیا اور جریر بھی اس کے بعد صرف چھ مہینے زندہ رہا اور ۱۱۰ھ کو یمامہ میں انتقال کیا ۔ جریر میں لوگوں کی ہجو گوئی اور ان کی عزتوں پر حملہ کرنے کے باوجود پاکبازی دیانت داری، حسن خلق اور لطافت طبع تھی ۔ جس کا اثر اس کے اشعار میں نمایاں ہے ۔

کلام پر تبصرہ

اس امر پر تو تمام علماء ادب اور ناقدین فن متفق ہیں کہ اسلامی دور کے شعراء میں جریر و فرزدق اور اخطل تینوں سب سے بلند پایہ شاعر تھے، لیکن اس میں اختلاف ہے کہ ان تینوں میں بڑا شاعر کون تھا؟ اور ہر ایک فریق اپنے نظریہ کی تائید کے لیے ایک خاص میلان رکھتا ہے ۔ مثلاً جو لوگ غزل میں لطافت اور عمدگی الفاظ میں خوب صورتی، اسلوب بیان میں لچک، اور مختلف اغراض میں تصرف کرنے کو پسند کرتے ہیں، وہ جریر کو ترجیح دیتے ہیں اور جو لوگ فخریہ میں عمدگی شکوہ الفاظ اور دقت مسلک، شعر میں صلابت اور ارتباط کے قوی ہونے کی طرف مائل ہیں، وہ فرزدق کو مقدم سمجھتے ہیں ۔ ان کے برخلاف جس شخص کی نظر الفاظ کی بلاغت اور خوبصورتی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد مدح گوئی میں عمدگی اور ہجو میں مبالغہ کو پسند کرتی ہے اور وہ شراب کی تعریف اور اس پر ندیموں کے اجتماع کو پسند کرتا ہے، وہ اخطل کے لیے بڑا ہونے کا فیصلہ کرتا ہے اور ان میں ایک دوسرا فریق ایسا بھی ہے، جو موازنہ کا ایسا معیار مقرر کرتا ہے۔ جس کا موضوع ادب سے بالکل تعلق نہیں رکھتا مثلاً اہلِ حسب و نسب فرزدق کو مقدم سمجھتے ہیں، اور دیندار و پاکبانہ طبقہ جریر کو ترجیح دیتا ہے اور عیسائی ادیب اخطل کا نام لیتے ہیں، لیکن فن شعر میں ایسی باتوں کی کوئی وقعت نہیں، ہاں ناقدین فن کی ایک بہت بڑی جماعت کا خیال ہے کہ ان میں جریر بڑا شاعر تھا، کیوں کہ اس نے شعر و سخن کے تمام دروازوں کو کھٹکھٹایا اور کسی باب میں کوتاہی نہیں کی، اور فرزدق صرف فخر گوئی میں ممتاز اور اخطل مدح، ہجو اور شراب کی تعریف میں اچھا کہتا تھا۔ اور یہ بھی دلیل بیان کرتے ہیں کہ جب فرزدق کی بیوی نے انتقال کیا تو نوحہ گر عورتوں نے انہی اشعار کے ساتھ اس پر نوحہ کیا جو جریر نے اپنی بیوی کے مرثیہ میں کہے تھے اور یہ کہ فرزدق جریر کی لطافت شعری پر حسد کیا کرتا اور کہا کرتا کہ جریر باوجود اپنی پاکبازی کے میری صلابتِ شعری کا محتاج ہے اور میں باوجود اپنی شہوات کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی رقت کلام کا محتاج ہوں ۔ اس کے اشعار ہر مضمون میں انتہائی شہرت رکھتے ہیں اور ضرب المثل کے طور پر بیان کیے جاتے ہیں ۔ کہتے ہیں کہ سب سے عمدہ جو غزل میں کہا گیا ہے ۔ وہ جریر کا یہ کلام ہے

ان العیون التی فی طرفھا حور[۱]   قتلننا ثم لم یحیین قتلانا
یصرعن ذا اللب حتی لا حراک بہ   وھن اضعف خلق اللہ انسانا

(۱) بے شک سرمگیں آنکھوں نے ہمیں قتل کر ڈالا اور پھر انھوں نے ہمارے مقتولوں کو زندگی نہیں بخشی
(۲) وہ عقل مند آدمی کو اس طرح پچھاڑتی ہیں کہ بالکل بے حس ہو جاتا ہے ۔ حالاں کہ وہ اللہ کی مخلوق میں کمزور ترین مخلوق ہیں ۔

اور وہ جو مدح میں عمدہ شمار ہوتا ہے

الستم خیر من رکب المطایا   واندی العالمین بطون راح

تم سب سواروں سے بہتر ہو اور دنیائے جہاں سے زیادہ سخی اور فیاض ہو

اور جو فخر میں عمدہ شمار ہوتا ہے

اذا غضبت علیک بنو تمیم   حسبت الناس کلھم غضابا

---

[۱] آنکھ کی سفیدی کا بہت سفید ہونا اور سیاہی کا خوب سیاہ ہونا ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب بنو تمیم تجھ پر غصہ ہو جائیں تو تمام لوگ تجھے غضبناک نظر آئیں گے۔

اور اس کا ہجویہ کلام جو فحش سے بالکل پاک ہے

فغضّ الطرف انك من نُمیر ۔ فلا کعبا بلغت ولا کلابا[1]

اپنی آنکھ کو نیچا کر تو بنی نمیر سے ہے اور تو کعب اور کلاب کے رتبہ کو نہیں پہنچ سکتا،

اور صدق گوئی میں اس کا یہ شعر بہت عمدہ سمجھا جاتا ہے

انی لارجو منك خیرا عاجلا ۔ والنفس مولعة بحسب العاجل

اور میں تجھ سے فوری نفع کا امید وار ہوں اور نفس ہمیشہ جلد حاصل ہونے والی چیز کا دلدادہ ہوتا ہے۔

اور استہزا میں سخت شعر یہ ہے

زعم الفرزدق ان سیقتل مِربعا[2] ۔ ابشر بطول سلامة یا مربع

فرزدق اس زعم میں ہے کہ وہ مربع کو مار ڈالے گا، اے مربع میں تجھے درازی عمر کی خوش خبری دیتا ہوں۔

---

[1] اخفض آنکھ کو نیچا کر [2] یہ جریر کا راویہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کہتے ہیں کہ جریر نے اخطل کی ہجو گوئی کرتے وقت ایک ہی قصیدہ میں مذاق اور حقیقت دونوں سے کام لیا ہے مثلاً: مزاحیہ اشعار

ان الذین غدوا بلبک غادروا	وشلا[1] بعینک لا یزال معینا[2]
غیضن[3] من عبراتهن[4] و قلن لی	ماذا لقیت من الهوی و لقینا

(۱) جن لوگوں نے تیری عقل کو لوٹا انھوں نے تیری آنکھ میں بہتا ہوا پانی چھوڑا جو کبھی خشک نہیں ہوگا۔

(۲) انھوں نے اپنے آنسوؤں کو روکا اور کہنے لگیں:- افسوس! ہم دونوں کو عشق سے کس قدر صدمے پہنچے۔

اور حقیقت گوئی کے وقت صاف کہتا ہے:-

ان الذی حرم المکارم تغلبا	جعل الخلافة والنبوة فینا
مضر أبی وابو الملوک فهل لکم	یا خزر[5] تغلب من اب کابینا
هذا ابن عمی فی دمشق خلیفة	لو شئت ساقکم الی قطینا[6]

---

[1] الوشل: تھوڑا سا پانی [2] جاریا یعنی بہنے والا۔ [3] غاض الماء پانی خشک ہوگیا غیضن انھوں نے آنسو خشک کر ڈالے [4] جمع عبرۃ۔ وہ آنسو جو ابھی تک آنکھوں سے نکلا نہ ہو [5] الخزر: تنگ چشم یا چھوٹی آنکھ والے۔ [6] خدماء: خادم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۱) جس ذات نے بنو تغلب کو تمام اچھائیوں سے محروم کر دیا، اسی نے ہمیں نبوّت اور خلافت عطا کی۔

(۲) مضر میرا اور بادشاہوں کا باپ ہے، تو اے تنگ چشم تغلب بتا، ہمارے باپ جیسا تمھارا باپ بھی ہے۔

(۳) یہ میرا ابن عم دمشق میں خلیفہ ہے، اگر چاہوں تو وہ تمھیں غلام بنا کر میرے پاس ہانک کر لے آئے۔

جب عبدالملک نے یہ اشعار سُنے تو کہا: مراغہ[1] کے بیٹے نے میری تعریف کیا کی، مجھے تو ایک سنتری بنا دیا۔ ہاں اگر یہ کہتا کہ لوشاء ساقکم الی قطینا۔ اگر وُہ چاہے تو تمھیں غلام[2] بنا کر میرے پاس لے آئے، تو میں ان کو ضرور غلام بنا کر بھیج دیتا۔

{"اور اس کے وہ عمدہ اشعار جن میں اپنی بیوی کا مرثیہ پڑھا ہے اور انھیں اشعار کے ساتھ فرزدق کی عورت نوار کی مرثیہ خوانی کی گئی۔"}

لولا الحیاء لھاجنی استعبار[3] ولزرت قبرك والحبیب یزار

ولھت قلبی اذ علتنی کبرۃ[4] وذوو التمائم من نبیك صغار

---

[1] یہ وہ لفظ ہے۔ جس کے ساتھ فرزدق نے جریر کی ماں کا لقب رکھا تھا۔ اصل معنی گدھی [2] اعوان الملك بادشاہ کے نوکر چاکر [3] استعبرت عبرتہ۔ یعنی اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے۔ [4] الکبر والضعف یعنی بڑھاپا اور کمزوری۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لا یلبث القرناء ان یتفرقوا   لیل یکر علیھم ونھار

صلی الملائکۃ الذین تخیروا   والطیبون علیک والابرار

فلقد اراک کسیت احسن منظر   ومع الجمال سکینۃ ووقار

(۱) اگر حیا مانع نہ ہوتی تو آنسوؤں کا بہنا مجھے ضرور جوش دلاتا اور میں تیری قبر کی زیارت کرتا اور دوست کی زیارت ہر ایک کرتا ہے۔

(۲) تو نے میرے دل کو اس وقت صدمہ پہنچایا، جب کہ مجھ پر کمزوری اور بڑھاپا غالب آ چکا تھا اور تیرے بچے چھوٹے چھوٹے ہیں۔ جنکے گلے سے ابھی تک تعویذ بھی نہیں اتارے گئے۔

(۳) رات اور دن جو بار بار لوٹ کر آتے ہیں۔ آخر دوستوں کو جدا کر کے ہی چھوڑتے ہیں۔

(۴) تجھ پر پسندیدہ پاک اور نیک فرشتے درود بھیجتے رہیں۔

(۵) میں دیکھتا ہوں کہ تجھے بہت عمدہ لباس (حسن) پہنایا گیا تھا۔ اور خوب صورتی کے ساتھ تجھے اطمینان اور وقار بھی حاصل تھا۔

اخطل کے قبیلہ بنو تغلب کی ہجو میں کہتا ہے

فلو ان تغلب جمعت احلامھا   یوم التفاضل لم تزن مثقالا

تلقاھم حلماء عن اعدائھم   وعلی الصدیق تراھم جھالا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لاتطلبن خؤولتہ فی تغلب فالزنج اکرم منھم اخوالا

(۱) اگر بنو تغلب مفاضلت کے دن اپنی تمام عقلوں کو اکٹھا کر لیں، تو ان کا وزن ایک مثقال کے برابر نہیں ہوگا۔

(۲) وہ اپنے دشمن کے ساتھ حلم سے پیش آتے ہیں، اور دوست کے ساتھ درشتی سے۔

(۳) بنو تغلب کو ہرگز ماموں نہ بناؤ، ان سے تو زنگی بہتر ماموں ہیں۔

۱۱۔ الکُمیت

یہ بہت بڑا شاعر، خطیب، شعر و سخن کا راوی اور انساب کا عالم تھا، اس کی کنیت ابوالمستھل، نام کمیت بن زید الاسدی الکوفی ہے۔ شیعہ ہاشمیہ کا سب سے بڑا شاعر ہے، اور قحطان کے خلاف عدنانی عصبیت کو ہوا دیتا رہا۔ ۶۰ھ میں پیدا ہوا اور کوفہ میں اپنی قوم بنی اسد میں تربیت پائی، جو عرب کے فصیح مضری قبائل سے ایک قبیلہ ہے، عربیت کی تعلیم حاصل کی اور ادب و روایت کو پہچانا اور عرب کے انساب و ایام (لڑائیوں) اور ان کے عیوب کو مدارست علم اور بدوؤں سے پوچھ کر حاصل کیا۔ اسکی دو دادیاں تھیں۔ جنھوں نے دورِ جاہلیت پایا تھا۔ وہ اس کو جاہلیت کے قصے اور اشعار سنایا کرتیں تو وہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اپنے عصر کا سب سے بڑا عالم بن کر نکلا اور حماد الروایہ نے خود بھی اپنے اوپر اس کی بڑائی کا اعتراف کیا ہے۔ اس کو صغر سنی ہی سے شعر گوئی کا شوق تھا اور یہ اپنے اشعار کی نہ تو اشاعت کرتا اور نہ ہی ان کے ذریعے مال کماتا تھا۔ بلکہ کوفہ کی ایک مسجد میں صرف بچّوں کو تعلیم دینے پر اکتفا کیے ہوئے تھا۔ جب اس کے کلام میں پختگی آ گئی اور اس میں زور پیدا ہو گیا، تو اس نے اپنے وُہ قصائد جن میں بنی ہاشم اور آلِ علیؓ کے لیے اپنے تشیع کا اعلان کیا تھا، فرزدق کو پڑھ کر سُنائے اور ان کی اشاعت کے متعلق مشورہ طلب کیا۔ فرزدق نے ان کو شائع کرنے کا حکم دیا[1]، تو اس

---

[1] کمیت نے سب سے پہلے وہ اشعار لکھے جو ہاشمیات کے نام سے مشہور ہیں۔ لیکن ان کو پوشیدہ رکھا اور فرزدق کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے ابوفراس! آپ مضر کے شیخ اور ان کے شاعر ہیں اور عاجز کمیت بن زید الاسدی آپ کا بھائی ہی ہے، تو فرزدق نے کہا، ہاں بیشک تم میرے بھائی ہو۔ کہیے کیسے تشریف لائے تو اس نے کہا! میری زبان پر افسوس کیا گیا، تو میں نے چند اشعار کہے، میں چاہتا ہوں کہ ان کو آپ پر پیش کروں، اگر اچھے ہوں تو شائع کر دُوں ورنہ ان کو پوشیدہ رکھوں اور امید ہے کہ آپ بھی میرا یہ راز فاش نہیں کریں گے۔ فرزدق نے کہا، تم کافی عقلمند ہو اور

باقی بر صفحہ ۴۳۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے وہ طویل اور فصیح قصائد جو ہاشمیات کے نام کے ساتھ مشہور ہیں، شائع کیئے، پھر شعرگوئی کو پیشہ بنا لیا اور امرأ و وُلاۃ اور آل علی کے سادات کی مدح سرائی شروع کر دی، اپنے اشعار میں ان کی حمایت اور مدافعت کرتا اور ان کے باعث اپنے آپ کو کئی دفعہ موت کے منہ میں بھی ڈالا۔

بقیہ صفحہ ۴۳۶ امید ہے کہ تمہارے اشعار بھی اسی پایہ کے ہونگے۔ ہاں پڑھئے! تو اس نے یہ شعر پڑھا (طربت وما شوقا الی البیض اطرب) یعنی میں مسرت میں تڑپ رہا ہوں اور میرا تڑپنا خوب صورت کے شوق میں نہیں۔ فرزدق نے کہا: تو بھائی کس چیز کی تڑپ ہے تو اس نے کہا (ولا لعبا منی وذو الشیب یلعب) اور نہ ہی میں دل لگی کرتا ہوں اور بھلا بوڑھا آدمی بھی دل لگی کر سکتا ہے؟ تو فرزدق نے کہا کیوں نہیں؟ تمہارا وقت ہے خوب مذاق کرو۔ تو اس نے کہا:۔ ولم یلھنی دار ولا رسم منزل ۞ ولم یتطر بنی بنان مخضب یعنی مجھے نہ تو کوئی گھر اور نہ کسی منزل کے نشانات فریفتہ کر سکتے ہیں، اور نہ ہی رنگی ہوئی اُنگلیاں طرب و نشاط پیدا کرتی ہیں۔ فرزدق نے کہا: تو پھر کون سی چیز تجھے طرب میں لا سکتی ہے۔ اس نے کہا: ولا السانحات البارحات عشیۃ ۞ امر سلیم القرن ام مر اعضب اور نہ ہی شام کے وقت دائیں یا بائیں جانب سے آنے والے جانور کہ ان کے سینگ کٹے ہوئے ہوں، یا صحیح سلامت ہوں، تو فرزدق نے کہا" ہاں مانا کہ تم

باقی بر صفحہ ۴۳۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یمنی لوگوں کی ہجو کا سبب

وہ یہی کام کرتا رہا، یہاں تک کہ جب حکیم الکلبی نے۔ جو یمنی عرب اور اہلِ شام میں سے تھا۔ آلِ علی، اس کے شیعہ اور تمام مضر کی مذمت لکھی، تو مضری شاعروں نے اس کا جواب تو دیا

بقیہ صفحہ ۴۳۷: نیک یا بد فال نہیں لیتے تو اس نے کہا ولکن الی الفضائل والتقیٰ + وخیر بنی حواء والخیر یطلب: لیکن مجھے اہل فضل و تقوے اور بہترین لوگوں کا اشتیاق ہے اور اچھے آدمیوں کو ہر ایک چاہتا ہے۔ تو فرزدق نے کہا' وہ کون لوگ ہیں؟ تو اس نے کہا: الی النفر البیض الذین بحبھم + الی اللہ فیما نابنی انقرب کہ مجھے ان روشن رو سرداروں کا اشتیاق ہے' جنکی محبت میرے لیے قرب الٰہی کا باعث ہو، تو فرزدق نے کہا کہ ان لوگوں کا نام سُننے کے لیے بہت بیچین ہوں، تو مجھے بتایئے کہ وہ کون لوگ ہیں؟ تو اس نے کہا:۔

بنی هاشم رهط النبی فاننی ‏ ‏ ‏ ‏ بهم ولهم ارضی مرارا واغضب
خفضت لهم منی الجناح مودة ‏ ‏ ‏ ‏ الی کنف عطفاه اهل ومرحب
وکنت لهم من هؤلاء وهؤلا ‏ ‏ ‏ ‏ محبا علی انی اذم واقصب
وارمی وارمی بالعداوة اهلها ‏ ‏ ‏ ‏ وانی لااوذی فیهم واؤنب

وہ لوگ رسول اللہ کی قوم بنی ہاشم ہیں، میری رضامندی اور غصہ انھی

باقی بر صفحہ ۴۳۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن کامیاب نہ ہو سکے تو انھوں نے کمیت کو اس پر اکسایا، لیکن اس نے کسی بہانہ سے ٹال دیا، اس پر انھوں نے کلبی کے وہ اشعار پڑھ کر سُنائے۔ جن میں ان کے چچا اور ماموں کی بیٹیوں کی مذمّت کی تھی، تو کمیت اپنے قبیلہ کی حمایت کے لیے جوش میں آ گیا اور کلبی اور تمام یمانیوں کی مذمّت کی، اس وقت کوفہ میں عراق کا والی خالد بن عبداللہ القسری یمانی تھا۔ اس کو غُصّہ آیا اور ہشام بن عبدالملک کے پاس اس کی چغلی کھائی اور کسی حیلہ سے اس کے وہ اشعار جن میں بنی اُمیہ کی مذمّت اور بنی ہاشم کی مدح تھی، ہشام کے پاس پہنچا دیئے، خلیفہ نے اس کے قتل کا حکم صادر فرمایا، تو خالد نے اس کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال

بقیہ صفحہ ۴۳۸۔ کے ساتھ متعلق ہے۔ میں ان کے سامنے براہ محبت تواضع سے ایسے پہلو کو جھکاتا ہوں۔ جس کی دونوں جانب اہلا و مرحبا ہے اور میں ان سب لوگوں کو چھوڑ کر ان سے محبت کرتا ہوں، باوجودیکہ میری مذمت کی جاتی ہے اور مجھے ستایا جاتا ہے اور ان کی وجہ سے مجھے عداوت کے تیر مارے جاتے ہیں اور ایذا اور دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ فرزدق نے جب یہ اشعار سُنے تو کہا: بھائی ان اشعار کی ضرور اشاعت کیجیے۔ واللہ آپ پہلے اور موجودہ لوگوں سے بڑے شاعر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا۔ کمیت کسی حیلہ سے قید خانہ سے بھاگا اور شام چلا گیا۔ وہاں جا کر معاویہ بن ہشام کی قبر کا واسطہ دے کر خلیفہ سے پناہ مانگی۔ تو خلیفہ نے امن لکھ دیا۔ پھر اس نے خلیفہ کے حضور میں ایک بلیغ خطبہ دیا اور اعتذار کے لیے ایک قصیدہ پڑھا اور شیعیت سے توبہ کی اور بنی اُمیہ کی تعریف کی، جس کا ایک شعر یہ ہے:

الیوم صرت الیٰ بنی امیۃ　　والامور لھا مصائر

یعنی اب میں بنی اُمیہ کا حامی بن گیا ہوں اور حالات بدلتے ہی رہتے ہیں۔

یہ اشعار سُن کر خلیفہ نے اسے معاف کر دیا اور صلہ بھی دیا اور خالد کو لکھ بھیجا کہ اب اسے کسی قسم کی سرزنش نہ کی جائے۔ الغرض کمیت اسی طرح یمنیوں کی خدمت کرتا رہا۔ حتیٰ کہ اس کے اشعار دونوں قبیلوں کے درمیان عداوت پیدا کرنے کا بڑا سبب بنے اور دولت عباسیہ کے دورِ وسطی تک یہ آگ برابر سلگتی رہی، پھر سلطنت پر عجمیوں کا غلبہ ہو گیا اور انھوں نے عدنانی، قحطانی، تمام عرب کی آواز کو پست کر دیا، اور کمیت نے ۱۲۶ھ کو انتقال کیا۔

کلام پر تبصرہ

کمیت کا شمار اسلامی شہروں کے بلند پایہ شاعروں میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ باوجود زیادہ اور ارتجالاً کہنے کے عمدہ اور احسن کہتا تھا، اشعار عرب کے بکثرت یاد ہونے کی وجہ سے ان کے کلام کے بعض جملے یا ابیات اپنے کلام میں لے آتا تھا۔ جس سے یمانی متعصبین کو اسے سرقہ کے ساتھ متہم کرنے کا موقع مل جاتا اور منجملہ اُن لوگوں کے ایک خلف الاحمر بھی ہے جو راویانِ سخن[1] سے ہے اور اس کے کلام کا اثر سیاسی اور مذہبی اعتبار سے اُن بُرے اثرات سے ہے، جنھوں نے وحدت عربیہ کو پارہ پارہ کر دیا اور ان کے لئے عبرتناک عذاب کا موجب بنا، کیوں کہ اس نے مذموم عصبیت کو زندہ کیا، اور شیعہ کو اپنے خصوم کے ساتھ مناظرہ کے لئے اکسایا، جیسے جاحظ کہتا ہے کہ شیعہ کے لیے شعر کے ذریعہ دلائل بیان کرنے کا دروازہ صرف کمیت نے اپنے کلام سے کھولا، مثلاً وہ کہتا ہے۔

فان هي[2] لم تصلح لحي سواهم — فان ذوی القربیٰ احقُّ واوجب

يقولون لم يورث[3] ولولا تراثه — لقد شركت فيه بكيل وارحب[4]

(۱) یعنی اگر خلافت قریش ہی کا حق ہے تو پیغمبر کے رشتہ دار اس کے زیادہ حق دار اور مستحق ہیں، یہ کہتے ہیں کہ

---

[1] شعر و سخن کا مشہور راوی ہے۔ ۱۸۰ھ میں وفات پائی۔ [2] مُراد خلافت ہے۔ [3] اس کا نائب فاعل پیغمبر علیہ السلام ہیں۔ [4] بنی ہمدان کے دو قبیلے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) پیغمبر علیہ السّلام کا کوئی وارث نہیں ہو سکتا (لیکن میں کہتا ہوں کہ) اگر وراثت نہیں، تو اس حق میں بکیل اور ارحب بھی شریک ہوتے، حالاں کہ تم کہتے ہو کہ ان کا کوئی حق نہیں (بکیل اور ارحب ہمدان کے دو قبیلے)

ہاشمیات کے چند نمونے

الا ھل عمٍ فی رأیہ متأمل ... وھل مدبر بعد الاساءۃ مقبل[۱]

وھل امۃ مستیقظون لرشدھم ... فیکشف عنہ النعسۃ المتزمل[۲]

فقد طال ھذا النوم واستخرج الکری ... مساویھم لوکان ذا المیل یعدل

وعطّلت الایام حتی کاننا ... علی ملۃ غیر التی ننتحل

کلام النبیین الھداۃ کلامنا ... وافعال اھل الجاھلیۃ نفعل

رضینا بدنیا لا نرید فراقھا ... علی اننا فیھا نموت ونقتل

ونحن بھا مستمسکون کأنھا ... لنا جُنّۃ[۳] مما نخاف ومعقل[۴]

ارانا علی حب الحیاۃ وطولھا ... یجدّ بنا فی کل یوم ونھزل

(۱) یہ عقل کے اندھے کیوں غور و فکر نہیں کرتے اور برائی

۱؎ یعنی کیا غافل کے متنبہ ہونے اور سونے والے کے بیدار ہونے کا وقت ابھی تک نہیں آیا ۲؎ بمعنی الملتف یعنی خوب لپیٹ لینا۔ ۳؎ وقایہ۔ بچاؤ۔ ۴؎ ملجا۔ پناہ گاہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے بعد اعراض کرنے والے کیوں متوجّہ نہیں ہوتے۔

(۲) کوئی قوم ہے، جو رشد و ہدایت کے لیے بیدار ہو، اور غفلت کی چادر اوڑھ کر سونے والا انسان کاہلی اور سُستی کو دُور کرے۔

(۳) بہت عرصہ تک سو چکے اور نیند کے ان کے عیوب کو ظاہر کر دیا، کاش! یہ ٹیڑھ پن دُور ہو جائے۔

(۴) اور جہاد ترک کر دیا گیا گویا ہم اس دین پر نہیں رہے۔ جس کے تابع تھے۔

(۵) ہم باتیں تو انبیاء علیہم السلام کی طرح کرتے ہیں لیکن ہمارے کام بدستور اہلِ جاہلیت کے سے ہیں۔

(۶) ہم دُنیا کے اتنے دلدادہ ہو گئے ہیں کہ اسے چھوڑنا نہیں چاہتے، باوجودیکہ ہم اس میں مرتے بھی ہیں اور قتل بھی ہوتے ہیں۔

(۷) اور اس کے دامن کو اس طرح مضبوطی سے پکڑے ہوئے ہیں کہ یہی ہمیں مصیبتوں سے بچانے والی اور پناہ گاہ ہے۔

(۸) میں زندگی کی محبّت اور اس کے طول کے باوجود دیکھ رہا ہوں کہ وہ ہمارے ساتھ ہر روز متانت سے برتاؤ کر رہی ہے اور ہم مذاق اور ہنسی سمجھ رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خالد بن عبداللہ القسری کی مدح میں کہتا ہے[1]:-

لو قیل للجود من حلیفک[2] ما　　ان کان الا الیک ینتسب

انت اخوہ وانت صورتہ　　والراس منہ وغیرک الذنب

احرزت فضل النضال[3] فی مھل　　فکل یوم بکفک القصب[4]

لو ان کعبا[5] وحاتما[6] نشرا　　کان جمیعا من بعض ماتھب

لا تخلف الوعد ان وعدت ولا　　انت عن المغتفین[7] تحتجب

ما دونک الیوم من نوال ولا　　خلفک المراغبین منقلب

(۱) اگر سخاوت سے پوچھا جائے کہ کون تیرا حلیف ہے تو وہ تیرے سوا کسی سے اپنا انتساب نہیں کرے گی۔

---

[1] عراق کا امیر تھا۔ ۱۲۶ھ میں مقتول ہوا۔ [2] حلیف اس کو کہا جاتا ہے۔ جو یہ عہد کرے کہ نصرت و اعانت کے وقت تیرا ساتھ دیگا [3] النضال تیراندازی میں مقابلہ کرنا [4] القصب: ہر اس پودے کو کہتے ہیں جو اندر سے کھوکھلا ہو جیسے نرکل، بانس واحد قصبہ اور احرز القصب یا احرز قصب السبق: غلب (غالب ہونا) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ [5] یعنی کعب بن مامۃ الایادی جو عرب کا مشہور سخی تھا اور کرم و سخا میں اس کا نام بطور ضرب المثل ذکر کیا جاتا تھا۔ [6] حاتم بن عبداللہ الطائی مشہور فیاض اور صاحب دیوان شاعر تھا۔ قبل از اسلام فوت ہوگیا [7] المغتفین یعنی بخشش اور رزق تلاش کرنے والے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲) تم بہت بڑے سخی اور فیاض ہو، گویا تم سخاوت کے سر اور چہرہ ہو اور دوسرے لوگ بمنزلہ دُم کے ہیں۔

(۳) تو نے تیر اندازی میں نہایت اطمینان اور سکون سے سبقت کی فضیلت حاصل کی اور ہر روز کامیابی کا سہرا تیرے سر پر ہے۔

(۴) اگر کعب اور حاتم دوبارہ زندہ ہو جائیں تو ان کا وجود بھی منجملہ تیری بخششوں کے ہوگا۔

(۵) تو نے کبھی وعدہ خلاف نہیں کیا اور نہ ہی تو سائلوں سے حجاب کرتا ہے۔

(۶) آج تیرے برابر کوئی سخی نہیں اور نہ ہی تیرے بعد سائلوں کا کوئی سہارا ہے۔

ہجویہ اشعار ملاحظہ ہوں

فقل لبنی امیۃ حیث حلوا — و ان جفت المنھد والقطیعا

احباع اللہ من اشبعتموہ — و اشبع من یجوس کم أجیعا

یمرضی السیاسۃ ھاشمی — یکون حیا لامتہ ربیعا

(۱) بنی امیہ جہاں کہیں بھی رہتے ہوں ان سے کہہ دو۔ اگرچہ وہ منہد اور قطیعہ پر ظلم کریں۔

(۲) کہ جس کو تم سیر کرو۔ اللہ تعالیٰ اسے بھوک کی تکلیف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں مبتلا کرے، اور تمہارے جور وستم کی وجہ سے جو بھوکا ہے، اللہ تعالیٰ اُسے سیر کرے۔

(۳) بنی ہاشم کی سیاست بہت پسندیدہ ہے جو اپنی امت کے لیے موسم ربیع ہیں۔

شعر کی روایت اور اس کے راوی

جس وقت اسلام ظاہر ہُوا، اس وقت علوم و ادب کے ضبط کرنے کے لیے عرب کا زیادہ تر اعتماد حفظ روایت پر تھا، جب اسلام نے انھیں کتاب اللہ اور سنت کا بہت بڑا علمی خزانہ عطا کیا تو انھوں نے اس کو کتاب کی سطروں کے سپرد کرنے کی بجائے سینوں میں محفوظ کیا۔ اس کے بعد جب صحابہؓ کے اقوال و آثار بھی اسلامی علوم میں شامل کر لیے گئے تو علم میں اور زیادہ وسعت پیدا ہو گئی اور قرآن و حدیث، فنون ادبیہ کو روایت کرنے والے گروہ بھی الگ الگ ہو گئے۔

پھر جب کہ نسیان انسان کی فطرت میں ہے اور صدق و کذب میں بھی لوگوں کی حالت مختلف ہوتی ہے تو صحابہؓ تابعین[1]

---

[1] المتالھون، عبادت گزار اور زاہد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور تبع تابعین سے محتاط لوگوں نے روایت کو صحیح قرار دینے میں تشدّد سے کام لیا اور رواۃ کے صدق کو نہایت سختی سے جانچا اور پرکھا تاکہ دین میں غیر دینی امور داخل نہ ہونے پائیں۔

پھر جب حفاظ حدیث مرنے لگے اور ادھر شیعہ، خوارج، زنادقہ نے حدیثیں وضع کرنی شروع کیں تو حضرت عمر بن عبدالعزیز کو اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں سُنت صحیحہ مُردہ ہو کر ہی نہ رہ جائے تو علمائے دین کو حدیث مدوّن کرنے کا حکم دیا، لیکن شعر و ادب کی وہی حالت رہی جو زمانۂ جاہلیت میں تھی اور ہر شاعر کے لیے ایک یا متعدّد راوی ہوتے تھے، ان میں سے ہُدبہ بن خشرم[1]، جمیل[2]، کثیر[3]، ابو شفقل، ربیعہ بن حنظلہ کے بھائی عبید مشہور راویانِ سخن ہو گزرے ہیں، جو بالترتیب حطیئہ، ہدبہ جریر اور فرزدق کے راوی تھے۔ ان کے علاوہ مربع جو جریر اور فرزدق دونوں کا راوی تھا، محمد بن سہل، صالح بن سلیمان اور ذوالرمہ[4]

---

[1] مدینہ میں خصوصاً قتل کیا گیا۔ اس وقت مدینہ کا حاکم معاویہ کی طرف سے سعید بن العاص تھا۔ [2] اس کے والد کا نام عبداللہ بن معمر العذری ہے۔ مشہور غزل گو شاعر تھا۔ ۸۲ھ میں فوت ہوا۔ [3] جمیل کا شاگرد اور اس کے کلام کا مشہور راوی ہے۔ نامور تشبیب گو شاعر تھا۔ وفات ۱۰۵ھ میں ہوئی۔ [4] اس کا نام غیلان بن عقبہ ہے۔ مَیّہ پر عاشق تھا۔ ۱۱۷ھ میں انتقال کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی مشہور راویانِ شعر تھے، جو بالترتیب الکمیت، ذوالرمہ اور الراعی[1] کے اشعار کی روایت کرتے تھے۔

اس دَور کے آواخر تک یہی حالت رہی اور علماء فن میں سلسلہ روایت ہی مقبول رہا اور اس میں لوگوں نے اس قدر دل چسپی لی کہ ایک ہی راوی "جو اگرچہ خود شاعر نہ ہوتا تھا" سینکڑوں شاعروں اور شاعرات کے اشعار روایت کرتا اور ان راویان سخن میں اکثر نے عبّاسی دَور کو بھی پایا۔ لہٰذا ہم وہاں ان کا ذکر کریں گے۔

اور باوجودیکہ علماء نے علم و ادب اور سنت کی روایت میں نہایت تشدّد اور احتیاط سے کام لیا، پھر بھی اشعار اور خطبوں میں تصحیف و تحریف، کمی بیشی اور اس قسم کی دیگر خرابیاں داخل ہو گئیں۔

---

[1] اس کا نام حصین بن معاویہ ہے، یہ اپنے اشعار میں چرواہوں کی صفت بیان کرتا تھا۔ اس لیے راعی کے لقب کے ساتھ مشہور ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسرا دَور

دولتِ عباسیہ[۱] کا زمانہ از ۱۳۲ھ تا ۶۵۶ھ

لغت و آداب پر عباسی تہذیب کا اثر

اس دَور میں لغت عربیہ کے حالات سے ہمارا مقصود، ان اسلامی شہروں میں اس کے حالات بیان کرنا ہے جو ایشیا، افریقہ، اندلس اور یورپ کے جزائر بحر رُوم میں واقع تھے اور مُلک و سیاست

---

۱ فہرست خلفاء بنی العباس تا ۳۳۳ھ

(۱) ابوالعباس عبداللہ السفاح (۱۳۲—۱۳۶)
(۲) ابو جعفر المنصور .. (۱۳۶—۱۵۸)
(۳) محمد المہدی .. (۱۵۸—۱۶۹)
(۴) موسیٰ الہادی .. (۱۶۹—۱۷۰)
(۵) ہارون الرشید .. (۱۷۰—۱۹۳)
(۶) محمد الامین .. .. (۱۹۳—۱۹۸)
(۷) عبداللہ المامون .. (۱۹۸—۲۱۸)
(۸) ابو اسحاق محمد المعتصم (۲۱۸—۲۲۷)
(۹) ابو جعفر ہارون الواثق (۲۲۷—۲۳۲)
(۱۰) جعفر المتوکل علی اللہ (۲۳۲—۲۴۷)
(۱۱) محمد المنتصر (۲۴۷—۲۴۸)
(۱۲) ابوالعباس احمد المستعین (۲۴۸—۲۵۲)
(۱۳) ابو عبداللہ المعتز (۲۵۲—۲۵۵)
(۱۴) محمد المہتدی باللہ (۲۵۵—۲۵۶)
(۱۵) احمد المعتمد علی اللہ (۲۵۶—۲۷۹)
(۱۶) احمد المعتضد باللہ (۲۷۹—۲۸۹)
(۱۷) علی المکتفی باللہ (۲۸۹—۲۹۵)
(۱۸) جعفر المقتدر باللہ (۲۹۵—۳۲۰)
(۱۹) ابو منصور محمد القاہر (۳۲۰—۳۲۲)
(۲۰) ابوالعباس احمد الراضی (۳۲۲—۳۲۹)
(۲۱) ابراہیم المتقی باللہ (۳۲۹—۳۳۳)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں دولتِ عباسیہ کے زیر اثر نہیں تھے۔

بنو اُمیہ اپنے دَورِ حکومت میں عرب اور عربی تہذیب کی حمایت میں بہت تعصّب سے کام لیتے تھے۔ اس لیے ان کے عہدِ حکومت میں ہر چیز پر عربی رنگ غالب تھا، اور اسلامی سلطنت کے وسیع رقبہ میں عرب[1] پھیلے ہوئے تھے، جب عبّاسی سلطنت کی طرف دعوت شروع ہوئی، تو عربوں نے اس میں زیادہ دلچسپی نہ لی، اور اس کے برخلاف عجم نے ان کی نصرت و اعانت میں سرگرمی سے حصّہ لیا، تو بنی عباس نے اہل عجم ہی کی مدد سے اموی سلطنت کو تباہ و برباد کیا اور اس کی جگہ ایک ایسی زبردست سلطنت کی بُنیاد ڈالی۔ جس میں عجمیوں کو پورا اقتدار حاصل تھا، خلفاء و امراء نے ان کو ہر کام میں آگے بڑھایا اور حُجاج کو پانی پلانے کے کام سے لے کر لشکر کی قیادت اور وزارت کے امور تک ہر قسم کے معاملات ان کے سپرد کر دیے۔ اس وقت سے عربوں کی سیاسی قوت روز بروز کمزور[2] ہونی شروع ہو گئی۔ حتیٰ کہ ان میں عربی خود داری اور رعونت بالکل ختم

---

[1] جمھرۃ الناس : اکثریت، جمہور، الجمھرہ اصل میں مصدر ہے اور اسم ذات کے معنی میں استعمال ہوا ہے [2] تضاءل الشیٔ : اس کا وجود حقیر اور چھوٹا ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو گئی اور اپنے اصل پر فخر[1] کرنے کا جوش[2] سرد پڑ گیا۔ دولت عباسیہ کو قائم ہوئے ابھی تک ایک صدی بھی گزرنے نہ پائی تھی کہ مشرقی عربوں کو ملکی معاملات سے بالکل برطرف کر دیا گیا اور فوجی دفتروں[3] سے ان کے وظیفے بند کر دیے گئے۔ بالآخر وہ عوام الناس کے ساتھ مل کر زندگی بسر کرنے پر مجبور ہو گئے اور انھوں نے صنعت، کاشتکاری اور اسی قسم کے کام سنبھال لئے، مصاہرت اور پڑوس کے ذریعہ ایرانیوں سے اختلاط پیدا کر لیا اور فارسی تہذیب و تمدن میں مدغم ہو کر رہ گئے، تو اس مخلوط تہذیب سے ایک ایسے معاشرہ کی بنیاد پڑی۔ جس کی زبان عادات، اخلاق، افکار و خیالات اور معتقدات میں اتحاد تھا، اور اس نے لغت کے الفاظ و معانی، نظم و نثر اور کتابت و تالیف پر گہرا اثر ڈالا، لیکن فطرتاً یہ اثر تمام ممالک میں یکساں طور پر نمایاں نہ ہوا، بلکہ شام و مصر کی بہ نسبت وسط ایشیا میں اس کا ظہور قوی تھا، اور مغربی ممالک اور اندلس کی حالت تو پہلی سی رہی اور اس میں کوئی نمایاں تبدیلی رو نما نہ ہوئی، پھر کچھ عرصہ گزرنے

---

[1] الجذدة: آگ کا انگارا [2] اصل [3] یہ کام معتصم اور اس کے مابعد خلفاء نے کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر ان ممالک نے بھی اکثر امور میں اہل مشرق کی تقلید شروع کر دی، مجملاً یہ کہ مشرق میں لغت علم و فن میں جو تغیّر یا اختراع واقع ہوا تھا' تقریباً نصف صدی یا اس سے کچھ کم و بیش عرصہ کے اندر اس کا کچھ اثر اندلس میں بھی ظاہر ہونا شروع ہو گیا۔ مگر اندلس میں فی الجملہ عربی تہذیب کا لحاظ رکھا جاتا تھا اور اس دور کے اکثر زمانہ میں افریقیہ[1] یعنی بربری ممالک کا بھی یہی حال رہا۔ ان تمام تغیرات کا مرجع تین چیزوں کو قرار دیا جا سکتا ہے۔ یعنی اغراض لغت افکار خیالات اور الفاظ و اسالیب۔

اغراض لغت

سابقہ دور میں عربی سلطنت کے تمام امور پر سادگی اور بداوت غالب تھی، کیوں کہ عربی آداب میں استقلال تھا اور وہ آمیزش غیر سے پاک تھے' اور عربی زبان کا تعلق صرف انہی امور سے تھا جو مذہب اور قدرے عیش کی زندگی کے ساتھ متعلق ہوں۔ اس کے بعد جب دولت عباسیہ قائم ہوئی اور خلفا و وزراء نے معیشت و سیاست میں ایرانی اور وہاں کے نوابزادوں

---

[1] اس سے مراد وہ علاقہ ہے۔ جس کو آج کل ٹیونس کہتے ہیں [2] جمع دھقان (بکسر الدال) عجمی تاجر و نواب زادہ، لینڈ لارڈ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی تقلید شروع کر دی، ان کی دیکھا دیکھی عوام اپنے ہمجنس عجمیوں کی نقل اُتارنے لگے، تو ان قوموں کے علوم و فنون عادات اور طرق معیشت عربی زبان میں ترجمہ کرنے کی ضرورت پیش آئی تو یہ چیزیں بھی موضوعات لغت میں داخل ہو گئیں اور اس وقت تک تمام اہل اسلام کی عقلوں میں وسعت پیدا ہو چکی تھی، سلطنت کا کاروبار چلانے، قوانین کے وضع کرنے، احکام شریعت کے استنباط اور لغت و دین کی حفاظت کے لیے علوم عربیہ کو مدوّن کرنے کے لیے ان کی استعداد پختہ ہو چکی تھی۔

وہ اغراض جو اس دَور میں لغت کی ترقی کا سبب بنے۔ حسب ذیل ہیں:

(۱) اس دَور میں علوم شرعیہ، لسانیہ اور عقلیہ کی تدوین کا سلسلہ بڑی شد و مد سے شروع ہُوا جو صدر اسلام میں بالکل ابتدائی حالت میں تھا۔

(۲) سابقہ دَور میں صرف دفتری حسابات عربی زبان میں تھے، یا چند رسائل کا ترجمہ ہوا تھا، اس دَور میں یہ سلسلہ ترقی پذیر ہوا اور بہت سی کتابوں کا ترجمہ عربی زبان میں ہوا، جو اس میں وسعت کا سبب بنا اور اس میں زیادہ حصّہ مغربی ممالک کو چھوڑ کر اہل مشرق کا تھا، جس کی ایک وجہ یہ تھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ ان کی سلطنت قوی تھی اور دُوسرے یہ کہ جن ممالک کو انھوں نے فتح کیا وہ بہت متمدّن اور ترقّی یافتہ ممالک تھے، ان کا علم و ثقافت ان کے ہاتھ لگ گیا۔

(۳) مختلف صناعات کے مقاصد لغت کو ادا کرنا پڑے۔ جو بلاشبہ اس کی ترقی کا باعث بنے، خصوصاً جب عَربوں نے بھی فنُون صنعت اختیار کر لیے اور اہل عجم نے عَربی کی تعلیم حاصل کر لی تو یہ کام اور زیادہ وسعت پذیر ہو گیا۔ اور بہت سی نئی اصطلاحات اور محاوروں کا زبان میں اضافہ ہوا۔

(۴) اس دَور میں دولت کی فراوانی کے سبب لوگوں میں حد سے زیادہ فارغ البالی آ گئی اور رنگینیٔ محفل کے لیے ظرافت گوئی، استہزا، اور طرح طرح کی خوش گپّیاں ہونے لگیں، جن کا صدر اسلام میں رواج نہیں تھا۔

(۵) عِلمی مجلسیں، مناظرات، بحث و جدل اور تدریس علوم کا ذریعہ بھی عربی علوم کو بنایا گیا۔

(۶) دولت عبّاسیہ میں آلات طرب و نشاط کے ایجاد ہونے کی وجہ سے مسلمان قومیں عیش و عشرت کے نشہ میں

۱ے لوگوں کی بڑی تعداد، اکثریت، ۲ے مجن باب قعد سے ہے اسکا مصدر مجنول یا مجانۃ ہے۔ اس کا معنی بے حیا ہونا۔ گستاخانہ باتیں کرنا ۳ے الامد۔ الغائۃ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چور ہو گئیں تو یہ چیزیں بھی عربی زبان کے موضوع میں داخل ہو گئیں اور نظام مملکت کے اسالیب نے جن چیزوں کا تقاضا کیا وہ بھی عربی زبان کو ادا کرنی پڑیں، جیسے محلات، سامان آرائش، ظروف، زیورات، لونڈیوں، باغات اس کے پھلوں پھولوں اور سبزیوں کا وصف کرنا۔

اور اس کے علاوہ شراب و کباب کی مجلسوں، مچھلیوں، اور پرندوں کی شکارگاہوں اور مختلف قسم کے گانے بجانے کے آلات کے اوصاف بیان کرنا، جن سے صدر اسلام میں عرب آشنا نہیں تھے اور بالکل سادہ شکل میں پائے جاتے تھے۔ ان کے علاوہ جنگی بیڑوں اور بحری معرکوں کی حالت بیان کرنا، پھر جس طرح اہل اندلس اور مغرب فطرتی محاسن اور مناظر کے بیان کرنے میں ممتاز تھے، اس طرح ان چیزوں کے اوصاف بیان کرنے میں بھی انھوں نے نمایاں ترقی کی اور جزیرہ سسلی اور افریقیہ بھی اپنی ترقی کے دنوں میں پیچھے نہیں رہے۔

افکار و خیالات

عباسی دور میں تمام ممالک اسلامیہ میں جو سیاسی اور اجتماعی انقلابات پیدا ہوئے، ان کی وجہ سے حرکتِ فکریہ میں بھی ایک نیا تغیر پیدا ہو گیا، جس کا اثر مختلف صورتوں میں عربی نظم و نثر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر ظاہر ہوا۔ اس کی چند مثالیں درج ہیں:-

(۱) اس دَور میں دقّت معنیٰ، فکر و نظر میں گہرائی اور خیالات میں بداعت پیدا ہو گئی جو صدر اسلام میں نہیں تھی۔

(۲) مدح میں مبالغہ آمیزی، غلو اور افراط جو اہل مشرق نے فارسی اسلوب سے حاصل کیا، اس کا بھی عام رواج ہو گیا اور اہل مشرق کے مشرق کے بعد آخری زمانہ میں اہل مغرب اور اندلس بھی متاثر ہوئے۔

(۳) عام طور پر لوگ منطقی قیاسات پر اعتماد کرنے لگ گئے۔ آراء و خیالات میں تعمّق پیدا ہو گیا اور ان میں عقلی دلائل و براہین کو بیان کرنے کا رواج پڑ گیا۔ اہل علم نے شعر و نثر کے ذریعہ فلسفی مذاہب کو بیان کرنا شروع کر دیا، خصوصاً ان کتابوں کا عربی زبان میں ترجمہ ہونے کے بعد تو اس کا رواج اور زیادہ ہو گیا۔ اس کا عام چرچا تو مشرق میں تھا، لیکن اہل مغرب نے اس کی جانب بہت کم توجہ کی۔

الفاظ و اسالیب

اس زمانہ میں عربی زبان پر دو چیزوں کا غلبہ تھا۔ سہل نگاری اور محسنات بدیعہ کا عام رواج ہو گیا تھا اور وہ مندرجہ ذیل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صورتوں کو شامل تھا۔

(۱) آسانی[1] اور فصیح الفاظ کا انتخاب اور عبارات کی صورت میں دل فریبی پیدا کرنے اور معانی میں ربط قائم رکھنے، اپنے کلام میں قرآن مجید کے الفاظ اور اس کی عبارتوں کو زیادہ استعمال کرنے اور حسب موقع اس سے اقتباس یا استشہاد کرنے کا طریقہ شائع ہو گیا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ لوگوں کو غور و فکر کی عادت ہو گئی تھی اور بدیہہ گوئی کا رواج کم ہو گیا تھا اور طبعی اور فطرتی زبان بولنے والوں پہ نہیں، بلکہ عربی میں درسی اور فنی طریقہ پر کلام کرنے پر زبان کا دائرہ تنگ ہو گیا۔ جس کے کہ وہ پہلے دوروں میں عادی ہو چکے تھے اس میں مغرب پر سبقت لے گیا۔

(۲) بہت سی چیزوں میں عجمی الفاظ کا استعمال کرنا خصوصاً کھانے پینے، ظروف آرائش[2] کے سامان، آلات صنعت، طبی جڑی بوٹیوں اور

---

[1] سہل سے مطلب یہاں یہ ہے کہ الفاظ بولنے میں ہلکے ہوں اور سننے میں ثقیل معلوم نہ ہوں اور استعمال کے لحاظ سے اس زمانہ کے بلغا کے نزدیک مانوس ہوں اس زمانہ کی شرط ہم نے اس لیے لگائی ہے کہ کبھی ایک زمانہ میں الفاظ آسان ہوتے ہیں اور دوسرے دور میں مشکل اور غیر مستعمل ہو جاتے ہیں۔

[2] اور یہ ہر چیز میں رواج پا گیا۔ حتیٰ کہ سلطنت کے جھنڈے اور طراز (ایک قسم کا کپڑا ہوتا ہے۔ جسکے دونوں کنارے منقش ہوتے ہیں) اور سکات ہیں (یعنی وہ آلہ جس میں نقدی بنائی جاتی ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیماریوں کے ناموں میں۔
(۳) مجازہ، تشبیہہ، تمثیل، کنایہ اور محسنات بدیعہ جیسے جناس، طباق، توریہ وغیرہ کے استعمال میں توسع سے کام لینا، خصوصاً اس دور کے آخر میں اور مغرب میں توریہ، جناس سے مجاز و تشبیہہ کا زیادہ اعتناء کیا جاتا تھا۔
(۴) خلفاء امراء اور بڑے بڑے عہدہ داروں کے ناموں کے ساتھ تعظیم کے القاب بیان کرنا اور اس کا رواج اندلس کے آخری دور میں زیادہ تھا۔
(۵) سجع کی طرف میلان کا بڑھنا، اور اس کا رواج اس دور کے نصف ثانی میں زیادہ تھا۔
(۶) حسب موقع ایجاز و اطناب سے کام لینا اور اس میں انتہائی کوشش کرنا اور اہل اندلس اطناب کی طرف زیادہ مائل تھے۔
(۷) علوم و فنون، صناعت اور دولت کے انتظام کے لیے اصطلاحات وضع کرنا اور آلات حرب وغیرہ کے نام رکھنا اور ایک نئی زبان مرتب کرنا جو منطقی معیار کے مطابق ہو، اگرچہ معیار بلاغت پر پوری نہ اُترے۔
اور جب کہ لغت، نظم و نثر میں منحصر ہے اور نثر کی تین قسمیں ہیں، یعنی محادثہ (گفتگو کی زبان) خطابت اور کتابت تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب مناسب ہے کہ ہم ہر ایک کا اجمالی ذکر کریں۔

اس دَور میں عربی نثر کی حالت

عام بول چال کی زبان

ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ گزشتہ دَور کے اواخر میں خواص عربوں کی گفتگو کی زبان نہایت فصیح اور لحن سے پاک تھی۔ صرف چند افراد کی گفتگو میں زبان کی غلطیاں پائی جاتی تھیں، جس کو بہت قبیح سمجھا جاتا تھا اور یہ کہ عوام عرب جو عجمیوں کے ساتھ میل جول رکھتے تھے۔ ان کی زبان میں قدرے لحن پایا جاتا تھا اور عجمی متعربین کی زبان تو فصاحت سے بہت ہی گری ہوئی تھی اور اس میں بہت زیادہ لحن پایا جاتا تھا۔

جب عباسی دَور میں اہل عجم کے ساتھ اختلاط زیادہ ہو گیا تو جن شہروں میں عربوں کی اکثریت تھی۔ ان میں گفتگو کے لیے ایسی زبان وضع کی گئی جو کہ تحریف شدہ عربی اور دخیل عجمی الفاظ سے مرکب تھی، صرف جزیرہ عرب کے لوگ اس سے محفوظ رہے اور چوتھی صدی ہجری تک وہ فصیح عربی بولتے رہے اور وہ بلاد جن میں ان کی آمد و رفت کم تھی، وہ لوگ بدستور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے وطن کی زبان بولتے رہے، جس میں بعض عربی الفاظ کی آمیزش ہوتی تھی۔

یہ حالت دیکھ کر خلفاء اور خواص لوگوں نے خطرہ محسوس کیا کہ کہیں عامی زبان ان کی اولاد پر بھی غالب نہ آ جائے اور فصیح زبان پر دست درازی شروع کر دے۔ پھر لوگوں پر قرآن و حدیث (جو عین دین ہے) کا سمجھنا بھی دشوار ہو جائے تو انھوں نے علماء کو لغت کے مدوّن کرنے کی ترغیب دی اور نحو، فنون لغت اور علوم دینیہ کے ضبط کرنے پر ابھارا، اور اس کے بدلے انھیں مال کی تھیلیاں[1] بخشیں، اور ائمہ لغت کو اپنے محلات میں بلایا کہ ان کی اولاد اور دربار کے خاص لوگوں کو آداب لغت کی تعلیم دیں، یہی وجہ تھی کہ جس طرح وہ ملک و دولت کے وارث ہوتے تھے، اسی طرح کلام و بلاغت کے بھی بادشاہ اور کامل اُستاد کہلاتے تھے، لیکن ان ساری کوششوں کے باوجود عامیت کا سیلاب نہ رُک سکا اور روز بروز اس کی طغیانی بڑھتی رہی، یہاں تک کہ اس دور کے نصف آخیر میں گفتگو کے تمام انواع پر "عامیت" غالب آ گئی اور علماء و خلفاء کی زبان بھی اس سے

---

[1] جمع بدرہ: (با مکسور اور سکون دالی کے ساتھ) مال کی تھیلی، بعض کہتے ہیں کہ ایک ہزار درہم کی ہوتی ہے اور بعض دس ہزار درہم اور سات ہزار درہم کی بتاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محفوظ نہ رہ سکی، اور تمام عربی شہروں میں گفتگو کے لیے علیحدہ علیحدہ عامی زبانیں رائج ہو گئیں۔

ہمارے اسلاف نے اس خوف سے لغات عامیہ کی تدوین نہ کی کہ کہیں فصیح زبان کے مزاحم نہ ہو جائے اور تمام بلاد اسلامیہ کی عام زبان بن کر اس کو ختم ہی نہ کر ڈالے، ایسا نہ ہو کہ مسلمان اقوام آپس میں قطع تعلق کر لیں اور ہر ایک قوم اپنی لغت اور کتابوں پر اقتصار کر لے۔ جس سے بلا شبہ ایک طرف تو دین کا دروازہ مقفل ہو کر رہ جاتا اور دوسری طرف امم اسلامیہ کے درمیان جو سیاسی علمی اور دینی تعلقات موجود ہیں، وہ بھی منقطع ہو جاتے، ہاں اہل اندلس نے اور مغرب نے اس دور کے وسط اور آواخر میں موشحات، اصناف زجل، عامی اشعار اور مقامی عروض[1] نظم کر کے عامیت کو رواج دینے کی کوشش کی، لیکن اللہ پاک کا شکر ہے کہ وہ زیادہ دیر تک نہ جی سکی اور نہ ہی اس کو فروغ حاصل ہو سکا۔ جس کی وجہ سے یہ علم و ادب کی زبان نہ بن سکی۔

---

[1] اس کی مثالیں بعد کے دور میں بیان کی جائیں گی۔ کیوں کہ اس دور میں اس کا رواج زیادہ ہو گیا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خطابت

جب کہ مشرق میں دولت عباسیہ، مغرب اقصیٰ میں دولت ادریسیہ[1] اور اندلس میں دوسری دولت اموی[2] کا قیام منجملہ ان اسباب کے تھا، جن سے سیاسی، مذہبی اور دینی انقلابات پیدا ہوئے ہیں اور نیز مختلف پارٹیوں کے قیام، اور لوگوں کو مختلف گروہوں کے زعماء کی طرف دعوت دینے کا مقتضی تھا اور پھر اس دور کے صدر میں فصاحت و بلاغت کی طرف انجذاب اور کشش بھی بہت پائی جاتی تھی۔ تو خطابت کے اسباب وافر ہونے کی وجہ سے ان کے محرکات بھی بڑھ گئے اور ان سلطنت کے سپہ سالاروں، داعیان، خلفاء، ولاۃ، وفود کے رئیسوں میں سے بڑے بڑے زبان آور خطیب اور نامور بلیغ[3] پیدا ہوئے، پھر جب سلطنتوں کے برقرار ہونے کی وجہ سے خطابت کے محرکات بھی مدھم پڑ گئے

---

[1] ۱۷۲ھ میں ادریس بن عبداللہ نے مغرب اقصیٰ میں اسکی بنیاد رکھی جو الحسن بن علی بن ابی طالب کا نواسہ تھا اور ۳۱۹ھ تک قائم رہی [2] عبدالرحمٰن بن الداخل بن معاویہ بن ہشام بن عبدالملک نے ۱۳۹ھ میں اس سلطنت کی بنیاد ڈالی اور ۴۲۷ھ تک قائم رہی [3] جمع فطحل بر وزن ہزبر ہے۔ اصل میں بڑے اونٹ کو کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور عربوں کا عجمیوں سے اختلاط بہت بڑھ گیا، بہت سے غلام لشکروں کی قیادت اور صوبوں اور موسم حج کے کاموں پر مقرر ہوئے۔ تو ایک تو ان لوگوں کو خطابت پر دسترس نہ تھی اور دوسرے لشکر میں عربی عناصر اور بہادروں کے کم ہونے کی وجہ سے اس کے شائقین بھی بہت کم رہ گئے تھے۔ اس وجہ سے خطابت کمزور پڑ گئی اور ان سلطنتوں کو قائم ہوئے ابھی ڈیڑھ صدی بھی نہیں گزرنے پائی تھی کہ مذہبی اور سیاسی خطابت تو سوائے جلسے جلوسوں یا وفود کی آمد کے دنوں کے بالکل ختم ہو گئی اور جمعہ، عیدین، حج اور نکاح وغیرہ کے خطبوں پر منحصر ہو کر رہ گئی اور اختراع و ایجاد کا رواج کم ہو گیا اور یا بالکل ہی باقی نہ رہا اور سیاسی معاملات میں خطابت کی بجائے منشورات کے نشر کرنے کا رواج ہو گیا اور امور دینیہ کے لیے وعظ و تنبیہ اور درس و تدریس کی مجلسیں مسجدوں اور مدارس میں منعقد ہونے لگیں۔

خطبات کے چند نمونے

منصور نے تعمیر بغداد مکمل کرنے کے بعد حج کیا اور مکہ مکرمہ میں کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ جس کی یہ چند سطریں محفوظ ہیں۔ حمد و صلوٰۃ کے بعد یہ آیت پڑھی (ولقد کتبنا فی الزبور من

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون o ترجمہ۔ ہم نے قرآن کے علاوہ زبور میں بھی یہی اعلان کیا تھا کہ الارض (جنت) کے وارث میرے نیک بندے ہی ہوں گے (اور کہا کہ) امر مبرم و قول عدل و قضا فصل' والحمد للہ الذی افلج حجتہ[1] وبعد اللقوم الظالمین الذین اتخذوا الکعبۃ غرضاً والفئ ارثا وجعلوا القران عضین[2] لقد حاق بھم ما کانوا بہ یستھزءون، فکم تری من بئر معطلۃ و قصر مشید، امھلھم اللہ حتی بدلوا السنۃ' واضطھدوا العترۃ وعندوا واعتدوا واستکبروا' وخاب کل جبار عنید ثم اخذھم فھل نحس منھم من احد او تسمع لھم رکزا[3]۔ یہی قطعی انصاف کی بات اور دو ٹوک فیصلہ ہے۔ اللہ ہی کی ذات قابل ستائش ہے کہ اس نے اپنی حجت کو پورا کیا' وہ قوم ہلاک ہو جائے' جس نے بیت اللہ کو ذاتی مفاد کے حصول کا ذریعہ بنایا' فے کے مال کو اپنے اسلاف کا ترکہ سمجھ لیا۔ قرآن پاک کے متعلق طرح طرح کے اتہام تراشے'

لہ افلج حجتہ اس نے اپنی دلیل کو واضح کیا۔ ٢ؔ العضۃ۔ قطعہ' جمع عضون اور جعلوا القران۔ عضین کے معنی ہیں کہ اس کو کئی حصوں میں تقسیم کر دیا۔ کبھی اس کے متعلق کہا کہ کذب ہے' اور کبھی کہا جادو ہے' کہانت ہے' یا پھر شعر ہے۔ ٣ؔ رکزا: مخفی آواز۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر ایسا ہوا کہ جس چیز (عذاب) کا وہ استہزا اُڑاتے تھے، اسی نے اُنھیں آ گھیرا تو کتنے کنوؤں کو آپ دیکھ رہے ہیں کہ وہ غیر آباد پڑے ہیں اور کتنے محلات ہیں کہ تباہ و برباد ہیں، اللہ تعالیٰ نے انھیں ڈھیل دی، حتیٰ کہ انھوں نے سُنّتِ نبویؐ کو بدل ڈالا اور اہل بیت کی بیحرمتی کی، عناد اور تکبر کیا اور سرکشی میں حد سے گزر گئے، آخر کار ہر جابر و سرکش نامراد ہوا اور اللہ تعالیٰ نے انھیں اپنے عذاب میں گرفتار کر لیا اور کسی کو بھی ان سے باقی نہ چھوڑا۔ اور نہ ہی کسی کی چاپ اب سنائی دیتی ہے۔

اور مامون مرو[1] میں تھا کہ اس کے پاس امین کا خط آیا۔ جس میں رشید کی موت پر تعزیت تھی اور اس کو توجہ دلائی کہ لوگوں سے میری بیعت لو، تو مامون نے ایک خطبہ دیا، جس میں یہ کہا۔

ان ثمرة الصبر الاجر و ثمرة الجزع الوزر والتسليم لامرالله عز وجل فائدة جليلة وتجارة مربحة، فالموت حوض مورودٌ و كأس مشروب وقد اتى على خليفتكم ما اتى على نبيكم صلى الله عليه وسلم فانا لله و انا اليه راجعون فما كان الا عبد ادعى فاجاب وامرفأطاع

---

[1] فارس میں ایک شہر ہے جو خراسان کا صدر مقام ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و قد سد امیرالمومنین ثلمہ و قام مقامہ دفی اعناقکم من العھد ما قد عرفتم فاحسنوا العزاء علی امامکم الماضی واغتبطوا بالنعماء والوفاء فی خلیفتکم الباقی یا اھل الدنیا الموت نازل والاجل طالب وامس واعظ والیوم مغتنم وغدا منتظر ثم نزل

کہ بے شک صبر کا ثمرہ اجر ہے اور گھبراہٹ سے سوائے وبال کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اللہ عزوجل کے فیصلہ کو تسلیم کر لینے میں انسان کے بڑے بڑے فوائد ہیں اور یہ تجارت بہت فائدہ مند ہے۔ سب کو موت کے گھاٹ جانا ہے۔ جام بھر بھر کر پینے ہیں۔ تمھارے امیر بھی اسی راہ پر چل بسے، جس پر اللہ کا آخری پیغمبر چلا (انا للہ و انا الیہ راجعون) وہ اللہ کا ایک بندہ تھا۔ جب اللہ نے بلایا وہ حاضر ہو گیا، اور اس کے حکم کی اطاعت کی، امیرالمومنین اس کے قائم مقام ہوا، تم اپنی ذمہ داری اچھی طرح جانتے ہو تو اپنے متوفی امام پر صبر جمیل کرو اور اپنے موجودہ خلیفہ کی اطاعت کرکے عیش و عشرت کی زندگی بسر کرو، اے اہل دنیا! موت ضرور آنے والی ہے اور تمھارے لیے اجل مقرر ہے۔ کل گزشتہ انسان کے لیے عبرت ہے اور آج کا روز غنیمت ہے اور اسے کل آئندہ کا انتظار کرنا چاہیئے۔ اس کے بعد وہ منبر سے اتر پڑا۔

عبداللہ بن طاہر جب خوارج سے مقابلہ کرنے کی تیاری مکمل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر چکا، تو اس نے یہ خُطبہ دیا۔

انکم فئة الله المجاھدون عن حقہ، الذابون عن دینہ، الذائدون[1] عن محارمہ، الداعون الی ما امر بہ من الاعتصام بحبلہ والطاعة لولاة امرہ، الذین جعلھم رعاة الدین ونظام المسلمین، فاستنجزوا موعود اللہ ونصرہ بمجاھدة عدوہ واھل معصیة الذین اشروا[2] وتمردوا وشقوا العصا، وفارقوا الجماعة ومرقوا من الدین وسعوا فی الارض فسادا فانہ یقول تبارک وتعالیٰ: (ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم) فلیکن الصبر معقلکم[3] الذی الیہ تلجئون وعدتکم التی بھا تستظھرون فانہ الوزر[4] المنیع الذی دلکم اللہ علیہ، والجنة[5] الحصینة التی امرکم اللہ بلباسھا، غضوا ابصارکم، واخفتوا اصواتکم فی مصافکم وامضوا قدما علی بصائرکم فارغین الی ذکر اللہ والاستعانة بہ کما امرکم اللہ فانہ یقول (اذا لقیتم فئة فاثبتوا واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون) اید کم اللہ بعز الصبر وولیکم بالحیاطة والنصر

تم اللہ کی جماعت ہو، اس کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لیے جہاد کرتے ہو، اس کے دین کو بچاتے ہو، محرمات الٰہیہ

---

[1] الذائد۔ دفع کرنا [2] اشروا۔ تکبر کیا [3] معقل پناہ گاہ [4] الوزر پناہ گاہ [5] الجُنّة، ضمہ جیم کے ساتھ، ہر وہ چیز جس سے انسان اپنا بچاؤ کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ارتکاب سے لوگوں کو روکتے ہو اور جس رسّی کے پکڑنے اور اولوالامر کی اطاعت کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ اُسکی طرف لوگوں کو دعوت دیتے ہو اور انھی حکمرانوں کو اس نے دین کا نگران اور مسلمانوں کا نگہبان بنایا ہے۔ پس اللہ کے عہد کو پورا کرو، وہ دشمن جنھوں نے مسلمانوں میں تفرقہ ڈال رکھا ہے اور اُن کی جماعت سے الگ ہو گئے ہیں، وہ دشمن جو دین برحق سے منحرف ہو چکے ہیں اور جنھوں نے زمین میں فساد بپا کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ (اگر تم اس کی مدد کے لیے کمر بستہ ہو جاؤ گے تو وہ تمھاری ضرور مدد کرے گا اور تمھیں ان کے مقابلہ میں ثابت قدمی کی توفیق بخشے گا) تو تم صبر کو ملجا و ماویٰ بناؤ اور اسی کو اپنی قوّت کا سامان خیال کرو، کیوں کہ وہی محفوظ پناہ گاہ ہے۔ جس میں پناہ لینے کا تمھیں حکم دیا اور زرہ ہے جس کے پہننے کو کہا ہے۔ پس اپنی نگاہیں نیچی کر لو اور صف بندی میں خاموش رہو اور نہایت ہوشیاری سے آگے بڑھو، اس وقت تمھارے دل اللہ کے ذکر سے معمور ہوں اور اسی سے مدد مانگنے میں مصروف ہوں۔ اس کا خود ارشاد ہے کہ جب تم دشمن کا مقابلہ کرو تو ثابت قدم رہو اور اس حالت میں کثرت سے اللہ کا ذکر کرو۔ تمھارا کامیاب ہونا یقینی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ صبر کی توفیق سے تمھاری مدد فرمائے اور اس کی نصرت و اعانت تمھارے شامل حال ہو۔

الخطباء

دولتِ عباسیہ کے شروع میں جن خطیبوں نے شہرت حاصل کی، ان کی اکثریت بنی عباس یا علویوں سے تھی اور پھر چند خطیب خوارج سے بھی تھے اور بعض شہروں کے خطیب بنی منقر، آل رقاشی اور بصرہ میں آل خاقان سے تھے اور اندلس میں زعما اور فقہاء بنی امیہ اور افریقیہ میں آل اغلب سے خطیب مشہور تھے۔ زیادہ مشہور خطیب داؤد بن علی، شبیب بن شیبہ ہیں، جن کے مختصر حالات درج کیے جاتے ہیں۔

داؤد بن علی

یہ حضرت عبداللہ بن عباس کے پوتے اور بنی عباس کے خطیب ہیں۔ ان کا شمار مؤسسین دولت عباسیہ میں ہے، اس لئے اپنے بھائیوں کے ساتھ جن کی تعداد ۲۲ تھی۔ الحمیمۃ میں جو مضافات عمان سے ہے، تربیت پائی، وجہ یہ تھی کہ ولید بن عبدالملک نے علی بن عبداللہ بن عباس کو کسی رنجش کی بنا پر وہاں جلاوطن کردیا تھا۔

ا؎ اندلس کا مشہور خطیب، المنذر بن سعید البلوطی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

داؤد اور اس کے بھائیوں نے علم و ادب تو اپنے باپ علی سے حاصل کیا، جو قریش میں سب سے بڑا عالم اور جرأت حضرت عبداللہ بن عباس کا بیٹا اور ان کے علم و زہد کا وارث تھا اور فصاحت، لخم، جذام، تنوخ، غسان، قیس وغیرہ بدوی قبائل سے حاصل کی، جن میں یہ ٹھہرے ہوئے تھے تو ان سب بھائیوں نے ایک طرف تو شجاعت، جنگ لڑنے کی مہارت، خود داری، استقلال، زبان کی فصاحت، انتقام کی حرص وغیرہ بدوی صفات نقش ہو گئیں اور دوسری طرف عیش و عشرت اور لذائذ میں انہماک، گانے بجانے کا شوق وغیرہ، شہری زندگی کے طور طریقے طبیعت میں بھا گئے۔

داؤد اپنے باقی بھائیوں سے ان صفات میں یوں بھی ممتاز تھا اور مزید یہ ان کا مسلمہ بلیغ اور اپنے وقت کا بہت بڑا خطیب اور اپنی قوم کی زبان تھا۔ قضا و قدر نے اتنی مہلت نہ دی کہ حکومت میں ان کی ناموری کی شہرت ہو، ابوالعباس نے کوفہ میں اپنے لیے بیعت لینے کے بعد اس کو کوفہ اور سواد کوفہ کا حاکم مقرر کیا۔ پھر اسی سال اس کو امیر حج مقرر کیا اور اس کے بعد ہی حجاز، یمن، یمامہ کا بھی والی بنا دیا۔ اسی سال یعنی ۱۳۲ھ میں جو بنو عباس کا پہلا سال تھا، مکہ مدینہ میں جو اموی اس کے ہاتھ لگا۔ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب کو تہ تیغ کر دیا۔ پھر حج کے بعد مدینہ چلا آیا اور دو مہینہ کے بعد ۱۳۳ھ ربیع الاوّل میں فوت ہُوا۔

داؤد کا وہ خطبہ[۱] بہُت بڑا خطبہ ہے جو ابوالعباس کی بیعت کے دن کوفہ کے منبر پر دیا، لیکن جو خطبہ اس نے حج کے موقع پر مکہ میں دیا، وہ اسی کوفہ والے خطبہ کا مختصر ہے، ملاحظہ ہو۔

شکرا شکرا انا واللہ ما خرجنا لنحفر فیکم نہرا ولا لنبنی فیکم قصرا اظن عدو اللہ ان لن نقدر علیہ ان روخی لہ من خطامہ حتی عثر فی فضل زمامہ؟ فالآن[۲] حیث اخذ القوس باریھا وعادت القوس الی النزعۃ[۳] ورجع الملک فی نصابہ فی اھل بیت النبوۃ والرحمۃ (واللہ لقد کنا نتوجع لکم ونحن فی فرشنا) أمِن الأسودُ والاحمر لکم ذمۃ اللہ لکم ذمۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکم ذمۃ العباس لا ورب ھذہ البنیہ ــ واومأ بیدہ الکعبۃ۔ لا نھیج منکم احدًا

اللہ عزوجل کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ بخدا ہم اس لیے نہیں

---

[۱] تفصیل کے لیے دور عباسی کی تاریخ ادب و لغت کی طرف مراجعت کرو

[۲] فالآن۔ یہ اٰمِنَ الاسودُ کی ظرف ہے [۳] النزعۃ جمع نازع۔ تیر انداز جو کمان کھینچ کر تیر پھینکتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکلے کہ تمہارے ہاں نہریں کھودیں ، یا محلات تعمیر کریں ، کیا اللہ کے دشمن نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ اس کی بے لگامی پر ہم قابو نہیں پا سکیں گے ، حتیٰ کہ وہ خود اپنی زائد مہار میں اُلجھ کر گِر پڑا ، پس اب جب کہ کمان کو اس کے ماہر (جاننے والے) نے پکڑ لیا ہے اور تیر انداز نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور حکومت دوبارہ خاندان نبوت میں چلی آئی ہے۔ (بخدا! ہمیں اپنے بستروں پر لیٹے ہوئے بھی تمہاری تکلیف کا احساس ہوتا تھا) کالے اور سرخ رنگ کے انسان محفوظ و مطمئن ہو گئے۔ تمہارے لیے اللہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عباسؓ کا عہد و امان ہے۔ کعبہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ، کہ اس مقدس عمارت کی قسم ، ہم تم سے کسی کو بھی برانگیختہ نہیں کریں گے۔

شبیب بن شیبہ

شبیب بن شیبہ بن عبداللہ منقری تمیمی اپنے زمانے میں بصرہ کا خطیب تھا۔ اس نے بصرہ میں نشو و نما پایا اور شرافتِ نفس ، وسعتِ سخاوت ، حسنِ تواضع اور پاکیزگیٔ زبان میں اسی طرح امتیاز و شہرت پائی ، جس طرح اپنے معجز نما مگر مختصر اور فصیح و بلیغ خطبات میں امتیاز حاصل کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ مشہور خطیب خالد[1] بن صفوان کے عم زاد تھے ، اسی خالد نے اسے اپنے قبیلے کے لوگوں میں بولتے ہوئے سنا تو کہا اے پیارے بچے ! تیری عمدہ گفتگو نے مجھے اپنی موت کی اطلاع دی۔ ہم ایسے گھرانے کے لوگ ہیں کہ جب کوئی نیا خطیب ہم میں پیدا ہوتا ہے ، تو اس سے پہلا خطیب مر جاتا ہے ، اس پر شبیب نے اسے کہا کہ نہیں ، اللہ تمھیں زندہ و سلامت رکھے اور مجھے تم پر قربان ہونے کا موقع دے۔

جاحظ نے کہا کہ انھوں نے شبیب بن شیبہ کے سوا کوئی شہری خطیب ایسا نہ دیکھا تھا ، جو ان مقامات کے ابتدائی مراحل میں اپنی تربیت کے زمانے میں بوجھل محسوس نہ کرے یا ڈینگیں مارنے والا نہ ہو ، حتیٰ کہ وہ شرم و حیا سے دست بردار ہو کر رندانہ جرأت کا مالک بن جائے ۔ معانی و مطالب اس کے تابع ہو جائیں اور الفاظ پر اسے قدرت حاصل ہو جائے ۔ شبیب میں ابتداء ہی سے شیریں بیانی ،

---

[1] اپنے زمانے میں بنو تمیم کا خطیب تھا ۔ امویوں میں بڑا نام پایا ۔ بنو عباس کا عہد دیکھا ، اور خلیفہ سفاح کو رات کے وقت قصے سنایا کرتا تھا ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسن الفاظ، سلاست اور مٹھاس موجود تھی۔ یہ صفات اس میں روز بروز بڑھتی چلی گئیں، یہاں تک کہ ہر مقام اور ہر جگہ میں وہ کم سے کم الفاظ کے ذریعے وہ مقاصد حاصل کر لیتا، جو بڑے بڑے گرجنے والے خطیب اپنے کثیرالالفاظ خطبوں کے ذریعے حاصل نہ کر سکے۔ کبھی کبھی خطبے میں اطناب و طوالت بھی اختیار کرتا۔ چنانچہ ایک رجز گو شاعر اس کے بارے میں کہتا ہے۔

اذا غدت سعد علی شبیبها

علی فتاها وعلی خطیبها

من مطلع الشمس الی مغیبها

عَجِبتَ من کثرتها وطیبها

(۱) جب بنو سعد صبح سویرے اپنے شبیب، اپنے نوجوان اور خطیب کے پاس آتے۔ (۲) تو تو طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک اس کی کثرت اور عمدگی سے حیران ہوتا۔

شبیب ابوجعفر منصور سے عہدِ خلافت سے پہلے بھی شناسا تھا، لیکن سریر آرائے خلافت ہونے کے بعد اس کے

ل اس سے مراد امیرالمؤمنین ابوجعفر عبداللہ المنصور بن محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاس جا رہا۔ چنانچہ اس نے شبیب کو اپنے بیٹے اور ولی عہد مہدی کا ساتھی بنا دیا۔ مہدی کے زمام خلافت سنبھالنے تک وہ اسی طرح بسر کرتا رہا۔ پھر خلیفہ مہدی کے عہدِ حکومت میں اس کے بہترین درباریوں اور رات کے وقت قصہ گو لوگوں میں شمار ہونے لگا۔ یہاں تک کہ ۱۷۰ھ میں اس نے وفات پائی۔

شبیب کے مختصر خطبوں میں سے ایک وہ خطبہ درج ہے، جس میں اس نے خلیفہ مہدی کی بیٹی بانوقہ کی وفات کے دن تعزیت اور اظہارِ افسوس کیا۔ جب کہ خلیفہ دامنِ صبر کو ہاتھ سے چھوڑ رہا تھا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے، کہ یہ اس دن کی بہترین تعزیت تھی۔ یہ تعزیت حسب ذیل ہے:۔

أعطاك الله يا أمير المومنين على ما رُزِئتَ أجرًا، وأعقبك صبرًا، ولا أجهد الله بلاءك بنقمة، ولا نزع منك نعمة۔ ثواب الله خيرٌ لك منها، ورحمة الله خير لها منك، وأحق ما صُبِر عليه ما لا سبيل الى ردّه۔

اے امیرالمومنین! اللہ آپ کو اس مصیبت پہ اجر عطا کرے اور صبر کی صورت میں اچھا بدلہ دے۔ تیری اس آزمائش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو اللہ عذاب نہ بنا دے، اور نہ کوئی نعمت تجھ سے چھین لے۔ تیرے لیے اللہ کا اجر و ثواب اس سے بہتر ہے، اور اللہ کی رحمت اس کے لیے تجھ سے بہتر ہے۔ اور جو چیز واپس نہ لوٹائی جا سکے، اس پر صبر کرنا افضل و احسن ہے ۔

اُردو پریس لاہور میں ایڈوائزری بورڈ کے لیے چھپوایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "